الجزء الثاني من

مكارم الاخلاق

قد طبع في المطبع الشاهجهاني الكائن

في بلدة بهوپال المحمية

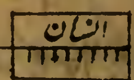
في سنة ١٣٠٤ الهجرية

تحت ادارة الحافظ كرامة الله سلمه الله وابقاه

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ٦ بیان مین ذکر موت و قصر امل کے

قال الله تعالى كل نفس ذائقة الموت و انما توفون اجوركم يوم القيامة فمن زحزح عن النار و
ادخل الجنة فقد فاز وما الحياة الدنيا الا متاع الغرور وقال تعالى وما تدري نفس ماذا تكسب غدا
وما تدري نفس باي ارض تموت وقال الله تعالى فاذا جاء اجلهم لا يستاخرون ساعة ولا
يستقدمون وقال تعالى يا ايها الذين امنوا لا تلهكم اموالكم ولا اولادكم عن ذكر الله ومن يفعل
ذلك فاولئك هم الخاسرون وانفقوا مما رزقناكم من قبل ان ياتي احدكم الموت فيقول رب لولا
اخرتني الى اجل قريب فاصدق واكن من الصالحين ولن يؤخر الله نفسا اذا جاء اجلها والله خبير
بما تعملون وقال تعالى حتى اذا جاء احدهم الموت قال رب ارجعون لعلي اعمل صالحا فيما تركت
كلا انها كلمة هو قائلها ومن ورائهم برزخ الى يوم يبعثون فاذا نفخ في الصور فلا انساب بينهم يومئذ
ولا يتساءلون فمن ثقلت موازينه فاولئك هم المفلحون ومن خفت موازينه فاولئك الذين خسروا
انفسهم في جهنم خالدون تلفح وجوههم النار وهم فيها كالحون الم تكن اياتي تتلى عليكم فكنتم بها تكذبون
الى قوله تعالى كم لبثتم في الارض عدد سنين قالوا لبثنا يوما او بعض يوم فاسأل العادين قال ان لبثتم

الا قليلا لو انكم كنتم تعلمون افحسبتم انما خلقناكم عبثا وانكم الينا لا ترجعون وقال تعالى الم يأن
للذين آمنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل من الحق ولا يكونوا كالذين اوتوا الكتاب من قبل
فطال عليهم الامد فقست قلوبهم وكثير منهم فاسقون والايات فى الباب كثيرة معلومة ابن عمر نے
کہا حضرت نے میرے کاندہے پکڑکر فرمایا کن فی الدنیا کانك غریب او عابر سبیل ابن عمر کہتے تھے
تو جب شام کرے تو منتظر صبح کا نرہ اور صبح کرے تو انتظار شام کا نکر لے اپنی صحت سے واسطے
مرض کے اور اپنی حیات سے واسطے موت کے رواہ البخاري دوسرا لفظ انکا یہہ ہے نہین ہو سکتا ہے
کسی مرد مسلمان کو کہ اوسکے لیے کوئی شی ہو جسمین وصیت کیجائے یہہ کہ بسر کرے وہ دو شب
لکن وصیت اوسکی لکہی رکہی ہو پاس اوسکے متفق علیہ هذا لفظ البخاري مسلم کی روایت مین
تین شب آیا ہے ابن عمر نے کہا نگزری مجہپر ایک رات جب سے کہ مینے حضرت کو یہہ بات کہتے سنی
لکن نزدیک میرے وصیت میری ہے انس کہتے ہین حضرت نے کئی لکیرین کھینچین پہر فرمایا یہہ امل ہے
اور یہہ اجل ہے اس درمیان مین کہ آدمی اس حال پر ہوتا ہے کہ ناگہان جو چیز قریب تر ہے وہ اوسکو
آجاتی ہے یعنی اجل رواہ البخاري ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے ایک خط مربع کھینچا اور ایک
خط اوسکے وسط مین بنایا وہ وسط سے باہر کو خارج تہا اور کھینچے چھوٹے خط طرف اس خط وسط کے
جانب وسط مین اور فرمایا یہہ انسان ہے یہہ اوسکی اجل ہے محیط ہے اوسکو یا احاطہ کیا ہے اوسکا اور
یہہ خط جو باہر کو نکلا ہوا ہے امل ہے اوسکا اور یہہ خطوط صغار اعراض ہین اگر یہہ خط چوک گیا تو اس خط نے
اوسکو نوچا اور اگر یہہ خط چوک گیا تو اوس خط نے اوسکو نوچا رواہ البخاري نووی نے کہا وهذه صورته


یہہ آٹھہ خط ہین حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے تم شتابی کرو اعمال کی سات چیزون یہ
انتظار نہین کرتے ہین وہ مگر فقر منسی یا غنا مطغی یا مرض مفسد یا ہرم مفند یا موت مجہز یا دجال کا سو وہ
برا غائب منتظر ہے یا ساعت کا اور ساعت اَدہی وَاَمَرّ ہے رواہ الترمذي وقال حدیث حسن
یعنی یہہ سات اشیاء موانع ہین انکے پیش آنے سے پہلے جو عمل خیر بن سکے وہ کرلے ورنہ جو شے
انمین سے آگہیریگی تو پہر فرصت عمل کر نیکی نملیگی دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا بہت یاد
کیا کرو ہاذم لذات کو مراد موت ہے رواہ الترمذي وقال حدیث حسن موت کو قاطع لذات
فرمایا ہے اسلیے کہ جب اوسکا خیال بندہتا ہے تو ساری لذتین دل سے دور ہوجاتی ہین عیش تلخ نظر
آتا ہے نہایہ مین کہا ہے ہذم بمعنی سرعت اکل ہے یعنی موت لذتون کو جلد کہا لیتی ہے دیر نہین کرتی
ابی بن کعب کا لفظ یہہ ہے کہ جب تہائی رات گذر جاتی تب حضرت کہڑے ہو کر کہتے ای لوگو یاد کرو اللہ کو

آیا راجفہ اوسکے پیچھے سے رادفہ آئی موت مع اوس چیز کے جو اوسمین ہے جاء الموت بما فیہ
الحدیث رواہ الترمذی وقال حدیث حسن راجفہ کہتے ہین زلزلہ کو اصل رجف بمعنی حرکت
واضطراب ہی مراد راجفہ سے اس جگہہ نفخۂ اولی ہے جس سے ساری خلائق مرجائیگی مراد
رادفہ سے نفخۂ ثانیہ ہی جس سے ساری خلائق زندہ ہوجائیگی مطلب یہ ہے کہ قیامت
سر پر آگئی ہے تم اللہ کا ذکر کرو کہین حالت غفلت مین پنجۂ مرگ مین نہ پھنس جاؤ موت ایک
امر ہائل ہے خطرہ اوسکا نہایت عظیم ہوتا ہے لوگون کی غفلت موت سے بسبب قلت ذکر و فکر
کے ہے احوال موت مین اور جو کوئی اونمین سے اتفاقاً موت کو یاد کرتا ہے وہ دل فارغ سے
یاد کرتا ہے بلکہ ایسے دل سے جو مشغول بشہوت دنیا ہے لہذا ذکر اوسکا کچھ اثر دل مین نہین بخشتا
طریق اس معاملہ کا یہ ہے کہ دل کو ہر شے سے خالی کرے مگر ذکر سے موت کے کہ وہ اوسکے روبرو
ہے کیونکہ جو کوئی ارادہ سفر کا طرف کسی بیابان پرخطر کے کرتا ہے یا کسی دریای عظیم پر سوار ہونا
چاہتا ہے تو اوسکو کوئی تفکر نہین ہوتا مگر اوسے مفازۂ مخطرہ یا بحر زخار کا پس جبکہ ذکر موت کا
مباشر اسکے قلب کا رہیگا تو قریب ہے کہ وہ ذکر مؤثر ہوگا فرح و سرور اوسکا ساتھ دنیا کے
کم ہوجائیگا دل شکستہ پڑجائیگا بڑا مؤثر طریق اس جگہہ یہ ہے کہ اپنے اشکال و اقران کو جو پہلی اس سے
چل بسے ہین یاد کرے کہ وہ کسطرح مرے خاک مین جا ملے اونکے مناصب و احوال کیا تھے خاک نے
کسطرح اونکے حسن صور کو مٹادیا اونکے اجزا و اعضا کو قبور مین بکھیر دیا اونکی بیبیان رانڈ ہوگئین
اونکی اولاد یتیم رہ گئی اونکے اموال برباد ہوگئے اونکے محلات ویران پڑگئے مساجد اونکے
خالی ہین مجالس اونکے تباہ ہین آثار اونکے منقطع ہوگئے ہین سو جبکہ ایک ایک شخص کا حال الگ
الگ دل مین یاد کیا جائیگا اور کیفیت اونکے موت کی خیال مین لائی جائیگی اور توہم اونکی صورت
کا کیا جائیگا اور وہ نشاط و تردد و تامل اونکا واسطے عیش و بقاء کے یاد آئیگا اور نسیان اونکا
موت کو اور فریب کھانا اونکا ساتھ مواتات اسباب کے اور جھکنا اونکا طرف قوت و شباب کے
اور میل خاطر اونکا طرف ضحک و لہو کے اور غفلت اونکی موت ذریع و ہلاک سریع سے جو سامنے
اونکے ہے اور چلنا پھرنا اونکا قبل اس حالت کے کہ دونون پاؤن او مفاصل رہ گئے پہلی بولتا تھا
اب کیڑون نے زبان کو کھالیا پہلے ہنستا تھا اب خاک نے دانتون کو چبالیا کسطرح اول تدبیر
اپنی جان کی دس برس تک کے لیے شئی غیر محتاج الیہ کی کرتا تھا ایسے وقت مین کہ درمیان اوسکے
اور موت کے ایک ماہ کا وقفہ تھا اور مراد سی غفلت مین رہتا تھا کہ ناگہان غیر وقت محتسب مین

موت نے آگھیرا صورت فرشتہ کی منکشف ہوئی نداہی جنت یا نار کان مین آئی تو بعد تذکر ان امور کے اپنے نفس مین نظر کریگا کہ یہہ بھی مثل اونکے ہے اسکی غفلت بھی اونہین کی غفلت کی طرح ہے قریب ہے کہ اسکا انجام بھی اونہین کا سا انجام ہوگا ابو الدرداء نے کہا ہے اذا ذکرت الموتی فعدّ نفسک کاحدھم ابن مسعود نے کہا السعید من وعظ بغیرہٖ عمر بن عبد العزیز نے کہا تم نہین دیکھتے کہ تم طیاری کرتے ہو ہر دن صبح یا شام واسطے جانے کے طرف اللہ عز وجل کے پھر رکھہ آتے ہو تم اوسکو ایک شگاف زمین مین اوسنے خاک کا تکیہ لگایا احباب کو چھوڑا اسباب کو توڑا غرضکہ ملازمت ان افکار و امثال کی ہمراہ دخول مقابر و مشاہدۂ مرضی کے مجدد ذکر موت کی دل مین ہوتی ہے یہانتک کہ غالب آکر نصب العین ہو جاتی ہے اسدم لگتا ہے کہ انسان واسطے موت کے مستعد ہو جانے دار غرور سے کنارہ کشی کرے ورنہ ظاہر دل وعذبۂ زبان سے یاد کرنا موت کا قلیل الجدوی ہے تحذیر و تنبیہ مین بلکہ جسوقت دل کسی شئی دنیا سے خوش ہو اوسیوقت یہہ خیال کرلے کہ چھوڑنا اس شئے کا لابد ہے **حکایت** ابن مطیع نے ایکدن طرف اپنے گھر کے دیکھا حسن اوسکا پسند آیا رو کر کہا واللہ اگر موت نہوتی تو مین تیرے ساتھہ مسرور رہتا اور اگر مجکو جانا طرف ضیق قبر کے نہوتا تو مین اپنی آنکھہ تجسے ٹھنڈی کرتا پھر خوب چلا چلا کر روئے

امروز گر از رفتہ حریفان خبری نیست　　فرداست درین بزم زما هم اثری نیست

جو شخص دنیا مین منہمک ہوتا ہے غرور دنیا پر مکب ہوتا ہے شہوات دنیا کا محب ہوتا ہے لامحالہ دل اوسکا ذکر موت سے غافل رہتا ہے وہ کبھی موت کو یاد ہی نہین کرتا ہے اور اگر ذکر موت کا آتا بھی تو اوس سے کارہ و نافر ہوتا ہے ایسے ہی آدمیون کے حق مین اللہ نے فرمایا ہے ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم ثم تردون الی عالم الغیب والشہادۃ فینبئکم بما کنتم تعملون پھر لوگ اس امر مین تین طرح پر ہوتے ہین ایک منہمک دوسرے تائب مبتدی تیسرے عارف منتہی سو منہمک یاد موت کی نہین کرتا ہے اور اگر کرتا ہے تو بطور تاسف کے دنیا پر اور مشتغل بمذمت موت ہوتا ہے اسکا ذکر کرنا موت کو اللہ سے بُعد زیادہ کرتا ہے رہا تائب وہ اکثر موت کو یاد کیا کرتا ہے تاکہ اوسکے دل مین خوف و خشیت پیدا ہو اپنی توبہ کو پورا پورا اتمام کرے اور اگر گاہی موت کو مکروہ جانتا ہے تو اس ڈر سے کہ کہین قبل تمام توبہ اور قبل اصلاح زاد کے اوسکو اوچک نہ لیجائے سو وہ اس کراہت موت مین معذور ہے اور زیر حدیث من کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ داخل نہین ہے کیونکہ یہہ شخص کچھہ کارہ موت و لقاء خدا نہین ہے بلکہ خائف ہے فوت لقاء سے بسبب اپنی تقصیر

وقصور کے اسکی مثال ویسی ہے جیسے کوئی شخص لقاء حبیب مین اس لیے تاخیر کرتا ہے کہ
طیاری ملاقات کی مطابق اوسکی مرضی کے کرلے تو پھر اوس سے ملے علامت اسکی یہہ ہے
کہ دائم الاستعداد ہو واسطے موت کے کوئی شغل سوا اسکے نرکھتا ہو ورنہ ملتحق بمنہمک فی الدنیا
ہوجائیگا رہا عارف سو وہ ہمیشہ ذاکر موت ہوتا ہے کیونکہ موت موعد ہے اوسکی ملاقات کا
حبیب سے اور محب کبھی وقت دیدار یار کو نہین بھولتا ہے غالب امر اسکا محبت مجئ موت
ہوتا ہے تاکہ دار عصاۃ سے رہا ہو کر منتقل طرف جوار رب العالمین کے ہو حذیفہ رضی اللہ عنہ
کو جب وفات آئی کہا حبیب جاء علی فاقۃ لاافلح من ندم اللھم ان کنت تعلم
ان الفقر احب الی من الغنی والسقم احب الی من الصحۃ والموت احب الی من العیش
فسھل علی الموت حتی القاک سو جسطرح کہ تائب کراہت موت مین معذور ہے اوسی طرح
یہہ حب وتمنای موت مین معذور ہے ان دونون سے اوس شخص کا رتبہ اعلی ہے جس نے
اپنے امر کو تفویض الی اللہ کر دیا ہے نہ اپنے لیے موت چاہتا ہے اور نہ حیات بلکہ احب اشیاء
اسکو وہی شے ہے جو احب الی المولی ہے یہہ اپنے فرط حب وولا سے مقام تسلیم ورضا تک
پہونچا ہے یہی غایت ومنتہی ہے بہرحال ذکر موت مین ثواب وفضل ہے اور جو شخص کہ منہمک
ہے وہ بھی کبھی ذکر موت سے استفادہ تجافی عن الدنیا کا کرتا ہے کیونکہ موت کے یاد آنے سے
نعیم دنیا منغص اور صفو لذت مکدر ہو جاتی ہے سو جو چیز لذات وشہوات کو انسان پر مکدر کردے
وہ منجملۂ اسباب نجات کے ہوتی ہے اسی لیے حدیث مین ذکر موت کی فضیلت آئی ہے اور ہادم
لذات کو بہت یاد کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ اوسکی یاد سے لذات منغص ہو کر رکون الی الدنیا
منقطع ہوجاے اقبال علی اللہ ہاتھہ آے حضرت نے فرمایا ہے اگر بہائم موت سے وہ حال
معلوم کرلین جو ابن آدم جانتا ہے تو پھر تم کوئی جانور فربہ نکھاؤ عائشہ نے کہا ای رسول خدا
ہمراہ شہدا کے بھی کسیکا حشر ہوگا فرمایا ہان جو شخص رات دن مین بیس بار موت کو یاد کرتا ہے
سبب اس ساری فضیلت کا یہہ ہے کہ موت موجب کنارہ کشی کی دار غرور سے اور متقاضی
استعداد کی واسطے دار آخرت کے ہوتی ہے اور غفلت ہونا موت سے طرف انہاک کے شہوات
دنیا مین بلاتا ہے حضرت نے کہا ہے موت تحفہ ہے مومن کا یہہ اسلیے فرمایا کہ دنیا سجن ہے مومن
ہمیشہ اندر دنیا کے مقاسات نفس وریاضت شہوات ومدافعت شیطان سے تکلیف ومشقت
ومحنت اوٹھاتا ہے موت رہائی ہے اس عذاب سے لہذا اطلاق عن السجن حق مین اوسکے تحفہ ٹھہرا

فرمایا ہے موت کفارہ ہے ہر مسلمان کا مراد مسلمان سے سچا پکا مؤمن ہے جسکے زبان و
ہاتھہ سے مسلمان سلامت ہین اور اخلاق مؤمنین اندر اوسکے متحقق ہین وہ معاصی سے متدنس
نہین ہے مگر لمم و صغائر سوا ایسے مسلمان کو موت گناہون سے پاک کر دیتی ہے اور بعد اجتناب
کبائر و اقامت فرائض کے کفارہ سیئات ہو جاتی ہے حضرت کا گزر ایک مجلس پر ہوا وہان
لوگ قہقہے لگا رہے تہے فرمایا شوبوا مجلسکم بذکر مکدر اللذات پوچھا مکدر لذات کیا چیز ہے
فرمایا موت آنس کا لفظ مرفوع یہہ ہے بہت ذکر کرو موت کا کہ وہ صاف کرتی ہے گناہونکو
اور بی رغبت کرتی ہے دنیا مین کافی ہے موت مفرق و واعظ ہونے مین ایک انصاری نے
کہا بڑا عقلمند و بڑا کریم شخص کون ہے فرمایا اکثرهم ذكرا للموت واشدهم استعدادا له اولئك
هم الاكياس ذهبوا بشرف الدنيا وكرامة الاخرة حسن نے کہا ہے موت نے دنیا کو فضیحت کر دیا کسی
عقل والے کے لیے کوئی خوشی باقی نہ چھوڑی ربیع بن خثیم نے کہا کوئی غائب جسکا مومن انتظار
کرے بہتر واسطے اوسکے موت سے نہین ہے پہر کہتے تہے کہ میرے مرنے کی کسیکو خبر نکرو
مجھے طرف میرے رب کے گھسیٹکر پہینکدو حکایت ایک حکیم نے اپنے ایک بہائی کو لکھا کہ تو
حذر کر موت سے اس گھر مین قبل اسکے کہ جائے تو اوس گھر مین جہان تمنا کریگا تو مرنے کی
اور موت کو نپائے گا ابن سیرین کے سامنے جب ذکر موت کا ہوتا ہر عضو اونکا مر جاتا عمر بن عبد العزیز
ہر رات فقہاء کو جمع کرکے ذکر موت و قیامت و آخرت کا کرتے پہر روتے گویا اونکے سامنے
جنازہ رکہا ہے ابراہیم تیمی نے کہا ہے دو چیزون نے لذت دنیا کی مجہسے قطع کر دی ایک ذکر
موت دوسرے ذکر وقوف نے سامنے خدا کے کعب نے کہا جسنے موت کو پہچانا اوسپر مصائب
و ہموم دنیا کے آسان ہو جاتے ہین مطرف نے کہا مینے خواب مین دیکہا کہ وسط مسجد بصرہ مین
کوئی شخص یہہ کہہ رہا ہے قطع ذکر الموت قلوب الخائفين فوالله ما تراهم الا والهين
اشعث کہتے ہین ہم پاس حسن کے جاتے وہان یہی ذکر نار و امر آخرت و ذکر موت ہوتا حکایت
ایک عورت نے عائشہ سے شکوہ کیا کہ اوسکا دل سخت ہے کہا تو موت کو بہت یاد کیا کر تیرا دل
نرم ہو جائیگا اوسنے ایسا ہی کیا اوسکا دل رقیق ہو گیا وہ نزدیک عائشہ کے شکر ادا کرنے
آئی حسن نے کہا ہے مینے کبہی کوئی عاقل نہین دیکہا لکن اوسکو موت سے حذر اور موت پر
حزین پایا حکایت عمر بن عبد العزیز نے بعض علما سے کہا مجھے وعظ کرو کہا تو پہلا خلیفہ ہے
جو مریگا کہا کچھہ اور کہو کہا تیرے آبا مین آدم تک کوئی نہین ہے مگر اوسنے مزا موت کا چکہا ہے

اب تیری نوبت آئی ہے عمر خوب روئے حکایت ربیع بن خثیم نے اپنے گھر مین ایک قبر کھود رکھی تھی ایکدن مین کئی بار اوسکے اندر جاکر سوتے اس حیلہ سے ہمیشہ یاد موت کی کرتے رہتے اور کہتے کہ اگر ایکدم ذکر موت کا میرے دل سے جدا ہو جائے تو دل بگڑ جائے مطرف نے کہا اس موت نے نعیم کو اہل نعیم پر منغص و تلخ کر رکھا ہے سو تم وہ نعیم طلب کرو جسمین موت نہین ہے عمر بن عبد العزیز نے عنبسہ سے کہا تو موت کا ذکر بہت کیا کر اگر تیرا عیش وسیع ہوگا تو وہ اوسکو تجھپر تنگ کردیگی اور اگر تنگ ہوگا تو وہ اوس ضیق کو واسع کردیگی حکایت ابو سلیمان دارانی کہتے ہین مینے ام ہارون سے کہا تم موت کو چاہتی ہو کہا نہین پوچھا کیون کہا اگر عصیان کرون مین ایک آدمی کا تو ملنا اوسکا نچاہون گی پہر اوسکی ملاقات جسکی معصیت مینے کی ہے کسطرح چاہون غرض کہ اوس شخص کو جسکے لیے موت مصرع ہے اور تراب مضجع اور دود انیس اور منکر و نکیر جلیس اور قبر مقر و بطن ارض مستقر اور قیامت موعد اور جنت یا نار مورد ہے یہہ چاہیے کہ کوئی فکر اوسکو نہو مگر موت مین اور نہ کوئی ذکر مگر اسی موت کا اور نہ کوئی استعداد مگر اسی موت کے لیے اور نہ کوئی تدبیر مگر اسی موت کی اور نہ کوئی تاک جہانک مگر اسی کی طرف اور نہ کوئی تعریج مگر اسی پر اور نہ کوئی اہتمام مگر اسی کے لیے اور نہ کوئی گردش مگر اسی کے ارد گرد اور نہ کوئی انتظار و تربص مگر اسی موت کا بلکہ لائق تر یہہ ہے کہ اپنی جان کو مردون مین گن لے اور اصحاب قبور مین دیکھے کیونکہ ہر آیندہ قریب ہوتا ہے بعید وہ ہے جو آنے والا نہین ہے حضرت نے فرمایا ہے الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت یعنی عقلمند وہ ہے جسنے حساب لیا اپنی جان کا اور کام کیا مابعد موت کے لیے سو طیاری واسطے کسی شے کے نہین ہو سکتی ہی مگر وقت تجدد ذکر اوس شے کے دلپر اور یہہ ذکر متجدد نہین ہوتا ہے لکن جبکہ مذکرات پر اوس امر کے کان رکھے اور منبہات مین نظر کرے وقد قرب لما بعد الموت الرحيل فما بقي من العمر الا قليل والخلق عنه غافلون ۲ اقترب للناس حسابهم وهم في غفلة معرضون

باب ۶ بیان مین استحباب زیارت قبور کے واسطے مردون کے اور زائر کیا کہے

اور بیان مین مبادرت الی العمل و سکرات موت و احوال محتضر کے

حدیث بریدہ مین فرمایا ہے مین منع کرتا تہا تمکو زیارت قبور سے سو اب تم اونکی زیارت کیا کرو رواہ مسلم عائشہ کہتی ہین جب میری رات ہوتی تو حضرت آخر شب کو بقیع مین جاکر کہتے السلام

علیکم دار قوم مؤمنین وانا کم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اللهم اغفر لاهل بقیع الغرقد رواہ مسلم بریدہ کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت اونکو یہہ سکہاتے تہے کہ جب مقابر مین جائین تو یون کہا کرین السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیة رواہ مسلم ابن عباس کہتے ہین حضرت کا گزر قبور مدینہ پر ہوا اونپر متوجہ ہوکر کہا السلام علیکم یا اهل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر رواہ الترمذی وقال حدیث حسن انتہی کلام النووی قید لفظ رجال سے ترجمۂ باب مین معلوم ہوا کہ زیارت قبرون کی واسطے عورتون کے جائز نہین ہے بلکہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ لعن اللہ زوارات القبور پہر وقت زیارت کے جو کام کرنا چاہیے اوسکا ذکر دعا مین آگیا یعنی ذکر موت ودعا برای میت اسکے سوا کوئی کام خواہ کیساہی اچہا نظر آوے ساتھہ موتی وقبور کے کرنا نچاہیے کیونکہ وہ کام بدعت تو بالیقین ہوگا اور شرک ہونا بہی اوسکا کچہہ بعید نہین ہے جیسے کہ افعال سے زائرین اس عہد کے ظاہر ہے کہ وہ گور پرستی مردہ پرستی کیا کرتے ہین غرض زیارت سے زہد دنیا مین یاد کرنا موت کا دعا واسطے میت کے تہی اب مردون سے حاجت طلب کیجاتی ہے دعای مغفرت کی جگہہ اونسے مدد مانگی جاتی ہے غزالی نے کہا ہے زیارة القبور مستحبة علی الجملة للتذکر والاعتبار وزیارة قبور الصالحین مستحبة لاجل التبرک مع الاعتبار والمستحب فی زیارة القبور ان یقف مستدبر القبلة مستقبلا لوجه المیت وان یسلم ولا یمسح القبر ولا یمسه ولا یقبله فان ذلک من عادة النصاری نافع نے کہا ہے مینے ابن عمر کو سو بار یا زیادہ دیکہا ہوگا کہ قبر پر آکر کہتے السلام علی النبی السلام علی ابی بکر السلام علی ابی پہر چلے جاتے یعنی سوا اسکے اور کچہہ نکرتے حکایت سلیمان بن سحیم کہتے ہین مینے حضرت کو خواب مین دیکہا کہا ای رسول اللہ یہہ لوگ آپ کے پاس آکر سلام کرتے ہین آپ انکے سلام کو سمجہہ لیتے ہین فرمایا ہان اور مین جواب انکے سلام کا دیتا ہون ابو ہریرہ نے کہا آدمی جب قبر آشنا پر آکر سلام کرتا ہے تو وہ اوسکو پہچان لیتا ہے اور جواب سلام کا دیتا ہے اور اگر ناآشنا ہوتا ہے تو فقط جواب سلام کا دیتا ہے بہرحال نتیجہ زیارت قبور کا یہہ ہے کہ زائر مبادرت الی العمل کرے آفت تاخیر سے پرحذر رہے جس کسی شخص کے مثلا دو بہائی غائب ہوتے ہین اور وہ منتظر آنے ایک بہائی کا کل اور دوسرے بہائی کا بعد ایک ماہ یا ایکسال کے ہوتا ہے تو اوس بہائی کے لیے طیاری نہین کرتا ہے جو کہ بعد ایک ماہ یا ایکسال کے آئیگا بلکہ اس بہائی کیلیے

مستعد ہوتا ہے جو کل آنیوالا ہے سو استعداد نتیجہ ہے قرب انتظار کا اسلیے جس کسی شخص کو
انتظار آمد موت کا بعد ایکسال کے ہے اوسکا دل مشتغل بمدت رہیگا اور رناور اہ مدت کو وہ
بھول جائیگا پھر صبح ہر روز اوسے انتظار سال کامل کا ہوگا جسمین سے ایکدن بھی کم نہین
ہوا ہے یہہ انتظار اوسکو ہمیشہ مانع آئیگا مبادرت الی العمل سے کیونکہ وہ اپنے نفس کے لیے
اوس سال مین گنجائش پاتا ہے اسلیے عمل مین دیر لگاتا ہے جسطرح کہ حدیث باب سابق مین
گزر چکا ہے هل ینتظرون الا فقرا منسیا الخ ابن عباس کہتے ہین حضرت ایک آدمی کو وعظ
کرتے تھے فرمایا غنیمت جان پانچ چیزون کو قبل پانچ چیزون کے جوانی کو قبل بڑھاپے کے
صحت کو قبل سقم کے غنا کو قبل فقر کے فراغ کو قبل شغل کے حیات کو قبل موت کے دوسری
حدیث مین آیا ہے دو نعمتین ہین جنمین اکثر لوگ مغبون ہین صحت و فراغ یعنے آج انکو غنیمت نہین
جانتے پھر وقت زوال کے انکی قدر پہچانینگے قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید
تیسری حدیث مین یون ہے من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعة الله غالية
الا ان سلعة الله الجنة حضرت جب اپنے اصحاب مین غفلت یا غرت دیکھتے تو آواز بلند کہتے
اتتکم المنية راتبة لازمة اما بشقاوة واما بسعادة فرماتے انا النذير والموت المغير والساعة
الموعد کہتے علامت شرح صدر و فسحت نور کی یہہ ہے التجافی عن دار الغرور والانابة الى
دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله سدی نے اس آیت مین کہا ہے خلق الموت
والحياة ليبلوكم ايكم احسن عملا ای ايكم اكثر للموت ذكرا واحسن له استعدادا واشد
منه خوفا وحذرا حذیفہ نے کہا ہر صبح و شام ایک منادی پکارا کرتا ہے ايها الناس الرحيل
الرحيل اسکی تصدیق یہہ آیت ہے انها لاحدى الكبر نذيرا للبشر لمن شاء منكم ان يتقدم او
يتاخر ای الموت حکایت سمیع نے کہا مین نزدیک عامر بن عبد اللہ کے جاکر بیٹھا وہ نماز پڑھتے
تھے نماز مین ایجاز کرکے میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا ارحنی بحاجتك فانی ابادر یعنے
کیا کام ہے کہہ لے مجکو جلدی ہے مینے کہا کیا جلدی ہے کہا ملک الموت کی مین اوٹھ کھڑا ہوا
وہ بدستور نماز پڑھنے لگے حکایت داؤد طائی سے ایک شخص نے ایک حدیث پوچھی کہا
دعنی انما ابادر خروج نفسی عمر نے کہا آہستگی ہر چیز مین بہتر ہوتی ہے مگر اعمال خیر مین واسطے
آخرت کے حکایت منذر کہتے ہین مینے مالک بن دینار کو سنا اپنے نفس سے کہتے تھے
ويحك بادری قبل ان یاتيك الامر اس کلمہ کو قریب ستر بار کے کہا ہوگا مین سنتا تھا وہ مجکو

ندیکھتے تھے حسن اپنے وعظ مین کہتے تھے المبادرة المبادرة هي الانفاس لوحبست انقطعت عنكم اعمالكم التي تتقربون بها الى الله عز وجل رحم الله امرءً نظر الى نفسه وبكى على عدد ذنوبه پھر یہہ آیت پڑھی انما نعد لهم عدا يعنى الانفاس آخر العدد خروج نفسك آخر العدد فراق اهلك آخر العدد دخولك في قبرك ابو موسی اشعری اپنی بی بی سے کہتے تھے شد شد رحلك فليس على جهنم معبر بعض مفسرین نے کہا ہے قوله تعالى فتنتم انفسكم اى بالشهوات واللذات وتربصتم اى بالتوبة وارتبتم اى شككتم حتى جاء امر الله اى الموت وغركم بالله الغرور فضیل رقاشی نے عاصم احول سے کہا تھا یا هذا لا يشغلنك كثرة الناس عن نفسك فان الامر يخلص اليك دونهم لا تقل اذهب ههنا وههنا فينقطع عنك النهار في لا شئ فان الامر محفوظ عليك ولم تر شيئا قط احسن طلبا ولا اسرع ادراكا من حسنة حديثة لذنب قديم بعض حکما نے کہا ہے کرب بيد سواك لا تدري متى يغشاك بندے کے سامنے کوئی کرب وہول وعذاب سوا سکرات موت کے نہین ہے آفات موت تین ہین ایک شدت نزع وہ عبارت ہے نزول مولم سے نفس روح پر یہہ نزول سارے اجزا کا استغراق کر لیتا ہے یہانتک کہ کوئی جزء اجزاء روح منتشر سے اعماق بدن مین باقی نہین رہتا لکن اوسمین حلول الم نزع کا ہوتا ہے یہی سبب ہے کہ آواز میت کی منقطع ہو جاتی ہے بسبب شدت الم کے کیونکہ کرب اپنی غایت کو پہونچ جاتا ہے ورنہ ایک کانٹا لگتا ہے یا ذراسی تکلیف و بیماری پہونچتی ہے تو آدمی چلاتا چیختا ہے اسلیے کہ دلمین قوت اور زبان مین طاقت باقی ہوتی ہے اور نزع کے وقت بسبب سریان الم کے ہر جزء مین وصعود کرب کے دل مین کوئی جگہہ خالی نہین بچتی بلکہ ہر قوت گرجاتی ہے اور ہر جارحہ ضعیف ہوجاتا ہے قوت استغاثہ کی نہین رہتی عقل بیہوش ومشوش ومدہوش رہ جاتی ہے اور زبان گونگی پڑجاتی ہے اور اطراف بیکار ہوجاتے ہین اور آدمی چاہتا ہے کہ اگر انین وصیاح واستغاثہ سے استراحت ملے تو وہ یہی کرے لکن اوسکو قدرت اس کام پر نہین ہوتی ہے غرضکہ انتشار الم کا داخل وخارج مین ہوتا ہے آنکھین اوپر کو چڑہ جاتی ہین ہونٹ سمٹ جاتے ہین زبان اینٹھ جاتی ہے انثیین کہنچ جاتے ہین اونگلیان ہری پڑجاتی ہین اگر ایک رگ مجذوب ہوتی تو الم عظیم ہوتا اب تو مجذوب نفس روح متالم ہے نہ ایک رگ سے بلکہ ساری رگون سے پھر بتدریج ہر ایک عضو مرجاتا ہے اور سرد پڑجاتا ہے پہلے دونون قدم ٹھنڈے ہوجاتے ہین پھر دونون ساق پھر دونون فخذ ہر عضو کو ایک سکرة بعد سکرة کے

اور ایک کربت بعد کربت کے پکڑلیتی ہے یہانتک کہ نوبت حلقوم تک آتی ہے اسوقت نظر اوسکی دنیا واہل دنیا سے منقطع ہوکر دروازہ توبہ کا بند ہوجاتا ہے اور ہر طرف سے حسرت و ندامت آگھیرتی ہے حدیث مین آیا ہے تقبل توبة العبد مالم یغرغر مجاہد نے کہا ہے حتی اذا حضر احدهم الموت قال انی تبت الآن مراد اس سے معاینہ رسل ہے جب صورت ملک الموت نظر آئی اب کچھ حال مرارت وکربت موت کا وقت ترادف سکرات وغمرات کے نہ پوچھو اسیلیے حضرت کہتے تھے اللھم هون علی سکرات الموت انبیاء واولیا کا خوف موت سے بہت عظیم تہا عائشہ نے کہا ہے لا اغبط احدا یهون علیه الموت بعد الذی رأیت من شدة موت رسول الله الم موت ایسا ہے جیسے تین سو ضرب تلوار ایکبار مین کسی پر پڑین یا کسی کو ارہ سے چیرین یا مقراض سے کترین یا جان کو ایک سوراخ سوزن سے کھینچین مومن کے لیے مرگ سفاجات راحت ہے اور فاسق کے لیے اسف ہے حضرت کے پاس وقت موت کے ایک قدح آب تہا اوسمین ہاتھ ڈالکر مُنہہ پر پھیرتے اور کہتے اللھم اعنی علی سکرات الموت وغمراته آدمے سکرات موت مین ہوتا ہے اور مفاصل اوسکے بعض بعض پر سلام کرتے ہین اور کہتے ہین تفارقنی وافارقك الی یوم القیامه

ای کف دست وساعد وبازو … ہمہ تو دیع یکدگر بکنید

فهذه سکرات الموت علی الاولیاء واحباب الله فما حالنا ونحن المنهمکون فی المعاصی وتتوالی علینا مع سکرات الموت بقیة الدواهی دوسرا داہیہ موت کا مشاہدہ صورت ملک الموت ہے دلمین اوس صورت سے ایک عجیب خوف وروع گھس جاتا ہے اگر کوئی مرد عظیم القوت اوس صورت کو دیکھے جسپر قبض روح عبد مذنب ہوتا ہے تو ہرگز طاقت رویت کی نرکھے تیسرا داہیہ موت کا مشاہدہ کرنا عصاۃ کا ہے اپنے مواضع کو نار سے اور ڈرنا اوسکو دیکھکر اسلیے کہ وقت سکرات کے قوی بیکار ہوجاتے ہین ارواح نکلنے پر مستسلم ہوجاتے ہین روح جب تک کہ نغمۂ موت نہین سنتی نہین نکلتی وہ نغمہ یہہ ہوتا ہے ابشر یا عدو الله بالنار یا ابشر یا ولی الله بالجنة اسی جگہہ سے ارباب الباب خائف وخاشی رہتے تھے حدیث مین آیا ہے لن یخرج احدکم من الدنیا حتی یعلم این مصیره وحتی یری مقعده من الجنة او النار محمد بن واسع نے مرتے وقت کہا تہا یا اخوانا ه علیکم السلام الی النار ا و یعفو الله اور بعض نے یہہ تمنا کی کہ وہ ہمیشہ نزع مین رہے مبعوث نہو نہ ثواب کے لیے نہ عقاب کے لیے غرضکہ خوف سوء خاتمہ نے دل عارفون کے

قطع کر رکھے ہین محبوب وقت موت کے صورت محتضر سے ہدو سکون ہے اور یہہ کہ زبان
ناطق بکلمۂ شہادت ہو اور دل مین حسن ظن باللہ ہو پیشانی پر پسینے کا آنا آنکھون سے آنسو
بہنا ہونٹ کا خشک پڑ جانا نشانی رحمت خدا کی ہے جو اوسپر اوتری ہے اور آواز کرنا مثل
مخنوق کے اور سرخ ہو جانا رنگ کا اور سیاہ ہو جانا ہونٹ کا نشانی عذاب الٰہی کی ہے
جو اوسپر نازل ہوا ہے بڑی علامت خیر کی یہی ہے کہ زبان سے کلمہ نکلے حدیث مین آیا ہے
لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ یا دل مین تصدیق کلمے کی ہو حدیث مین آیا ہے من مات وھو
یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ معنی اس کلمے کے یہہ ہین کہ آدمی مرے اور اوسکے دل مین
کوئی شے سوا اللہ کے نہو سو جب کوئی مطلوب سوا واحد حق کے نہوگا تو قدوم اوسکا موت سے
محبوب پر غایت نعیم ہے اوسکے حق مین اور اگر دل مشغول بدنیا ہے اور دنیا کی طرف التفات
رکھتا ہے لذات دنیا پر متاسف ہے اور کلمہ سر زبان پر ہے اور دل ناطق نہین ہے تو وقوع
امر کا خطر مشیت مین ہے کیونکہ مجرد حرکت لسان قلیل الجدوی ہوتی ہے یہہ اور بات ہے کہ
اللہ تعالی تفضل بقبول کرے رہا حسن ظن سو اوسکا اوس وقت مین ہونا مستحب ہے ہمنے کتاب
صدق اللجا الی ذکر الخوف والرجا مین ذکر اسکا کیا ہے احادیث مین فضیلت حسن رجا کی بہت
آئی ہے **حکایت** واثلہ بن الاسقع ایک بیمار پر داخل ہوئے کہا مجھے خبر دے کہ تیرا گمان ساتھ
اللہ کے کیسا ہے کہا گناہون نے مجکو ڈبا دیا مین کنارے ہلاک کے لگ گیا ہون لکن اللہ کی
رحمت کا امیدوار ہون واثلہ نے تکبیر کہی اور کہا حضرت نے فرمایا ہے یقول اللہ تعالے
انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ما شاء **حکایت** ثابت بنانی کہتے ہین ایک جوان مین حدت
تہی اوسکی مان اوسکو نصیحت کیا کرتی اور کہتی ای بیٹے تیرا ایکدن ہے تو اوس دن سے ڈر جب
موت آئی مان اوسکی اوسپر گر کر کہنے لگی ای بیٹے مین تجکو اسی دن سے ڈراتی تہی اور کہتی تہی کہ
ان لک یوما فاذکر یومک اوسنے کہا ای مان ان لی ربا کثیر المعروف وانی لارجو ان لا یعدمنی
الیوم بعض معروفہ ثابت نے کہا اللہ نے اس حسن ظن کے سبب سے اوسپر رحم کیا **حکایت**
ایک اعرابی بیمار ہوا اوس سے کہا تو مرجائیگا کہا مجکو کہان لیجائینگے کہا پاس اللہ کے کہا فما کراہتی
ان اذهب الی من لا یری الخیر الا منہ **حکایت** ابو معتمر نے وقت موت کے اپنے بیٹے سے
کہا ای معتمر حدثنی بالرخص لعلی القی اللہ عز وجل وانا حسن الظن بہ سلف اس بات کو
دوست رکھتے تھے کہ وقت موت کے ذکر محاسن عمل کا کیا جاے تاکہ گمان بندیکا ساتھ اللہ کے

نیک ہو وباللہ التوفیق

باب ۶۷ بیان مین کراہت تمنی موت کے بسبب کسی ضرر نازل کے اور لاباس ہے ہونا تمنی مذکور کا بسبب خوف فتنۂ دین کے

ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین تمنا نکرے کوئی تم مین موت کی اگر محسن ہے شاید احسان زیادہ کرے اور اگر مسیئی ہے شاید رجوع لاے متفق علیہ هذا لفظ البخاری مسلم کا لفظ یہہ ہے تمنا نکرے کوئی تم مین موت کی اور دعا نہ مانگے اوسکے پہلے آنے سے کیونکہ جب وہ مرجائیگا تو عمل اوسکا منقطع ہوجائیگا اور زیادہ نہین کرتی مومن کو عمر اوسکی مگر خیر انس نے کہا حضرت نے فرمایا ہے آرزو نکرے کوئی تمہارا موت کی بسبب کسی ضرر کے جو اوسکو پہونچا ہے پہر اگر بے آرزو کیے نبنے تو یون کہے اللهم احيني ما كانت الحياة خيرا لي وتوفني اذا كانت الوفاة خيرا لي متفق علیہ قیس بن ابی حازم واسطے عیادت خباب بن ارت کے گئے تہے اونہون نے سات داغ لگائے تہے کہا اگر حضرت نے ہمین منع نکیا ہوتا کہ ہم دعای موت کرین تو مین اوسکی دعا کرتا الحدیث رواہ البخاری

باب ۶۸ بیان مین ورع و ترک شبہات کے

قال اللہ تعالی وتحسبونه هينا وهو عند الله عظيم وقال تعالی ان ربك لبالمرصاد حدیث نعمان بن بشیر مین فرمایا ہے حلال کہلا ہے اور حرام کہلا ہے انکے بیچ مین مشتبہات ہین جنکو اکثر لوگ نہین جانتے سو جو کوئی بچا شبہات سے اوسنے بری کیا اپنے دین و آبرو کو اور جو پڑا شبہات مین وہ پڑا حرام مین جیسے چرانے والا گرد چراگاہ کے قریب ہے کہ چرے اوسمین سن رکھو ہر بادشاہ کا ایک حمی ہوتا ہے اللہ کا حمی اوسکے محارم ہین آگاہ ہو جا وجسد مین ایک ٹکڑا ہے گوشت کا جب وہ درست ہوا سارا تن درست ہوا اور جب وہ بگڑ گیا تو سارا بدن بگڑ گیا وہ مضغہ یہی دل ہے متفق علیہ نووی نے کہا ہے رویاہ من طرق بالفاظ متقاربة یہہ حدیث شرح دراز رکہتی ہے اسکی شرح ہمنے کتاب دلیل الطالب مین لکہی ہے خلاصہ اوسکا رسالۂ حلال و حرام مین لکہا ہے اس حدیث مین ارشاد فرمایا ہے احتراز کرنیکا امور شبہات سے جو درمیان حلال بین و حرام بین کے ہوتے ہین غزالی رح کہتے ہین ابن مسعود نے روایت کیا ہے کہ طلب کرنا حلال کا فرض ہے ہر مسلمان پر لیکن یہہ فریضہ فعلا سائر فرائض مین اعصی علی العقول واثقل علی الجوارح ہے اسلیے بالکل علما و عملا مندرس ہوگیا ہے غموض علم اسکا سبب اندراس

عمل کا ہوگیا ہے جہال کا گمان یہہ ہے کہ حلال مفقود ہے اور رستہ وصول کا حلال تک مسدود
ہے طیبات سے سوا ماء فرات وحشیش نابت فی الموات کے کچھہ باقی نہین رہا ہے جو کچھہ
اسکے سوا ہے اوسکو دست تعدی نے خبیث کردیا ہے اور معاملات فاسدہ نے بگاڑ دیا ہے
اور جبکہ قناعت کرنا حشیش ونبات پر دشوار ہے توسوا اتساع فی المحرمات کے کوئی وجہ
معاش کی باقی نہین ہے غرضکہ اس قطب دین کو سرے سے چھوڑ رکھا ہے اور فرق وفصل
اموال کا معلوم نکیا ہیہات ہیہات حلال بین ہے حرام بین ہے لیکن بیچمین امور مشتبہات ہین
ولا تزال ہذہ الثلاثہ مفترنات کیفما تقلبت الحالات پہر اسکے بعد فضیلت حلال کی
اور مذمت حرام کی اور مراتب شبہات کے لکھے ہین مقصود اس جگہہ یہی قسم ثالث ہے
غزالی نے کہا حدیث نص ہے اثبات اقسام سہ گانہ پر اور مشکل ان اقسام مین یہی قسم متوسط
ہے جسکو اکثر لوگ نہین جانتے اسکا نام شبہہ ہے اسلیے بیان کرنا اوسکا اور کشف غطا اوس سے
ضرور ہے فان ما لا یعرفہ الکثیر فقد یعرفہ القلیل پہر کہا ہے کہ حلال مطلق وہ ہے جسکی
ذات صفات موجبہ تحریم سے خالی ہے اور طرائق تحریم وکراہت اوسکی اسباب سے منحل
ہین جیسے وہ پانی جسکو انسان باران سے قبل گرنے کے کسی شخص کی ملک پر لیلے اور کھڑے
ہوکر ہوا سے اپنے ملک مین جمع کرلے یا ارض مباح مین حرام محض وہ ہے جسمین کوئی صفت
محرم ہو بیشک جیسی شدت مطربہ خمر مین اور نجاست بول مین یا جیسے کسی سبب منہی عنہ سے
قطعاً حاصل ہو مثل ظلم وربا وغیرہما کے رہا شبہہ سو اوسکی کئی صورتین ہین ایک یہہ کہ تحریم
پہلے سے معلوم تھی پہر محلل مین شک پڑا پس ایسے شبہہ سے بچنا واجب ہے اور اقدام کرنا
اوسپر حرام ہے اسکی مثال یون ہے کہ صید کو تیر سے زخمی کیا وہ جاکر پانی مین گرگیا پہر اوسکو
مردہ پایا اب معلوم نہین کہ وہ پانی مین ڈوب کر مرا ہے یا زخم کے سبب سے فہذا حرام
دوسری شکل یہہ ہے کہ حلت معلوم ہے حرمت مین شک پڑا ہے اسجگہہ حکم اصل کو ہوگا
یعنی حل کو جیسے دو آدمیون نے دو عورتون سے نکاح کیا ایک پرندہ اوڑا ایک مرد نے
کہا اگر یہہ کوا ہے تو اوسکی جورو کو طلاق ہے دوسرے نے کہا اگر یہہ کوا نہین ہے تو
اوسکی جورو مطلقہ ہے اور امر غراب ملتبس رہا تو اب حکم تحریم کا کسی ایک مین بہی ان دونون
مین سے نہ دینگے اور نہ اون دونون مردون کو اجتناب کرنا لازم آئیگا لکن ورع یہہ ہے کہ
اجتناب کرین اور طلاق دیدین یہانتک کہ وہ دونون واسطے سائر ازواج کے حلال

ہوجائین تیسری صورت یہہ ہے کہ اصل مین تحریم ہو لکن موجب تحلیل ظن غالب طاری
ہوجاے اور مشکوک فیہ ہو اور غالب حل ہے اسمین اوسمین نظر کرینگے اگر غلبہ ظن طرف کسی
سبب معتبر شرعی کے مستند ہوگا تو مختار حلت ہے اور اجتناب کرنا اوس سے داخل ورع
ٹھہریگا جیسے شکار کو تیر سے زخمی کیا وہ غائب ہوگیا پہر اوسکو مردہ پایا اوسپر کسی شخص کے
تیر کا اثر بجز اسکے تیر کے نہین ہے لکن احتمال ہے کہ سقط ہوگیا ہو یا کسی اور سبب سے مرگیا ہو
سو اگر کوئی اور صدمہ یا جراحت ظاہر ہوگی تو ملتحق بقسم اول ہوگا لکن مختار یہی ہے کہ وہ
حلال ہے چوتہی شکل یہہ ہے کہ حلت معلوم ہے لکن گمان غالب یہہ ہے کہ اوسپر طریان
محرم کا بسبب کسی وجہ معتبر شرعی کے ہوا ہے تو اس صورت مین استصحاب مرتفع ہوگا اور
حکم تحریم کا دیا جائیگا مثلا دو برتن ہین ایک برتن کی نجاست باعتماد علامت معینہ اجتہاد سے
پائی جاتی ہے اور ظن غالب نجاست کا ہوتا ہے تو اسمین اوس برتن سے پینا حرام ٹھہریگا
پانچوین صورت یہہ ہے کہ حرام حلال مختلط ہوجائین اور اشتباہ حاصل ہو اور تمیز نہو سکے
اسکی کئی شکلین ہین ایک یہہ کہ عین منسوب ہو طرف عدد محصور کے جیسے ایک مردار جانور
مختلط بمذکاۃ ہوجاے یا ایک رضیعہ دس عورتو مین ملجاے کہ یہہ شبہہ واجب الاجتناب ہے اجماعا اسلیے کہ اسمین
اجتہاد و علامات کا مجال نہین ہے کیونکہ اختلاط سے عدد محصور کے مثل شئ واحد ہوگیا ہے یہہ جب ہے کہ
اختلاط حلال محصور کا حرام محصور سے ہوا اور اگر حلال محصور حرام غیر محصور سے مختلط ہوگیا ہے تو پہر وجوب
اجتناب کا بالاولی ہوگا دوسرے یہہ کہ حرام محصور مختلط بحلال غیر محصور ہو جیسے کہ ایک رضیعہ یا دس رضیعہ
مختلط بنساء بلد کبیر ہوجائین کہ اسصورتمین اجتناب کرنا نکاح اہل بلد سے لازم نہین آتا ہے بلکہ اوس شہر کی جس عورت
سے چاہے نکاح کرے اسلیے کہ جسکو یہہ بات معلوم ہے کہ مال دنیا کا مختلط بحرام ہے قطعاً
اوسکو ترک شراء و اکل کا لازم نہین آتا ہے کیونکہ اسمین حرج ہے اور دین مین حرج نہین ہے
حضرت کے وقت مین ایک سپر چوری گئی تہی اور عبا مال غنیمت سے کسینے خیانت کرلی تہی
لکن صحابہ سے نے یہہ نکیا کہ شراء سپر و عباہای دنیا کا ترک کردیا ہو اسیطرح یہہ بات بھی معلوم
تھی کہ لوگ دراہم و دنانیر مین ربا لیتے ہین لکن حضرت نے اور صحابہ نے بالکل دراہم و دنانیر
کا لین دین ترک نکیا بالجملہ انفکاک دنیا کا حرام سے جب ہی ہو سکتا ہے کہ ساری خلق معاصی
سے معصوم ہو حالانکہ یہہ محال ہے اور جبکہ یہہ شرط دنیا مین نہین چل سکتی تو پہر ایک شہر مین
بھی نچلیگی مگر اوسیوقت کہ ایک جماعت محصور سے واقع ہو بلکہ اجتناب کرنا اس سے داخل ورع

ہوسوسین ہے کیونکہ یہہ بات نہ حضرت سے ماثور ہے اور نہ کسی صحابی سے منقول اور وفا اس شرط کا کسی ملت مین ملل سے اور نہ کسی عصر مین اعصار سے متصور ہو سکتا ہے واللہ اعلم تیسرے یہہ کہ اختلاط حرام غیر محصور کا حلال محصور سے ہوگیا ہے جسطرح کہ حال اکثر اموال کا اس زمانے مین ہے سو اس اختلاط کی وجہ سے تناول کسی شی کا بعینہ جو کہ محتمل حلت وحرمت ہے حرام نہین ہے مگر اوسیوقت کہ کوئی علامت اوسکی حرمت پر دلیل ہو تو اس قرینے سے اوسکو حرام کہہ سکین گے اور اگر عین اوس شے مین کوئی قرینۂ دالہ حرمت پر نہین ہے تو ترک کرنا اوسکا ورع ہے اور اخذ کرنا اوسکا حلال ہے آکل اوسکا فاسق نہ ٹھہرے گا منجملہ علامات کے ایک یہہ ہے کہ ہاتھہ سے سلطان ظالم کے لے الی غیر ذلک من العلامات اسپر اثر وقیاس دلیل ہے زمانۂ حضرت وزمانۂ خلفاء راشدین مین بعد حضرت کے اثمان خمور ودراہم ربا ہاتھہ مین اہل ذمہ کے مختلط باموال تھے اسیطرح اموال وغنائم مین غلول ہوتا تھا اور جب سے کہ حضرت نے ربا سے منع کیا اور فرمایا کہ اول ربا جسکو مین موضوع کرتا ہون ربا عباس کی ہے سب لوگون نے ترک ربا نہین کیا جسطرح کہ شرب خمور وسائر معاصی کو ترک نہین کیا یہانتک کہ بعض اصحاب نے شراب بیچی اوسپر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا لعن اللہ فلانا ھو اول من سن بیع الخمر اسلیے کہ اوس صحابی کی سمجھہ مین یہہ بات نہین آئی تھی کہ تحریم خمر تحریم ثمن بھی ہے اسیطرح صحابہ نے امراء ظلمہ کو پایا لکن کوئی شخص مدینے مین بیع وشراء سے باز نرہا حالانکہ اصحاب یزید نے تین دن تک مدینے مین غارتگری کی ہان ان اموال سے کوئی براہ ورع اجتناب کرتا تھا ورنہ اکثر لوگ باوجود اختلاط وکثرت اموال منہوبہ ایام ظلمہ مین ممتنع نہ تھے ومن اوجب مالم یوجبہ السلف الصالح وزعم انہ تفطن من الشرع مالم یتفطنوا لہ فھو موسوس مختل العقل تمام تفصیل ان مباحث کی مراجعت کتاب الحلال والحرام غزالی رح سے بخوبی منکشف ہو سکتی ہے نووی نے بعد ذکر حدیث حلال وحرام ومشتبہات کے ذکر احادیث ورع کا کیا ہے کہا انس کہتے ہین کہ حضرت نے ایک دانہ کھجور کا راہ مین پڑا ہوا پایا فرمایا لولا انی اخاف ان تکون من الصدقۃ لاکلتھا متفق علیہ یعنی اگر ڈر اس بات کا نہوتا کہ یہہ صدقہ ہے تو مین اسکو کھا لیتا حدیث نواس بن سمعان مین فرمایا ہے بر حسن خلق ہے اور اثم وہ ہے جو تیرے جی مین ستنے اور تو لوگونکا مطلع ہونا اوسپر ناپسند کرے رواہ مسلم وابصہ بن معبد نے کہا ہے مین پاس حضرت کے آیا مجکو فرمایا تو اسلیے آیا ہے کہ بر سے سوال کرے

میںنے کہا ہاں فرمایا اپنے دل سے فتوی لے بر وہ ہے جسکی طرف جی مطمئن ہوا ور دل آرام
پکڑے اثم وہ ہے جو تیرے جی میں آئے جائے اور سینہ میں تردد کرے اگرچہ لوگ تجکو فتوی
دیں پہر فتوی' یہ حدیث حسن رواہ ابوداود والدارمي في مسند یہا عقبہ بن حارث نے
ایک عورت سے نکاح کیا تہا ایک مرضعہ نے کہا مینے تم دونوں کو دودہ پلایا ہے جب حضرت
سے پوچہا تو فرمایا کیف وقد قیل عقبہ نے اوس عورت کو چہوڑ دیا اوسنے دوسرے مرد سے
نکاح کر لیا رواہ البخاري حسن بن علی کا لفظ یہہ ہے کہ مینے حضرت سے یہہ حدیث یاد کر رکہی
ہے دع ما یریبك الی ما لا یریبك رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح نووی نے
کہا اسکے یہہ معنی ہیں اترك ما تشك فیه وخذ ما لا تشك فیه ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
ایکبار خراج غلام شکہن سے کچہہ کہا لیا تہا جب معلوم ہوا تو اونگلی حلق میں ڈالکر قے کر ڈالی
جو کچہہ پیٹ میں گیا تہا وہ سب نکالڈالا رواہ البخاري نافع نے کہا عمر بن خطاب نے مہاجرین
اولین کو چار ہزار دیے اور اپنے بیٹے کو ساڑہے تین ہزار کسی نے کہا یہہ بہی تو مہاجرین
مین سے ہے پہر اسکو کیوں کم دیا کہا انما ھاجر به ابوہ یعنی یہہ برابر اونکے نہیں ہے جو خود
ہجرت کر کے آئے ہیں بلکہ اسکو باپ اسکا ہجرت کرا لایا ہے رواہ البخاري عطیہ سعدی کا
لفظ مرفوع یہہ ہے نہیں پہونچتا بندہ اس درجے کو کہ متقین میں سے ہو یہانتک کہ ترک کرے
مالا باس بہ کو حذر سے ما بہ باس کے رواہ الترمذي وقال حدیث حسن قشیری نے رسالے
مین بذیل باب الورع اپنی سند سے یہہ حدیث ابو ذر مرفوعا لکہی ہے من حسن اسلام المرء
ترکه ما لا یعنیه پہر کہا ہے اوستاد نے کہا ہے کہ ورع ترک شبہات ہے ابراہیم بن ادہم
کہتے ہیں ورع ترک ہے ہر شبہہ کا مالا یعنی ترک ہے فضلات کا ابو بکر صدیق نے کہا ہے ہم
ستر باب حلال کے ڈر سے وقوع کے باب حرام مین چہوڑ دیتے تہے حضرت نے ابوہریرہ کو فرمایا تہا
کن ورعا تکن اعبد الناس

باب ۶۹ بیان مین استحباب عزلت کے وقت فساد زمان وخوف فتنے کے دین مین اور گرفتار ہونے کے حرام وشبہات ونحوہا مین ہے

قال اللہ تعالی ففروا الی اللہ انی لکم منه نذیر مبین حدیث سعد بن ابی وقاص مین آیا ہے
کہ حضرت نے کہا اللہ دوست رکہتا ہے تقی غنی خفی کو رواہ مسلم نووی نے کہا مراد غنا سے

غناے نفس سے ہے ابو سعید خدری کہتے ہین ایک مرد نے کہا کون شخص افضل ہے اے رسول خدا
فرمایا وہ مومن جو مجاہدہ کرتا ہے اپنی جان و مال سے راہ خدا مین کہا پہر کون فرمایا مرد عزلت
گزین کسی شعب مین شعاب سے عبادت کرتا ہے اپنے رب کی دوسری روایت یون ہے
کہ ڈرتا ہے اللہ سے اور چھوڑتا ہے لوگون کو اپنے شر سے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا
یہہ ہے قریب ہے کہ ہو بہتر مال مسلمان کا بکریان لیے پہرے اونکو پہاڑ کی چوٹیون پر اور
مواقع قطر مین بہاگتا ہے اپنا دین لیکر فتنون سے رواہ البخاري ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے حضرت
نے فرمایا مبعوث نہین کیا اللہ نے کوئی نبی لکن وہ بکریان چراتا تہا اصحاب نے کہا آپ
بہی فرمایا مین بہی راعی غنم تہا چند قیراط پر واسطے اہل مکہ کے رواہ البخاري دوسرا لفظ انکا
یہہ ہے بہتر تمہاری معایش سے واسطے لوگون کے وہ مرد ہے کہ تہامے ہے باگ اپنے
گھوڑے کی راہ خدا مین اوڑتا پھرتا ہے اوسکی پشت پر جب کوئی ہنگامہ یا کھٹکا سنتا ہے
او سیدہا اوس گھوڑے پر اوڑجاتا ہے تلاش کرتا ہے قتل و موت کو اوسکے مظان مین
یا وہ مرد ہے جو کہ اپنی چند بکریون کو لیے ہوے کسی ایک پہاڑ کی چوٹی پر ان پہاڑون مین سے
یا کسی ایک جنگل مین ان جنگلون مین سے رہتا ہے اور عبادت کرتا ہے اپنے رب کی یہانتک
کہ اوسکو موت آے نہین ہے لوگون سے مگر خیر مین رواہ مسلم غزالی رح کہتے ہین لوگونکا
عزلت و مخالطت مین اور تفضیل مین ایک کے دوسرے پر بڑا اختلاف ہے حالانکہ ہر واحد
ان دونون امر مین سے ایک طرح کے غوائل و فوائد سے منفک نہین ہوتا ہے غوائل
منفر ہین فوائد داعی ہین میل خاطر اکثر عباد و زہاد کا طرف اختیار عزلت کے ہے عزلت کو
مخالطت پر تفضیل دیتے ہین سفیان ثوری و ابراہیم ادہم و داود طائی و فضیل بن عیاض
و سلیمان خواص و یوسف بن اسباط و حذیفہ مرعشی و بشر حافی کا یہی مذہب ہے کہ عزلت افضل ہے
خلطت سے اور اکثر تابعین کے نزدیک مخالطت و استکثار معارف و اخوان کا اور تالف
و تحبب الی المومنین اور استعانت باہل دین امر دین مین براہ تعاون علی البر و التقوی مستحب ہے
میل خاطر سعید بن مسیب و شعبی و ابن ابی لیلی و ہشام بن عروہ و ابن شبرمہ و شریح و شریک
و ابن عیینہ و ابن مبارک و شافعي و احمد و ایک جماعت کا اسی طرف ہے علماء سے جو کلمات اس
باب مین آے ہین وہ دو طرح کے ہین بعض کلمات کا میل طرف ایک راے کے ہے ان دو
اگر امین سے اور بعض کلمات مشیر ہین طرف عزلت میل کے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے

خذ والحفظکومن العزلۃ ابن سیرین سنے کہا عزلت عبادت ہے فضیل نے کہا کفی باللہ محبا
وبالقرآن مونسا وبالموت واعظا کسینے کہا اتخذ اللہ صاحبا ودع الناس جانبا **حکایت**
ابوالربیع زاہد نے داو ذطائی سے کہا مجھے کچھہ وعظ کرو کہا صم عن الدنیا واجعل فطرک الاخرۃ
وفر من الناس فرارک من الاسد سفیان ثوری نے کہا ھذا وقت السکوت وملازمۃ
البیوت ابراھیم نخعی نے ایک شخص سے کہا تفقہ ثم اعتزل کہتے ہین مالک بن انس پہلے حاضر
جنازہ ہوتے عیادت بیمار کرتے حقوق اخوان بجالاتے پہر ایک ایک امر کو ترک کرتے گئے
یہانتک کہ یہہ سب امور ترک کر دیے اور کہا آدمی سے یہہ نہین بنتا ہے کہ وہ اپنے ہر عذر کی
خبر دے عمر بن عبدالعزیز سے کہا تہا لو تفرغت لنا کہا ذھب الفراغ فلا فراغ الا عنداللہ
فضیل کہتے تہے مین اوس آدمی کا احسان مانتا ہون کہ جب مجکو ملے تو سلام نکرے جب مین بیمار
ہون تو میری عیادت نکرے سعد بن ابی وقاص وسعید بن زید رضی اللہ عنہما عقیق مین اپنے
گہرون کے اندر گوشہ گزین ہو گئے تہے مدینے مین نہ آتے نہ جمعہ کے لیے اور نہ کسی اور امر کے
لیے یہانتک کہ وہین مرے ثوری نے کہا واللہ الذی لا الہ الا ھو لقد حلت العزلۃ **حکایت**
ایک امیر پاس حاتم اصم کے آیا کہا تمہین کچہہ حاجت ہے کہا ہان کہا کیا کہا یہہ کہ نہ تم مجکو دیکھو
اور نہ مین تمکو دیکھون اور نہ تم مجھکو پہچانو اور نہ مین تمکو جانون ابن عباس نے کہا افضل مجالس
وہ مجلس ہے جو تیرے گہر کے قعر مین ہو لاتری ولا ترٰی اسکے بعد غزالی نے دلائل اہل خلطہ
لکھے ہین پہر دلائل تفضیل عزلت پہر فوائد عزلت منجملہ ان فوائد کے ایک خالی ہونا ہے واسطے
عبادت وفکر واستیناس بمناجاۃ اللہ کے بعوض مناجات خلق دوسرے تخلص معاصی سے
جو غالباً بوجہ مخالطت سامنے انسان کے آتے ہین اونسے بغیر خلوت کے سلامت رہنا
نہین ہو سکتا وہ چار ہین غیبت ریا سکوت امر بمعروف ونہی عن المنکر سے مسارقت طبع کے
اخلاق ردیہ واعمال خبیثہ سے جو موجب حرص علی الدنیا ہوتے ہین تیسرے خلاص فتن و
خصومات سے اور صیانت نفس و دین کے خوض وتعرض کرنے سے واسطے اخطار کے کیونکہ
کم کوئی شہر ان تعصبات وفتن وخصومات سے خالی ہوتا ہے سو معتزل ان بلایا وآفات سے
سلامت رہتا ہے چوتہے خلاص ہے شر مردم سے کیونکہ کبھی وہ تجکو غیبت سے ایذا دیتے
ہین اور کبھی بدگمانی سے اور کبھی تہمت وافترا سے اور کبھی اقتراحات یعنی فرمائشات واطماع
کاذبہ سے جنکا وفا کرنا دشوار ہوتا ہے اور کبھی نمیمہ وکذب سے پانچوین انقطاع ہے طمع مردم کا

تجسس اور انقطاع تیری طمع کا لوگون سے چھٹے خلاص ہے مشاہدہ ثقلاء وحمقی ومقاسات حمق واخلاق اہل سفہ سے کیونکہ رویت ثقیل کی عمی اصغر ہوتی ہے کسی نے اعمش سے کہا تہا کہ تم کسطرح اعمش ہو گئے ہو یعنی چندہے کہا نظر الی الثقلاء سے ابن سیرین کہتے ہین مینے ایک شخص کو سنا کہتا تھا ایکبار مینے ایک ثقیل کو دیکہا بیہوش ہو گیا جالینوس نے کہا ہے کہ ہر شے کی ایک حمایت ہوتی ہے روح کی حمایت نظر الی الثقلاء سے ہے شافعی نے فرمایا مین جب کبھی پاس کسی ثقیل کے بیٹھا تو مینے اوس جانب کو دوسری جانب سے اپنے اوپر گران پایا مراد ثقیل سے مردم فربہ اندام ہین رہی مخالطت سو فوائد اوسکے یہہ ہین ایک تعلیم وتعلم دوسرے نفع وانتفاع تیسرے تادیب وتادب چوتھے استیناس وایناس پانچوین نیل ولات ثواب چھٹے مخالطت تواضع ساتوین تجارب غزالی رحہ نے بحث عزلت وخلطت کو بہت بسط سے لکہا ہے ہر فائدے کے نیچے کلام بسیط کیا ہے اگرچہ تحقیق اس باب مین یہہ ہے کہ کسی شخص کے لیے عزلت افضل ہوتی ہے اور کسی کے لیے خلطت لکن اس زمانے مین نزدیک میرے واسطے طالب طریق آخرت کے یہی عزلت افضل معلوم ہوتی ہے کسی شخص کو اگر وثوق اپنے نفس پر بصورت خلطت حاصل ہے تو یہہ اور بات ہے ورنہ ع سنت نا آمدن از آمدن افزون بود * اسی جگہہ سے نووی نے ترجمۃ الباب یون کیا ہے کہ فی استحباب العزلۃ عند فساد الزمان والخوف من فتنۃ فی الدین ووقوع فی حرام وشبہات ونحوہا

باب بیان مین فضل اختلاط بالناس کے اور حاضر ہونا جمع وجماعات و مشاہد خیر ومجالس ذکر وعیادت مریض وحضور جنائز ومواسات محتاج وارشاد جاہل وغیرہ مصالح مین جسکو امر بمعروف ونہی عن المنکر پر قدرت ہو اور قمع نفس ایذاء سے اور صبر اذی پر

نووی نے اس ترجمہ مین اکثر فوائد مخالطت بیان کر دیے ہین اور کہا ہے کہ اختلاط مردم بر وجہ مذکور مختار ہے اسی پر عمل رہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور سائر انبیاء وخلفاء راشدین وصحابہ وتابعین وعلماء مسلمین واخیار دین کا تہا یہی مذہب ہے اکثر تابعین و من بعدہم کا شافعی واحمد واکثر فقہاء اسی کے قائل ہین قال تعالی وتعاونوا علی البر والتقوی

والآیات فی معنی ما ذکرتہ کثیرۃ معلومۃ انتہی قشیری نے رسالے مین باب الخلوۃ والعزلۃ
منعقد کیا ہے اور باب المخلطہ نہین لکھا اس سے معلوم ہوا کہ اونکے نزدیک ترجیح عزلت کو ہے
خلطت پر اس جگہہ بعض عبارات اونکے نقل کیے جاتے ہین پہر حدیث ابوہریرہ مرفوعًا
ان من خیر معایش الناس لھم رجلا اخذ بعنان فرسہ فی سبیل اللہ الخ لکھکر کہا ہے
اوستاد نے کہا خلوت صفت اہل صفوت ہے اور عزلت امارت وصلت ہے مرید کو
ابتدا میں عزلت کرنا ابنای جنس سے اور نہایت مین خلوت کرنا واسطے تحقق انس کے
ضرور ہے بندے پر حق ہے کہ جب عزلت اختیار کرے تو اسبات کا معتقد ہو کہ غرض عزلت
سے یہہ ہو کہ لوگ اوسکے شر سے سلامت رہین نہ یہہ کہ وہ لوگون کے شر سے سلامت رہے
کیونکہ قسم اول مین استصغار اپنے نفس کا ہوتا ہے اور قسم ثانی مین شہود اپنے مزیت کا خلق پر
ہوتا ہے مستصغر نفس متواضع ہوتا ہے اور شاہد مزیت متکبر ہوتا ہے **حکایت**
ایک راہب سے کہا تہا کہ تو راہب ہے کہا نہین بلکہ مین حارس کلب ہون میرا نفس ایک
سگ گزندہ ہے خلق کو کاٹتا ہے مینے اوسکو لوگون کے بیچ مین سے نکال لیا ہے تاکہ وہ اوس سے
سلامت رہین آداب عزلت سے یہہ ہے کہ محصل اون علوم کا ہو جس سے عقد توحید صحیح
ہو جاوے تاکہ کہین وساوس شیطان اوسکو بہکا ندین پہر محصل علوم شرع ہو جس سے ادای
فرائض کر سکے بنا اوسکے امر کی اساس محکم پر ہو حقیقت مین عزلت اعتزال ہے خصال مذمومہ
سے تاثیر تبدیل صفات مین ہوتی ہے نہ دور ہونے مین اوطان سے کسی نے کہا عارف
کون ہے کہا کائن بائن یعنی کائن مع الخلق بائن بالسر ابو علی دقاق نے کہا ہے پہن جو لوگ
پہنتے ہین کہا جو لوگ کہاتے ہین اور منفرد ہوا اونسے ساتہہ سر کے **حکایت** ایک آدمی مسافت
بعیدہ سے پاس انکے آیا اونھون نے کہا یہہ بات کچہہ قطع مسافات و مقاسات اسفار سے
نہین ملتی ہے فارق نفسک بخطوۃ وقد حصل مقصودک **حکایت** ابو یزید کہتے ہین مینے
رب عزوجل کو خواب مین دیکہا کہا ای رب مین تجہکو کسطرح پاؤن فرمایا فارق نفسک وتعال
ابو عثمان مغربی کہتے ہین جو کوئی خلوت کو صحبت پر اختیار کرے اوسکو چاہیے کہ وہ سارے
اذکار سے خالی ہو مگر ذکر رب سے اور سارے ارادات سے خالی ہو مگر رضا سے رب
اور مطالبہ نفس سے پہر سارے اسباب سے خالی ہو اگر اس صفت پر نہو تو خلوت اوسکو کسی فتنہ
و بلیہ مین گرفتار کر دیگی بعض نے کہا ہے الانفراد فی الخلوۃ اجمع لدواعی السلوۃ **حکایت**

ایک آدمی ابو بکر وراق کی زیارت کو آیا تھا جب واپس جانے لگا کہا مجھے کچھ وصیت کرو کہا وجدت خیر الدنیا والآخرة فی الخلوة والقلة وشرهما فی الکثرة والاختلاط جنید نے کہا ہی مکابدة العزلة ایسر من مداراة الخلطة مکحول نے کہا اگر مخالطت مین خیر ہے تو عزلت مین سلامت ہے یحیی بن معاذ نے کہا وحدت جلیس صدیقین ہی شبلی نے کہا من علامات الافلاس الاستئناس بالناس ابن مبارک سے پوچھا دوای دل کیا ہی کہا قلة الملاقاة للناس میل خاطر غزالی بہی طرف ترجیح عزلت کے پایا جاتا ہے

باب اک بیان مین تواضع وخفض جناح کے وہسطے مومنین کے

قال تعالی واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنین وقال تعالی یا ایها الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم ویحبونه اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکافرین وقال تعالی یا ایها الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقاکم وقال تعالی ولا تزکوا انفسکم هو اعلم بمن اتقی وقال تعالی ونادی اصحاب الاعراف رجالا یعرفونهم بسیماهم قالوا ما اغنی عنکم جمعکم وما کنتم تستکبرون اهؤلاء الذین اقسمتم لا ینالهم الله برحمة ادخلوا الجنة لا خوف علیکم ولا انتم تحزنون حدیث عیاض بن حمار مین فرمایا ہے اللہ تعالی نے مجھکو وحی کی کہ تم خاکساری کرو کوئی شخص کسی شخص پر فخر نکرے اور نہ کوئی کسی پر باغی ہو رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعا یہہ ہے زیادہ نہین کی اللہ نے کسی بندے کو عفو سے مگر عزت اور خاکساری نکی کسینے واسطے اللہ کے مگر بلند کیا اوسکو اللہ نے رواہ مسلم انس کا گزر لڑکون پر ہوا اونکو سلام کیا اور کہا کہ حضرت اسیطرح کیا کرتے تھے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ ایک کنیز منجملہ اماء مدینہ کی حضرت کا ہاتھ پکڑ لیتی اور جہان چاہتی وہان لیجاتی رواہ البخاری اسود بن یزید نے عائشہ سے پوچھا حضرت اپنے گہر مین کیا کیا کرتے تھے کہا خدمت گہر والون کی جب وقت نماز کا آتا نماز کے لیے باہر جاتے رواہ البخاری تمیم بن اسید کہتے ہین مین حضرت تک پہونچا آپ خطبہ پڑہتے تھے مینے کہا ای رسول اللہ ایک مرد غریب آیا ہے دین کا سوال کرتا ہے نہین جانتا کہ اوسکا دین کیا ہے حضرت مجہپر متوجہ ہوے اور خطبہ چھوڑ دیا میرے پاس آئے ایک کرسی لائی گئی اوسپر بیٹھے اور مجھکو تعلیم فرمانے لگے جو اللہ نے اونکو سکھایا تھا پھر جاکر خطبہ کو تمام کیا رواہ مسلم اس حدیث سے بیٹھنا کرسی مونڈھے پر ثابت ہوا واللہ الحمد انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب تم مین کسی کا لقمہ گر جاے تو اوس سے اذی کو دور کرکے کہالے اوسکو شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور رکابی چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا

تم نہین جانتے کہ تمھارے کس کھانے مین برکت ہے اور جب خود کھانا کھاتے تو تینون اونگلیان چاٹ لیتے رواہ مسلم حدیث ابو ہریرہ مرفوعاً پہلے گزر چکی ہے ما بعث اللہ نبیاً الا رعی الغنم قال اصحابہ وانت قال نعم کنت ارعاہا علی قراریط لاہل مکۃ رواہ البخاري دوسرا لفظ یہہ ہے کہ فرمایا اگر بلایا جاؤن مین طرف کراع یا ذراع کے تو قبول کرون اور اگر ہدیہ بھیجا جاے مجکو ذراع یا کراع تو مین لیلون رواہ البخاري انس نے کہا حضرت کا ناقہ عضبا نام مسبوق نہوتا تھا اور نہ لگتا تھا کہ ہار جاے ایک اعرابی ایک قعود پر آیا یعنی شتر جوان پر اوسکا وہ اونٹ عضبا پر بڑہ گیا مسلمانون پر یہہ بات شاق گزری حضرت نے پہچان لی فرمایا حق علی اللہ ان لا یرتفع شيءٌ من الدنیا الا وضعہ رواہ البخاري یعنی دنیا مین ہر کمال کو زوال ہوتا ہے

باب بیان مین تحریم کبر واعجاب سے

قال اللہ تعالی تلك الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین وقال تعالی ولا تصعر خدك للناس ولا تمش فی الارض مرحا ان اللہ لا یحب کل مختال فخور نووی نے کہا معناہ لا تمیلہ وتعرض عن الناس تکبرا علیہم والمرح التبختر وقال تعالی ان قارون کان من قوم موسی فبغی علیہم واتیناہ من الکنوز ما ان مفاتحہ لتنوء بالعصبۃ اولی القوۃ اذ قال لہ قومہ لا تفرح ان اللہ لا یحب الفرحین الی قولہ فخسفنا بہ وبدارہ الارض الایات حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے داخل نہوگا جنت مین وہ شخص جسکے دلمین برابر ایک ذرہ کے کبر ہے ایک آدمی نے کہا مرد دوست رکھتا ہے کہ اوسکا کپڑا اچھا ہو اوسکا جوتا اچھا ہو فرمایا اللہ جمیل ہے جمیل کو دوست رکھتا ہے کبر بطر حق وغمط مردم ہے رواہ مسلم مراد بطر سے دفع ورد حق ہے قائل حق پر اور مراد غمط سے احتقار ہے لوگون کا حدیث سلمہ بن اکوع پیشتر گزر چکی ہے کہ ایک آدمی دست چپ سے کہاتا تھا حضرت نے فرمایا دست راست سے کہا اوسنے کہا مین نہین کہا سکتا فرمایا تو نہین کہا سکتا نہ منع کیا اوسکو مگر کبر نے پہر وہ اوس ہاتھ کو طرف دہان کے نہ اوٹہا سکا رواہ مسلم حارثہ بن وہب مرفوعاً کہتی ہین کیا خبر دون مین تمکو اہل نار کی ہر عتل جواظ مستکبر ہے متفق علیہ یہہ حدیث باب ضعفۃ المسلمین گزر چکی ہے مراد عتل سے غلیظ جافی ہے اور جواظ سے جموع منوع مستکبر سے مغرور متکبر حدیث ابو سعید خدری مین مرفوعاً آیا ہے حجت کی بہشت و دوزخ نے دوزخ نے کہا مجہمین جبارین متکبرین ہونگے جنت نے کہا مجہمین ضعفاء ومساکین ہونگے اللہ نے دونون کے بیچمین فیصلہ کیا کہا

انك الجنة رحمتي ارحم بك من اشاء وانك النار عذابي اعذب بك من اشاء
ولكليكما علي ملاؤها رواه مسلم ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا نظر نکریگا
اللہ دن قیامت کو طرف اوس شخص کے جو کھینچتا ہے ازار اپنی بطر سے متفق علیہ یعنی بسبب
طغیان دولت وطول غنا کے دوسرا لفظ یہہ ہے تین شخص ہین کہ بات نکریگا اللہ اون سے
دن قیامت کو اور نہ پاک کریگا اونکو یعنی گناہون سے اور نہ آنکھہ اوٹھا کر دیکھے کا طرف اونکے
بلکہ اونکو عذاب الیم ہوگا ایک شیخ زانی دوسرا بادشاہ کذاب تیسرا عیالدار مستکبر رواہ مسلم
تیسرا لفظ انکا یہہ ہے العز ازاره والكبرياء رداءه فمن ينازعني فقد عذبته چوتہا لفظ یہہ
ہے ایک آدمی اپنے حلہ مین چلا جاتا تہا وہ حلہ اوسکے جی کو خوش آتا تہا سر مین کنگھی کیے ہوا تہا
اتراتا چلتا تہا اپنی چال مین کہ ناگاہ اللہ نے اوسکو خسف کر دیا وہ گہستا چلا جاتا ہے زمین مین دن
قیامت تک متفق علیہ سلمہ بن اکوع کا لفظ مرفوع یہہ ہے ہمیشہ لیے جاتا ہے آدمی اپنے
جی کو یہانتک کہ لکہا جاتا ہے جبارین مین پہر پہونچتی ہے اوسکو وہی بلا جو اونکو پہونچی تہی رواہ
الترمذي وقال حديث حسن مراد اس سے رفع وتکبر ہے غزالی کہتے ہین الكبر والعجب
داءان مهلكان والمتكبر والمعجب سقيمان مريضان وهما عند الله ممقوتان بغيضان پہر کہا ہے
کہ اللہ نے ذم کبر کی بہت جگہہ اپنی کتاب مین کی ہے اور ہر جبار متکبر کو برا کہا ہے قال تعالے
ساصرف عن اياتي الذين يتكبرون في الارض بغير الحق وقال تعالے كذلك يطبع الله على
كل قلب متكبر جبار وقال تعالى واستفتحوا وخاب كل جبار عنيد وقال تعالے انه لا يحب المستكبرين
وقال تعالى لقد استكبروا في انفسهم وعتوا عتوا كبيرا وقال تعالے ان الذين يستكبرون عن
عبادتي سيدخلون جهنم داخرين وذم الكبر في القران كثير اسکے بعد بہت سے احادیث
ذم کبر مین لکہے ہین پہر کہا ہے کہ ابوبکر صدیق نے کہا ہے کہ کوئی شخص کسی شخص کو حقیر نکرے کیونکہ
صغیر مسلمین نزدیک اللہ کے کبیر ہے وہب نے کہا ہے اللہ نے جب جنت کو بنایا تو فرمایا تو حرام
ہے ہر متکبر پر **حکایت** مصعب بن زبیر نے احنف بن قیس سے کہا تہا عجبا لابن ادم يتكبر
وقد خرج من مجرى البول مرتين ثم يعارض جبار السموات — مص

از شکم تا بکنار آمدهٔ   از رہِ بول دو بار آمدهٔ

قال تعالى وفي انفسكم افلا تبصرون هو سبيل الغائط والبول محمد بن حسين بن علي کہتے ہین داخل
نہین ہوتا دل مین کسی شخص کے کبر سے کچہہ لیکن کم ہو جاتی ہے عقل اوسکی بقدر اوس کبر کے کم ہو یا زیادہ

سلیمان سے پوچھا وہ کون سیئہ ہے کہ نفع نہین کرتا ہمراہ اوسکے حسنہ کہا کبر **حکایت** حسن پر
ایک شخص کا گزر ہوا وہ بہت اچھا لباس پہنے تھا اوسکو بلا کر کہا ابن آدم معجب بشبابہ محب
لشمائلہ کان القبر واری بدنک وکانک قد لاقیت عملک ویحک داو قلبک فان حاجۃ اللہ
الی العباد صلاح قلوبھم **حکایت** عمر بن عبد العزیز قبل خلیفہ ہونے کے حج کو گئے تھے تبختر سے
چلے جاتے تھے طاؤس نے اونکے پہلو مین ایک اونگلی لگائی اور کہا لیست ھذہ مشیۃ من فی
بطنہ خراء **حکایت** محمد بن واسع نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ اتراتا چلتا ہے کہا تو جانتا ہے
کہ تو کون ہے تیری مان کو مینے دو سو درہم کو مول لیا تھا رہا تیرا باپ سو اللہ مسلمانون مین اوس
جیسے لوگ زیادہ نکرے **حکایت** مطرف نے مہلب کو جبۂ خز مین تبختر سے چلتے دیکھا کہا ای بندۂ
خدا اللہ اس چال کو دشمن رکھتا ہے مہلب نے کہا تو مجھے نہین پہچانتا کہا ہان مین تجھے پہچانتا ہون
اولک نطفۃ مذرۃ واخرک جیفۃ قذرۃ وانت بین ذلک تحمل العذرۃ مجاہد نے قولہ تعالی
ثم ذھب الی اھلہ یتمطی مین کہا ہے ای یتبختر کبر دو طرح پر ہوتا ہے ایک باطن مین دوسرا ظاہر
مین جو باطن کا ہے وہ خلق نفس ہے اور جو ظاہر کا ہے وہ اعمال جوارح سی ہی اسم کبر احق بخلق باطن
ہے اعمال اوس خلق کے ثمرات ہین کبر باطن استرواح و رکون ہے طرف رویت نفس کے فوق
متکبر علیہ کبر مستدعی متکبر علیہ ومتکبر بہ ہوتا ہے اسیوجہ سے جدا ہے عجب سے کیونکہ عجب سوای
معجب کے دوسریکا خواہان نہین ہوتا ہے بلکہ اگر انسان اکیلا پیدا ہوتا تو معجب ہونا اوسکا متصور
ہوسکتا تھا نہ متکبر ہونا کبر کو عزت وتعظم بھی کہتے ہین متکبر علیہ کے تین درجے ہین اللہ ورسول
وسائر خلق سو تکبر علی اللہ افحش انواع کبر ہے باعث اوسکا یہی جہل محض وطغیان صرف ہوتا ہی
نمرود مردود اپنے جی مین کہتا تھا کہ مین رب السماء سے مقاتلہ کرونگا اسیطرح حال ہر مدعی
ربوبیت کا تھا جیسے فرعون وغیرہ اوسنے کہا تھا انا ربکم الاعلی اور عبودیت خدا سے عار کرتا تھا
حالانکہ اللہ نے حق مسیح مین فرمایا ہے لن یستنکف المسیح ان یکون عبد اللہ وقال تعالے واذا
قیل لھم اسجدوا للرحمن قالوا وما الرحمن انسجد لما تامرنا وزادھم نفورا دوسرا تکبر علی الرسل
ہے براہ تعزز نفس وترفع نفس کے انقیاد بشر سے مثل سائر ناس کے کما قال تعالی انؤمن لبشرین
مثلنا وقولھم ان انتم الا بشر مثلنا الی قولہ لقد استکبروا فی انفسھم وعتوا عتوا کبیرا اسکے
امثلہ قرآن مین بہت ہین یہہ تکبر قریب ہے تکبر علی اللہ سے اگرچہ ظاہر مین اوس سے کمتر ہے
تیسرا تکبر علی العباد ہے کہ اپنے نفس کو معظم اور غیر کو محقر سمجھے اور اوسکے مساوات سے عار

وانکار رکھے سو یہہ کبر اگرچہ ہر دو قسم اول سے کمتر ہے لاکن بجای خود کبر عظیم ہے دو وجہ سے ایک یہہ کہ کبر و عز و عظمت و علی لائق نہین ہے مگر بادشاہ قادر کو بندۂ ضعیف مملوک کی بھی کچہہ ہستی ہے کہ وہ تکبر کری ؎

مراورا رسد کبریاء و منی　　کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

دوسرے یہہ کہ رذیلہ کبر داعی ہوتا ہے طرف مخالفت خدا کے متکبر جب کسی بندے سے کلمۂ حق سنتا ہی تو اوسکے قبول کرنے سے عار کرتا ہے مناظرین کو دیکھو کہ جب اتضاح حق کا ایک کی زبان پر ہوتا ہے تو دوسرا سو حیلے اوسکے دور کرنیکو نکالتا ہے حالانکہ یہہ خلق کفار و اہل نفاق کا ہے نہ اصحاب اسلام و وفاق کا قال تعالی و قال الذین کفروا لاتسمعوا لهذا القرآن والغوا فیه لعلکم تغلبون غرضکہ ہر مناظر واسطے غلبہ و افحام کے جو ارادہ اغتنام حق کا وقت ظفر بالحق کے نہین رکھتا ہے مشارک اہل کفر و نفاق سے ہے اس خلق مین ایسی پر عار قبول وعظ سے بھی محمول ہے قال تعالی واذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم باقی رہے اسباب کبر کے سو وہ سات سبب ہین ایک علم سب سے زیادہ اسراع کبر کا طرف اہل علم کے ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے آفة العلم الخیلاء عالم لوگون کو مثل بہائم کے نظر کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ اس سے ابتدا بسلام کرین دوسرا سبب عمل و عبادت سے زہاد و عباد دین و دنیا دونون مین تکبر کرتے ہین دنیا مین یہہ چاہتے ہین کہ لوگ اونکی زیارت کرین قضاء حوائج سے پیش آئین ذکر اونکی عبادت و زہد کا کرین دین مین یون ہوتا ہے کہ وہ آپکو ناجی اور سبکو ہالک خیال کرتے ہین حالانکہ حدیث مین آیا ہے کفی بالمرء شرا ان یحقر اخاه المسلم تیسرا سبب حسب و نسب ہی جسکا نسب شریف ہوتا ہے وہ غیر نسیب کو حقیر جانتا ہے اگرچہ وہ علم و عمل مین اس سے ارفع ہو بلکہ بعض شرفا سارے لوگون کو اپنا غلام و مملوک جانتے ہین اور مخالطت و مجالست سے عار رکھتے ہین ثمرہ اس کبر کا زبان پر یہہ ہوتا ہے کہ غیر سے کہتے ہین یا نبطی یا هندی یا ادمی من انت ومن ابوك وانا فلان بن فلان واین لمثلك ان یکلمنی او ینظر الی سو یہہ ایک رگ ہی جو اندر نفس کے دفن ہے کوئی نسیب اس سے بی نصیب نہین ہے اگرچہ صالح عاقل ہو اور وقت اعتدال احوال کے ترشح اس رذیلہ کا اوس سے نہو لکن وقت غضب کے جب نور بصیرت بجھہ جاتا ہے تو ترشح اسکا ہونے لگتا ہے ابو الدرداء نے سامنے حضرت کے ایک شخص کو ابن السوداء کہا تہا فرمایا یا ابا الدرداء طف الصاع بالصاع لیس لابن البیضاء علی ابن السوداء فضل ابو الدرداء نے لیٹ کر کہا

ای شخص تو اپنا پاؤن میرے رخسار پر رکھہ حدیث مین آیا ہے کہ دو شخصون نے سامنے موسی علیہ السلام کے تفاخر کیا ایک نے کہا مین فلان بن فلان ہون نو آبا گن ڈالے الله نے موسی کو وحی کی کہ اس مفتخر سے کہدو کہ وہ نو اہل نار ہین تو دسوان اونکا ہے حضرت نے فرمایا قوم اپنا فخر کرنا باپ دادون پر چھوڑ دے وہ تو جہنم مین کوئلا ہو گئے ہین نہین تو یہہ الله پر گوبریلی سے بھی زیادہ خوار ہو جائینگے جو نجاست کو اپنی ناک سے لڑکاتا پھرتا ہے چوتھا سبب تفاخر بالجمال ہے یہہ کبر عورتون مین بہت ہوتا ہے اور طرف تنقص وثلب وغیبت وذکر عیوب مردم کے بلاتا ہے ؎

تناسب یہ اعضا کے اتنا تبختر
بگاڑ اب تجھے خوبصورت بنا کے

معہذا ایک دن کی تپ مین کیسا ہی حسین جمیل کیون نہو صورت بگڑ جاتی ہے رونق چہرے واعضا کی جاتی رہتی ہے پانچوان سبب کبر بالمال ہے یہہ پادشاہون مین اور سوداگرون مین ہوتا ہے اونکو اپنے خزائن پر انکو اپنی بضائع پر ناز رہتا ہے دہاقین اراضی مین اور تجملین لباس وخیول مراکب مین افتخار کیا کرتے ہین غنی فقیر کو حقیر سمجھکر تکبر کرتا ہے اوسکو ذلیل و مسکین ٹھہراکر کہتا ہے کہ اگر مین چاہون تو تجھ سے صدہا مول لیکر چھوڑ دون میرے ایک دن کا نفقہ برابر تیرے ایکسال کے نفقے کے ہے سو یہہ سب استعظام غنا و استحقار فقر سے ہے اس بیچارے کو معلوم نہین ہے کہ فضیلت فقر و آفت غنا کیا ہے و الیہ الاشارۃ بقولہ تعالی فقال لصاحبه وهو يحاوره انا اكثر منك مالا واعز نفرا اوسنے جواب دیا ان ترني انا اقل منك مالا وولدا فعسى ربي ان يؤتيني خيرا من جنتك الخ تکبر قارون کا بھی اسی جگہہ سے تہا قال تعالے فخرج على قومه في زينته قال الذين يريدون الحياة الدنيا يا ليت لنا مثل ما اوتي قارون انه لذو حظ عظيم چھٹا سبب کبر کا قوت و شدت بطش ہے پہلوان مردم ناتوان پر تکبر و تفاخر کیا کرتے ہین حالانکہ گاؤ و اسپ و فیل مین جو طاقت و قوت ہوتی ہے وہ انکو نصیب نہین ہوتی کثرت اکل و شرب سے جو کسیقدر زور آوری ہاتھہ آتی ہے وہ زمرۂ انسانیت سے خارج کرکے مشابہ بہائم و دواب بنا دیتی ہے ساتوان سبب تکبر کا کثرت اتباع و انصار و تلامذہ و غلمان و مریدین و عشائر و اقارب و قبائل وغیرہا ہے ملوک کثرت جنود پر نازان ہوتے ہین اور علما کثرت تلامذہ و مستفیدین پر اور مشائخ کثرت مریدین و معتقدین پر اور اوساط مردم عشیرہ و اقارب پر غرضکہ جو چیز نعمت ہے اور اوسکا کمال اعتقاد کرنا ممکن ہے اگرچہ فی نفسہ کوئی

کمال نہوا اوس سے تکبر ہوسکتا ہے یہانتک کہ مخنث کو بھی اپنے اقران وامثال پر اس بات کا تکبر وتفاخر ہوتا ہے کہ جو معرفت و قدرت صفت خنوثت مین اوسکو حاصل ہے وہ اوسکے ہمسرون کو حاصل نہین ہے اسلیے کہ وہ اسکو کمال سمجھکر فخر کرتا ہے اگرچہ یہ فعل اوسکا بجز نکال و وبال کے اور کچھہ نہین ہے اسیطرح فاسق کثرت شرب وکثرت فجور بالنسوان والغلمان پر نازش کرتا ہے کیونکہ اوسکے گمان مین یہہ کام کمال ہے اگرچہ نفس الامر مین وہ مخطی ہے فہذہ مجامع ما یتکبر بہ العباد بعضہم علی بعض نسأل اللہ العون بلطفہ ورحمتہ بہرحال کبر منجملۂ مہلکات کے ہے کچھہ نہ کچھہ یہہ خلق مذموم ہر کسی شخص مین ہوتا ہے کوئی اس عادت ناکارہ سے خالی نہین ہے اسلیے ازالہ اوسکا فرض عین ٹھہرا ہے یہہ ازالہ نرے تمنا سے حاصل نہین ہوتا ہے بلکہ بمعالجہ واستعمال ادویۂ قامعہ سے غزالی نے اس جگہہ دو مقام لکھے ہین ایک مقام استیصال اصل کبر کا دل سے دوسرا دفع عارض کا اسباب خاصہ سے طالب خیر کو چاہیے کہ مراجعت احیاء العلوم کی کرکے اپنے مرض کی دوا کرے ورنہ انجام کو یہہ بیماری ہلاک کردیگی **ف** رہا عُجب سو اوسکا مذموم ہونا کتاب خدا وسنت رسول اللہ سے ثابت وتحقق ہے قال تعالی ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا اسکو معرض انکار مین ذکر کیا ہے وقال تعالی وظنوا انہم مانعتہم حصونہم من اللہ فاتاہم اللہ من حیث لم یحتسبوا اسمین رد کیا ہے کفار پر بابت اونکے اعجاب کے اپنے حصون وشوکت پر وقال تعالی وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا اسکا مرجع بھی طرف عجب بالعمل کے ہے انسان کا عجب کبھی ایسے عمل سے ہوتا ہے جسمین وہ مخطی ہے اورکبھی ایسے عمل سے جسمین وہ مصیب ہوتا ہے حضرت نے فرمایا ہے تین چیزین مہلکات ہین شح مطاع ہواے متبع اعجاب مرد بنفس خود ابو ثعلبہ سے فرمایا تہا اذا رایت شحا مطاعا وہوی متبعا واعجاب کل ذی رأی برأیہ فعلیک نفسک ابن مسعود کہتے ہین ہلاک دو چیزونمین ہے قنوط وعجب اللہ نے فرمایا فلا تزکوا انفسکم ابن جریج نے کہا ہے معناہ اذا عملت خیرا فلا تقل عملت زید بن اسلم نے کہا لا تبروہا ای لا تعتقدوا انہا بارّۃ وہو معنی العجب مطرف نے کہا اگر مین نایم سوؤن نایم اوٹھون یہہ دوست تر ہے مجکو اس سے کہ قائم سوؤن معجب اوٹھون **حکایت** بشر بن منصور بڑے ذاکر عابد تھے ایکدن لنبی نماز پڑہی ایک شخص پیچھے سے دیکھہ رہا تہا انھون نے سمجھہ لیا جب نماز پڑہ چکے اوس سے کہا تو اس دیکھنے پر عجب نکرنا اسلیے کہ ابلیس لعین نے مدت

دراز تک ہمراہ ملائکہ کے خدا کی عبادت کی پہر جو کچہہ اوسکا انجام ہوا وہ ہوا عائشہ سے پوچہا تہا
آدمی کب مسیی ہوتا ہے کہا جبکہ آپکو محسن گمان کرتا ہے قال تعالی لا تبطلوا صدقاتکم بالمن
والاذی من نتیجہ استعظام صدقہ کا ہے اور استعظام عمل عجب ہوتا ہے اس سے معلوم
ہوا کہ عجب بسخت مذموم ہے آفات عجب کے بہت ہین یہہ داعی ہوتا ہے طرف کبر کے اور
ایک سبب ہے منجملہ اسباب کبر کے اس عجب سے ولادت کبر کی ہوتی ہے کبر کے آفات مخفی نہین
ہین یہہ بات ہمراہ بندون کے ہوتی ہے رہا اللہ پاک سو عجب مع اللہ داعی ہوتا ہے طرف نسیان
ذنوب واہمال معاصی کے معجب بعض ذنوب کو تو یاد ہی نہین رکھتا ہے اور اونکے تفقد سے
بی نیاز ہو جاتا ہے یہانتک کہ بالکل بھول جاتا ہے اور جو گناہ اوسکو یاد ہوتے ہین اونکو صغیر
حقیر سمجہتا ہے نہ عظیم کبیر اسلیے اونکی تلافی و تدارک مین کچہہ جہد نہین بجالاتا بلکہ یہہ گمان رکہتا ہی
کہ وہ مغفور ہو چکے ہین رہے عبادات واعمال سو اونکو مستعظم جانکر اللہ پر اونکے بجالانے
کی منت رکہتا ہے اور اللہ کی نعمت کو کہ اوسنے یہہ توفیق خیر اسکو دی ہے بھول جاتا ہے
پہر جب عجب آتا ہے تو آفات عجب سے اندہا ہو جاتا ہے جو کوئی متفقد آفات اعمال کا نہین ہے
اکثر سعی اوسکی ضائع جاتی ہے کیونکہ اعمال ظاہرہ جب شوائب سے خالص و نقی نہین ہوتے ہین
تو کچہہ بکار آمد نہین ہوتے تفقد وہی شخص کرتا ہے جسپر اشفاق و خوف غالب ہوتا ہی نہ شخص
معجب بلکہ معجب تو مغتر بنفسہ و برأیہ ہوتا ہے اللہ کے عذاب و مکر سے امن مین ہو کر یہہ گمان
کرتا ہے کہ وہ نزدیک خدا کے صاحب رتبہ ہے اور اوسکے لیے پاس اللہ کے منت و حق ہے
بسبب ان اعمال کے جو اوسنے کیے ہین یہانتک کہ پہر اپنی آپ تعریف و ثنا کرنے لگتا ہی اور
سوال کرنے کو اعلم تر اپنے سے عار جانتا ہے اور کبہی رای خطا پر جو اسکے خاطر مین گذری ہے
معجب ہو کر خوش ہوتا ہے اور غیر کے خواطر سے فرحت نہین پاتا پہر اوسی خطرے پر جم کر نہ نصیح
ناصح سنتا ہے نہ وعظ واعظ کو کچہہ خیال مین لاتا ہے بلکہ غیر کی طرف بعین استجہال نظر کرتا ہے
اور اپنے خطا یا پر مصر رہتا ہے یہہ رای اوسکی اگر امر دنیوی مین ہے جو متحقق بالرای ہوا اور اگر
امر دینی مین ہے خصوصا اصول عقائد مین تو سمجہو کہ ہلاک ہو گیا اگر اپنے نفس کو متہم ٹہراتا اور نہ
اپنی رای پر وثوق نکرتا بلکہ مستضی بنور قرآن و سنت ہوتا اور علماء دین سے استعانت کرتا
اور مدارست علم پر مواظب رہتا اور اہل بصیرت سے مسائلت کرتا تو یہہ عمل اوسکو انشاء اللہ
حق تک پہونچا دیتا فہذا وامثالہ من آفات العجب فلذلک کان من المہلکات ومن اعظم

آفاته ان يغتر في السعي لظنه انه قد فاز وانه قد استغنى وهو الهلاك الصريح الذي لا شبهة
فيه نسأل الله العظيم حسن التوفيق لطاعته اسکے بعد غزالی نے حقیقت عجب کی اور علاج
اوسکے علی الجملہ لکھکر اقسام ما بہ العجب کے مع تفصیل علاج ذکر کیے ہین پہر کہا ہے کہ جو اسباب کبر کے
ہین وہی اسباب عجب کے بھی ہین لکن کبھی عجب ساتھہ غیر متکبر بہ کے ہوتا ہے جیسے عجب رای
خطا پر جسکو اوسنے اپنے جہل سے صواب سمجھہ رکھا ہے لہذا اقسام عجب کے آٹھہ ہین ایک
عجب اپنے بدن پر بابت جمال وہیئت وصحت وقوت وتناسب اشکال وحسن صورت وخوش
آوازی کے معجب اپنے جمال کو دیکھتا ہے اللہ کی نعمت کو بہول جاتا ہے حالانکہ یہہ سارا جمال
ہدف تیر زوال ہے ہر حال مین اسکا علاج تفکر ہے اقذار باطن مین کہ ابتداء و انتہاء کیا ہے
اور وجوہ جمیلہ و ابدان ناعمہ کیونکر خاک مین ملکر متعفن و منتن ہوگئی قبور مین سڑ گئے اب طباع
اونسے گھن کرتے ہین دوسرا سبب بطش وقوت ہے قوم عاد نے کہا تہا من اشد منا قوة
اسکا علاج یہہ ہے کہ سمجھہ جائے کہ ایکدن کی تپ ساری قوت کو ضعیف کر دیتی ہے مین کس بات پر
اتراؤن اللہ اگر چاہے تو ذراسی آفت مسلط کر کے ساری طاقت سلب فرمالے تیسرا سبب
عجب ہے ساتھہ عقل وکیاست وتفطن دقائق امور کے مصالح دین و دنیا مین اسکا ثمرہ استبداد
بالرائی وترک مشورہ واستجہال مردم مخالف رای خود وقلت اصغاء لاہل العلم ہے آپکو بوجہ اس
عقل وہوش کے مستغنی اور دوسرے کو مستحقر جانتا ہے اسکا علاج یہہ ہے کہ اللہ کا شکر کرے
کہ اوسنے مجھے عقل وشعور عطا کیا اور سوچے کہ یہہ ساری عقل ادنی مرض سے جو دماغ مین پیدا
ہوسکتا ہے جا سکتی ہے جب موسوس ومجنون ہوجائیگا تو لوگ اسکو مضحکہ بنائین گے چوتہا عجب
ساتھہ نسب شریف کے ہے جسطرح کہ بعض ہاشمین اس خبط مین گرفتار ہین کہ شرف نسب واسطے
اونکے منجی ہوجائیگا اور وہ مغفور لہم ہین یا بعض کو انمین یہہ خیال ہے کہ ساری خلق انکی موالی
وعبید ہے اسکا علاج یہہ ہے کہ یون جانے کہ شرف طاعت وعلم وخصال حمیدہ سے ہوتا ہے
نہ نرے نسب وحسب سے آخر انہین قبائل مین وہ لوگ بہی تو ہین جو کہ نسب مین اسکے برابر
اور قبیلے مین اسکے شریک ہین مگر اللہ ویوم آخر پر ایمان نہین رکہتے ہین وہ نزدیک اللہ کے
بدتر کلاب سے اور خسیس تر خنازیر سے ہین یہہ نسب اونکے کچھہ کام نہ آیا نہ شرافت خاندانی
اپنا اثر دکہایا بلکہ ہمراہ اس عجب کے وہ ساری شرافت شر وآفت ہوگئی شرف تو تقوے سے
ہوتا ہے نہ نسب سے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم حدیث مین آیا ہے ان اللہ قد اذہب عنکم

عبیة الجاهلیة اي کبرها کلکم بنو ادم و ادم من تراب فاطمہ علیہا السلام سے بڑھ کر کسکا
نسب ہوگا حضرت نے خود اونکو یہہ کہدیا تہا لا اغنی عنك من الله شیئا اعملی پانچوان عجب ہے
ساتھہ نسب سلاطین ظلمہ واعوان ظلمہ کے نہ ساتھہ دین و علم کے اور یہہ نہایت جہل ہے اسکا
علاج یہہ ہے کہ اونکے مخازیی و ماجریات ظلم وستم وجور علی عباد اللہ مین نظر کرے اور فسادات
دین کو جو اونکے ہاتھون سے واقع ہوئے ہین خیال مین لاے اور سمجھے کہ وہ سب اللہ کے
نزدیک ممقوت ہین اور اگر وہ صور اونکے جو آگ مین ہین اور وہ اقذار و انتان اونکے جو
جہنم مین ہین اونکو دیکھہ لے تو سخت گہن اونسے کرے اور اونکی طرف منسوب ہونے سے
بیزار ہوجاے بلکہ کلب و خنزیر کی طرف منسوب ہونیکو دوست تر رکھے نہ اونکی طرف
اولاد ظلمہ کا حق اگر اللہ اونکو محفوظ رکھے یہہ ہے کہ وہ اللہ کا شکر بجالائین کہ اللہ نے اونکے
دین وایمان کو سلامت رکھا ہے اور اگر وہ ظلمہ مسلمان غیر مشرک تھے تو اونکے لیے استغفار
کرین نرا عجب اونکے نسب پر کرنا جہل محض ہے چھٹا عجب ہے ساتھہ کثرت عدد کے اولاد و
خدم و غلمان و عشیرہ و اقارب و انصار و اتباع سے جسطرح کفار نے کہا تہا نحن اکثر اموالا و اولادا
یا مسلمانون نے دن حنین کے کہا تہا لا نغلب الیوم من قلة اسکا علاج یہی ہے کہ اپنے اور اونکے
ضعف مین نظر کرے اور سبکو بندہ عاجز جانے اونکو اپنی جان کے نفع وضرر کا تو کچھہ اختیار ہی نہین ہے
دوسرے کو کیا نفع نقصان پہونچا سکتے ہین کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله اور
جبکہ وہ بعد اسکے مرنے کے جدا ہوجائینگے اور یہہ اکیلا قبر مین ذلیل خوار دفن ہوگا اور کوئی اہل
یا ولد یا قریب یا حمیم یا عشیر اسکا رفیق نہوگا تو پہر اس عدد و عُدد پر عجب کرنا کیا جب یہہ ٹھاٹھہ
اسکے احوج اوقات مین کچھہ کام نہ آیا بلکہ وہان سانپ بچھو کیڑون کوڑون نے آگھیرا تو پھر
یہہ عجب جہل محض ٹھہرا یوم یفر المرء من اخیه وامه وابیه وصاحبته وبنیه لکل امرء منهم یومئذ
شان یغنیه پس جبکہ یہہ اشیاء قبر و قیامت مین کچھہ کام نہ آئے اور اشد حال مین ساتھہ چھوڑ کر
بھاگ نکلے تو اونسے یہان کیا امید خیر کی ہے ساتوان عجب ہی ساتھہ مال کے اللہ نے صاحب
باغ سے نقل کیا ہے کہ اوسنے کہا تھا انا اکثر منك مالا واعز نفرا اور حضرت نے ایکمرد غنی کو
دیکھا کہ اوسکے پاس ایک فقیر آبیٹھا غنی ہٹ گیا اور اپنا کپڑا سمیٹنے لگا فرمایا اخشیت ان یعدو
الیك فقرہ اسکی علاج یہہ ہے کہ آفات مال و کثرت حقوق و عظم غوائل دولت مین تفکر کرے
فضیلت فقرا اور سبق فقرا الی الجنة کی طرف نظر ڈالے مال کو غادی و رائح سمجھے آج آیا کل گیا

شی بے اصل جانے یہود ونصاری مین اس سے بھی زیادہ مالدار ہین بلکہ ہنود وکفار کے
پاس جسقدر مال ہے اوتنا کسی مسلمان کے پاس نہین ہے اس اجمال کی تفصیل کتاب زہد و
کتاب ذم الدنیا وکتاب ذم المال غزالی سے بخوبی سمجھ مین آتی ہے آٹھوان عجب ہی ساتھ رای
خطا کے قال تعالی افمن زین له سوء عمله فراٰه حسنا وقال تعالی وهم یحسبون انهم
یحسنون صنعا حضرت نے فرمایا ہے یہہ امر آخر امت مین غالب ہوجائیگا اگلی امتین اسی طرح
متفرق بفرق ہوکر ہلاک ہوگئین ہر فرقہ اپنی رای پر معجب تھا وکل حزب بما لدیهم فرحون
اصل ساری بدع وضلال کی یہی اعجاب بالرای ہے غزالی نے کہا ہے العجب بالبدعة هو
استحسان ما یسوق الیه الهوی والشهوة مع ظن کونه حقا یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ استحسان
بدعت کا داخل ہے عجب مذموم مین کوئی بدعت مستحسنہ نہین ہوتی ہے ولہذا اس عجب کے
علاج کو علاج غیر سے دشوار تر کہا ہے کیونکہ صاحب رای خطا اپنی خطا سے جاہل ہے اگر عارف
خطا ہوتا تو خطا کو ترک کردیتا جو مرض شناخت مین نہین آتا ہے اوسکا علاج نہین ہوسکتا ہے
والجهل داء لا یعرف فتعسر مداواته جدا وانما علاجه علی الجملة ان لا یخوض فی المذاهب
ولا یصغی الیها ولا یسمعها ولکن یعتقد ان الله واحد لا شریك له وانه لیس کمثله شیئ
وهو السمیع البصیر وان رسوله صادق فیما اخبر به ویتبع سنة السلف ویؤمن بجملة ما جاء
به الکتاب والسنة من غیر بحث وتنقیر وسوال عن تفصیل بل یقول اٰمنا وصدقنا ویشتغل
بالتقوی واجتناب المعاصی واداء الطاعات والشفقة علی المسلمین وسائر الاعمال فان خاض
فی المذاهب والبدع والتعصب فی العقائد هلك من حیث لا یشعر انتهی ملخصا نسأل الله العصمة
من الضلال ونعوذ به من الاغترار بخیالات الجهال

باب بیان مین حسن خلق کے

قال الله تعالی وانك لعلی خلق عظیم وقال الله تعالی والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس
الآیة انس کا لفظ یہہ ہے کان رسول الله صلی الله علیه واٰله وسلم احسن الناس خلقا متفق علیه
دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ مینے دس برس حضرت کی خدمت کی کبھی مجھسے اف نکہا اور کسی شی کو جو
مینے کی یہہ نفرمایا کہ کیون کی اور جو چیز مینے نہ کی کبھی نہ کہا کہ کیون نکی متفق علیه صعب بن جثامہ
کہتے ہین مینے حمار وحشی بطور ہدیہ پاس حضرت کے بھیجا آپ نے واپس کردیا جب میرے چہرے
مین اثر ملال کا پایا فرمایا انا لم نرده علیك الا انا حرم متفق علیه حدیث نواس بن سمعان مین

آیا ہے کہ مینے بر و اثم کو پوچھا فرمایا بر حسن خلق ہے اثم وہ ہے جو تیرے سینے مین سنتے بنے
اور تو لوگون کا مطلع ہونا اوسپر مکروہ رکھے رواہ مسلم ابن عمرو کہتے ہین حضرت نہ فاحش تھے
نہ متفحش فرماتے تھے ان من خیارکم احسنکم اخلاقا متفق علیہ حدیث ابو الدرداء مین فرمایا ہے
نہین ہے کوئی شی گران تر میزان مومن مین دن قیامت کو حسن خلق سے اور اللہ دشمن
رکھتا ہے فاحش بدزبان کو رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح ابوہریرہ کہتے ہین
حضرت سے پوچھا کون چیز لوگون کو زیادہ تر جنت مین لیجائیگی کہا تقوی اللہ کا اور حسن خلق
پوچھا اکثر داخل کرنیوالی لوگون کی آگ مین کون چیز ہے کہا دہان و شرمگاہ رواہ الترمذي
وقال حدیث حسن دوسرا لفظ انکا مرفوعا یہہ ہے اکمل مومنین ایمان مین وہ ہے جسکا خلق
بہت اچھا ہے خیار تمھارے وہ ہین جو خیار ہین ساتھہ اپنے گہروالون و بیبیون کے رواہ
الترمذي وقال حدیث حسن صحیح حدیث عائشہ مین فرمایا ہے مومن پالیتا ہے ساتھہ حسن
خلق کے درجہ صائم قائم کا رواہ ابوداود ابو امامہ باہلی کہتے ہین حضرت نے فرمایا مین ضامن
ہون گھر کا گرد جنت کے واسطے اوس شخص کے جسنے ترک کردیا ہے جھگڑنا اگرچہ محق ہو اور گھر
وسط جنت مین اوسکے لیے جسنے چھوڑ دیا ہے جھوٹ بولنا اگرچہ ہنسی مین ہو اور گھر کا اعلی
جنت مین اوسکے لیے جسنے اچھا بنایا اپنی خلق کو حدیث حسن صحیح رواہ ابوداود باسناد صحیح
جابر کا لفظ مرفوع یون ہے بڑا محبوب اور بڑا قریب تم مین کا مجسے نشست مین دن قیامت کو
وہ ہے جو احسن الاخلاق ہے اور بڑے دشمن اور بہت دور مجسے دن قیامت کو وہ لوگ ہین
جو ثرثار متشدق متفیہق ہین کہا ثرثارین متشدقین کو تو ہم جانتے ہین لکن متفیہقین کون ہین فرمایا
متکبرین رواہ الترمذي وقال حدیث حسن ثرثار کہتے ہین اوسکو جو متکلف کثیر الکلام ہو
متشدق وہ ہے جو لوگون پر زبان درازی کرے اور واسطے تفاصح و تعظیم اپنے کلام کے
منہہ بھر بھر کر باتین بنائے متفیہق مشتق ہے فہق سے بمعنی امتلاء مراد وہ شخص ہے جو براہ تکبر
و ارتفاع و اظہار فضیلت علی الغیر توسع کرتا ہے کلام مین اور پرگو ہے ترمذی نے ابن المبارک
سے تفسیر حسن خلق مین روایت کیا ہے ہو طلاقۃ الوجہ و بذل المعروف و کف الاذی
انتہی کلام النووی مین کہتا ہون یہہ ایک نوع ہے انواع اخلاق حسنہ سے ورنہ حسن اخلاق
یہہ ہے کہ سارے خصال ظاہر و باطن مطابق خصال شرع شریف کے ہون مصداق فضائل
حسن خلق کا وہی شخص ہوتا ہے جسکے عادات دینی و دنیاوی نیک و پسندیدہ و ستودہ ہوتی ہین

فقط ایک طلاقت وجہ وخندہ پیشانی ہونے سے صاحب خلق حسن نہین سمجہا جائیگا واللہ اعلم
اس امت مین اصحاب حسن خلق دو گروہ گذرے ہین ایک فرقہ محدثین دوسرا زمرہ صوفیہ
صالحین ابتدا سے اس کتاب کے اس جگہہ تک بلکہ تا مابعد جسقدر بیان اعمال حسنہ وافعال
صادقہ کا ہوچکا ہے اور ہوگا وہ سب خصال داخل حسن اخلاق ہین غزالی رح نے کہا ہے
خلق حسن صفت سید المرسلین اور افضل اعمال صدیقین ہے اور تحقیقاً شطر دین اور ثمرہ مجاہدہ
متقین وریاضت متعبدین ہے اخلاق سیئہ سموم قاتلہ ومہلکات دامغہ ومخازی فاضحہ
ورذائل واضحہ وخبائث مبعدہ ہین جوار رب العالمین سے اپنے صاحب کو سلک شیاطین مین
منخرط کردیتے ہین یہہ دروازے ہین طرف اوس نار جہنم کے جو دلون کو جہانک لیتی ہے
جسطرح کہ اخلاق جمیلہ ابواب مفتوحہ ہین دل سے طرف نعیم جنان وجوار رحمن کے اخلاق خبیثہ
کو امراض قلوب واسقام نفوس کہا ہے یہہ وہ مرض ہے جو حیات ابد کو فوت کردیتا ہے
کہان یہہ اور کہان وہ مرض جو فقط مفوت حیات جسد ہے اللہ نے حضرت کے حق مین فرمایا ہے
کہ تو خلق عظیم پر ہے اور عائشہ نے کہا ہے حضرت کا خلق قرآن تھا وقال تعالی خذ العفو
وأمر بالعرف واعرض عن الجاهلين جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے
کہا اللہ سے پوچھکر کہونگا پھر آکر کہا صلہ کر قاطع کو دے محروم رکھنے والے کو عفو کر ظالم سے
حضرت نے کہا ہے انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ایک شخص نے کئی بار سوال کیا کہ دین
کیا ہے فرمایا اما تفقه هو ان لا تغضب ایک مرد نے وصیت چاہی کہا خالق الناس بخلق
حسن پوچھا افضل اعمال کیا ہے کہا حسن خلق ہے کہا شوم کیا ہے فرمایا بدخلقی ہے کہا مرد حسنا
حسن خلق کو آگ نہین کہاتی ہے ایک عورت کا ذکر کیا کہ وہ صائمۃ النہار قائمۃ اللیل ہے
مگر بدخلق ہے اپنی زبان سے ہمسایہ کو ایذا دیتی ہے فرمایا هي من اهل النار حضرت دعا مین
کہتے تھے اللهم حسنت خَلقي فحسن خُلقي ع ہمچو روئی خویش نیکو ساز خوئی خویش را
فرماتے تھے اللهم اني اسألك الصحة والعافية وحسن الخلق ام حبیبہ نے کہا کسی عورت
کے دو شوہر ہوتے ہین وہ مرجاتی ہے اور وہ بہی مرجاتے ہین پہر جنت مین جاتے ہین یہہ
وہان کسکو ملیگی فرمایا لاحسنهما خلقا كان عندها في الدنيا لیگیا حسن خلق خیر دنیا وآخرت کو
حسن نے کہا جو کوئی بدخلق ہوتا ہے وہ اپنی جان کو عذاب دیتا ہے انس بن مالک نے کہا
بندہ حسن خلق سے اعلی درجہ جنت کو پہونچتا ہے حالانکہ عابد نہین ہے اور سوء خلق سے

اسفل درک جہنم مین جاتا ہے حالانکہ عابد ہے یحیی بن معاذ نے کہا ہے فی سعة الاخلاق
کنوز الارزاق وہب بن منبہ نے کہا مثال شخص بدخلق کی ایسی ہے جیسے سفال شکستہ
کہ نہ جڑ سکے اور نہ مٹی ہو فضیل نے کہا میری صحبت مین اگر فاجر حسن الخلق ہو تو مجکو محبوب تر
ہے عابد بدخلق سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا خالطوا الناس بالاخلاق و زائلوهم بالاعمال
یحیی بن معاذ نے کہا ہے سوء خلق ایک ایسا سیئہ ہے جسکے ہوتے ہوئے کثرت حسنات کی
نفع نہین کرتی حسن خلق ایک ایسا حسنہ ہے جسکے ہوتے ہوئے کثرت سیئات کی مضر نہین
ہوتی ابن عباس نے کہا ہے احسنکم خلقا افضلکم حسبا ہر بنیاد کی ایک اساس ہوتی ہے
اسلام کی اساس حسن خلق ہے عطا نے کہا ما ارتفع من ارتفع الا بالخلق الحسن ولم ینل
احد کماله الا المصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فاقرب الخلق الی اللہ عز وجل السالکون
آثاره بحسن الخلق **ف** لوگون نے حقیقت حسن خلق مین کلام کیا ہے کہ کیا ہے لکن
حقیقت مین تعرض اوسکی حقیقت سے نہین کیا ہے بلکہ ثمرۂ حسن خلق کو بیان کیا ہے پہر
سارے ثمرات کا بہی استیعاب نہین کیا بلکہ ہر کسی نے جو اوسکے ذہن مین حاضر تہا اور خطور
کیا اوسکو بیان کر دیا ہے توجہ طرف ذکر حد و حقیقت محیط جمیع ثمرات کی تفصیلاً و استیعاباً
صرف نہین کی مثلاً حسن نے کہا ہے حسن خلق بسط وجہ بذل ندی کف اذی ہے واسطی نے
کہا هو ان لا یخاصم ولا یخاصم من شدة معرفته باللہ شاہ کرمانی نے کہا کف اذی و احتمال مؤن
ہے کسی نے کہا لوگون سے قریب اور اونکے درمیان مین غریب ہو واسطی نے کہا ارضاء
خلق ہے سراء و ضراء مین ابو عثمان نے کہا رضاء عن اللہ ہے سہل تستری نے کہا ادنی حسن خلق
احتمال اذی و ترک مکافات و رحمت للظالم و استغفار للظالم و شفقت علی الظالم ہے کبہی کہا کہ
حق کو رزق مین متہم نکرے بلکہ واثق بالرزق ہو اور ساکن الی الوفا ہو جمیع امور مین مطیع رہے
نہ عاصی علی مرتضی نے کہا حسن خلق تین خصال ہین اجتناب محارم طلب حلال توسع علی العیال
حسین بن منصور نے کہا حسن خلق یہہ ہے کہ جفاء خلق تجہین بعد مطالعہ حق کے اثر نکرے
ابو سعید خراز نے کہا تجکو کوئی ہم سوا اللہ کے نہو اسطرح کے بہت اقوال ہین سو یہہ تعرض ہے
ساتہہ ثمرات حسن خلق کے نہ نفس حسن خلق پہر یہہ اقوال محیط جملہ ثمرات بہی نہین ہین اس لیے
نقل اقوال سے کشف غطاء حقیقت حال اولی تر ہے بات یہہ ہے کہ خَلق اور خُلق دو عبارتین
ہین جو معاً استعمال مین آتی ہین مثلاً کہتے ہین فلان حسن الخَلق والخُلق ہے یعنی حسن الظاہر والباطن

خلق سے صورت ظاہرہ مراد ہے اور خُلق سے صورت باطنہ کیونکہ ترکیب انسان کی جسد مدرک بالبصر اور روح ونفس مدرک بالبصیرۃ سے ہے ان دونون کے لیے ایک ہیئت وصورت ہوتی ہے قبیح یا جمیل سو نفس جو مدرک بالبصیرۃ ہے اعظم القدر ہے جسد سے جو کہ مدرک بالبصر ہے اسلیے اللہ نے اوسکی اضافت طرف اپنے کرکے فرمایا انی خالق بشرا من طین فاذا سویته ونفخت فیه من روحی فقعوا له ساجدین اس آیت مین تنبیہ کی ہے اس بات پر کہ جسد منسوب بطرف طین ہے اور روح مضاف بطرف رب العالمین مراد روح ونفس سے اس جگہہ ایک ہی شی ہے خُلق عبارت ہے ہیئت راسخہ فی النفس سے جس سے کہ افعال بسہولت وآسانی صادر ہوتے ہین حاجت طرف فکرت وروِیت کے نہین ہوتی ہے پس اگر اوس ہیئت سے صدور افعال جمیلہ محمودہ کا عقلاً وشرعاً ہوتا ہے تو اوس ہیئت کا نام خلق حسن ہے اور اگر صدور افعال قبیحہ کا ہوتا ہے تو اوسکا نام سوء خلق ہے باطن کے ارکان چار ہین حسن خُلق مین اون سب کا ہونا ضرور ہے تاکہ حسن خلق تام ہو وہ ارکان اربعہ جب مستوی ومعتدل ومتناسب ہونگے تب حسن خلق حاصل ہوگا وہ چار رکن یہہ ہین قوت علم قوت غضب قوت شہوت قوت عدل درمیان ان تینون قوی کے انہین اصول اربعہ کے اعتدال سے سارے اخلاق جمیلہ صادر ہوتے ہین قوت عقل سے حسن تدبیر جودت ذہن ثقابت رای اصابت ظن تفطن دقائق اعمال وخفایای آفات نفوس حاصل ہوگی افراط عقل سے جربزت ومکر وخدیعت وحقد ودہا حاصل ہوگا تفریط عقل سے صدور بلہ وغمارت وحمق وجنون کا ہوتا ہے مراد غمارت سے قلت تجربہ فی الامور کے باوجود سلامت تخیل کے ہے کیونکہ انسان کبھی ایک شے مین غامر ہوتا ہے نہ دوسری شی مین حمق وجنون مین یہہ فرق ہے کہ مقصود احمق کا صحیح ہے لکن سالک طریق فاسد ہے اسلیے رویت اوسکی سلوک طریق موصل الی الغرض مین صحیح نہین ہوتی ہے جنون مین وہ چیز اختیار کرتا ہے جسکا اختیار کرنا زیبا نہین ہے اسلیے اصل اختیار وایثار اوسکا فاسد ہوتا ہے خلق شجاعت سے صدور کرم ونجدت وشہامت وکسر نفس واحتمال وحلم وثبات وکظم غیظ ووقار وتؤدت وامثالہا کا ہوتا ہے یہہ سب اخلاق محمودہ ہین افراط شجاعت کو تہور کہتے ہین اوس سے صلف وبذخ واستشاطت وتکبر وعجب صادر ہوتا ہے تفریط شجاعت سے صدور مہانت وذلت وجزع وخساست وصغر نفس وانقباض تناول حق واجب سے ہوتا ہے اسیطرح خلق عفت سے سخا وحیا وصبر ومسامحت وقناعت وورع ولطافت ومساعدت

وظرف وقلت طمع صادر ہوتی ہے اور جب میل اس خلق کا طرف افراط یا تفریط کے ہوتا ہے تو اوس سے حرص و شرہ و وقاحت وخبث وتبذیر وتقتیر وریا و ہتکت ومجانت وعبث وملق و حسد وشماتت وتذلل للاغنیاء واستحقار فقراء وغیر ذلک حاصل ہوتا ہے غرضکہ امہات محاسن اخلاق کے بھی فضائل چہارگانہ ہین حکمت[1] شجاعت[2] عفت[3] عدل[4] باقی سب اسکے فروع ہین ان چارون فضائل مین کمال اعتدال کو سوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی نہین پہونچا بعد حضرت کے سارے لوگ قرب وبعد مین آپ سے متفاوت ہین لکن جو کوئی ان اخلاق مین حضرت سے قریب ہے وہ بقدر قرب کے آپ سے اللہ سے بھی قریب ہے اور جس کسی نے ان سب اخلاق کو جمع کر لیا ہے وہ مستحق اس بات کا ہے کہ درمیان خلق کے ملک مطاع مرجع جمیع خلائق ہو سارے افعالمین اوسکا اقتدا کیا جائے اور جو کوئی ان سب اخلاق سے منفک ہے اور متصف باضداد ہے وہ مستحق اسکا ہے کہ بلاد وعباد مین سے نکالدیا جائے کیونکہ وہ قریب من الشیطان ہے اسی لائق ہے کہ دور رہے جسطرح کہ شخص اول قریب من الملک ہے لائق اسکے ہے کہ اوس سے تقرب حاصل کیا جائے اوسکے اقتداء مین آئے کیونکہ حضرت مبعوث نہین ہوئے ہین مگر اسلیے کہ تتمیم مکارم اخلاق کرین قرآن پاک مین طرف ان اخلاق کے اوصاف مؤمنین مین اشارہ کیا ہے فرمایا ہے انما المؤمنون الذین امنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولئک ھم الصادقون ایمان باللہ وبالرسول بغیر ارتیاب عبارت ہے قوت یقین سے جو ثمرہ ہے عقل کا اور منتہی ہے حکمت کا مجاہدہ بالمال سخا ہے جسکا مرجع طرف ضبط قوت شہوت کے ہے مجاہدہ بالنفس شجاعت ہے جسکا مرجع استعمال قوت غضب ہے شرط عقل وحد اعتدال پر اللہ نے صحابہ کا وصف کیا ہے اور فرمایا ہے اشداء علی الکفار رحماء بینھم اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ ایک موضع شدت کا ہے ایک موضع رحمت کا نہ شدت ہر حال مین کمال ہے اور نہ رحمت ہر حال مین انتہی حاصلا اسکی تفصیل اگر معلوم کرنا ہو تو احیاء العلوم سے مل سکتی ہے اسکے بعد غزالی رح نے یہہ بیان کیا ہے کہ اخلاق ریاضت کرنے سے تغیر کو قبول کرتے ہین پھر اوس سبب کا ذکر کیا ہے جس سے علی الجملہ حسن خلق حاصل ہو سکتا ہے پھر طریقہ تہذیب اخلاق کا بیان کیا ہے علامات امراض قلوب کے اور علامات عود کے طرف صحت کے اور طریقہ شناخت عیوب نفس کا بیان کر کے شواہد نقل ارباب بصائر وشرع سے ذکر کیے ہین

تمیز علامات حسن خلق کا بیان کیا ہے ریاضت صبیان کو اول نشو و نما مین اور طریقۂ تادیب
وتحسین اخلاق اطفال سکھایا ہے الی غیر ذلک یہہ موضع ذکر اون سب طرائق کا نہین ہے
کیونکہ وہ ایک کتاب مستقل ہے کہان تک اوسکا اختصار کیا جاے مطلب اس جگہہ فقط ضبط
اطراف وحفظ اکناف مقاصد باب ہی پس بس

باب ۱۳ بیان مین حلم و انارت و رفق کے

قال اللہ تعالی والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین وقال تعالے
خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاهلین وقال تعالی ولا تستوی الحسنة ولا السیئة
ادفع بالتي هي احسن فاذا الذي بينك وبينه عداوة كانه ولي حميم وما يلقها الا الذين صبروا
وما يلقاها الا ذو حظ عظيم وقال تعالی ولمن صبر وغفر ان ذلك لمن عزم الامور حدیث ابن عباس
مین آیا ہے حضرت نے اشج عبد القیس سے فرمایا تہا تجہمین دو خصلتین ہین جنکو اللہ دوست رکھتا ہے
حلم و انارت رواہ مسلم حلم سے مراد بردباری ہے اور انارت سے رفق و نظر کرنا امور مین
عائشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ رفیق ہے دوست رکھتا ہے رفق کو سب کامون مین متفق
علیہ دوسرا لفظ یہہ ہے دیتا ہے رفق پر جو نہین دیتا ہے عنف پر اور نہین دیتا ماسوی
رفق پر رواہ مسلم تیسرا لفظ یہہ ہے نہین ہوتا ہے رفق کسی شے مین لیکن زینت دیدیتا ہے
اوسکو اور نہین نکال لیا جاتا ہے کسی شے سے مگر عیب دار کر دیتا ہے اوسکو رواہ مسلم
ابو ہریرہ کہتے ہین ایک گنوار نے مسجد مین موت دیا لوگ اوس سے اولجہنے کو کہڑے ہو گئے
حضرت نے فرمایا جانے دو ایک دلو آب اسپر بہا دو فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین
رواہ البخاری انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے یسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا متفق علیہ
جریر بن عبد اللہ نے مرفوعا کہا ہے جو کوئی محروم ہوا رفق سے وہ محروم ہوا سارے خیر سے
رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے ایک شخص نے کہا مجھے کچہہ وصیت کرو فرمایا لا تغضب
یعنی غصہ نہ کیا کرو اوسنے کئی بار یہی کہا آپ نے ہر بار یہی فرمایا کہ غصہ نہ کیا کر رواہ البخاری
حدیث شداد بن اوس مین مرفوعا آیا ہے اللہ نے ہر چیز پر احسان لکہا ہے سو جب تم قتل
کرو تو اچہی طرح کرو اور جب ذبح کرو تو اچہی طرح کرو اور چاہیے کہ تیز کر لے ایک تم مین کا
اپنی چہری کو اور آرام دے اپنے ذبیحہ کو رواہ مسلم عائشہ کہتی ہین اختیار نہین دیے گئے
حضرت درمیان دو امر کے کبہی لیکن اختیار کیا ایسر امرین کو جب تک کہ وہ اثم نہوتا اگر اثم ہوتا

تو البعد ناس ہوتی اوس سے اور انتقام نہ لیا اپنے نفس کا کبھی کسی شے مین مگر یہہ کہ حرمت خدا کا ہتک ہو تا تب اللہ کے لیے انتقام لیتے متفق علیہ ابن مسعود نے مرفوعا کہا ہے کیا خبر ندون مین تمکو اوس شخص کی جو حرام ہے آگ پر یا حرام ہے آگ اوسپر وہ ہر مرد قریب ہین لین سہل ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

باب بیان مین عفو و اعراض و اغماض کے جاہلون سے

قال تعالی خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاهلين وقال تعالی فاصفح الصفح الجميل وقال تعالی وليعفوا وليصفحوا الا تحبون ان يغفر الله لكم وقال تعالی والعافين عن الناس والله يحب المحسنين وقال تعالی ولمن صبر وغفر ان ذلك لمن عزم الامور والايات فی الباب كثيرة معلومة حدیث طویل عائشہ مین آیا ہے کہ حضرت نے ذکر اپنی تکلیف اوٹھانے کا دن عقبہ کے کیا اللہ نے ملک جبال کو بھیجا کہ اگر کہو تو ان دونون پہاڑون کو ملا دون یعنی یہہ لوگ اونکے بیچ مین دب کر مر جائین فرمایا بل ارجو ان یخرج اللہ من اصلابھم من یعبد اللہ وحدہ لا یشرك به شيئا متفق علیہ عائشہ کہتی ہین حضرت نے کبھی کسیکو اپنے ہاتھ سے نہین مارا نہ کسی عورت کو نہ کسی خادم کو مگر یہہ کہ جہاد کیا راہ خدا مین اور نہ کبھی کسی سے انتقام اپنے نفس کا لیا الحدیث رواہ مسلم ع درعفو لذتیست کہ در انتقام نیست ❖ حدیث انس مین آیا ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت کی چادر کو پکڑ کر ایسا زور سے کھینچا کہ گردن مبارک مین نقش پڑ گیا کہا ای محمد حکم دو میرے لیے اوس اللہ کے مال مین سے جو تمھارے پاس ہے حضرت نے اوسکو دیکھکر ہنس دیا اور حکم عطا کا دیا متفق علیہ ابن مسعود کہتے ہین گویا مین دیکھہ رہا ہون حضرت کو کہ وہ حکایت ایک نبی کی انبیا مین سے کرتے ہین اوس نبی کو قوم نے مار کر خون آلود کر دیا تہا وہ خون اپنے منہہ سے پونچھتے جاتے تھے اور کہتے تھے اللهم اغفر لقومي فانهم لا يعلمون متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہہ ہی پہلوان پچھاڑنے سے نہین ہوتا ہی پہلوان وہ ہے جو وقت غضب کے اپنی نفس کا مالک ہو متفق علیہ

باب بیان مین احتمال اذی کے

قال تعالی والكاظمين الغيظ الخ وقال تعالی ولمن صبر وغفر الخ نووی نے کہا وفی الباب الاحادیث السابقة فی الباب قبله ابو ہریرہ کہتے ہین ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لي قرابة اصلهم ويقطعوني واحسن اليهم ويسيئون الي واحلم عنهم ويجهلون عني فقال

لئن کنت کما قلت فکانما تسفهم الملّ ولا یزال معک من الله ظهیر علیهم مادمت علیٰ ذلک

رواہ مسلم اس حدیث کا ترجمہ باب صلہ ارحام مین گزر چکا ہے ؁

باب بیان مین غضب کرنیکے وقت ہتک حرمت شرع کے اور انتصار کرنا دین کا ؁

قال الله تعالیٰ ومن یعظم حرمات الله فهو خیر له عند ربه وقال تعالیٰ ان تنصروا الله ینصرکم ویثبت اقدامکم اس باب مین حدیث عائشہ باب عفو مین گزر چکی ہی ابو مسعود بدری کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا مین پیچھے رہ جاتا ہون نماز صبح سے بسبب فلان شخص کے کہ وہ لمبی نماز ہمکو پڑہاتا ہے مینے حضرت صلی الله علیه وآله وسلم کو نہین دیکھا کہ کسی موعظت مین کبھی ویسا غصہ کیا ہو جیسا کہ اوسدن کیا فرمایا ای لوگو تم مین نفرت دلانے والے ہین جو کوئی امامت کرے لوگون کی وہ ایجاز کرے کیونکہ اوسکے پیچھے بوڑہے نیچے حاجتمند لوگ ہوتے ہین متفق علیہ عائشہ کہتی ہین حضرت کسی سفر سے پھر کر آئے مینے پردہ ڈالا تہا اوسمین صورتین تھین جب اوسکو دیکھا پھاڑ ڈالا اور رنگ چہرے کا متغیر ہو گیا کہا ای عائشہ اشد مردم عذاب مین دن قیامت کو وہ لوگ ہین جو مشابہ بنتے ہین ساتھ خلق خدا کے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ جب اسامہ بن زید نے دربارۂ زن مخزومیہ کے سفارش کی تو فرمایا اتشفع فی حدّ من حدود الله پہر کھڑے ہو کر خطبہ پڑہا اور کہا ہلاک نہین ہوے اگلے لوگ تمسے مگر اسی سبب سے کہ جب اونمین کوئی شریف چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے اور جب کوئی ضعیف چوراتا تو اوسپر حد قائم کرتے وایم الله لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت یدها متفق علیہ یہہ حدیث دلیل ہے انتصار لدین الله پر انس کہتے ہین حضرت نے آب بینی کو قبلۂ مسجد مین پڑا ہوا دیکہا شاق گزرا یہانتک کہ چہرے پر معلوم ہوا پھر اوٹھکر اپنے ہاتھہ سے اوسکو چھیلا اور کہا تم مین جب کوئی نماز مین کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات و سرگوشی کرتا ہے اوسکا رب درمیان اوسکے اور درمیان قبلے کے ہوتا ہے پس نہ تھوکے کوئی تم مین کا طرف قبلے کے ولکن جانب یسار یا زیر قدم الحدیث متفق علیہ یہہ حدیث بہی دلیل ہے انتصار دین پر والله اعلم

باب اس بیان مین کہ ولاۃ امور کو حکم ہے کہ ساتھہ رعایا کے رفق و نصیحت و شفقت کرین اور غش سے باز رہین اور تشدید نکرین اور اونکے مصالح کو مہمل

نچھوڑین اور اوسنے غافل نہون اونکے حوائج پورے کرین

قال تعالی واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنين وقال تعالی ان الله يأمر بالعدل والاحسان وايتاء ذی القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے تم سب راعی ہو تم سب مسئول ہوگے اپنی رعیت سے امام راعی ہے پوچھا جائیگا اپنی رعیت سے مرد راعی ہے مسئول ہوگا اپنی رعیت سے عورت راعی ہے گھر مین اپنے شوہر کے سوال کیجائیگی اپنی رعیت سے خادم راعی ہے مال مین اپنے سید کے مسئول ہوگا اپنی رعیت سے وكلكم راع ومسئول عن رعيته متفق عليه معقل بن یسار کا لفظ یہہ ہے نہین ہے کوئی بندہ کہ راعی کرے اوسکو اللہ کسی رعیت کا پہر مرے وہ جسدن کہ مرے اور وہ خائن ہو اپنی رعیت کا لکن حرام کر دیگا اللہ اوسپر جنت کو متفق علیہ مسلم کا لفظ یہہ ہے پھر نہ گھیرا اسنے رعیت کو خیر خواہی سے تو نپائیگا ہوا جنت کی دوسر الفظ مسلم کا یہہ ہے نہین ہے کوئی امیر کہ والی ہو وہ امور مسلمین کا پہر کوشش نکرے واسطے اونکے اور ناصح نہو اونکا مگر نجائیگا ہمراہ اونکے جنت مین عائشہ کہتی ہین حضرت میرے گھر مین کہتے تھے ای اللہ جو کوئی والی ہوا امر امت میری سے کسی شے کا پہر سختی کی اوسنے اونپر تو سختی کر تو اوسپر اور جو کوئی والی ہوا امر امت میری سے کسی شے کا پہر نرمی کی اوسنے ساتھہ اونکے تو نرمی کر تو ساتھہ اوسکے رواہ مسلم حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کیا کرتے تھے جب ایک نبی مرجاتا اوسکی جگہہ دوسرا نبی ہوتا میرے بعد کوئی نبی نہین ہے میرے بعد خلفا ہونگے بکثرت کہا ہمکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا پوری کرو بعیت اول کی پہر واونکو حق اونکے اور مانگو حق اپنا اللہ سے اللہ سوال کریگا اوسنے اونکی رعیت کا متفق علیہ عائذ بن عمرو نے کہا حضرت نے فرمایا ہے ان شر الرعاة الحطمة متفق عليه ابو مریم ازدی کا لفظ یہہ ہے حضرت نے کہا جسکو والی کیا اللہ نے کسی شے کا امور مسلمین سے پہر چھپ رہا وہ اونکی حاجت وخلت وفقر سے چھپ رہیگا اللہ اوسکی حاجت وخلت وفقر سے دن قیامت کو

رواہ ابو داود والترمذی

باب ۷ بیان مین والی عادل کے ؛

اللہ نے فرمایا ان الله يأمر بالعدل والاحسان الاية وقال تعالی واقسطوا ان الله يحب المقسطين حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعا منجملہ اون سات لوگون کے جنکو دن قیامت کے زیر سایہ خدا سایہ ملیگا

ایک امام عادل کا ذکر بھی کیا ہے متفق علیہ ابن عمرو کی حدیث مین رفعاً آیا ہے مقسطین یعنے عادلین نزدیک اللہ کے منابر نور پر ہونگے جو لوگ کہ عدل کرتے تھے اپنے حکم و اہل مین اور اوس امر مین جسکے وہ والی ہوئے تھے رواہ مسلم یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ جسطرح معاملات رعیت مین عدل کرے اوسی طرح اپنے گھر والون مین بھی عدل کرے سب سے زیادہ مشکل یہی عدل ہے عوف بن مالک نے رفعاً کہا ہے بہتر ائمہ تمھارے وہ ہین جنکو تم دوست رکھتے ہو اور وہ تمکو دوست رکھتے ہین تم اونکو دعا دیتے ہو وہ تمکو دعا دیتے ہین بدتر ائمہ تمھارے وہ ہین جنکو تم دشمن رکھتے ہو اور وہ تمکو دشمن رکھتے ہین تم اونکو لعنت کرتے ہو وہ تمکو لعنت کرتے ہین ہمنے کہا ای رسول خدا کیا ہم اونکو چھوڑ ندین فرمایا نہین جب تک کہ قائم رکھین وہ تم مین نماز کو دو بار یہی لفظ فرمایا رواہ مسلم عیاض بن حمار نے مرفوعاً کہا ہے اہل جنت تین شخص ہین پادشاہ عادل موفق [1] مرد رحیم رقیق القلب واسطے ہر رشتہ دار اور مسلمان کے عفیف [3] متعفف عیالدار رواہ مسلم

باب ۲۱ اس بیان مین کہ طاعت ولاۃ امور کی واجب ہے غیر معصیت مین اور حرام ہے معصیت مین

قال تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین واجب ہے مرد مسلمان پر سمع وطاعت ہر محبوب مکروہ مین مگر یہہ کہ حکم کیا جائے معصیت کا جب مامور بمعصیت ہو تو پھر نہ سمع ہے نہ طاعت متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہہ ہے جب ہم بیعت کرتے حضرت سے سمع وطاعت پر تو آپ فرماتے فیما استطعتم متفق علیہ یعنی اطاعت استطاعت پر ہے جو بات طاقت سے باہر ہے اوسمین اطاعت نہین ہے متفق علیہ تیسرا لفظ انکا رفعاً یہہ ہے جسنے کھینچ لیا ہاتھ اپنا طاعت سے وہ ملیگا اللہ سے دن قیامت کو اور نہوگی اوسکے لیے حجت اور جو شخص مرا اور نہین ہے اوسکی گردن مین بیعت وہ مریگا جاہلیت کا سا مرنا رواہ مسلم دوسری روایت مین یون ہے جو مرا اور وہ مفارق جماعت تھا اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی یعنی ضلال وفرقت پر یہہ حکم اوسوقت کا ہے کہ امام موجود ہو اور اوسکی بیعت نکرے اور اگر زمانہ بی امام ہو تو اللہ سے امید ہے کہ ترک بیعت پر موت جاہلیت نہو ہان مفارقت جماعت ہر عصر مین محتمل ہے جماعت سے مراد جماعت صحابہ وتابعین وتبع تابعین ہی اونکے طریقہ ماثورہ سے جدا ہونا موجب موت جاہلیت کا ہے اسکی احتیاط ہر مسلمان پر فرض ہے انس کا لفظ رفعاً یون ہے تم سنو اور مانو اگرچہ عامل ہو تمپر ایک غلام حبشی گویا

سراوسکا ایک دانہ منقی ہے رواہ البخاري مراد یہہ ہے کہ اطاعت والی امر کی فرض ہے
اگرچہ نسب وصورت مین محقر و مصغر ہو حدیث ابوہریرہ مین فرمایاہے واجب ہے تجھپر
سمع وطاعت عسر ویسر ومنشط ومکرہ واثرت مین تجھپر رواہ مسلم حدیث طویل ابن عمرو مین
فرمایاہے تمھاری یہہ امت اسکی عافیت اول مین رکھی گئی ہے اور قریب ہے کہ پہونچیگی
آخر امت کو بلا اور ایسے امور جنکا تم انکار کروگے اور آئیگا فتنہ رقیق کریگا بعض اوسکا بعض کو
پھر آئیگا اور فتنہ مومن کہیگا یہہ میرا ہلاک ہے پھر وہ دور ہوجائیگا اور دوسرا فتنہ آئیگا مومن
کہیگا هذه هذه یعنی مین اس فتنے مین ہلاک ہوجاؤنگا سو جو کوئی دوست رکھے اس بات کو
کہ جدا ہو آگ سے اور جائے بہشت مین تو چاہیے کہ آئے موت اوسکی اور وہ ایمان رکھتا ہو
اللہ و دن آخرت پر اور برتاو کرے لوگون سے جیسا کہ اپنے ساتھ چاہتا ہے اور جسنے بیعت
کی کسی امام کی اور دیا اوسکو صفقہ اپنے ہاتھ کا اور ثمرہ اپنے فواد کا تو اگر کرسکے اطاعت
اوسکی پھر کوئی دوسرا آئے اور جھگڑا نکالے تو گردن مارو تم اوسکی رواہ مسلم حدیث دلیل ہے
اس بات پر کہ آخر امت مین بلایا اور امور منکرہ بہت ہونگے اوسوقت فقط سلامتی ایمان کی
واسطے نجات کے کفایت کریگی اور یہہ فتن پے درپے ہونگے ہر فتنے مین مسلمان کو یہہ ڈر
رہیگا کہ مین اسمین تباہ و برباد ہوجاونگا اور ہر پچھلا فتنہ اگلے فتنے سے بڑھ کر ہوگا چنانچہ
مصداق اسکا موجود ہے اللهم احفظنا پھر حکم دیا کہ جب ایک امام سے بیعت کرلے تو اب باغی
کو قتل کرنا چاہیے سلمہ بن یزید جعفی نے حضرت سے پوچھا اگر ہمپر ایسے امیر ہون کہ اپنا حق ہمسے
مانگین اور ہمارا حق ندین تو آپ ہمکو کیا حکم دیتے ہین حضرت نے اعراض کیا سلمہ نے پھر پوچھا
فرمایا سنو اور کہنا مانو اونپر وہ ہے جو اونھون نے اوٹھایا تمپر وہ ہے جو تمنے اٹھایا رواہ
مسلم ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے کہا قریب ہی کہ ہوگی بعد میرے اثرت اور ایسے امور
جنکو تم منکر جانوگے کہا ای رسول خدا کیا حکم دیتے ہین آپ اوس شخص کو جو ہم مین سے اس حال کو
پائے فرمایا ادا کرو تم اوس حق کو جو تمپر ہے اور مانگو اللہ سے جو تمہارے لیے ہے متفق علیہ
ابن عباس کا لفظ یہہ ہے جو شخص بکروہ رکھے اپنے امیر سے کسی شے کو وہ صبر کرے کیونکہ
جو کوئی خارج ہوتا ہے سلطان سے ایک بالشت وہ جاہلیت کیسی موت مرتا ہے متفق علیہ
ابوبکرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو کوئی اہانت کرے سلطان کی اہانت کرے اللہ اوسکی رواہ
الترمذي وقال حديث حسن وفي الباب احاديث كثيرة في الصحيح

باب اس بیان مین کہ سوال امارت کا کرنا منع ہی اور ولایات جب اس شخص پر متعین نہون تو اونکا ترک کرنا اختیار کرے یا کوئی حاجت طرف اوسکے داعی ہو

قال اللہ تعالی تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین عبد الرحمن بن سمرہ کہتے ہین حضرت نے مجھسے فرمایا ای فلان تو مت طلب کر امارت کو اگر وہ بے مانگے ملیگی تو تو مدد کیا جائیگا اور اگر مانگ کر لیگا تو تو اوسی کے حوالے ہوجائیگا الحدیث متفق علیہ ابو ذر سے فرمایا تھا ای ابا ذر مین تجھکو ضعیف دیکھتا ہون اور مین چاہتا ہون وہی بات واسطے تیرے جو اپنے لیے چاہتا ہون تو حکمرانی نکر دو آدمی پر اور متولی نہو مال یتیم کا رواہ مسلم ابو ذر کہتے ہین مینے حضرت سے کہا آپ مجھکو کسی جگہہ کا عامل مقرر نہین کرتے فرمایا یا ابا ذر انک ضعیف ای ابو ذر تو کمزور ہے اور یہہ امارت دن قیامت کو رسوائی و پشیمانی ہے مگر جس شخص نے لیا اوسکو حق سے اور ادا کیا وہ جو اوسکے ذمہ پر ہے امارت مین رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے قریب ہے کہ تم حرص کروگے امارت پر اور وہ ندامت ہوگی دن قیامت کو رواہ مسلم یہہ احادیث دلیل ہین نہی پر سوال امارت سے لکن امت عمل کرنا ان حدیثون پر ایک زمانہ دراز سے بھول گئی ہے جسکا قابو چلا وہ بلا وجود شرائط امامت سکے امیر و والی بن بیٹھا پھر اوسکا حق بھی ادا نکیا الا ماشاء اللہ

باب اس بیان مین کہ سلطان و قاضی وغیرہما کو ولاۃ امور سے یہہ چاہیے کہ وزیر صالح مقرر کرے اور وزیر سوء سے بچے اونکی بات نمانے

قال تعالی الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین ابو سعید و ابی ہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے نہین اوٹھایا اللہ نے کوئی نبی اور نہین خلیفہ کیا کسی شخص کو مگر اوسکے دو بطانہ تھے ایک بطانہ حکم نیکی کا کرتا اور معروف پر آمادگی دلاتا دوسرا بطانہ حکم بدی کا کرتا اور اوسپر آمادہ کرتا معصوم وہ ہے جسکو اللہ بچاے رواہ البخاری عائشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جب ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ امیر کے خیر کا تو مقرر کرتا ہے اوسکے لیے وزیر سچا اگر امیر بھول جاتا ہے تو یہہ اوسکو یاد دلا دیتا ہے اور اگر وہ یاد رکھتا ہے تو یہہ اوسکی مدد کرتا ہے اور جب اللہ اوسکے ساتھ کچھہ اور ارادہ کرتا ہے تو اوسکو وزیر سوء دیتا ہے

اگر وہ بھول گیا تو یہہ اوسکو یاد نہین دلاتا اور اگر یاد ہے تو یہہ اوسکی مدد نہین کرتا رواہ ابو داود باسناد جید علی شرط مسلم

باب۴۳ بیان مین نہی کے تولیت امارت وقضا وغیرہما سے اوس شخص کو جو سائل ولایات اور حریص ہے اوسپر اور تعریض کرتا ہے ساتھہ اوسکے

ابو موسی کہتے ہین داخل ہوا مین اور دو مرد اور بنی عم میرے حضرت پر ایک نے اونمین سے کہا ای رسول اللہ امیر کردو مجکو بعض ولایات پر جو اللہ عزوجل نے تمکو دیے ہین دوسرے نے بھی اسی طرح کہا فرمایا انا واللہ لا نولي هذا العمل احدا سأله او احدا حرص عليه متفق علیہ یعنی واللہ مین سائل وحریص کو عامل مقرر نہین کرتا ہون یہہ اسلیے کہ طلب وحرص دلیل ہے خرابی امور پر ان سب ابواب کی تفصیل جو کہ متعلق اخلاق ولایت وخصال امارت ہین کتاب حسن المساعی سے بخوبی دریافت ہوسکتی ہی

باب۴۴ بیان مین ادب وحیاء وفضل حیاء وحث علی التخلق بالحیاء کے

حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ حضرت ایک مرد انصاری پر گزرے وہ اپنے بھائی کو مقدمہ حیاء مین وعظ کرتا تھا حضرت نے فرمایا اسکو چھوڑ دے حیا ایمان ہے متفق علیہ عمران بن حصین کا لفظ رفعاً یون ہے حیا نہین لاتی مگر خیر متفق علیہ مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ حیا سراسر خیر ہے یا یون کہا کہ ساری حیا خیر ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ایمان کچھہ اوپر ستر یا ساٹھہ شعبے ہین افضل اونمین کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے اور ادنی اونمین دور کرنا اذی کا ہے راہ سے اور حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا متفق علیہ بیان ان شعب ایمان کا بیہقی نے کتاب شعب الایمان مین کیا ہے ہمنے فہرست اون شعبون کی رسالہ محاسن الاعمال مین لکھی ہے مراد اس جگہہ ثابت کرنا فضل حیا کا ہے ابو سعید کہتے ہین حضرت حیا مین کنواری لڑکی سے اندر پردے کے بھی بڑھکر تھے جب کوئی ایسی شے دیکھتے جسکو پسند نکرتے تو ہم کراہت اوسکی آپ کے چہرے مین پہچان لیتے متفق علیہ نووی نے کہا ہے علماء کہتے ہین حقیقت حیا کی ایک خُلق ہے جو باعث ہوتا ہے ترک قبیح پر اور مانع ہوتا ہے تقصیر سے حق مین ذی حق کے ہمکو ابو القاسم جنید سے یہہ بات مروی ہوئی ہے کہ حیا کہتے ہین رویت آلاء اور رویت تقصیر کو ان دونون کے درمیان جو حالت متولد ہوتی ہی

اوسکا نام حیا ہے انتہے

باب۵۹ بیان مین طول وقصر امل کے

نووی نے لفظ قصر امل کا باب۵۶ ذکر الموت مین لکہا تہا لکن اوس جگہہ کلام اس مدعا پر نہین کیا گیا اس جگہہ باب۵۴ و باب۵۵ کو یکجا ذکر کیا ہے لہذا باب۵۹ کو یہان بیان مین طول و قصر امل کے زیادہ کیا گیا غزالی رح کہتے ہین حضرت نے ابن عمر سے فرمایا تہا تو جب صبح کرے اپنے جی کو حدیث شام کی نکر اور جب شام کرے تو حدیث صبح کی نکر اپنی حیات سے واسطے موت کے لے اور اپنی صحت سے واسطے بیماری کے ای عبداللہ تو نہین جانتا کہ کل تیرا نام کیا ہوگا علی مرتضی نے مرفوعا کہا ہے کہ بڑا خوف مجکو تمپر دو خصلتون کا ہے اتباع ہوی و طول امل پیروی ہوی کی حق سے باز رکہتی ہی اور طول امل محبت ہی دنیا کی الحدیث ابوسعید خدری کہتے ہین اسامہ بن زید نے ایک گہر زید بن ثابت سے سو دینار پر بوعدۂ یکماہ خرید کیا تہا حضرت نے کہا تم اسامہ سے تعجب نہین کرتے کہ ایک ماہ کے وعدے پر گہر مول لیتا ہے بیشک اسامہ طویل الامل ہے الی قولہ ای لوگو تم گن لو اپنی جان کو مردون مین قسم ہے اللہ کی کہ جسکا وعدہ تم دیے گئے ہو وہ آنیوالی ہے اور تم کچہہ اللہ کے عاجز کرنیوالے نہین ہو فرمایا مثال ابن آدم کی اور اوسکے پہلو مین ننانوے مرگ ہین اگر وہ چوک گئے تو یہہ بڑہاپے مین پڑا فرمایا آدمی بوڑہا ہو جاتا ہے اور دو چیزین ہمراہ اوسکے رہ جاتی ہین حرص و امل ع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد ٭ فرمایا ناجی ہوئی اول امت یقین و زہد سے اور ہلاک ہوئی آخر امت بخل و امل سے دعا مین کہتے تہے اعوذ بک من امل یمنع خیر العمل مطرف نے کہا اگر مین جان لون کہ میری اجل کب ہے تو مجکو ڈر ہے کہ میری عقل جاتی رہے لکن اللہ نے اپنے بندون پر غفلت عن الموت سے منت رکہی ہے اگر غفلت نہوتی تو کوئی عیش گوارا نہوتا اور نہ بازار قائم ہوتی حسن نے کہا ہے سہو و امل دو بڑی نعمتین ہین بندے پر اگر یہہ دونون امر نہوتے تو مسلمان راہ مین نہ چلتے ثوری نے کہا مجہے یہہ بات پہونچی ہے کہ انسان احمق پیدا ہوا ہے اگر ایسا نہوتا تو عیش گوارا نہوتا ابوسعید نے کہا ہے دنیا آباد ہوئی ہے قلت عقول اہل دنیا سے کسی اور نے کہا ہے کہ اگر حمقا نہوتے تو دنیا ویران ہو جاتی **حکایت** زرارہ ابن ابی اوفی کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہا کون عمل نزدیک تمہارے ابلغ تر ہے کہا توکل و قصر امل ثوری نے کہا زہد دنیا مین یہی قصر امل ہے نہ اکل غلیظ و لبس خشن حسن سے

کہا تم اپنا قمیص نہین دہوتے کہا الامر اعجل من ذلک بعض نے کہا مین اوس مرد کی طرح ہون
کہ اوسنے اپنی گردن بڑہائی تلوار لیے اوسکے سر پر کہڑے ہین وہ منتظر ہے کہ کب اوسکی
گردن ماری جاسئے داؤد طائی کہتے ہین مین اگر امید کرون کہ ایک ماہ زندہ رہونگا تو مین
دیکھتا ہون کہ مینے ایک گناہ عظیم کیا مین کیونکر یہہ امید رکھون حالانکہ دیکھہ رہا ہون کہ فجائع
خلائق کو ساعات روز و شب مین چھپا رہے ہین **حکایت** ایک شخص نے اپنے ایک برادر
کو لکہا تہا اما بعد فان الدنیا حلم والاخرۃ یقظۃ والمتوسط بینہما الموت ونحن فی اضغاث
احلام والسلام دوسرے شخص نے اپنے ایک بہائی کو لکہا ان الحزن علی الدنیا طویل والموت
من الانسان قریب وللنقص فی کل یوم منہ نصیب وللبلا فی جسمہ دبیب فبادر قبل ان
تنادی بالرحیل والسلام سمیط نے کہا تجکو طول صحت پر غرور ہے کیا تو نے کسی کو بغیر بیماری کے
مرتے ہوئے نہین دیکہا ہے تجکو طول مہلت پر اغترار ہے کیا تو نے کسیکو بی وعدہ ماخوذ ہوتے
ہوئے نہین دیکہا ہے **حکایت** محمد بن یوسف نے عبد الرحمن بن یوسف کو خط لکہا تہا
اما بعد فانی احذرک متحولک من دار مہلتک الی دار اقامتک وجزاء اعمالک فتصیر
فی قرار باطن الارض بعد ظاہرہا فیاتیک منکر ونکیر فیقعدانک وینتہرانک فان یکن اللہ
معک فلا یأس ولا وحشۃ ولا فاقۃ وان یکن غیر ذلک فاعاذنی اللہ وایاک من سوء مصرع
وضیق مضجع ثم تبلغک صیحۃ الحشر ونفخ الصور وقیام الجبار لفصل قضاء الخلائق وخلاء الارض
من اہلہا والسموات من سکانہا فباحت الاسرار واسعرت النار ووضعت الموازین وجیٔ
بالنبیین والشہداء وقضی بینہم بالحق وقیل الحمد للہ رب العالمین فکم من مفتضح ومستور وکم
من ہالک وناج وکم من معذب ومرحوم فیا لیت شعری ما حالی وحالک یومئذ ففی ہذا ما
ہدم اللذات واسلی عن الشہوات وقصر عن الامل وایقظ النائمین وحذر الغافلین اعاننا اللہ
وایاکم علی ہذا الخطر العظیم واوقع الدنیا والاخرۃ من قلبی وقلبک موقعہما من قلوب المتقین
فانما نحن بہ ولہ والسلام **حکایت** قعقاع بن حکیم کہتے ہین مین تیس برس سے واسطے موت
کے طیار ہون اگر آئے تو کسی شی کی تاخیر کسی شی سے نہین چاہتا ثوری نے کہا مینے ایک شیخ
کو مسجد کوفہ مین دیکہا وہ کہتا تہا مین اس مسجد مین تیس برس سے ہون موت کی راہ دیکہہ رہا ہون
کہ آئے اگر آئے تو مین نہ کسی شی کا اوسکو حکم کرون نہ کسی شے سے منع کرون اور نہ میری کوئی
شی کسی پر ہے اور نہ کسی کی کوئی شے مجہپر ہے عبد اللہ بن ثعلبہ کہتے تہے تو ہنستا ہے اور شاید

تیرے کفن پاس سے دہوبی کے دُہل کر آگئے ہون حکایت معروف کرخی نے اقامت
نماز کہی پہر محمد بن ابی توبہ سے کہا تم نماز پڑہاوٗ اونھون نے کہا اگر مین یہہ نماز پڑہاوٗنگا تو شائد
دوسری نماز تمھارے ساتھہ نہ پڑہون معروف نے کہا تو اپنے جی سے یہہ کہتا ہی کہ تو دوسری
نماز نہ پڑہیگا یعنی اوسوقت تک زندہ رہیگا نعوذ باللہ من طول الامل فانہ یمنع من خیر العمل
ف طول امل کے دو سبب ہوتے ہین ایک جہل دوسرے حب دنیا کیونکہ جب جی لذات
وشہوات وعلائق دنیا سے لگ جاتا ہے تو پہر چہوڑنا دنیا کا دل پر بہاری ہوتا ہی دل فکر کرنے سے
موت مین جو سبب مفارقت ہی باز رہتا ہے جو کوئی کسی شے کو مکروہ رکھتا ہے تو اوسکو اپنے
نفس سے دور دفع کرتا ہے انسان مشغوف ہی امانی باطلہ پر ہمیشہ اپنے نفس کو متمنی امور موافق
المراد کا کرتا ہے مراد اوسکی بہی بقاء فی الدنیا ہے ہمیشہ اوسکا توہم کیا کرتا ہے نفس مین بقاء
وتوابع بقاء ومال واہل ودار واصدقاء ودواب وسائر اسباب دنیا محتاج الیہا کا اندازہ
ٹہراتا ہے دل اوسکا عاکف ہوتا ہے اس فکر پر اسلیے یاد سے موت کی لاہی وغافل ہوجاتا ہے
قرب مرگ کی تقدیر نہین کرتا اور اگر بعض احوال مین خطرۂ امر موت اور حاجت الی الاستعداد
کا آتا ہی تو اوسمین دیر لگاتا ہے نفس سے یہہ وعدہ کرتا ہے الایام بین یدیك الی ان تکبر ثم
تتوب یعنی ابہی بہت دن ہین ذرا بڑے ہوجائین تو پہر توبہ کر لینگے جب بڑا ہوجاتا ہی تو کہتا ہے
بڑہاپا آے تب تائب ہون جب بوڑہا ہوجاتا ہے تو کہتا ہے ذرا اس گہر کی بنا او ر اس ضیعت
کی عمارت سے فراغت حاصل ہوجاے تو پہر توبہ کر ڈالون یا اس سفر سے پہر آؤن یا تدبیر ولد
وتجہیز و تدبیر مسکن سے خالی ہوجاؤن یا اس دشمن سے فارغ ہون غرضکہ ہمیشہ اسی تسویف و تاخیر
مین رہتا ہے کسی شغل مین خوض نہین کرتا مگر دس شغل اور متعلق ہوجاتے ہین اسی تدریج پر یوماً
بعد یوم تاخیر ہوتی چلی جاتی ہے اور ایک شغل سے دوسرا شغل نکلتا چلا آتا ہے یہانتک کہ ایسے
وقت مین موت آکر اوچک لیتی ہے جسکا گمان بہی اوسکو نہین ہوتا ہے اوسوقت کے طول
حسرت کا کیا ٹہکانا ہے اکثر اہل نار کا صیاح اسی سوف سے ہوگا کہینگے واحزناہ من سوف
یہہ مسوف بچارہ نہین جانتا کہ جو چیز آج داعی اوسکی طرف تسویف کی ہے وہ ہمراہ اوسکے ہوگی
اور جتنی مدت دراز ہوتی ہے اوتنی ہی اوسکو قوت ورسوخ حاصل ہوتا ہے وہ تو یہ تصور
کرتا ہے کہ خائض فی الدنیا اور حافظ للدنیا کو کبہی فراغ ہاتہہ آئیگا لکن فراغ کہان سو ان سب
زمانے کے اصل حب و انس بالدنیا اور غفلت اس حدیث سے ہے احبب من احببت فانك

مفادقہ رہا جہل جو دوسرا سبب ہے طول امل کا سو اوسکی صورت یہہ ہے کہ انسان اپنی
جوانی پر اعتماد کرتا ہے موت کو ہمراہ شباب کے مستبعد جانتا ہے اس بیچارے کو یہہ فکر نہین
ہوتی کہ اگر وہ اپنے شہر کے مشائخ کو گنے تو وہ دس حصے رجال بلد سے کم ہونگے یہہ کمی اسلیے
ہے کہ موت شباب مین اکثر ہوتی ہے جب تک ایک شیخ مرتا ہے تب تک ہزار لڑکے اور
جوان مرجاتے ہین کبہی استبعاد موت کا بوجہہ صحت کرتا ہے اور ناگہان آنا موت کا بعید جانتا ہے
حالانکہ اوسے یہہ نہین معلوم ہے کہ موت بعید نہین ہے اور اگر بعید ہے تو مرض تو ناگہان
آجاتا ہے وہ تو بعید نہین ہے بلکہ وقوع ہر مرض کا ناگہان ہی ہوا کرتا ہے اور جب بیمار پڑا
تو اب موت کب دور ٹھہری یہہ غافل اگر ذرا بہی فکر کرتا تو جان لیتا کہ موت کے لیے کوئی
وقت مخصوص زمان شباب وشیب وکہولت وصیف وشتا وخریف وربیع ولیل ونہار سے
مقرر نہین ہے یہہ جانکر مشتغل باستعداد للموت ہوجاتا لکن ان امور کے جہل وحب دنیا نے
اوسکو طرف طول امل کے بلایا اور تقدیر موت قریب سے غفلت بعید مین ڈالدیا اسلیے
وہ ہمیشہ موت کو اپنے سامنے گمان کرتا ہے لکن نزول اوسکا اپنی طرف مقدر نہین کرتا اور
نہ اپنا وقوع موت مین جانتا ہے بہت سے جنائز کے ساتہہ گیا مگر اپنا جنازہ یاد نہین آتا
کیونکہ دوسرون کی موت کو بارہا بکرات ومرات دیکہہ چکا ہے اور مشاہد ومالوف ہوچکا ہی
اپنی موت سے مالوف نہین ہے اور نہ اس الفت کا تصور ہوسکتا ہے اسلیے کہ ابہی مرگ
واقع نہین ہوا اور جب واقع ہوگا تو پہر دوبارہ بعد اوسکے واقع نہوگا فہو الاول والآخر
طریق دور کرنے اس جہل کا یہہ ہے کہ قیاس اپنے نفس کا غیر پر کرے کہ جسطرح اونکا جنازہ
اوٹھا ہی ضرور ہی کہ ایکدن اسکا جنازہ بہی اوٹھیگا اور یہہ بہی قبر مین دفن ہوگا اور شاید وہ اینٹ پتھر جو اوسکی
قبر مین رکھے جائینگے بن چکے ہین گو یہہ اوسکو نہین جانتا اسکی تسویف جہل محض ہی ہے

جامی آن بہ کہ درین مرحلہ آن پیشہ کنی — کہ ز مرگ دگران مرگ خود اندیشہ کنی

غرضکہ دفع جہل کا فکر صافی سے ہوتا ہے جب کہ یہہ فکر قلب حاضر سے ہو اور حکمت بالغہ کو قلوب
طاہرہ سے سماع کرے رہی محبت دنیا کی سو علاج اس محبت کے اخراج کا دل سے بہت دشوار
ہے اسی داء عضال نے اولین آخرین کو تہکا دیا اسکے علاج سوا ایمان لانے کے اللہ ویوم
آخر پر کچہہ نہین ہے عقاب عظیم ثواب جزیل جو یوم آخر مین ہوگا اوسپر یقین لائے تب کہین
حب دنیا دل سے کوچ کرے کیونکہ حب خطیر ماحی حب حقیر کا ہوتا ہے جب حقارت دنیا

ونفاست آخرت کو دیکھیگا تب کہین التفات الی الدنیا سے استنکاف کریگا گو سارا املاک ارض
مشرق سے مغرب تک اسکو کیون نملی و کیفکہ پاس اسکے دنیا سے نہین ہے مگر قدر یسیر مکدر
منغص پہر اوسکی خوشی کیا یا حب دنیا کا دلمین ہمراہ ایمان بالآخرۃ کے راسخ ہو فنسال اللہ
ان یرینا الدنیا کما اراہا الصالحین من عبادہ رہی علاج تقدیر موت کی دلمین سو کوئی علاج
مثل اسکے نہین ہے کہ جو اقران و اشکال مر گئے ہین اونکی موت کو نظر کرے اور جانے کہ
اونکو کسطرح موت آگئی اور ایسے وقت مین آئی جبکا گمان بہی اونکو تہا ~~~~ **ع**

امروز گر از رفتہ حریفان خبری نیست ‏ ‏ ‏ فرداست درین بزم زما ہم اثری نیست

جو شخص اونمین مستعد تہا وہ فائز بفوز عظیم ہوا اور جو شخص مغرور بطول امل تہا وہ خاسر بخسران
مبین ہوا انسان ہر دم اپنے اطراف و اعضا مین نظر کرکے سوچے کہ لامحالہ انکو کیڑے مکوڑے
کہا ئینگے یہہ ساری ہڈیان ریزہ ریزہ ہو کر بوسیدہ ہو جائینگی یا یہہ فکر کرے کہ پہلے کیڑے
اسکے رخسار یمنی یا یسری پر ہاتہہ صاف کرینگے غرضکہ بدن پر کوئی شے نہین ہے مگر وہ طعمہ
دود ہے اسکے لیے اسکے نفس سے کچہہ نہین ہے مگر یہی علم و عمل جو خالص واسطے رب عز و جل
کے تہا اسی طرح عذاب قبر و سوال منکر نکیر و حشر و نشر و اہوال قیامت و قرع نداء مین فی ان عرض
اکبر کے تفکر کرے فامثال ہذہ الافکار ہی التی تجدد ذکر الموت علی قلبہ وتدعوہ الی
الاستعداد لہ وباللہ التوفیق **ف** لوگ طول و قصر امل مین متفاوت ہوتے ہین کوئی آمل
بقا و مشتہی بقاء ابد ہوتا ہے قال تعالی یود احدہم لو یعمر الف سنۃ کوئی آمل بقا تا ہرم ہوتا ہے
یہہ اقصی عمر ہے جسکو اوسنے مشاہدہ و معائنہ کیا ہے ایسا شخص محب دنیا جب شد یدہی حضرت نے
کہا ہے الشیخ شاب فی حب طلب الدنیا وان التفت ترقوتاہ من الکبر الا الذین اتقوا و
وقلیل ما ہم کوئی یہی امید رکہتا ہے کہ ایک سال تک جی جاے ایک سال کی بعد کی تدبیر مین
مشغول نہین ہوتا ہے اور اپنے نفس کے لیے تقدیر وجود کی سال آیندہ مین نہین کرتا **ع**
تا سال دگر کہ خورد و زندہ کہ ماند؟ لکن یہہ صیف مین طیاری واسطے شتا کے اور شتا مین طیاری
واسطے صیف کے کرتا ہے جب ایکسال کا سامان جمع کر لیا تو اب مشغول بعبادت ہوتا ہے
کوئی فقط صیف یا شتا کا آمل ہے صیف مین جامہ شتا کا اور شتا مین جامہ صیف کا بندوبست
نہین کرتا کسیکی امید کا مرجع ایک ہی دن ہوتا ہے وہ اوسیدن کے لیے طیاری کرتا ہے
کل کے لیے مستعد نہین ہوتا عیسی علیہ السلام نے کہا تم فکر رزق فردا کی نکرو اگر روز فردا تمہاری

اجل مین ہے تو تمہارا رزق بھی مع اجل کے اوسدن ملیگا اور اگر نہین ہی تو پھر آجال غیر کے لیے اہتمام کیا کسی کا امل ایک ساعت سے تجاوز نہین ہوتا ہے حضرت نے فرمایا ہے اذا اصبحت فلا تحدث نفسک بالمساء واذا امسیت فلا تحدث نفسک بالصباح پھر بعضے ایسے ہین کہ ایک ساعت کا بقا بھی مقدر نہین کرتے حضرت باوجود قدرت کے پانی پر قبل مضی ساعت کے تیمم کرتے اور فرماتے لعلی لا ابلغہ پھر بعض ایسے ہین کہ موت سامنے اونکے کھڑی رہتی ہے گویا آہی گئی ہے وہ اوسکے منتظر ہین یہہ شخص نماز مثل مودع کے پڑہتا ہے حضرت نے معاذ بن جبل سے حقیقت اونکے ایمان کی پوچھی تھی کہا ما خطوت خطوۃ الا ظننت انی لا اتبعہا اخری حکایت اسود حبشی سے منقول ہے کہ وہ جب رات کو نماز پڑہتے یمین و شمال کی طرف التفات کرتے کسی نے کہا تم یہہ کیا کرتے ہو کہا ملک الموت کو دیکھتا ہون کہ کسطرف سے پاس میرے آتا ہے فھذہ مراتب الناس ولکل درجات عند اللہ ولیس من امله مقصور علی شہر کمن امله شہر و یوم بل بینہما تفاوت فی الدرجۃ عند اللہ فان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ز ہا اثر قصر امل کا سو وہ مبادرت الی العمل مین ظاہر ہوتا ہے ورنہ یون تو ہر آدمی مدعی قصر امل کا ہے لکن کاذب ہے بلکہ ظہور اوسکا اعمال سے ہوتا ہے وہ اعتنا کرتا ہے ساتھہ ایسے اسباب کے جنکی طرف ساری عمر محتاج نہو گا یہہ دلیل ہے اوسکی طول امل پر علامت توفیق کی یہہ ہے کہ موت نصب العین رہے اکیدم اوس سے غفلت نہو ہر دم واسطے موت کے مستعد ہووے

غافل ز احتیاط نفس یکنفس مباش ۔ شاید ہمین نفس نفس واپسین بود

اگر شام تک جی گیا ہے تو اللہ کا شکر اوسکی طاعت پر ادا کرے اور خوش ہو کہ یہہ دن ضائع نہین گیا بلکہ اوس دن سے استیفاء اپنے حظ کا کر لیا اور ذخیرہ نفس ٹھہرالیا پھر نئے سر سے مثل اوسکے صبح تک عمل کرے اسی طرح جب صبح ہو تو صبح سے شام تک دوسرا عمل کرے یہہ بات اوسی شخص کو میسر ہوتی ہے جسکا دل روز فردا سے فارغ ہے اور ما فی الغد سے خالی ایسا آدمی جب مرجاتا ہے تو سعید ہوتا ہے اور اگر زندہ رہا تو حسن استعداد و لذت مناجات سے مسرور رہوتا ہے موت اوسکے لیے سعادت اور حیات مزید ہوتی ہے فلیکن الموت علی بالك یا مسکین فان السیر حاث بك وانت غافل عن نفسك ولعلك قد قاربت المنزل وقطعت المسافۃ ولا تکون کذلك الا بمبادرۃ العمل اغتناما لکل نفس امہلت فیہ اللہ الہادی

وعلیہ اعتمادی والیہ استنادی

باب ۸۶ بیان مین حفظ سر کے

قال تعالیٰ واوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے
بدترین مردم منزلت مین دن قیامت کو وہ شخص ہوگا جو پہونچتا ہے طرف عورت کے
اور پہونچتی ہے وہ عورت طرف اوس مرد کے پھر پھیلاتا ہے راز اوسکا رواہ مسلم حدیث
ابن عمر مین آیا ہے کہ عمر نے حفصہ کو جب وہ رانڈ ہوگئین پہلے عثمان پر عرض کیا اونھون نے
کہا مین سوچونگا پھر ابوبکر پر عرض کیا وہ خاموش ہو رہے پھر جب حضرت نے خطبہ کیا
تو ابوبکر نے کہا تم دلمین مجھپر خفا ہوے ہوگے لکن حضرت نے حفصہ کا ذکر کیا تھا مین حضرت کے
راز کا افشا نکر سکتا تھا اگر حضرت ترک کرتے تو مین قبول کرلیتا رواہ البخاری بطولہ اسیطرح
جب حضرت نے قریب وفات کے فاطمہ علیہا السلام سے سرگوشی کی اور عائشہ نے پوچھا
تو کہا ما کنت لافشی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سرہ الحدیث متفق علیہ
انس کہتے ہین حضرت نے مجکو ایک کام کے لیے بھیجا مجکو دیر لگی میری مان نے کہا تو کہان تھا
مینے کہا حضرت نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا تھا پوچھا کیا کام تھا کہا ایک راز تھا کہا لاتخبرن بسر
رسول اللہ احدًا رواہ مسلم یہہ احادیث دلیل ہین اخفاء راز و حفظ سر پر

ومستخبر عن سر لیلی کتمته	بعمیاء عن لیلی بعین یقین
یقولون خبرنا فانت امینها	وما انا ان خبرتهم بامین

باب ۸۷ بیان مین وفا بالعهد وانجاز وعدہ کے

قال تعالیٰ واوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا وقال تعالیٰ واوفوا بعهد اللہ اذا عاهدتم
وقال تعالیٰ یا ایها الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود وقال تعالیٰ یا ایها الذین اٰمنوا لم تقولون ما لا
تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے نشان منافق
کے تین ہین جب بات کہے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب امانت رکھو
خیانت کرے متفق علیہ مسلم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے اگرچہ نماز پڑھے روزہ رکھے اور
زعم کرے کہ وہ مسلمان ہے ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے حضرت نے کہا چار خصال مین جس کسی
شخص مین ہونگے وہ منافق خالص ہے اور جسمین ایک خصلت اون خصال مین سے ہوگی اوسمین
ایک خصلت نفاق کی ہے یہانتک کہ اوسکو ترک کردے جب مؤتمن ہو خیانت کرے

جب بات کہے جھوٹ بولے جب عہد کرے توڑ ڈالے جب جھگڑے گالی بکے متفق علیہ جابر کا لفظ یہہ ہے حضرت نے مجھسے کہا تھا اگر مال بحرین کا آئیگا تو مین تجکو دونگا ھکذا وھکذا وھکذا وہ مال نہ آیا یہانتک کہ حضرت کا انتقال ہوگیا جب وہ مال آیا تو ابوبکر نے کہا جسکے پاس حضرت کا کوئی وعدہ یا قرض ہو وہ ہمارے پاس آئے مین گیا مینے کہا حضرت نے مجھسے کذا وکذا وکذا کہا تھا ابوبکر نے لپ بھر کر مجھے دیا مینے گنا تو پانسو تھے مجھسے کہا دو برابر اسکے اور لیلے

متفق علیہ اسمین دلیل ہے ایفاء وعدے پر

باب بیان مین محافظت کرنے کے خیر معتاد پر

قال تعالی ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتے یغیروا ما بانفسہم وقال تعالی ولا تکونوا کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا انکاث جمع ہے نکث کی نکث کہتے ہین ٹوٹے تاگے کو وقال تعالے ولا تکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیہم الامد فقست قلوبہم وقال تعالے فما رعوہا حق رعایتہا ابن عمرو کہتے ہین حضرت نے مجھسے فرمایا یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان کان یقوم باللیل فترک قیام اللیل متفق علیہ یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ جس عمل خیر کو اختیار

کرے اوسکو بلا کسی عذر کے ترک نکرے ہمیشہ اوسپر مواظبت رکھے

باب ۸۹ بیان مین استحباب طیب کلام وطلاقت وجہ کے وقت لقاء کے

قال تعالی واخفض جناحک للمؤمنین وقال تعالی ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک عدی بن حاتم کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے بچو تم آگ سے اگرچہ آدہی کھجور ہی دیکر ہو اور جو کوئی آدہی کھجور بھی نپاوے وہ اچھی بات کہے متفق علیہ ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اچھی بات کہنا صدقہ ہے متفق علیہ ابوذر کا لفظ مرفوع یہہ ہے حقیر نجان تو معروف مین سے کسی شے کو اگرچہ ملے تو اپنے بھائی سے بکشادہ روئی رواہ مسلم ۵

جبین کشادہ بود دل شکستہ را مرہم　　　کہ ہست خلق نکو مومیائی مردم

یہہ باب ایک شعبہ ہے حسن خلق کا اسکا بیان باب حسن خلق مین گزر چکا ہے

باب ۹۰ بیانمین استحباب کلام وایضاح کلام کی واسطے مخاطب کے اور تکریر کلام کے جبکہ مخاطب بغیر تکریر کے نہ سمجھے

انس نے کہا حضرت جب بات کرتے تو تین بار کہتے تا کہ بخوبی سمجھ لیجاے اور جب کسی قوم پہ

آتے تو تین بار سلام کرتے رواہ البخاری یہہ تکرار سلام بھی غالباً اسی لیے ہوگی کہ سب لوگ سن لیں عائشہ کہتی ہیں حضرت کا کلام فصل تھا جو کوئی سنتا سمجھ لیتا رواہ ابوداود مراد یہہ ہے کہ صاف وظاہر بات کرتے جلد نہ کہتے تاکہ سامع بخوبی فہم کرلے ایک معنی فصل کے یہہ بھی ہیں کہ فاصل ہوتا درمیان حق وباطل کے

باب ۹۱ اس بیان میں کہ جلیس بات جلیس کی سنے جبکہ حرام نہو اور عالم و واعظ حاضرین مجلس کو خاموش کرے

جریر بن عبداللہ کہتے ہیں حضرت نے حجۃ الوداع میں مجھکو فرمایا استنصت الناس یعنی تو لوگوں کو چپ کر پھر کہا تم میرے بعد کافر نہو جانا کہ بعض بعض کی گردن مارنے لگیں متفق علیہ

باب ۹۲ بیان میں میانہ روی کرنیکے وعظ میں

قال تعالی ادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة شقیق بن سلمہ کہتے ہیں ابن مسعود ہر پنجشنبہ کو ہمیں وعظ کرتے ایک شخص نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ تم ہر دن ہمکو تذکیر کیا کرو کہا مجھکو اس امر سے یہہ بات مانع ہے کہ میں ملول ہونا تمھارا مکروہ رکھتا ہوں میں خبرگیری کرتا ہوں تمھارے ساتھہ موعظت کی جسطرح کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری خبر رکھتے تھے ڈر سے سآمت کے متفق علیہ عمار بن یاسر مرفوعاً کہتے ہیں دراز کرنا مرد کا نماز کو اور چھوٹا کرنا خطبے کو ایک علامت ہی اوسکے فہم کی تم نماز کو دراز خطبے کو قصر کرو رواہ مسلم معاویہ بن حکم سلمی کہتے ہیں میں نماز پڑھتا تھا ہمراہ حضرت کے کہ اتنے میں ایک مرد نے قوم میں سے چھینکا مینے یرحمك اللہ کہا قوم مجھے گھورنے لگی مینے کہا واثکل امیاہ تمکو کیا ہوا ہے مجھے کیوں دیکھتے ہو وہ لوگ اپنے زانو پر ہاتھہ مارنے لگے جب مینے دیکھا کہ وہ مجکو چپ کرتے ہیں تو میں چپ ہوگیا جب حضرت نماز پڑھ چکے میں اور میری ماں اونپر قربان مینے کوئی معلم پہلے اونسے اور بعد اونکے نہیں دیکھا جو احسن التعلیم ہو اونسے نہ مجکو جھڑکا نہ مجکو مارا نہ مجکو برا کہا بلکہ یوں فرمایا ان هذه الصلوة لا یصلح فیها شيء من کلام الناس انما هي التسبیح والتهلیل وقراءة القرآن اوکما قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم الحدیث رواہ مسلم حدیث عرباض بن ساریہ بلفظ وعظنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم موعظة وجلت منها القلوب وذرفت منها العیون الخ پیشتر گزر چکی ہے رواہ الترمذی

باب ۹۳ بیان مین سکینہ ووقار کے ؎

قال تعالی وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما عائشہ کہتی ہین مینے نہین دیکھا حضرت کو کبھی کہ کھلکھلا کر ہنسے ہون یہانتک کہ آپ کے لہوات دکہائی دین بس ہہی مسکراتے تھے متفق علیہ

باب ۹۴ اس بیان مین کہ آنا طرف نماز وعلم وعبادات ونحوہا کی ساتھ سکینہ ووقار کی مندوب ہے

قال تعالی ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین جب اقامت کہی جاے نماز کی تو مت آو تم نماز کو دوڑتے ہوے بلکہ آو تم اور تم پر سکینہ ووقار ہو جتنی نماز پاؤ پڑہو جو فوت ہوگئی ہے اوسکو ادا کرو متفق علیہ مسلم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جب کوئی تم مین قصد نماز کا کرتا ہے تو وہ نماز ہی مین ہوتا ہے ابن عباس کہتے ہین مین دن عرفہ کے ہمراہ حضرت کے چلا حضرت نے اپنے پیچھے ایک زجر شدید وضرب وآواز اونٹون کی سنی کوڑے سے طرف اونکے اشارہ کر کے فرمایا ای لوگو لازم ہے تم پر سکینہ نیکی کچھہ تیز چلنے مین نہین ہے رواہ البخاری ورویٰ مسلم بعضہ

باب ۹۵ بیان مین اکرام ضیف کے ؎

قال اللہ تعالی وھل اتاک حدیث ضیف ابراھیم المکرمین اذ دخلوا علیہ فقالوا سلاما قال سلام قوم منکرون فراغ الی اھلہ فجاء بعجل سمین فقربہ الیہم قال الا تاکلون وقال تعالی وجاءہ قومہ یھرعون الیہ ومن قبل کانوا یعملون السیئات قال یاقوم ھؤلاء بناتی ھن اطہر لکم فاتقوا اللہ ولا تخزون فی ضیفی الیس منکم رجل رشید ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جو کوئی ایمان رکھتا ہے اللہ و دن آخر پر وہ اکرام کرے اپنے مہمان کا الحدیث متفق علیہ ۵

بزرگان مسافر بجان پرورند ۔۔۔ کہ نام نکوشان بعالم برند

حدیث ابو شریح مین اتنا زیادہ آیا ہے کہ جائزہ یعنی عطیہ ضیف کا ایکدن رات ہے ضیافت تین دن ہے جو اسکے سوا ہے وہ صدقہ ہے اوس پر متفق علیہ دوسری روایت یون ہے حلال نہین ہے کسی مسلمان کو کہ ٹھہرے پاس اپنے بھائی کے یہانتک کہ گناہگار کرے اوسکو پوچھا گناہگار کسطرح کریگا فرمایا اوسکے پاس ٹھہرے اور کوئی شے نزدیک اوسکے نہو جس سے وہ اوسکی مہمانی کرے ؎

باب ۹۶ اس بیان مین کہ تبشیر وتہنیت بالخیر مستحب ہے

قال تعالی فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه وقال تعالی یبشرهم
ربهم برحمة منه ورضوان وجنات لهم فیها نعیم مقیم وقال تعالی وابشروا بالجنة التی
کنتم توعدون وقال تعالی فبشرناه بغلام حلیم وقال تعالی ولقد جاءت رسلنا ابراهیم
بالبشری وقال تعالی وامرأته قائمة فضحکت فبشرناها باسحق وقال تعالی ان الله یبشرک
بیحیی وقال تعالی اذ قالت الملائکة یا مریم ان الله یبشرک بکلمة منه اسمه المسیح الآیة
والآیات فی الباب کثیرة معلومة عبد الله بن ابی اوفی کہتے ہین حضرت نے خدیجہ رضی اللہ
عنہا کو بشارت دی ایک گھر کی جنت مین جو موتی کا ہوگا اوسمین نہ شور ہوگا نہ تعب متفق علیہ
ابو موسی اشعری نے قصہ پاؤن لٹکا کر چاہ اریس مین حضرت کے بیٹھنے کا ذکر کیا ہے اوسمین
کہا ہے کہ مین اوسدن بطور دربان تھا ابو بکر آئے مینے خبر کی فرمایا آنے دے اور بشارت دے
اونکو جنت کی پھر عمر آئے اونکے لیے بھی یہی فرمایا پھر عثمان آئے فرمایا بشره بالجنة مع بلوی
تصیبه الحدیث متفق علیه حدیث طویل ابو ہریرہ مین بذکر حائط بنی نجار آیا ہے کہ حضرت نے
اونسے کہا اذهب بنعلی هاتین فمن لقیت من وراء هذا الحائط یشهد ان لا اله الا الله
مستیقنا بها قلبه فبشره بالجنة رواه مسلم بطوله ابن شماسه کہتے ہین ہم پاس عمرو بن
عاص کے آئے وہ سیاق موت مین تھے دیر تک روتے رہے اپنا مونہہ طرف دیوار کے
پھیر لیا اونکے بیٹے نے کہا یا ابتاه اما بشرک رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بکذا
اما بشرک بکذا عمرو نے مونہہ پھیر کر کہا ان افضل ما نعد شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا
رسول الله الحدیث بطوله رواه مسلم

باب ٩٧ بیان مین وداع کرنے صاحب کے اور وصیت کرنا وقت فراق سفر وغیرہ کے اور دعا کرنا واسطے اوسکے اور دعا چاہنا اوس سے

قال الله تعالی ووصی بها ابراهیم بنیه ویعقوب یا بنی ان الله اصطفی لکم الدین فلا تموتن
الا وانتم مسلمون ام کنتم شهداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیه ما تعبدون من بعدی
قالوا نعبد الهک واله آبائک ابراهیم واسمعیل واسحق الها واحدا ونحن له مسلمون یہہ آیت
دلیل ہے وصیت پر وقت فراق کے موت سے یہہ وصیت تھی التزام توحید حق تعالی کی
باقی رہنے احادیث سو حدیث زید بن ارقم باب اکرام اہل بیت مین گذر چکی ہے اوسمین آیا ہے

کہ حضرت نے کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا بعد حمد وثنا و وعظ وتذکیر کے فرمایا اما بعد الا ایھا الناس
فانما انا بشر یوشك ان یاتی رسول ربی فاجیب وانا تارك فیکم ثقلین اولھما کتاب اللہ فیہ
الھدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال
واھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی رواہ مسلم مالک بن حویرث کہتے ہین آئے ہم پاس حضرت
کے اور ہم چند جوان ہم عمر تھے بیس دن تک وہان رہے حضرت رحیم رفیق تھے گمان کیا کہ
ہم مشتاق ہین اپنی اہل کے ہمسے پوچھا تم گھر والون مین کسکو چھوڑکر آئے ہو ہمنے حال بیان کیا
فرمایا اب تم اپنے گھر جاؤ وہین رہو اونکو علم سکھاؤ اور حکم دو اور فلان فلان نماز فلان فلان
وقت پڑھو جب وقت نماز کا آئے ایک شخص تم مین اذان کہے جو بڑا ہو وہ امامت کرے
متفق علیہ بخاری نے اتنا اور زیادہ کیا ہے وصلوا کما رایتمونی اصلی عمر بن خطاب نے کہا
مینے حضرت سے اذن لیا عمرہ کرنیکا مجھے اجازت دی اور فرمایا لا تنسنا یا اخی من دعائك
فقال کلمۃ ما یسرنی ان لی بھا الدنیا یعنے ساری دنیا سے بڑھ کر مجکو اس کلمے کی خوشی ہوئی
کہ مجسے دعا طلب کی و فی روایۃ قال اشرکنا یا اخی فی دعائك رواہ ابو داود والترمذی
وقال حدیث حسن صحیح جب کوئی شخص ارادہ سفر کا کرتا ابن عمر کہتے میرے قریب آمین تجکو
وداع کرون جسطرح کہ حضرت ہمکو وداع کرتے تھے فرماتے استودع اللہ دینك وامانتك
وخواتیم عملك رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح عبداللہ بن یزید خطمی کا لفظ یہہ ہے
حضرت جب وداع کرنا کسی لشکر کا چاہتے کہتے استودع اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم عملکم
حدیث حسن صحیح رواہ ابو داود وغیرہ باسناد صحیح انس نے کہا ایک مرد آیا اوسنے کہا
ای رسول خدا مین ارادہ سفر کا رکھتا ہون مجکو کچھہ زادراہ دو فرمایا زودك اللہ التقوی اوسنے
کہا زیادہ کیجیے فرمایا وغفر ذنبك کہا زدنی فرمایا ویسر لك الخیر حیث ما کنت رواہ الترمذی
وقال حدیث حسن

باب ۹۵ بیان مین استخارہ ومشورہ لینے کے

قال تعالی وشاورھم فی الامر وقال تعالی وامرھم شوری بینھم ای یتشاورون عنہ
جابر نے کہا حضرت ہمکو استخارہ کرنا سب امور مین سکھاتے جسطرح کہ سورت قرآن کی سکھاتے
فرماتے تھے جب قصد کرے کوئی تم مین کسی کام کا تو دو رکعت نماز پڑھے سوای فریضہ کے
پھر یہہ کہے اللھم انی استخیرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسألك من فضلك

العظيم فانك تقدر ولا اقدر و تعلم ولا اعلم وانت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان
هذا الامر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري او قال عاجل امري واجله فاقدره لي
ويسره لي ثم بارك لي فيه وان كنت تعلم ان هذا الامر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة
امري او عاجل امري واجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم رضني به
پھر کہا کہ اپنی حاجت کا نام لے رواہ البخاری بجای رضنی ارضنی بہ بھی آیا ہے

باب ۹۹ بیان مین استحباب ذہاب کے طرف عید وعیادت مریض وحج وغزو وجنازہ ونحوہا کے ایک راہ سے اور پھرنے کو دوسری راہ سی واسطی تکثیر مواضع عبادت کے

جابر کہتے ہین جب دن عید کا ہوتا حضرت مخالفت طریق کرتے رواہ البخاری یعنی جاتے اور راہ سے اور آتے اور راہ سے ابن عمر کا لفظ یہہ ہے طریق شجرہ سے نکلتے اور طریق معرس سے داخل ہوتے اور جب مکے کو آتے ثنیۂ علیا سے داخل ہوتے ثنیۂ سفلی سے باہر جاتے متفق علیہ **ف** اصل کتاب ریاض الصالحین مین باب ۹۷ نہین تھا معلوم نہوا کہ سہو نسخۂ قدیمہ ہے یا سہو کاتب دار الطباعہ بہرحال واسطے تکمیل اعداد کے مینے ایک باب مستقل زیادہ کر دیا ہے باب صدم جو بیان مین فی ذہاب الی العید وغیرہ کے تھا اوسکی عوض ذکر غرور کا بڑہا دیا

باب ۱۰۰ بیان مین ذم غرور کے

قال تعالی فلا تغرنکم الحیوة الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور وقال تعالی ولکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وارتبتم وغرتکم الامانی یہہ آیات ذم غرور مین کفایت کرتے ہین حضرت نے فرمایا ہے عقلمند وہ شخص ہے جو حساب لیتا ہے اپنے نفس کا اور عمل کرتا ہے واسطے مابعد موت کے احمق وہ شخص ہے جو تابع ہے اپنے خواہش نفس کا اور آرزو رکھتا ہے اللہ پر جو کچھہ کہ فضل علم و ذم جہل مین آیا ہے وہ سب دلیل ہے ذم غرور پر کیونکہ غرور عبارت ہے بعض انواع جہل سے جہل یہہ ہے کہ کسی شے مین اعتقاد کرے خلاف اوسکی ماہیت کے اور غرور جہل ہے تو ہر جہل غرور نہوا بلکہ غرور مستدعی ہوتا ہے مغرور فیہ مخصوص اور مغرور بہ کو وہی مغرور بہ اوسکو غرور مین لاتا ہے غرضکہ غرور سکون ہے نفس کا طرف شی موافق ہوی کے اور میل طبع کا طرف اوسکے شبہہ وخدیعت شیطان سے ہوتا ہے پس جو شخص کسی شبہۂ فاسدہ سے اس بات کا معتقد ہوگا کہ وہ عاجل یا آجل مین خیر پر ہے وہ مغرور ہوا

اکثر لوگون کا گمان اپنے ساتھہ یہی ہے کہ وہ اچھی ہین حالانکہ وہ اس گمان مین مخطی ہین
اس سے اکثر اشخاص کا مغرور ہونا ثابت ہوا اگرچہ اصناف غرور مختلف ہین اور درجات
مغرورین کے جدا جدا ہین یہانتک کہ بعض کا غرور بنسبت بعض کے اظہر تر ہوتا ہے اشد
غرور دو غرور ہین ایک غرور کفار کا دوسرا غرور عصاة و فساق کا کفار مین کسیکو غرور
حیات دنیا کا ہے اور کسیکو غرور ساتھہ خدا کے قسم اول کا قول یہہ ہے کہ نقد بہتر ہے
نسیہ سے دنیا نقد ہے آخرت نسیہ ہے تو دنیا بہتر ٹھہری اسیکو اختیار کرنا چاہیے یہہ کہتے
ہین یقین بہتر ہوتا ہے شک سے دنیا کے لذات یقینی ہین آخرت کے لذات شکی ہین
ہم یقین کو شک سے نہین چھوڑتے سو یہہ سارے قیاس فاسد مشابہ قیاس ابلیس کے ہین
اوسنے کہا تھا انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین اللہ نے اسیطرف اشارہ کیا ہے
اولئك الذین اشتروا الحیوة الدنیا بالاخرة فلا یخفف عنهم العذاب ولاهم ینصرون
علاج اس غرور کا یا بتصدیق ایمان ہے یا بدلیل و برہان تصدیق بمجرد ایمان یون ہوتی ہے
کہ اللہ کو اوسکے قول مین سچا جانے ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق وقولہ وما عند اللہ
خیر وقولہ الاخرة خیر وابقی وقولہ وما الحیاة الدنیا الا متاع الغرور وقولہ فلا تغرنکم الحیوة
الدنیا حضرت نے بہت سے طوائف کفار کو اس بات کی خبر دی تھی اونھون نے تصدیق
کی ایمان لے آئے طالب برہان نہوئے اونمین بعض نے کہا تھا نشدتك اللہ ابعثك اللہ
رسولا حضرت نے کہا نعم او سپر وہ مصدق ہو کر ایمان لے آیا یہہ ایمان عامہ کا تھا اس ایمان
کے سبب سے غرور سے خارج ہو جاتے ہین رہی معرفت ببیان و برہان سو وہ وجہ فساد
اس قیاس کی دریافت ہو جاتی ہے غزالی نے بیان اس برہان کا نہایت ایضاح سے کیا ہے
غرور عصاة مومنین کا یہہ ہے کہ وہ کہتے ہین اللہ کریم ہے ہمکو امید اوسکے عفو کی ہے
اس بھروسے پر اہمال اعمال کرتے ہین اور اس تمنی او راغترار کا نام رجا رکھا ہے رجا کو
دین مین ایک مقام محمود سمجھا ہے کہتے ہین اللہ کی نعمت وسیع اور اوسکی رحمت شامل
اور اوسکا کرم عمیم ہے معاصی عباد اوسکے بحار رحمت مین کیا ہستی رکھتے ہین ہم موحدین
مومنین ہین بوسیلۂ ایمان راجی عفو و غفران ہین اکثر مستند رجات انکے یہی تمسک کرنا ہے
ساتھہ صلاح و علو رتبہ آبا کے مثل اغترار علویہ کے ساتھہ اپنے نسب کے حالانکہ خوف
و تقوی و ورع مین مخالف سیرت آبا کرام کے ہین انکے آبا باوجود اوس تقوی و طہارت کے

نہایت خائف و خاشی تھے یہہ باوجود غایت فسق و فجور کے آمن و بے تحاشی ہین سو یہہ آپکے
نفس کا غرور ہے ساتھہ جبار عظیم کے پسر نوح و پدر ابراہیم کو نسب کچھہ کام نہ آیا حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم استغفار کا واسطے ان کے نملا اس جگہہ تقوی فرض عین ہے والد و ولد
کچھہ کام نہین آتے ہین شفاعت بھی بے اذن نہوگی رہی یہہ بات کہ ان اللہ کریم و انا نرجو رحمته
ومغفرته وقد قال انا عند ظن عبدي بي فليظن بي ما شاء سو یہہ کلام صحیح مقبول الظاہر ہے
لکن شیطان انسان کو ایسے ہی کلام مقبول الظاہر مردود الباطن سے اغوا کرتا ہے اور دہوکا
دیتا ہے اگر حسن ظاہر نہو تو پھر دل کسطرح اوسکے فریب مین آئین لکن حضرت نے گر اسکا
بتادیا ہے الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والاحمق من اتبع نفسه هواها وتمنى
على الله اسی تمنی کو شیطان نے بدل کر رجا نام رکھدیا ہے جہال کو فریب مین لایا ہے حالانکہ
اللہ نے رجا کی شرح کردی ہے اور فرمایا ہے ان الذين امنوا والذين هاجروا وجاهدوا
في سبيل الله اولئك يرجون رحمة الله یعنی رجا لائق حال اون لوگون کے ہے جو کہ بعد ایمان کے
عامل صالح ہین کیونکہ یہہ بھی کہا ہے کہ ثواب آخرت کا اجر و جزا رہے اعمال صالحات کی جزاء
بما كانوا يعملون وانما توفون اجوركم يوم القيامة حکایت حسن سے کہا تھا ایک قوم کہتی ہے
کہ ہم راجی ہین اور وہ مضیع عمل ہے کہا هيهات تلك امانيهم يترجحون فيها من رجا شيئا
طلبه ومن خاف شيئا هرب منه دنیا مین اگر کوئی بے نکاح راجی ولد ہو یا نکاح کرلیا ہے
مگر مجامع نہین ہے یا مجامع بھی ہے مگر انزال نہین ہوا معہذا امید ولد رکھتا ہے تو وہ معتوہ
و دیوانہ کہلائیگا یہی حال اوس شخص کا ہے جو راجی خدا ہے اور ایمان نہین لایا یا ایمان لایا ہے
اور عمل صالح نہین کیا ہے یا عامل صالح ہے مگر تارک معاصی نہین ہے تو وہ مغرور ہے پس
جسطرح کہ ناکح بعد وطی و انزال کے حصول ولد مین متردد رہتا ہے اور راجی فضل خدا کا خلق ولد
و دفع آفات رحم مادر مین ہوتا ہے یہان تک کہ وہ ولد تمام ہوا اور یہہ شخص عقلمند سمجھا جاتا ہے
اسی طرح مومن عامل صالح تارک سیئات درمیان خوف و رجا کے متردد رہتا ہے اور عدم
قبول سے ڈرتا ہے اور سوء خاتمہ سے خائف رہتا ہے اللہ سے اس بات کی رجا رکھتا ہے
کہ اوسکو قول ثابت پر ثابت رکھے اور صواعق سکرات موت سے مرنے تک توحید پر محفوظ
رکھے اور بقیہ عمر تک اوسکے دل کی حراست سیل الی الشہوات سے کرے تاکہ وہ طرف
معاصی کے نہ جھکے تو ایسا شخص عقلمند ہوتا ہے انکے سوا جتنے لوگ ہین وہ سب مغرور باللہ ہین

وسوف یعلمون حین یرون العذاب من اضل سبیلا ولتعلمن نبأه بعد حین اوسوقت
یہہ لوگ یون کہینگے ربنا ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحا انا موقنون یعنی اب ہمنے جان لیا
کہ جسطرح تولد ولد بے وقاع ونکاح کے نہین ہوتا ہے اور انبات زرع بے حراثت وبث بذر
کے نہین ہوتی ہے اسی طرح آخرت مین ثواب واجر بے عمل صالح کے حاصل نہین ہوتا اب
تو ہمکو واپس کر کہ ہم جا کر عمل صالح بجا لائین اسدم ہمکو تصدیق تیرے قول کی ہوگئی وان
لیس للانسان الا ما سعی وان سعیہ سوف یری وکلما القی فیہا فوج سألہم خزنتہا الم
یأتکم نذیر قالوا بلی قد جاءنا نذیر وقالوا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر فاعترفوا
بذنبہم فسحقا لاصحاب السعیر **ف** بھلا پھر مظنہ رجا اور موضع محمود رجا کیا ہوگا اسکا جواب
یہہ ہے کہ رجا دو جگہہ محمود ہے ایک حق مین اوس عاصی منہمک کے کہ جب اوسکو خطرہ توبہ کا
ہوتا ہے شیطان اوس سے کہتا ہے تیری توبہ کیونکر قبول ہوگی یہہ لعین اوسکو بالکل ناامید
کر دیتا ہے اوسوقت اوسپر واجب ہے کہ اپنے قنوط کو رجا سے اوکھیڑ ڈالے یہہ بات
یاد کرے کہ اللہ غافر جمیع ذنوب ہے بڑا کریم ہے بندون کی توبہ قبول کر لیتا ہے توبہ
ایک ایسی طاعت ہے جو کفارۂ ذنوب ہو جاتی ہے قال تعالی قل یا عبادی الذین اسرفوا
علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم وانیبوا
الی ربکم اس جگہہ امر کیا ہے توبہ کا بعد اسراف علی النفس کے وقال تعالی وانی لغفار لمن تاب
وامن وعمل صالحا ثم اہتدی سو جب ہمراہ توبہ کے توقع مغفرت کی رکھیگا تب وہ راجی ٹھہریگا
اور اگر یہہ توقع ہمراہ اصرار کے ہے تو پھر مغرور ہے نہ راجی ع

تا کبر سو در تو ہستی باقیست — آئین غرور و خود پرستی باقیست
گفتی بت پندار شکستم رستم — آن بت کہ زپندار شکستہ باقیست

دوسری جگہہ رجا کی یہہ ہے کہ نفس فضائل اعمال سے کاہل و فاتر وست ہوگیا ہے مقتصر علی
الفرائض ہے اللہ سے رجا نعیم کی رکھتا ہے جو وعدہ اللہ نے صالحین سے کیا ہے اوسکی امید
اپنے جی کو دلاتا ہے اس رجا سے انبعاث نشاط عبادت کا ہوتا ہے توجہ فضائل اعمال و نوافل
عبادت پر کرتا ہے اللہ کا قول یاد لاتا ہے قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون
الی قولہ اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون پس رجا اول
قامع قنوط مانع عن التوبہ ہوتی ہے اور رجا ثانی قامع فتور مانع من النشاط ہوتی ہے غرض کہ

ہی توقع جو توبہ پر یا تشمر فی العبادۃ پر آمادہ کرے وہ رجا ہے اور جو رجا موجب فتور فی العبادۃ
اور رکون الی البطالۃ ہو وہ غرّت ہے لیسے وقت مین بندے پر استعمال کرنا خوف کا واجب
ہوتا ہے اپنی جان کو اللہ کے غضب الیم و عقاب عظیم و عذاب شدید سے ڈراے اور یہہ کہے
کہ جسطرح وہ غافر الذنب قابل التوب ہے اوسی طرح شدید العقاب سریع الحساب بھی ہے
اوسنے باوجود کریم ہونے کے کفار کو ابدالآباد تک مخلد فی النار کیا ہے حالانکہ اونکی کفر سے
کچھہ اوسکا بگاڑ نہین ہوا بلکہ دنیا مین سارے بندون پر عذاب و محن و امراض و علل و فقر
و جوع کو مسلط کر رکھا ہے حالانکہ ان اشیاء کے ازالہ و دفع پر قدرت رکھتا ہے سو جسکی
عادت یہہ ہے اور اوسنے اپنے عقاب سے مجھے ڈرایا ہے مین کسطرح اوس سے نڈرون
اور کیونکر اوسپر غرہ کرون فالخوف والرجا قائدان وسائقان یبعثان الناس علی العمل
فما لا یبعث علی العمل فہو تمن و غرور یہی رجا ساری خلق کو سبب فتور کی ہو گئی ہے اسی
رجا کی وجہ سے وہ دنیا پر جھک پڑے ہین اللہ سے معرض ہو گئے ہین سعی کرنا واسطے آخرت
کے چھوڑ دیا ہے سو یہہ غرور ہے ورنہ عصر اول مین لوگ مواظب علی العبادات رہتے تھے
طول لیل و نہار مشغول بطاعت خدا تھے تقوی و حذر کرنے مین شبہات و شہوات سے
بہت مبالغہ کرتے تھے خلوات مین روتے تھے اب حال خلق کا یہہ ہے کہ امن مین ہین اور
مسرور و مطمئن غیر خائف رہتے ہین حالانکہ معاصی مین ڈوبے ہوئے اور دنیا مین گھسے
ہوے ہین اللہ سے روگردان دار فانی کے بلا گردان ہین انکو یہہ زعم ہے کہ وہ اللہ کے
کرم پر واثق اوسکے فضل کے امیدوار اوسکے مغفرت و عفو کے خواستگار ہین گویا انکو
یہہ اعتقاد ہے کہ جو معرفت اللہ کے فضل و کرم کی انکو حاصل ہے وہ انبیا و صحابہ و سلف
صلحاء کو حاصل نتھی بھلا اگر یہہ امر نرے آرزو و رجا سے ہاتھہ آسکتا ہے تو وہ لوگ کیون
اتنا روتے تھے اور کس لیے ایسے خوفناک مدہوش بیہوش گم کردہ حواس رہتے تھے ان
امور کی تحقیقات ہمنے رسالہ صدق اللجا الی ذکر الخوف والرجا مین لکھی ہی اللہ نے حال
نصاری سے خبر دی ہے فخلف من بعدہم خلف ورثو الکتاب یاخذون عرض
ھذا الادنی ویقولون سیغفر لنا مراد یہہ ہے کہ وہ عالم ہو کر شہوات دنیا کے بطو حرام
یا حلال اخذ کرتے تھے اور بعہذا اظہار رجا فرماتے سارا قرآن اول سے تا آخر تحذیر و تخویف
سے ہے کوئی متفکر اوسمین تفکر نکریگا لکن اوسکا حزن و خوف طویل و عظیم ہو جائیگا اگر قرآن پر

ایمان رکھتا ہے **ف** قریب اس غرور کے غرور اوس گروہ کا ہے جو طاعات و معاصی دونون رکھتے ہین لکن معاصی زیادہ ہین اسلیے توقع مغفرت کی رہتی ہے اور یہہ گمان کرتے ہین کہ پلہ حسنات کا راجح ہو جائیگا حالانکہ جو کچھ پلہ سیئات مین ہے وہ اکثر و بیشتر ہے وھذا غایۃ الجھل ایک آدمی چند دراہم حلال و حرام صدقہ کرتا ہے اور جو کچھہ اموال مسلمین و شبہات سے لیلیتا ہے وہ المضاعف اوس صدقے کے ہوتا ہے اور شائد وہ صدقہ اسی اموال مسلمین سے ہو جسپر اسکا بھروسا ہے اور یہہ گمان ہے کہ اگر ایک درہم حرام کا کھایا ہے تو دس درہم حرام یا حلال کے جو تصدق کیے ہین مقاوم اسکے ہو جائینگے حالانکہ یہہ ویسی بات ہے جیسے کوئی دس درہم ایک پلّے مین رکھے اور ہزار درہم ایک پلے مین پھر یہہ چاہے کہ اوس پلۂ گران کو اس پلۂ سبک سے اوٹھا دے کہ یہہ نہایت درجہ کا جہل ہے اور بعض کو یہہ گمان ہوتا ہے کہ اوسکے طاعات بنسبت معاصی کے زیادہ ہین کیونکہ وہ حساب اپنی نفس کا نہین لیتا ہے اور نہ تفقد معاصی کا کرتا ہے اور جب کوئی طاعت بجالاتا ہے تو اوسکو یاد رکھتا ہے اور معتدبہ سمجھتا ہے اسکی مثال اوس شخص کی سی ہے کہ زبان سے استغفار کرتا ہے دنمین سو بار تسبیح پڑہتا ہی پھر مسلمانون کی غیبت بھی کرتا ہے اونکی آبرو ریزی مین رہتا ہے طول نہار تکلم بر خلاف رضاء الٰہی کرتا ہے جو حصر و عدد سے باہر ہے لکن نظر اوسکی شمار دانۂ تسبیح پر ہے کہ آج سو بار استغفار کی ہے اور اس سے غافل ہے کہ جو ہذیان اوسنے سارے دن بکا ہے اگر وہ سب لکھا جائے تو بنسبت اسکی تسبیح کے سو بار یا ہزار بار زیادہ ہوگا اوسکو کرام کاتبین لکھہ چکے اور اللہ نے بھی ہر کلمے پر وعدہ عقاب کا کیا ہے ما یلفظ من قول الالدیہ رقیب عتید سو یہہ محض اسکا غرور ہے **ف** مغترین کی کئی قسم ہین ایک اہل علم ہین یہہ کئی فرقے ہین ایک فرقہ وہ ہے جسنے علوم شرعیہ و عقلیہ کو احکام کے ساتھہ حاصل کیا ہے اور اوسمین متعمق و مشتغل ہین تفقد جوارح کا اور حفظ اونکا معاصی سے اور الزام اونکا ساتھہ طاعات کے چھوڑ رکھا ہے یہہ اپنے غرور علم مین یہہ گمان کرتے ہین کہ اللہ کے نزدیک رفیع المکان ہین اللہ اونکو اس علم پر عذاب نکریگا بلکہ وہ شفیع خلق ہو جائینگے اور اونسے مطالبہ اونکے ذنوب و خطایا کا بسبب اونکے کرامت علی اللہ کے نہوگا سو یہہ فرقہ مغرور ہے دوسرا فرقہ وہ ہے جسنے احکام علم کر کے جوارح کو طاہر کیا ہے اور طاعات سے زینت بخشی ہے ظواہر معاصی سے مجتنب ہی متفقد اخلاق نفس و صفات

قلب ہے جیسے ریا و حسد و حقد و کبر و طلب علو معہذا وہ فی نفسہ مغرور رہے ہنوز اوسکے
زوایای قلب مین خفایای مکائد شیطان و خبایای خداع نفس باقی ہین جنکا دریافت کرنا
دقیق و غامض ہے اونکو مہمل چھوڑ رکھا ہے اور تفطن اونکا نہین کیا ہے جیسے طلب فخر
و انتشار صیت اطراف ممالک مین و کثرت رحلت خلق طرف اسکے اور انطلاق السنہ مردم
کا ساتھہ ثنا و مدح بزہد و ورع و علم کے الی غیر ذلک تیسرا فرقہ اصحاب علم فتاوی کا ہے جو
مخصوص باسم فقہ ہین یہہ مقتصر ہین حکومات و خصومات و تفاصیل معاملات دنیویہ پر حالانکہ
مضیع اعمال ظاہرہ و باطنہ ہین نہ تفقد جوارح کرتے ہین نہ حراست زبان غیبت سے اور نہ
حفظ شکم کا حرام سے اور نہ حفظ قدم کا جانے سے طرف سلاطین کے اور نہ حراست قلب کی
کبر و حسد و ریا و سائر مہلکات سے انکا غرور دو وجہ سے ہوتا ہے ایک من حیث العمل دوسرے
من حیث العلم چوتہا فرقہ وہ ہے جو مشتغل بعلم کلام و جدال ہے انکا کام رد کرنا ہی مخالفین پر اور تتبع کرنا ہی اونکے
مناقضات کا یہہ سے تکبر ہوتے ہین معرفت مقالات مختلفہ سے انکا اشتغال بھی تعلم طرق مناظرات
و افحام خصوم کا ہوتا ہے انکے بہت فرق ہین انکے اعتقاد مین بندے کا عمل نہین ہے مگر
ایمان سے ایمان صحیح نہین ہے جب تک کہ جدل نجانے الی غیر ذلک من الہذیانات
پانچوان فرقہ واعظین و مذکرین کا ہے اعلی رتبہ انمین وہ واعظ ہے جو اخلاق نفس و صفات
قلب پر تکلم کرتا ہے جیسے خوف و رجا و صبر و شکر و توکل و زہد و یقین و اخلاص و صدق
وغیرہا حالانکہ یہہ مغرورین ہین انکو یہہ زعم ہے کہ ہم بسبب اس تکلم کے متصف بان اوصاف
حسنہ ہو گئے ہین حالانکہ اللہ کے نزدیک ان اوصاف سے منفک ہین مگر بقدر یسیر جس سے
عوام مسلمین بھی منفک نہین ہوتے ہین انکا غرور سب سے زیادہ تر ہے بسبب اعجاب بالنفس کے
چھٹا فرقہ اہل طامات و شطح کا ہے یہہ تلفیق کلمات خارج از قانون شرع و عقل مین مشغول
رہتے ہین واسطے طلب امر غریب کے پھر اشتغال بعض کا انمین ساتھہ طیارات نکت و تسجیع الفاظ
و استشہاد اشعار وصال و فراق کے رہتا ہے غرض انکی یہہ ہوتی ہے کہ انکے مجالس مین کثرت
زعقات و تواجد ہو یہہ شیاطین الانس ہین خود بھی گمراہ ہوے اور ونکو بھی گمراہ کرتے ہین
فرقہ اول نے گو اپنے نفس کی اصلاح نہین کی لیکن دوسرون کو تو درست کرتے ہین اپنا کلام
و وعظ ٹھیک کیا ہے بخلاف اس فرقے کے کہ یہہ راہ خدا سے باز رکھکر خلق کو طرف غرور
باللہ کے بلفظ رجا کھینچتے ہین انکا کلام اونکو معاصی و رغبت فی الدنیا پر جرأت دلاتا ہے

ساتوان فرقہ وہ ہے جسنے حفظ کلام زہاد و احادیث زہاد پر ذم دنیامین قناعت کی ہی یہہ حافظ کلمات و مؤدی کلمات ہین لکن بغیر احاطہ معنی کے انمین کوئی یہہ کام منابر پر کرتا ہے اور کوئی محاریب مین اور کوئی اسواق مین پھر بعض کا گمان انمین یہہ ہے کہ وہ اتنی بات سے سوقہ و جندیہ سے متمیز ہین یہہ مجرد حفظ کلام اہل دین کو کافی سمجھتے ہین انکا غرور نسبت غرور من قبلہم کے اظہر تر ہے آٹھوان فرقہ وہ ہے جسنے اوقات کو سماع علم حدیث و جمع روایات کثیرہ وطلب اسانید غریبۂ عالیہ مین مستغرق کر رکھا ہے اوسکی ہمت یہی ہے کہ وہ بلاد مین پھرتا ہے شیوخ سے ملتا ہے کہتا ہے مین راوی ہون فلان و فلان شیخ سے مین نے فلان فلان کو دیکھا ہے جو اسناد میرے پاس ہے وہ کسی کے پاس نہین ہے انکا غرور کئی طرح پر ہوتا ہے ایک یہہ کہ حامل اسفار ہے کچھہ توجہ طرف فہم معانی سنت کے نہین رکھتا ہی اسکا علم قاصر ہے انکے پاس یہی نقل ہے اس نقل کو کافی سمجھتا ہے عمل نہین کرتا دوسرے یہہ کہ تارک علم فرض عین ہے وہ علم عبارت ہی علاج قلب سے ع

بہیچ کار کتب خوانیت نمی آید زجمع خاطر خود نسخہ فراہم کن

تیسرے یہہ کہ پابند شروط سماع نہین ہوتا ہے بلکہ اگر ہوفی شروط بھی ہو تو بھی مغرور ہے بسبب اسکے کہ مقتصر ہے نقل پر اور تمام عمر کو جمع روایات مین فنا کرتا ہے مہمات دین و معرفت معانی اخبار سے معرض ہے کیونکہ قاصد سلوک طریق آخرت کو ایک ہی حدیث بس ہوتی ہے حکایت بعض شیوخ ایک مجلس سماع مین حاضر ہوے تھے اول حدیث یہہ سُنی من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ اوٹھہ کھڑے ہوے اور کہا مجکو یہہ کافی ہے اس سے فارغ ہو جاؤن تب اور سنون تو سماع اکیاس کا جو غرور سے حذر کرتے ہین اسطرحپر ہوتا تھا ع درخانہ اگر کس ست یکحرف بس ست ٭ نوان فرقہ وہ ہے جسکا اشتغال علم نحو و لغت و شعر و غریب لغت سے ہے یہہ زعم کرتے ہین کہ وہ مغفور ہین اور علماء امت مین سے ہین کیونکہ قوام کتاب و سنت علم لغت و نحو سے ہوتا ہے انھون نے عمر اپنی دقائق نحو و صناعت شعر و غریب لغت مین فنا کر دی ہے حالانکہ علم لغت سے یہی علم غریب کتاب و سنت کا کافی ہے اور نحو سے اوسقدر جو متعلق حدیث و کتاب ہے تعمق ان علوم مین درجات لا متناہی و فضول مستغنی عنہ ہوتا ہے دسوان فرقہ وہ ہے جنکا غرور فن فقہ مین ہے یہہ دفع حقوق مین حیلہ انگیزی کرتے ہین الفاظ مبہمہ کی تاویل مین اسارت بجالاتے ہین سنتر بظواہر ہین فتاوی مین

خطا کثرت سے ہوا کرتی ہے لیکن یہہ بلا سبکو عام ہو گئی ہے سوا اکیاس کے انکے نزدیک حکم بندے کا درمیان بندہ و خدا کے یہی حکم مجلس قضا کا ہے فقہاء مغرورین کو کچھہ تمیز امانی و فضول و شہوات کا حاجات سے نہین ہوتا ہے بلکہ انکی حاجت وہی ہے جس سے انکی رعونت پوری ہو سو یہہ محض غرور ہے ہم اگر نصف غرور فقہاء کو لکھنے بیٹھین تو مجلدات ہو جائین غزالی رح نے نیچے بیان ہر ایک فرقے کے ان فرق دہ گانہ سے بسط بسیط کیا ہی ہماری غرض اسجگہہ فقط تنبیہ ہے تعرف اجناس پر نہ استیعاب کہ وہ طویل ہے ابن الجوزی نے کتاب تلبیس ابلیس خاص اسی باب مین لکھی ہے وہ جامع جمیع اصناف مغترین و مغرورین ہے سالک طریق آخرت کو رجوع کرنا طرف اوس کتاب اور طرف کتاب احیاء العلوم کے ضرور ہے اگر اپنے دین پر بخل رکھتا ہی ف

دوسری قسم مغترین کی ارباب عبادت و عمل ہین انکے فرق بھی کثرت سے ہین کسی کا غرور نماز مین ہے اور کسی کا غرور تلاوت قرآن مین اور کسی کا حج مین اور کسی کا غزو مین اور کسی کا زہد مین غرض کہ ہر مشغول ساتھہ کسی منہج کے مناہج عمل مین سے خالی غرور سے نہین ہے مگر اکیاس و قلیل ما ہم ایک فرقہ انمین تارک فرائض مشتغل بفضائل و نوافل ہے پھر اوسنے وہان تک تعمق کیا ہے کہ حد عدوان و سرف تک پہونچ گیا ہے جیسے صاحب وسوسہ وضو مین کہ فتوی شرع پر بابت طہارت آب راضی نہین ہے احتمالات بعیدہ بابت نجاست کے بیٹھا نکالا کرتا ہے اور اگر معاملہ اکل حلال کا آتا ہے تو احتمالات قریبہ پیدا کرتا ہے بلکہ کبھی اکل حرام کر لیتا ہے ؎

عجبت من شیخی و من زہدہ — و ذکرہ النار و اہوالہا
یکرہ ان یشرب فی فضۃ — و یسرق الفضۃ ان نالہا

اگر یہہ احتیاط پانی سے طرف کھانے کے منقلب ہو جاتی تو یہہ شخص ساتھہ سیرت صحابہ کے اشبہ تر ہو جاتا عمر رضی اللہ عنہ نے آب سبوی نصرانیہ سے باوجود ظہور احتمال نجاست کے وضو کیا تھا معہذا بہت سے ابواب حلال کے ڈر سے حرام کے چھوڑ دیتے تھے دوسرا فرقہ موسوس ہے نیت نماز مین شیطان اوسکو نہین چھوڑتا کہ وہ نیت صحیح کر لی بلکہ یہانتک مشوش کرتا ہے کہ جماعت فوت ہو جاتی ہے وقت نماز کا جاتا رہتا ہے بلکہ اگر تکبیر بھی کہہ لی ہے تو ہنوز دلمین تردد صحت نیت کا باقی رہتا ہے تیسرا فرقہ وہ ہے جسپر وسوسہ اخراج حروف سورہ فاتحہ وغیرہ کا مخارج سے غالب ہوتا ہے وہ ہمیشہ تشدیدات و فرق مین درمیان ضاد و ظا کے احتیاط کیا کرتا ہے اسی دھندے مین رہتا ہے معنی قرآن و الفاظ سے غافل ہوتا ہی پھر

صرف کرنے فہم کا طرف اسرار کتاب اللہ کے کیا ذکر ہے سو یہہ غرور اقبح انواع غرور ہے
اسلیے کہ خلق تلاوت قرآن مین مکلف بتحقیق مخارج حروف نہین ہے مگر او سیقدر جسکی عادت
معہود ہے چوتھا فرقہ وہ ہے جو قرآن کو جھٹ پٹ پڑھا کرتا ہے ایک رات دن مین ختم کر لیتا ہے
زبان پر قرآن جاری ہوتا ہے دل اودیۂ امانی مین پڑا پھرتا ہے کیونکہ اوسکو کچھہ واسطہ تفکر
سے معانی قرآن مین نہین ہوتا ہے کہ وہ منزجر بزواجر یا متعظ بمواعظ ہو یا نزدیک امر و نہی کے
وقوف کرے مواضع اعتبار مین عبرت پکڑے سو یہہ شخص مغرور ہے اسکے نزدیک گویا مقصود
انزال قرآن سے یہی ہمہمہ مع الغفلۃ ہے پانچوان فرقہ وہ ہے جو مغتر بالصوم ہوتا ہے کبھی صائم الدہر
ہے بلکہ ایام شریفہ مین بھی روزہ رکھتا ہے لکن زبان اوسکی غیبت سے یا خاطر اوسکے ریا سے
یا بطن اوسکا حرام سے وقت افطار کے محفوظ رہے اسکا کیا ذکر ہے سارے دن ہذیان و انواع
فضول مین رہتا ہے معذا اپنے ساتھہ ظن خیر رکھتا ہے اہمال فرائض کر کے طالب نوافل
ہوتا ہے پھر اوسکا پورا حق بھی ادا نہین کرتا سو یہہ نہایت غرور ہے چھٹا فرقہ مغترین بالحج کا ہے
حج کرتے ہین بدون خروج کے مظالم و قضاء دیون و استرضاء والدین و طلب زاد حلال کے
ظلمہ کو ٹکس دیتے ہین راہ مین رفث و خصام سے حذر نہین کرتے پھر بعض انمین مال حرام
جمع کر کے رفقاء طریق پر صرف کرتے ہین مطلب اوس سے سمعہ و ریا ہوتا ہے معذا یہہ گمان ہے
کہ وہ خیر پر ہین سو یہہ کچھہ خیر نہین ہے بلکہ غرور ہے ساتوان فرقہ اہل حسبت کا ہے جنکا کام امر
بمعروف نہی عن المنکر ہے یہہ اپنے نفس کو بھول جاتے ہین امر بعنف کر کے طالب ریاست و
عزت ہوتے ہین اور جبکہ خود مباشر کسی منکر کے ہوتے ہین اور کوئی انپر رد کرتا ہے تو کہتے ایز
کہ ہم خود محتسب ہین ہمپر انکار یعنی چہ آٹھوان فرقہ مجاورین مکہ و مدینہ کا ہے یہہ غرور مجاورت
مین گرفتار ہین نہ مراقبۂ دل کرتے ہین نہ تطہیر ظاہر و باطن بلکہ بڑا غرہ انکو یہی ہے کہ ہم اتنے
برس مکے مین رہے یا مدینے مین اور چاہتے ہین کہ لوگ اونکو بصفت جوار حرمین پہچان لین
پھر کوئی اونمین مجاور ہے لیکن آنکھہ طمع کی طرف اوساخ اموال مردم کے دراز کرتا ہے پھر مال
جمع کر کے بخیل بنجاتا ہے کیا ذکر ہے کہ کسی شخص کو ایک لقمہ دے بلکہ جامع ریا و طمع و بخل
ہوتا ہے اگر مجاور نہوتا تو شائد ان مہلکات سے بچ بھی جاتا لکن محبت اس بات کی کہ مجاور
کہلاتا ہے اوسکو مجاور بنائی رکھتی ہے غرضکہ کوئی عمل و عبادت منجملہ اعمال و عبادات کے
ایسی نہین ہے کہ اوسمین اس قسم کے آفات نہون جو شخص کہ عارف ان مداخل آفات کا نہین ہے

بلکہ اونپر معتمد ہے وہ مغرور ہے شرح ان غروراٰت کی کتب احیاء العلوم سے دریافت ہوسکتی
ہے غرور نماز کا کتاب الصلوۃ سے غرور حج کتاب الحج سے غرور زکوۃ وتلاوت وسائر قربات
کتب امور مذکورہ سے اسجگہہ غرض فقط اشارہ کرنا ہے طرف مجامع کتب کے نوان فرقہ زہاد
کا فرقہ ہے جو مال مین زاہد لباس وطعام کم درجے پر قانع ہین مسکن انکا مساجد ہین انکو گمان
ہے کہ وہ مدرک رتبۂ زہد ہین حالانکہ یہہ سب خدعت وغرور ہے پھر انمین ایسے بھی ہین جو اپنے
نفس پر اعمال جوارح مین یہانتک تشدید کرتے ہین کہ بعض راتدن مین ہزار رکعت پڑھتے ہین
قرآن ختم کرتے ہین معذلک کیا ذکر ہے کہ اونکو خطرہ مراعات وتفقد قلب و تطہیر قلب کا ریا
وکبر وعجب وسائر مہلکات سے ہو اول تو وہ اسکو مہلک ہی نہین جانتے اور اگر جانتے ہین
تو اپنے حق مین اوسکا گمان نہین رکھتے اور اگر گمان بھی کرتے ہین تو معتقد مغفرت کے
ہوتے ہین اسلیے کہ عمل ظاہر درست ہی احوال قلب پر گویا کچہہ مواخذہ ہی نہوگا اور اگر توہم
مواخذے کا بھی ہوتا ہے تو یہہ خیال کرتے ہین کہ پلہ حسنات کا ان عبادات ظاہرہ سے
بھاری ہوجائیگا حالانکہ ایک ذرہ صاحب تقوی وخلق واحد کا اخلاق اکیاس سے برابر
پہاڑون کے بنسبت عمل جوارح کی ہوتا ہے دسوان فرقہ وہ ہے جنکو حرص علی النوافل ہے
انکے نزدیک فرائض کچہہ شمار وقطار مین نہین ہوتے جو فرحت انکو نماز چاشت ونماز شب سے
ہوتی ہے وہ لذت نماز فرض مین نہین ملتی اور نہ نماز فرض کو اول وقت مین ادا کرتے ہین
انکو یہہ قول حضرت کا یاد نہین رہا جو حدیث قدسی مین رب عزوجل سے مروی ہی ما تقرب
المتقربون الی بمثل اداء ما افترضت علیہم ترک کرنا ترتیب کا درمیان خیرات کے منجملہ شرور
کے ہے غزالی رح نے نیچے ذکر ہر فرقے کے ایضاح کلی کیا ہے لائق دریافت وشناخت طالب
طریق آخرت کے ہے **ف** تیسری قسم متصوفہ ہین انپر سب سے زیادہ غلبہ غرور کا ہوتا ہے
یہہ کئی فرقے ہین ایک فرقہ متصوفۂ اہل زمان کا ہے الا من عصمہ اللہ یہہ مغتر ہین ساتھہ زیّ و
ہیئت ومنطق کے شکل و لباس والفاظ وکلام وآداب ومراسم واصطلاحات واحوال ظاہرہ
مین جیسے سماع ورقص وطہارت وصلوۃ وجلوس علی السجادات واطراق راس ہے اور سر بگریبان
ہونے مین مثل متفکر کے اور آہ سرد کھینچنے اور پستی آواز مین وقت بات کرنے کے اسی طرح
دیگر شمائل وہیأت مین مساعد صوفیۂ صادقین ہوتے ہین ان امور کو بتکلف اختیار کرکے مشابہ
صوفیہ بنکر یہہ گمان رکھتے ہین کہ وہ اہل تصوف ہین حالانکہ کبھی اپنی جان کو مجاہدہ و ریاضت و

مراقبۂ قلب وتطہیر باطن وظاہر مین آثام خفیہ وجلیہ سے نہین ڈالا ہے یہہ سب اوائل منازل مین ہین
تصوف کے اگر ان سب سے فراغ حاصل ہوتا تو کبہی اپنے نفس کو صوفی نسمجہتے کیونکہ اوسکے
گرد بہی تو نہین پہرے ہین بلکہ حرام وشبہات واموال سلاطین پر جہک رہے ہین روٹی کپڑے
پیسے روپیہ دانی پر جان دیتے ہین ایک ایک نقیر وقطمیر پر حسد کرتے ہین اور بعض بعض کی آبرو
ریزی ذرا ذراسی خلاف غرض پر کرنے لگتے ہین دوسرا فرقہ وہ ہے جو پہلے فرقے سے بہی
غرور مین بڑہا ہوا ہے اونپر جب اقتدا صوفیۂ صادقین کی بذاذت لباس ورضا بالدون مین
شاق گزری اور دیکہا کہ تظاہر بالتصوف بے اسکے نہین بنتا کہ لباس پریشانہ ہووی تو حریر و
ابریشم کو چہوڑکر طالب مرقعات نفیسہ اور فوط رقیقہ وسجادات مصبغہ کے ہوئے اور ایسی گدڑی
پہنی جو کہ حریر وابریشم سے بہی قیمت مین زیادہ تر ہی مجرد لون جامہ ولباس پیوندار کو تصوف
سمجہ لیا ہے اور خیال کیا ہے کہ سارے اہل تصوف اسی کے جنس کے تھے پہر زبان کو حق مین
فقراء صادقین کے دراز کردیا وکل ذلک من شوم المتشبہین وشرہم تیسرا فرقہ وہ ہے
جسنے دعوی علم معرفت ومشاہدۂ حق ومجاوزت مقامات واحوال وملازمت کا عین شہود مین
اور وصول کا قرب تک کیا ہے لکن سوای اسامی والفاظ کے اور کچہہ معرفت ان امور کی حاصل
نہین رکہتا ہے اوسنے ان اسامی کو کلمات طامات سے تلقف کیا ہے اوسی کا ایرپہیر کیا کرتا
ہے اور یہہ گمان رکہتا ہے کہ یہہ شناخت اوسکی اعلی تر ہے علم اولین وآخرین سے وہ طرف
فقہا ومفسرین ومحدثین واصناف علما کے بعین حقارت نظر کرتا ہے چہ جای عوام الناس کے
یہانتک کہ فلاح اپنی فلاحت اور حائک اپنی حیاکت چہوڑکر چند روز اسکی پاس اوٹہتا بیٹہتا ہے
اور کلمات مزیفہ اوس سے سیکہکر تردید اون الفاظ واسامی کی کیا کرتا ہے گویا متکلم عن الوحی یا
مخبر عن سر الاسرار ہے اور اس سبب سے سارے عباد وعلما کو وہ حقیر جانتا ہے عباد کے
حق مین کہتا ہے انہم اجراء متعبون علما کے حق مین کہتا ہے انہم بالحدیث عن اللہ
محجوبون اپنے نفس کیلیے اس بات کا مدعی ہے کہ وہ واصل الی الحق ہے اور منجملہ مقربین خدا
کے ہے حالانکہ وہ نزدیک اللہ کے منجملہ فجار منافقین کے ہے اور نزدیک ارباب قلوب کے
منجملہ حمقاء جاہلین کے ہے نہ محکم فی العلم ہے نہ مہذب فی الخلق نہ مرتب عمل مین نہ مراقب قلب
مین سوا اتباع ہوی وتلقف ہذیان وحفظ طامات کے کچہہ نزدیک اپنے نہین رکہتا ہے چوتہا
فرقہ وہ ہے جو اباحت مین گرفتار ہے اوسنے بساط شریعت کو لپیٹ رکہا ہے احکام کو چہوڑکر

حلال وحرام کو یکسان کر دیا ہے بعض کو یہہ گمان ہے کہ اللہ ہمارے عمل سے مستغنی ہے ہم کیون
اپنی جان کو تعب مین ڈالین بعض نے کہا ہے کہ لوگ مکلف ہین ساتھہ تطہیر قلوب کے شہوات و
حب دنیا سے اور یہہ محال ہے انکو تکلیف مالایکن دی گئی ہے ایسی باتون پر غیر مجرب دہو کا
کھاتا ہے ہمنے تجربہ کر لیا کہ یہہ امر محال ہے یہہ احمق نہین جانتا کہ لوگ مکلف بقلع شہوت و غضب
اسطرح پر نہین ہین کہ بالکل اصل سے یہہ خصال باقی نرہین بلکہ مکلف بتادیب ہین تاکہ ہر ایک
انمین سے منقاد حکم عقل و شرع کا رکھین بعض کہتے ہین کہ اعمال جوارح کے کچہہ شمار مین نہین ہین بلکہ
نظر طرف قلوب کے ہے سو ہمارے دل فریفتۂ حب خدا واصل الی معرفۃ اللہ ہین خوض ہمارا
دنیا مین ہمارے ابدان سے ہے قلوب ہمارے عاکف حضرت ربوبیت ہین یہہ گویا درجے
مین انبیاء علیہم السلام سے بھی بڑہ گئے ہین کہ وہ ایک خطا پر روتے اور سالہا سال تک نوحہ کرتے
واصناف غرور اہل الاباحۃ من المتشبہین بالصوفیۃ لاتحصی وکل ذلک بناء علی
اغالیط و وساویس یخدعہم الشیطان بہا پانچوان فرقہ وہ ہے جسنے حد سے ان فرق کے
تجاوز کرکے اعمال سے اجتناب کیا اور طالب حلال ہوا اور مشتغل بتفقد قلب ہے کوئی دعوی
زہد و توکل و رضا و حب کا بدون وقوف کے حقائق و شروط و علامات و آفات ان مقامات پر
کرتا ہے کوئی مدعی وجد و حب اللہ کا ہے اوسکو یہہ زعم ہے کہ وہ فریفتۂ خدا ہے اور شاید کہ وہ
حقمین اللہ پاک کے ایسے خیالات رکھتا ہے جو بدعت یا کفر ہین چھٹا فرقہ وہ ہے جسنے اپنے
نفس پر امر قوت مین تنگی کی ہے طالب حلال خالص ہے مگر تفقد قلب و جوارح سے اور خصال مین
کام نہین رکھتا ہے ساتوان فرقہ وہ ہے جو مدعی حسن خلق و تواضع و سماحت ہے خدمت صوفیہ
کی کرتا ہے ایک جماعت کو نزدیک اپنے جمع کیا ہے اس جمع متصوفہ کو شبکۂ ریاست و جمع مال
ٹھہرایا ہے اصل غرض انکی تکبر ہے اگرچہ اظہار تواضع کرتے ہین آٹھوان فرقہ مشتغل بمجاہدہ و
تہذیب اخلاق و تطہیر نفس ہے عیوب نفس سے اوسنے اسر بحث عیوب نفس و معرفت خدع نفس
کو ایک علم ٹھہرالیا ہے یہہ اسی فحص و استنباط دقیق کلام مین آفات نفس سے گرفتار رہکر کہتے
ہین کہ ہذا فی النفس عیب والغفلۃ عن کونہا عیبا عیب حالانکہ تضییع تمام عمر کی اسی مین بلا
عمل کے کچہہ بکار آمد نہین ہوتی ہے نوان فرقہ وہ ہے جو اس حد سے متجاوز ہوکر مبتدی سلوک
طریق ہے جب کوئی باب معرفت کا اونپر مفتوح ہوتا ہے تو خوش ہوکر اوسی کی طرف ملتفت رہجاتے
ہین اسی تفکر کیفیت انفتاح مین پھنسے رہتے ہین یہہ سب غرور ہے اسلیے کہ عجائب طرق خدا

بے نہایت ہین دسوان فرقہ وہ ہے جو ان سب سے تجاوز کر گیا ہے اور جو انوار اثنار راہ مین
اوسپر فائض ہوتے ہین وہ اونکی طرف ملتفت نہو کر حد قربت کو پہونچ گیا ہے یہہ اپنے گمان وصول
مین غالط ہے اسلیے کہ اللہ کے ستر حجاب ہین نور کے جب سالک ایک حجاب تک پہونچ جاتا ہے
گمان وصول کرتا ہے سو وصول جب ہی کہ سارے حجب طی کر جاے یہہ محل التباس کا ہے
غزالی رحمہ نے حال ہر فرقے کا ان فرق مین سے بتفصیل تمام لکھا ہے ف چوتھے ارباب
اموال ہین یہہ کئی فرقے ہین ایک فرقے کو حرص ہے بناء مساجد و مدارس و رباطات و قناطر
پر انکا مطلب یہہ ہے کہ انکے بعد انکا نام باقی رہے یہہ سمجھتے ہین کہ ہم مغفور ہو گئے لکن یہہ دو
طرح کے غرور مین ہین ایک یہہ کہ اموال ظلم و نہب و رشا وغیرہ جہات محظورہ سے ان ابنیہ
کو بناتے ہین متعرض سخط خدا ہوتے ہین دوسرے یہہ کہ گمان اخلاص و قصد خیر کا اس انفاق مین
رکھتے ہین دوسرا فرقہ وہ ہے جسکا مال حلال ہے اور اوسنے بناء مساجد پر صرف کیا ہی لکن
دو وجہ سے مغرور ہے ایک یہہ کہ طالب ریا و ثنا ہے کیونکہ اوسکے جوار یا شہر مین فقرا موجود
ہین جنپر صرف کرنا اہم و افضل تھا بنسبت بناء مساجد کے دوسرے یہہ کہ اوسنے زخرفت
و تزئین مساجد مین خرچ کیا ہے جس سے قلوب مصلین کو خشوع و خضوع سے باز رکھا حالانکہ مقصود
نماز سے خشوع و حضور قلب ہی سو یہہ سارا وبال اوسکی گردن پر ہوتا ہے وہ خیال کرتا ہی کہ مینے
اچھا کام کیا ہے تیسرا فرقہ وہ ہے جو انفاق اموال صدقات علی الفقراء مین کرتا ہے مساکین کو
دیتا ہے اور عادت اوسکی افشاء معروف و طلب شکر ہے اور مخفی صدقہ کرنے کو مکروہ رکھتا ہی
یا بار بار حج کو جاتا ہے محلہ و جوار مین بھوکے پیاسے لوگ ہین اونپر صرف نہین کرتا ابن مسعود نے
کہا آخر زمانے مین حاجی بلا سبب بہت ہونگے اونکو سفر آسان ہوگا رزق کا بسط ہوگا و حج سے
محروم مسلوب پھرینگے مین کہتا ہون اسطرح کا حج اس عہد مین بہت مروج ہے چوتھا فرقہ وہ ہے
جو حفظ و امساک مال کا براہ بخل کرتا ہے مع ہذا ایسے عبادات بدنیہ مین مشغول ہے جسمین کچھ کام
مال خرچ کرنے کا نہین پڑتا ہے جیسے صیام نہار قیام لیل ختم قرآن حالانکہ بخل مہلک اوسکے
باطن پر مستولی ہے پانچوان فرقہ وہ ہے جنپر بخل غالب ہے اونکا دل واسطے خرچ کرنے کے
نہین بڑہتا مگر فقط واسطے اداء زکوۃ کے پھر زکوۃ مین مال ردی خبیث نکالکر دیتا ہے پھر فقرا
سے اپنی خدمت لیتا ہے حالانکہ یہہ سب مفسد نیت ہے چھٹا فرقہ عوام خلق کا ہے منجملہ ارباب
اموال کے یہہ حضور مجالس ذکر کو مغنی و کافی سمجھتے ہین انکا گمان یہہ ہے کہ مجرد سماع وعظ کا بدون

عمل و اتعاظ کے کافی ہوتا ہے سو یہہ مغرور ہین کیونکہ فضل مجالس ذکر کا اسلیے ہے کہ مرغب فی الخیر ہو سو جبکہ وہ مہیج رغبت نہین ہے تو اوسمین کوئی خیر نہوئے کبھی مجلس وعظ مین رونے بھی لگتے ہین مثل بکا د نسا کے لکن بلا عزم یا کبھی خوفناک بات سنکر رب سلم یا نعوذ باللہ یا سبحان اللہ کہنے لگتے ہین مگر یہہ سارا جمع وخرچ زبانی ہوتا ہے عمل مسموع مذکور پر نہین کرتے ان فرق کا حال تفصیلی غزالی رحہ نے کتاب الغرور مین منجملہ کتب احیاء العلوم کے بہت بسط سے لکھا ہے ہمنے اسجگہہ فقط بطور فہرست کے ذکر کردیا پورا نفع اوسی وقت بشرط توفیق الٰہی متصور و ممکن ہے کہ احاطہ سارے شقوق کلام و دقائق مہلکات کا دل مین حاصل ہو کر ہمت عمل و تفقد قلب و اصلاح حال کے شامل حال ہو ورنہ یہہ اور وہ سب ایک کہانی ہے و لہذا اہل علم و اصحاب قلب نے کہا ہے الناس کلهم هلکی الا العالمون والعالمون کلهم هلکی الا العاملون والعاملون کلهم هلکی الا المخلصون والمخلصون علی خطر عظیم فاذا المغرور هالك والمخلص الفار من الغرور علی خطر فلذلك لا یفارق الخوف والحذر قلوب اولیاء الله ابدا فنسأل الله العون والتوفیق وحسن الخاتمة فان الامور بخواتیمها باب مہلکات مین اجمالا ہمارا رسالہ لسان العرفان

نام جامع انواع بیان ہی وللہ الحمد

باب اس بیان مین کہ تقدیم یمین ہر اوس امر مین جو باب تکریم سے ہو مستحب ہی جیسے وضو غسل

لبس ثوب و نعل و خف و سراویل و دخول مسجد و سواک و اکتحال و تقلیم اظفار و قص شارب و نتف ابط و حلق راس و سلام من الصلوٰة و اکل و شرب و مصافحہ و استلام حجر اسود و خروج من الخلا و اخذ و اعطا و غیر ذلک اسی طرح تقدیم یسار کی ضد مین ان امور کے مستحب ہی جیسے امتخاط و بصاق عن الیسار دخول خلا خروج من المسجد خلع خف و نعل و سراویل و ثوب و استنجا و فعل مستقذرات و اشباہ ذلک قال اللہ تعالی فاما من اوتی کتابه بیمینه فیقول هاؤم اقرؤا کتابیه الآیات و قال تعالی فاصحاب المیمنة ما اصحاب المیمنة واصحاب المشأمة ما اصحاب المشأمة عائشہ کہتی ہین حضرت کو تیمن ہر حال اپنے مین کیا طہور و کیا ترجل و تنعل پسند آتا تھا متفق علیہ دوسرا لفظ یہہ ہے کہ داہنا ہاتھہ حضرت صلعم کا واسطے طہور و طعام کے تھا اور بایان ہاتھہ واسطے خلا کے اور جو اذی ہو حدیث صحیح رواہ ابو داود وغیرہ باسناد صحیح ام عطیہ کہتی ہین حضرت نے عورتون کو غسل بنت مین حکم دیا کہ جانب یمین و مواضع وضو سے شروع کرین متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جب جوتا پہنے کوئی تم مین تو جانب راست سے پہنے اور جب

اوتارے تو جانب چپ سے اوتارے تاکہ یمنی پہننے مین اول اور اوتارنے مین آخر ہو
متفق علیہ حفصہ کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت دست راست کو واسطے طعام و شراب وثیاب
کے رکھتے اور دست چپ کو واسطے سوا ان کامون کے رواہ ابو داود وغیرہ ابوہریرہ
مرفوعاً کہتے ہین تم جب پہنو یا وضو کرو تو جوانب امین سے شروع کرو حدیث صحیح رواہ
ابو داود والترمذي باسناد صحيح انس کہتے ہین کہ حضرت نے منیٰ مین حلاق سے کہا
خذ اور اشارہ طرف جانب امین کے پھر ایسر کے کیا پھر وہ بال لوگون کو دینے لگے متفق علیہ
دوسری روایت مین یون ہے کہ ناول الحلاق شقه الايمن فحلقه پھر ابوطلحہ انصاری کو
بلاکر وہ بال دیدیئے ثم ناوله الشق الآخر فحلقه پھر وہ بال بھی اباطلحہ کو دیکر فرمایا
اقسمه بين الناس

باب بیان مین آداب اکل کے

اس باب مین کئی فصل ہین

فصل اول بیان مین تسمیہ کہنے کے اول طعام مین اور تحمید کرنے کے آخر مین عمر بن ابی سلمہ
کہتے ہین حضرت نے فرمایا بسم اللہ کہہ اور سیدہے ہاتھ سے کھا اور جو تجہسے قریب ہی اوس سے
کہا متفق علیہ عائشہ کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا تم مین جب کوئی کھائے تو بسم اللہ
کرے اگر بسم اللہ کرنا اول مین بھول جائے تو یون کہے بسم الله اوله وآخره رواه ابو داود
والترمذي وقال حديث حسن صحيح حدیث جابر مین فرمایا ہے آدمی جب اندر گھر کے آکر
اللہ کا ذکر وقت دخول و وقت طعام کے کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے لا مبيت لكم ولا عشاء
اور جبکہ وقت دخول کے ذکر نہین کرتا ہے تو کہتا ہے ادركتم المبيت اور جبکہ وقت طعام
کے ذکر نہین کرتا ہے تو کہتا ہے ادركتم المبيت والعشاء رواه مسلم حذیفہ کہتے ہین ہم جب
ہمراہ حضرت کے حاضر طعام ہوتے ہاتھ کھانے کو یہانتک کہ حضرت شروع کرتے اور اپنا
ہاتھ رکھتے نہ بڑہاتے ایکبار ہم طعام پر حاضر ہوے ایک دختر دوڑتی آئی گویا کوئی اوسکو
ڈھکیلا لاتا ہے وہ اپنا ہاتھ کھانے مین ڈالنے لگی حضرت نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک
گنوار آیا گویا کوئی اوسکو ڈھکیلے لاتا ہے اوسکا ہاتھ بھی پکڑ لیا فرمایا شیطان حلال کرلیتا ہے
اوس طعام کو جسپر اللہ کا نام نہ لیا جاوے وہ اس دختر کو لایا تاکہ استحلال طعام کرے مینے اسکا
ہاتھ پکڑ لیا پھر اس گنوار کو لایا کہ کھانا حلال کرے مینے اسکا ہاتھ بھی پکڑا والذي نفسي

بیدہ ان یدہ فی یدی مع ید ہما پھر بسم اللہ کرکے کھانا کھایا رواہ مسلم اس حدیث سے دو مسئلے نکلے ایک یہہ کہ جب میر مجلس شروع کرے تب حاضرین ہاتھہ ڈالین دوسرے یہہ کہ طعام غیر مسمی علیہ مین شیطان شریک ہوجاتا ہے آمیہ بن مخشی کہتے ہین حضرت بیٹھے تھے ایک مرد کھارہا تھا جب باقی نرہا طعام سے مگر ایک لقمہ تو اوسنے وہ لقمہ طرف دہان کے اوٹھاکر کہا بسم اللہ اولہ واخرہ حضرت ہنسے اور فرمایا اسکے ساتھہ شیطان کھارہا تھا جب اسنے ذکر اللہ کا کیا شیطان نے جو پیٹ مین گیا تھا قی کردیا رواہ ابوداود والنسائی عائشہ کہتی ہین حضرت چہہ اصحاب مین کھانا کھارہے تھے ایک اعرابی نے آکر دو لقمون مین سب صاف کردیا حضرت نے فرمایا اگر وہ بسم اللہ کہتا تو تم سب کو کفایت کرتا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح حدیث ابوامامہ مین آیا ہے کہ جب دسترخوان اوٹھایا جاتا حضرت فرماتے الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مستغنی عنہ ربنا رواہ البخاری حدیث معاذ بن انس مین فرمایا ہے جو شخص کھانا کھاوے اور یون کہے الحمد للہ الذی اطعمنی ہذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ تو اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاتے ہین رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن

فصل بیان مین عیب نکرنے طعام کے اور استحباب مین مدح طعام کے

ابوہریرہ کہتے ہین عیب نہ لگایا حضرت نے کسی کھانے کو کبھی اگر جی چاہا کھایا اگر ناپسند کیا چھوڑ دیا متفق علیہ حدیث جابر مین آیا ہے کہ حضرت نے سالن مانگا کہا ہمارے پاس نہین ہے مگر سرکہ اوسکو طلب کرکے کھانا شروع کیا اور فرمایا نعم الادام الخل نعم الادام الخل رواہ مسلم

فصل اس بیان مین کہ جو شخص طعام پر حاضر ہو اور روزہ دار ہو تو وہ کیا کہے

ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین جب بلایا جاوے کوئی تم مین یعنی طرف طعام کے تو قبول کرے پھر اگر صائم ہو تو دعا دے اور اگر مفطر ہو تو کھاوے رواہ مسلم

فصل وہ کیا کہے جسکے ساتھہ کوئی اور شخص طرف طعام کے لگجائے

حدیث ابومسعود بدری مین آیا ہے کہ ایک شخص نے کھانا طیار کرکے حضرت کو بلایا کھانا پانچ آدمیون کا تھا اونکے ساتھہ ایک اور شخص لگ لیا جب دروازے تک پہونچا حضرت نے کہا یہہ ہمارے ساتھہ لگ لیا ہے اگر تو اوسے اذن دے تو آوے ورنہ پھر جاوے اوسنے کہا مین اذن دیتا ہون متفق علیہ

فصل اس بیان مین کہ سامنے سے کھائے اور جو بری طرح سے کھائے اوسکو وعظ و ادب کرے

عمر بن ابی سلمہ کہتے ہین مین ایک لڑکا تھا گود مین حضرت کے میرا ہاتھہ رکابی مین ہر طرف دوڑتا تھا مجکو فرمایا اے لڑکے بسم اللہ کہہ اور سیدہے ہاتھہ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا متفق علیہ سلمہ بن اکوع کا لفظ یہہ ہے ایک شخص نے پاس حضرت کے بائین ہاتھہ سے کھایا فرمایا داہنے ہاتھہ سے کھا اوسنے کہا مین نہین کھا سکتا فرمایا تو نہین کھا سکتا نہین روکا اوسکو مگر کبر نے پہر وہ اوس ہاتھہ کو طرف دہن کے نہ اوٹھا سکا رواہ مسلم

فصل دو دانہ کہجور و نحو ہا کو ملا کر نہ کہائے جبکہ ہمراہ جماعت کے ہو مگر اونکے اذن سے

ابن عمر سے کہا حضرت نے منع فرمایا ہے اقران سے مگر یہہ کہ آدمی اپنے بھائی سے اذن لیلے متفق علیہ

فصل وہ کیا کرے اور کیا کرے جو کھاتا ہے اور اوسکا پیٹ نہین بھرتا

وحشی بن حرب کہتے ہین اصحاب حضرت نے کہا اے رسول خدا ہم کہاتے ہین ہمارا پیٹ نہین بھرتا فرمایا شاید تم الگ الگ کھاتے ہو کہا ہان فرمایا طعام پر تم جمع ہو جایا کرو اور اللہ کا نام لیا کرو تمکو اوسمین برکت ملیگی رواہ ابوداود

فصل حکم یہہ ہے کہ جانب رکابی سے کھائے وسط مین سے نکھائے اسکی دلیل وہی حدیث گزشتہ ہے کل مما یلیک متفق علیہ ابن عباس کا لفظ مرفوعا یہہ ہے برکت وسط طعام پر اوترتی ہے تم اوسکے کنارون سے کھاو وسط طعام سے نکھاو رواہ ابوداود والترمذی و قال حدیث حسن صحیح عبد اللہ بن بسر کہتے ہین حضرت کے پاس ایک طباق تھا اوسکو غرا کہتے تھے چار آدمی اوسکو اوٹھاتے جب نماز ضحی پڑہ چکے اوسکو لائے یعنی اوسمین ثرید تہا چارون طرف اوسکے بیٹھہ گئے جب لوگ زیادہ ہوگئے حضرت اکڑو بیٹھہ گئے ایک اعرابی نے کہا اے حضرت یہہ کیا نشست ہے فرمایا ان اللہ جعلنی عبدا کریما ولم یجعلنی جبارا عنیدا پہر فرمایا اسکے اردگرد سے کھاو اسکی چوٹی چھوڑ دو اسمین برکت ہوگی رواہ ابوداود باسناد جید

فصل اس بیان مین کہ تکیہ لگا کر کھانا مکروہ ہے

وہب بن عبد اللہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا مین تکیہ لگا کر نہین کھاتا رواہ البخاری خطابی نے کہا مراد تکیہ سے اس جگہہ مسند پر بیٹھکر کھانا ہے بلکہ مستعجلا کھائے نہ مستوطنا اور بقدر بلغہ کھائے انتہی کسی نے کہا مراد متکی سے مائل علی الجنب ہے بعض نے کہا مراد اتکاء سے

چار زانو بیٹھکر کھانا ہے ظاہر یہہ ہے کہ پشت کو مستند کرکے کھائے واللہ اعلم انس کہتے
ہین مینے حضرت کو دیکھا کہ جالس مقعی ہوکر تمر کھاتے تھے روا۱ہ مسلم مقعی وہ ہی جو دونون
سرین زمین پر چپکائے اور دونون ساق کھڑے رکھے ؎

فصل اس بیان مین کہ تین انگلیون سے کھانا اور اونکا چاٹنا مستحب ہی اور مسح اونکا قبل چاٹنے کی مکروہ ہی اور چاٹنا رکابی کا اور اوٹھالینا لقمہ ساقط کا اور کھالینا اوسکا مستحب ہے اور پونچھنا اونگلیون کا بعد چاٹنے کے ساعد و قدم وغیرہما سے جائز ہے

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہی جب کھائے کوئی تم مین کھانا تو مسح اصابع نکرے یعنی ہاتھ
نہ پونچھے اور نہ دہوئے یہانتک کہ اونکو چاٹے یا چٹا دے متفق علیہ کعب بن مالک کہتے ہین
مینے حضرت کو دیکھا کہ تین انگلیون سے کھاتے تھے جب کھا چکتے تو اونگلیان چاٹ لیتے
روا۱ہ مسلم جابر کا لفظ یہ ہے کہ حکم دیا حضرت نے لعق اصابع و صحفہ کا یعنی انگلی و رکابی کو
چاٹ لے اور فرمایا تم نہین جانتے کہ تمھارے کس طعام مین برکت ہی روا۱ہ مسلم دوسرا
لفظ انکا رفعاً یون ہے کہ جب گر جاے نوالہ ایک تمھارے کا تو اوسکو اوٹھا کر او رجو کچھہ
اوسمین لگا ہوا وسکو دور کرکے کھالے نوالے کو شیطان کے لیے نچھوڑے اور نہ ہاتھہ
اپنا مندیل یعنے رومال سے پونچھے یہانتک کہ اونگلیان چاٹے وہ نہین جانتا کہ کس طعام
مین اوسکے برکت ہے رواہ مسلم تیسرا لفظ اونکا رفعا یہہ ہے کہ شیطان حاضر ہوتا ہی پاس
ایک تمھارے کے نزدیک ہر شے کے یہانتک کہ حاضر ہوتا ہے نزدیک طعام کے سو جب
کسی کا لقمہ گر جائے تو اوسکو اوٹھا کر اور جو کچھہ اوسمین لگ گیا ہوا وسکو دور کرکے کھائے
شیطان کے لیے اوسکو نہ چھوڑے جب کھا چکے تو انگلیان چاٹ لے وہ نہین جانتا کہ
اوسکے کس کھانے مین برکت ہے رواہ مسلم انس کہتے ہین حضرت جب کھانا کھاتے تینون
انگلیان اپنی چاٹ لیتے اور ہمکو حکم دیا ہے کہ ہم رکابی کو چاٹین الحدیث رواہ مسلم جابر نے کہا
ہم زمانہ حضرت مین اسطرح کا کھانا نہین پاتے تھے مگر تھوڑا جب ہم کھانا پاتے ہمارے
پاس رومال نہ تھے مگر یہی کف دست و بازو ہمارے پھر ہم نماز پڑھتے اور وضو نکرتے

رواه البخاری

فصل بیان مین تکثیر ایدی کے طعام پر

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین کھانا دو کا کافی ہے تین کو اور کھانا تین کا کافی ہے چار کو متفق علیہ جابر کا لفظ رفعاً یہہ ہے کہ طعام واحد کافی ہے دو کو اور کھانا دو کا کافی ہے چار کو اور کھانا چار کا کافی ہے آٹھہ کو رواہ مسلم غزالی کہتے ہین آداب طعام سات ہین ایک یہہ کہ طعام بعد حلال ہونے کے فی نفسہ طیب بھی ہو کسب کی راہ سے موافق سنت و ورع کے اور کسی وجہ مکروہ شرعی سے یا بطور ہوای و مداہنت کے مکتسب نہو اللہ نے حکم اکل طیب کا دیا ہے اکل بالباطل سے منع فرمایا ہے طعام کا طیب حلال ہونا منجملہ فرائض واصول دین کے ہے اسی لیے بعض سلف نے کہا ہے الاکل من الدین قال تعالی کلوا من الطیبات واعملوا صالحا دوسرے یہہ کہ قبل طعام کے ہاتھہ دہوئے اس سے نفی فقر ہوتی ہے اور اقرب الی النظافۃ والنزاہۃ ہے تیسرے یہہ کہ کھانے کو دسترخوان پر رکھے وہ سفرہ زمین پر ہو کہ یہہ اقرب بفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اسمین تواضع نکلتی ہے انس کہتے ہین حضرت نے کبھی خوان وسکرجہ مین نہین کھایا بعض نے کہا ہے کہ چار چیزین بعد حضرت کے حادث ہوئی ہین موائد ومناخل واشنان وشبع چوتھے یہہ کہ جلسہ سفرہ مین ایک حالت رہے حضرت کبھی جاثی علی الرکب ہوتے اور ظہر قدمین پر بیٹھتے اور کبھی پای راست کھڑا کرتے اور پای چپ پر بیٹھتے پانچوین یہہ کہ نیت قوت کی طاعت خدا پر کرے قاصد تلذذ وتنعم بالاکل کا نہو چھٹے یہہ کہ راضی بماحضر ہو طلب مین نعم وزیادت وانتظار سالن وکراست نان کی کوشش نکرے ساتوین یہہ کہ مجتہد ہو تکثیر ایدی مین گو اپنے ہی اہل و ولد کیون نہون حضرت نے فرمایا ہے تم جمع ہو اپنے کھانے پر تمکو اوسمین برکت ہوگی انس کہتے ہین حضرت تنہا نہ کھاتے تھے آداب حالت اکل یہہ ہین کہ اول بسم اللہ کہے آخر مین الحمد للہ کہے اور اگر ہر لقمہ پر بسم اللہ کہے تو اور بھی اچھا ہے دست راست سے کھاے ابتدا واختتام نمک سے کرے لقمہ چھوٹا ہو خوب چبا کر کھاے جب نگل چکے تب دوسرا لقمہ اوٹھاے کسی طعام کی ذم نکرے سامنے سے نوالہ لے نہ اوپر سے اور نہ اطراف رکابی سے چھرے سے کاٹ کر نہ کھاے دانتون سے نوچکر کھاے روٹی پر رکابی نرکھے روٹی سے ہاتھہ نہ پونچھے طعام گرم مین پھونک نمارے کھجور وغیرہ کھاے

تو عدد طاق کا خیال رکھے سات عدد یا گیارہ یا اکیس اثناء طعام مین بار بار پانی نہ پیے مگر جبکہ نوالہ پھنس جاے یہہ امر طب مین بھی مستحب ہی اور دباغ معدہ ہی پیٹ بھرنے سے پہلے رک جاے انگلیان چاٹ کر ہاتھہ رومال سے پونچھے ریزہای طعام چنکر کھالے پھر خلال کرے دل سے اللہ کا شکر طعام پر بجالاے طعام کو اوسکی نعمت جانے قال تعالی کلوا من طیبات ما رزقناکم واشکروا للہ اگر رزق حلال کھاے تو یون کہے اللھم اطعمنا طیبا واستعملنا صالحا اور اگر طعام شبہہ ہو تو یون کہے الحمد للہ علی کل حال اللھم لا تجعلہ قوۃ لنا علی معصیتک بعد طعام کے سورۂ اخلاص و لایلاف پڑھے اگر دوسرے کا طعام کھائے تو کہے اللھم اکثر خیرہ و بارک لہ فیما رزقتہ و یسر لہ ان یفعل فیہ خیرا و قنعہ بما اعطیتہ واجعلنا و ایاہ من الشاکرین اور اگر نزدیک کسی قوم کے افطار کرے تو کہے افطر عندکم الصائمون و اکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ جو رزق شبہہ کا کھایا ہے اوسپر بہت استغفار کرے غمگین ہو آنسو بہائے یہہ آنسو حرّ نار کو بجھادینگے حضرت نے کہا ہے کل لحم نبت من حرام فالنار اولی بہ و لیس من یاکل و یبکی کمن یاکل و یلھو پھر ادعیۂ بعد طعام پڑھے آداب اکل مع الجماعۃ یہہ ہین کہ جب کوئی مستحق التقدیم موجود ہو جیسے کبیر السن یا زائد الفضل تو ابتداء الطعام نکرے ہان اگر خود ہی متبوع و مقتدی بہ ہے تو پھر زیادہ اونکو منتظر نرکھے دوسرے یہہ کہ وقت کھانیکے خاموش نرہے کہ یہہ سیرت عجم سے ہے بلکہ اچھی بات کرے حکایات صالحین کی بابت اطعمہ وغیرہ کے بیان کرے تیسرے یہہ کہ جو شخص رفیق قصعۂ طعام ہو اوس سے زیادہ نکھاے چوتھے یہہ کہ مطابق عادت کے کھاے کسی کے دیکھنے سے ترک شی مشتہی نکرے کہ یہہ تصنع ہے پانچوین یہہ کہ دہونا ہاتھہ کا سیلابچی مین لاباس بہ ہے اگر غیر سیلابچی سامنے لاے تو واسطے اکرام کے قبول کرے حکایت ہارون رشید نے ابو معاویۂ ضریر کی دعوت کی تھی خود طشت لاکر اونکے ہاتھہ دھلاے جب کھاچکے کہا تمنے جانا کہ تمھارے ہاتھہ کسنی دھلاے کہا نہین کہا امیر المؤمنین نے کہا یا امیر المؤمنین اکرمت العلم واجللتہ فاجلک اللہ واکرمک کما اجللت العلم و اھلہ اور اگر سب ملکر ہاتھہ ایک طشت مین دہوئین تو یہہ اقرب بتواضع و ابعد ہے طول انتظار سے چھٹے یہہ کہ نظر طرف اصحاب کے نکرے کہ کون کیونکر کھاتا ہے کہ وہ شرما جائین ساتوین یہہ کہ کھانے مین کوئی کام گھن کا نکرے اور نہ کوئی

بات کمن کی ذکر کرے **ف** تقدیم طعام مین طرف اخوان کے فضل کثیر ہے ہر نفقے کا
حساب ہوگا مگر وہ نفقہ جو اخوان پر طعام مین کیا ہے **حکایت** بعض علما خراسان سامنے
اخوان کے بہت سا کھانا رکھتے تھے جو وہ نکھا سکین کہتے تھے ہمکو حضرت سے پہونچا ہے
کہ جب اخوان ہاتھ اپنے طعام سے اوٹھا لیتے ہین تو جو شخص زیادہ کھاتا ہے اوسکا حساب
نہین ہوتا اسلیے مین دوست رکھتا ہون کہ بچا کھچا کھانا مین کھاؤن حدیث مین آیا ہے
لایحاسب العبد علی ما یاکلہ مع اخوانہ بعض سلف ہمراہ جماعت کے زیادہ کھاتے
اور تنہا کم کھاتے حضرت نے فرمایا ہے خیرکم من اطعم الطعام کسی کے گھر وقت کھانیکا
تاک کر جانا منہی عنہ ہے قال تعالی لا تدخلوا بیوت النبي الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر
ناظرین اناہ یعنی منتظرین حینہ ونضجہ اسی طرح بے بلائے کسی کے طعام پر جانا فسق
وحرام ہے مگر یہہ کہ وہ اذن دیدے ہان اگر بھوکا ہے اور بقصد طعام کسی دوست کے
گھر گیا ہے کہ وہ اسکو کھانا کھلاسے تو لاباس بہ ہے حضرت وابوبکر وعمر ابوالہیثم وابوایوب
انصاری کے گھر گئے تھے اسی کھانے کے قصد سے یہہ سب بھوکے تھے ایسی صورتمین
داخل منزل اخوان ہونا اعانت ہے حیازت ثواب پر وھي عادۃ السلف عون مسعودی
کے تین سو ساٹھ دوست تھے وہ سال تمام تک ہر ایک کے گھر ایکدن جاکر کھانا کھاتے
ایک دوسرے بزرگ کے تیس دوست تھے وہ ہر ماہ تک اونکے گھر کھاتے ایک تیسرے
بزرگ کے سات دوست تھے وہ ہفتہ اونکے یہان پورا کرتے بلکہ اگر دوست غائب ہو
اور اوسکی رضامندی معلوم ہے تو بلا اذن بھی اوسکے گھر سے بقدر کفایت لیکر کھا سکتا ہے
اور بصورت عدم رضا کے ایسا کھانا مکروہ ہے قال تعالی او صدیقکم محمد بن واسع اور
اونکے اصحاب گھر مین حسن کے آتے اور جو پاتے بغیر اذن کے کھا لیتے حسن اگر یہہ حال
معلوم کرکے بہت خوش ہوتے اور کہتے ھکذا کنا **حکایت** ایک قوم گھر مین سفیان ثوری
کے گئی دروازہ کھولا دسترخوان بچھا کر کھانے لگے اتنے مین سفیان آئے کہا ذکرتمونی
اخلاق السلف ھکذا کانوا **حکایت** بعض تابعین کے پاس ایک قوم آئی اونکے پاس کچھہ
نتھا جو کھلاتے وہ گھر مین بعض اخوان کے گئے اوسکو نہ پایا دیکھا کہ دیگچی سالن کی اور
روٹیان پکی ہوئی رکھی ہین اوٹھا لائے اور مہمانون کو کھلادین جب گھر والا آیا تو اوسنے
کھانا نکھا پوچھا کہا فلان شخص آکر لیگیا کہا بہت اچھا کام کیا جب ملاقات ہوئی کہا یا اخي

ان عاد وافعل یہہ آداب ہین دخول کے رہے آداب تقدیم سکے سو ترک تکلف ہی جو
موجود ہو وہ سامنے لاکر حاضر کردے اور اگر نہو تو قرض لیکر نہ کھلاے اور اگر کچھہ حاضر ہی
لیکن خود اوسکی حاجت رکھتا ہے اور دل کھلانے کو نہین چاہتا ہے تو پھر کچھہ حاجت تقدیم
کی نہین ہے **حکایت** ایک زاہد کے پاس ایک شخص آیا یہہ کھا رہا تھا کہا لولا انی اخذتہ
بدین لاطعمتک بعض سلف نے کہا ہے تکلف یہہ ہے کہ جو تو کھاتا ہے اوس سے زیادہ
جودت وقیمت مین دوسرے کو کھلائے فضیل نے کہا ہے ایک وجہ تقاطع کی یہہ بھی ہے
کہ واسطے دوسرے کے تکلف کیا جاتا ہے اسلیے پھر وہ دوبارہ پاس اوسکے نہین جاتا
بعض نے کہا میرے پاس کوئی آوے کچھہ پروا نہین ہے مین کسی کے لیے تکلف نہین
کرتا اگر تکلف کرون تو پھر آنا اوسکا مجکو ناگوار ہو ایک تکلف یہہ بھی ہے کہ جو کچھہ گھر مین ہو
سب سامنے لاکر رکھدے عیال کو ایذا دے **حکایت** ایک شخص نے علی مرتضی کی دعوت
کی فرمایا تین شرط سے منظور ہے ایک یہہ کہ بازار سے کچھہ نہ منگا دوسرے یہہ کہ جو گھر مین
ہو وہی سامنے لاکر رکھہ تیسرے یہہ کہ عیال کو تکلیف نہ دے **حکایت** بعض لوگ پاس جابر
بن عبداللہ کے گئے اونھون نے روٹی سرکہ لاکر سامنے رکھدیا اور کہا لولا انا نہینا عن
التکلف لتکلفت لکم سلمان کہتے ہین حضرت نے ہمکو حکم دیا ہے کہ ہم واسطے مہمان کے تکلف
نکرین جو موجود ہو وہ حاضر کردین **حکایت** حضرت یونس علیہ السلام کے پاس کچھہ لوگ
آے اونھون نے ٹکڑے روٹی کے اور ساگ لاکر سامنے اونکے رکھدیا کیونکہ وہ اسی ساگ کی
زراعت کرتے تھے پھر کہا کلوا لولا ان اللہ لعن المتکلفین لتکلفت لکم انس بن مالک وغیرہ
صحابہ خشک ٹکڑے روٹی کے اور تمر ردی سامنے لاکر رکھدیتے اور کہتے ہم نہین جانتے کہ کون
گناہ مین زیادہ ہے وہ شخص جو اسکو حقیر جانتا ہے یا وہ شخص جو ماحضر کو حقیر سمجھکر پیش نہین کرتا
دوسرا ادب یہہ ہے کہ زائر مزور سے فرمایش کسی چیز کی بعینہ نکرے بلکہ اگر مزور اوسکو درمیان
دو شی کے مخیر کرے تو یہہ آسان شی کو اختیار کرے سنت یہی ہے تیسرا ادب یہہ ہی کہ مزور
زائر سے التماس اچھی طرح پر کھانے کا کرے تاکہ وہ خوش ہو اسمین اجر وفضل جزیل ہی چوتھا ادب
یہہ ہے کہ اوس سے نہ پوچھے کہ تم کھانا کھاوگے یا نہین بلکہ کھانا لاکر رکھدے وہ اگر کھاے
بہتر ورنہ اوٹھا لیجاے اسکے بعد غزالی نے آداب ضیافت کے لکھے ہین نیچے ہر ادب کے
آداب مذکورہ سے بسط بسیط کیا ہی

باب۱۲ بیان مین آداب شرب کے

اس باب مین کئی فصلین ہین

فصل بیان مین تین سانس لینے کے باہر برتن سے اور کراہت تنفس کی اندر برتن کے اور استحباب اور ارتناء کا امین فالامین پر بعد مبتدی کے

انس کہتے ہین حضرت تین بار سانس لیتے تھے پانی پینے مین متفق علیہ نووی نے کہا یعنی یتنفس خارج الاناء ابن عباس نے مرفوعا کہا ہے تم مت پیو ایکبار مین جیسے اونٹ پیتا ہے ولکن پیو دو بار تین بار مین اور بسم اللہ کہو جب پیو اور حمد کرو جب پی چکو رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ابو قتادہ کا لفظ رفعاً یہہ ہے نہی فرمائی ہے سانس لینے سے اندر برتن کے متفق علیہ نووی نے کہا یعنی یتنفس فی الاناء انس کہتے ہین حضرت کے پاس دودہ پانی ملا ہوا لایا گیا یعنی لسی آپ کے داہنی طرف ایک اعرابی تہا اور بائین طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے آپنے پیکر اوس اعرابی کو دیا اور فرمایا الایمن فالایمن متفق علیہ حدیث سہل بن سعد قصہ غلام مین گزر چکی ہے کہ وہ جانب یمین پر اور اشیاخ جانب یسار پر تھے کہ اوسنے کہا تہا لا اوثر بنصیبی منک احدا وہ ابن عباس تھے

فصل اس بیان مین کہ دہان مشک وغیرہ سے پینا مکروہ تنزیہی ہے نہ حرام

حدیث ابو سعید خدری مین رفعاً آیا ہے کہ حضرت نے نہی کی ہے اختناث اسقیہ سے یعنی مشک کا منہہ کھولکر اوس سے پینا متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے نہی فرمائی ہی دہان مشک و ڈولچی سے متفق علیہ کبشہ بنت ثابت خواہر حسان بن ثابت کہتے ہین حضرت میرے گھر مین آے ایک ڈولچی لٹکتی تھی اوسکے منہہ سے کھڑے ہوکر پانی پیا مینے اوٹھکر اوسکا منہہ کاٹ کر رکھا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح یہہ قطع کرنا واسطے حفظ موضع فم نبوی کے تھا بغرض تبرک لینے کے اور اسلیے کہ ابتذال سے محفوظ رہے ہر کوئی اپنا منہہ اوسپر نہ لگاے یہہ حدیث محمول ہے بیان جواز پر اور دونون احادیث سابق واسطے بیان اکمل و افضل کے تھین قالہ النووی

فصل پانی مین پھونک مارنا مکروہ ہے

ابو سعید خدری کہتے ہین نہی کی ہے حضرت نے پھونک مارنے سے پانی مین ایکمرد نے کہا

اگر برتن مین کوئی تنکا وغیرہ ہو تو پھر کیا کرے فرمایا اوسکو گرا دے کہا مین ایک سانس مین سیراب نہین ہوتا ہون فرمایا پیالے کو اپنے دہن سے الگ کرلے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابن عباس کا لفظ یہ ہی کہ نہی فرمائی ہی حضرت نی سانس لینے سے اندر برتن کے اور پھونک مارنے سے اندر اوسکے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح ۞

فصل اس بیانمین کہ کھڑی ہوکر پانی پینا جائز ہی اور بیٹھ کر پینا اکمل و افضل ہے

اس باب مین حدیث گذشتہ گذر چکی ابن عباس کہتے ہین مینے حضرت کو زمزم سے پانی پلایا آپنے کھڑے ہوکر پیا متفق علیہ نزال بن سبرہ کہتی ہین علی مرتضی باب الرحمۃ پر آئی کھڑے ہوکر پانی پیا کہا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ فعل کما رایتمونی فعلت رواہ البخاری ابن عمر کا لفظ یہہ ہی ہم عہد حضرت مین کھاتے چلتے کھڑے پانی پیتے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین مینے حضرت کو پانی پیتے دیکھا کھڑی اور بیٹھے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح انس کا لفظ یہہ ہی منع کیا ہی حضرت نے اس بات سے کہ آدمی کھڑی ہوکر پیے قتادہ کہتے ہین مینے انس سے پوچھا بھلا کھانا کھای کہا یہہ اور بھی بدتر او راخبث ہی رواہ مسلم دوسر الفظ انکا یہہ ہی کہ زجر کیا کھڑے ہوکر پینے سے ابوہریرہ کا لفظ رفعا یون ہی کہ نہ پیے کوئی تم مین پانی کھڑے ہوکر اور اگر بھولے سے پی لیا ہے تو قی کر ڈالے رواہ مسلم

فصل اس بیان مین کہ ساقی قوم سب کے بعد پیے

حدیث ابی قتادہ مین رفعا آیا ہے ساقی القوم آخرہم یعنی شربا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح

فصل اس بیان مین کہ پینا پانی وغیرہ کا ساری پاک برتنون مین سوای چاندی سونی کی جائز ہی اور نہر وغیرہ سی موںہہ لگا کر بے برتن و ہاتھہ لگانی کے پینا بھی جائز ہے اور استعمال کرنا ظروف زر و سیم کا شرب و اکل مین و طہارت و سائر وجوہ استعمال مین حرام ہے

انس کہتے ہین وقت نماز کا آیا جو لوگ گھرون سے نزدیک تھے وہ اوٹھہ کھڑے ہوے ایک قوم باقی رہ گئی حضرت کے پاس ایک مخضب پتھر کا لاے وہ چھوٹا تھا اوسمین ہاتھہ نہ جاسکتا تھا ساری قوم نے وضو کر لیا پوچھا تم کتنے تھے کہا اسی سے زیادہ متفق علیہ وہذہ روایۃ البخاری

مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ مانگا حضرت نے ایک برتن پانی کا پس لائے پاس حضرت کے ایک پیالہ اوتھلا اوسمین ذرا سا پانی تھا حضرت نے اپنی اُنگلیان اوسکے اندر رکھدین انس کہتے ہین مین پانی کو دیکھتا تھا کہ درمیان سے اُنگلیون کے مثل چشمہ کے جاری تھا مینے اندازہ وضو کرنے والون کا کیا وہ لوگ ستر اسّی کے بیچ مین تھے عبد اللہ بن زید کہتے ہین آئے پاس ہمارے حضرت ہم اونکے لیے ایک پیالہ پانی کا لائے وہ صفر یعنی نحاس کا تھا حضرت نے اوس سے وضو کیا رواہ البخاری معلوم ہوا کہ تانبے کے برتن سے وضو کرنا درست ہے جابر کہتے ہین حضرت ایک مرد انصاری کے پاس آئے آپ کی ہمراہ ایک اور صحابی تھے فرمایا تیرے پاس اگر باسی پانی مشک مین ہو تو خیر ورنہ ہم اور پانی پی لین رواہ البخاری حذیفہ کہتی ہین منع کیا ہے ہمکو حضرت نے حریر و دیباج و شرب سے آوند زر و سیم مین اور فرمایا ہے لھم فی الدنیا وھی لکم فی الاٰخرۃ متفق علیہ ام سلمہ کا لفظ یہہ ہے حضرت نے کہا جو شخص پیتا ہے برتن مین چاندی سونے کے وہ اوتارتا ہے اپنے پیٹ مین آگ جہنم کی متفق علیہ مسلم کا لفظ یہہ ہے جو شخص کھاتا یا پیتا ہے آوند زر و سیم مین وہ اوتارتا ہے اپنے پیٹ مین آگ جہنم کی ان احادیث مین فقط نہی اکل و شرب کی ظروف زر و سیم مین ہے اہل حدیث اسی طرف گئے ہین لکن فقہاء قیاساً بقیہ استعمالات سے بھی مانع ہوئے ہین غزالی کہتے ہین ادب شرب یہہ ہے کہ کوزے کو داہنے ہاتھ مین لیکر بسم اللہ کہکر پیے پانی کو مص کرے نہ عب یعنی تھم تھم کر پیے یکبارگی غٹ غٹ نکر جاے کہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہے اور کھڑے ہوکر اور لیٹ کر نہ پیے عذر کی بات اور ہے پیندے کو نظر کرے کہ وہ ٹپکتا نہو اور پینے سے پہلے اسکو دیکھ لے اوسکے اندر ڈکار نہ لے حضرت بعد شرب کے یہہ دعا پڑھتے تھے الحمد للہ الذی جعلہ عذباً فراتاً برحمتہ ولم یجعلہ ملحاً اجاجاً بذنوبنا پھر غزالی نے کہا ہے کہ سب آداب شرب و اکل کے جو اخبار و آثار مین آئے ہین قریب بیس ادب کے ہین

باب ب بیان مین لباس کے

اس باب مین کئی فصلین ہین

فصل اس بیان مین کہ سفید کپڑا پہننا مستحب ہے اور سرخ و سبز و سیاہ کپڑا پہننا جائز ہے

روئی و کتان و بال و صوف وغیرہا کا کپڑا پہننا درست ہے مگر حریر کا

قال اللہ تعالی یا بنی ادم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوءٰتکم وریشا ولباس التقوی ذلک خیر

وقال تعالی وجعل سرابیل تقیکم الحر وسرابیل تقیکم بأسکم وقال تعالی قل من حرم زینة الله
التي اخرج لعباده ابن عباس مرفوعا کہتے ہین تم پہنو کپڑے سفید کہ وہ بہتر جامہ تمہارا ہے
اور کفن کرو اوسمین اپنے مردون کو رواہ ابو داود والترمذي وقال حدیث حسن صحیح
ابن عمر کا لفظ رفعا یون ہی پہنو سفید کہ وہ اطہر واطیب ہی اور کفن کرو اوسمین مردون کو رواہ
النسائي والحاکم وقال حدیث حسن صحیح براء ابن عازب کہتے ہین رسول خدا میانہ قد تھے
دیکھا مینے اونکو حلہ سرخ مین نہین دیکھی مینے کوئی شی بہتر اونسے متفق علیہ وہب بن عبد الله
نے کہا مینے حضرت کو ابطح مین ایک قبہ سرخ چرمین مین دیکھا حضرت ایک حلہ سرخ پہنے ہوے باہر
آے گویا مین طرف سفیدی ہردو ساق حضرت کے نظر کر رہا ہون الحدیث متفق علیہ
ظاہر لفظ یہہ ہی کہ جامہ مذکور بالکل سرخ تھا اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ سرخ دہاری دار تھا
رفاعہ تمیمی کا لفظ یہہ ہی کہ دیکھا مینے حضرت کو اور آپ کے اوپر دو جامہ سبز تھی رواہ
ابو داود والترمذي باسناد صحیح جابر نے کہا حضرت دن فتح کے مکے مین داخل ہوئی ایک
دستار سیاہ باندہی تھی رواہ مسلم عمرو بن حریث کہتے ہین گویا مین حضرت کو دیکھ رہا ہون آپ پر
ایک عمامہ سیاہ ہی جسکے دونون طرف کو درمیان دونون دوش کے لٹکا رکھا تھا رواہ مسلم
دوسری روایت مین یون ہے خطبہ پڑہا حضرت نے اور آپ پر عمامہ سیاہ تھا عائشہ کہتی ہین
مکفون ہوے حضرت تین سفید کپڑون مین روئی کے جو قریہ سحول کی بنی ہوئی تہی اونمین قمیص
تھا نہ عمامہ متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہہ ہی کہ نکلے حضرت ایکدن مرط مرحل سیاہ بالون کی پہنے
ہوئے رواہ مسلم مرط کہتے ہین کسا یعنی کمل کو مرحل وہ ہی جسمین صورت رحال ابل کی ہو مغیرہ
بن شعبہ کا لفظ یہہ ہی مین ایک رات ہمراہ حضرت کے تہا رستہ مین آپ ایک جبہ صوف پہنے تھے
واسطے وضو کے ہاتھ آستین کے اندر سے نکالا متفق علیہ دوسری روایت مین یون ہی وعلیہ
جبة شامیة ضیقة الکمین تیسری روایت مین آیا ہی کہ یہہ قضیہ غزوہ تبوک مین تھا

فصل اس بیان مین کہ قمیص پہننا مستحب ہے

ام سلمہ کہتی ہین احب ثیاب حضرت کو قمیص تھا رواہ ابو داود والترمذي وقال حدیث حسن

فصل اس بیان مین کہ طول قمیص و آستین و ازار وطرف عمامہ کا کتنا چاہئی

اور لٹکانا انکا بطور خیلاء حرام ہے اور بغیر خیلاء کی مکروہ ہے

اسماء بنت یزید نے کہا آستین قمیص حضرت کے پہونچے تک تھی رواہ ابوداود والترمذي
وقال حدیث حسن ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو کوئی کھینچیگا جامہ اپنا اترا کر نظر
نکریگا اللہ طرف اوسکے دن قیامت کو ابوبکر نے کہا ای رسول خدا میری ازار ڈھیلی ہوکر
لٹک پڑتی ہے مگر یہہ کہ مین اوسکی خبر رکھا کرون فرمایا انك لست ممن یفعله خیلاء رواہ
البخاري وروی مسلم بعضه ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہہ ہی اللہ نظر نہین کرتا طرف اوس شخص
کے جو کھینچتا ہی ازار اپنی بطر سے متفق علیہ دوسر الفظ انکا یہہ ہی جو ازار نیچی ہے کعبین سے
وہ نار مین ہی رواہ البخاري ابوذر کا لفظ یہہ ہی حضرت نے کہا تین آدمی ہین جن سے اللہ دن
قیامت کو بات نکریگا اور نہ اونکی طرف دیکھیگا اور نہ اونکو پاک کریگا بلکہ اونکے لیے عذاب
الیم ہوگا اسکو تین بار فرمایا ابوذر نے کہا وہ ستیاناس ہوی وہ کون ہین ای رسول خدا فرمایا مسبل و منان او منفق
سلعہ بحلف کاذب رواہ مسلم دوسری روایت مین مسبل ازار آیا ہی ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہی الاسبال فی الازار
والقمیص والعمامة الحدیث رواہ ابوداود والنسائي باسناد صحیح حضرت نی جابر بن سلیم سے کہا تہا ارفع
ازارك الی نصف الساق فان ابیت فالی الکعبین وایاك واسبال الازار فانها من المخیلة وان اللہ لا یحب المخیلة رواہ
ابوداود بطوله والترمذي وقال حدیث حسن صحیح ابوہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نماز پڑہتا تہا ازار لٹکائی ہوے
حضرت ﷺ نے اوس سے فرمایا جا وضو کر اوسنے جا کر وضو کیا ایک مرد نے کہا آپنے اوس سے وضو کو فرما کر سکوت کیا کہا وہ نماز پڑہتا تہا
اور مسبل ازار تہا اللہ نماز مسبل ازار کی قبول نہین کرتا ہی رواہ ابوداود باسناد صحیح علی شرط مسلم
حدیث طویل قیس بن بشر مین ابوالدرداء سے آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا نعم الرجل خریم الاسدی
لولا طول جمته واسبال ازارہ جب یہہ بات خریم کو پہونچی اوسی دم چھری لیکر بال سر کے
کان تک چھوڑ کر باقی کاٹ ڈالے اور ازار نصف ساق تک کرلی رواہ ابوداود باسناد حسن
ابوسعید خدری کا لفظ یہہ ہی حضرت نے فرمایا ازرة المؤمن الی نصف الساق ولا حرج او لا
جناح فیما بینه وبین الکعبین وما کان اسفل من الکعبین فهو فی النار رواہ ابوداود
باسناد صحیح ابن عمر کہتے ہین میرا گذر حضرت پر ہوا میری ازار مین استرخا تہا مجکو فرمایا ای عبداللہ
اپنی ازار اونچی کر مینے اونچی کی کہا اور پہر اور اونچی کی مین ہمیشہ اب تک اوسکا قصد کیا کرتا ہون
یعنی خیال رکھتا ہون کہ نیچی نہو جاے کسی نے کہا کتنے تک اونچی کی کہا انصاف ساقین تک
رواہ مسلم دوسر الفظ انکا یہہ ہی کہ جب حضرت نے فرمایا من جر ازارہ خیلاء لم ینظر اللہ
الیه یوم القیامة تو ام سلمہ نے کہا عورتین اپنے دامن سے کیا معاملہ کرین فرمایا ایک بالشت

لٹکائین کہا اونکے پاؤن کھلے رہینگے فرمایا ایک گز یعنی ہاتھ بھر لٹکائین اس سے زیادہ نکرین
رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح

فصل اس بیان مین کہ ترفع لباس کا براہ تواضع ترک کرنا چاہئے

اسکا ذکر باب خشونت عیش مین کچھہ گزر چکا ہی انس سے کہا حضرت نے فرمایا ہی جسنے ترک کیا لباس کو واسطے خاکساری کے اللہ کے لیے اور وہ قدرت رکھتا ہی اوسپر تو بلائیگا اللہ اوسکو دن قیامت کے سامنے خلائق کے یہانتک کہ اختیار دیگا اوسکو کہ جونسا حلہ ایمان چاہے پہنے رواہ الترمذي وقال حديث حسن

فصل اس بیان مین کہ توسط کرنا لباس مین مستحب ہی تا اقتصار نکرے جس سے اوسکو عیب لگے بغیر حاجت و مقصود شرعی کے

حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین فرمایا ہی اللہ دوست رکھتا ہی اس بات کو کہ دیکھے اثر اپنی نعمت کا اپنے بندے پر رواہ الترمذي وقال حديث حسن

فصل اس بیان مین کہ لباس حریر پہننا اور اوسپر بیٹھنا اور اوس سے تکیہ لگانا مردون پر حرام ہی اور عورتونکو جائز ہے

عمر بن خطاب مرفوعا کہتے ہین تم مت پہنو ریشم جو کوئی اوسکو دنیا مین پہنتا ہی وہ آخرت مین اوسکو نہ پہنے گا متفق علیہ دوسر الفظ انکا رفعا یہ ہی ریشم وہ شخص پہنتا ہی جسکا حصہ آخرت مین نہین ہے متفق علیہ انس کا لفظ رفعا یہ ہی جس نے پہنا ریشم دنیا مین وہ نہ پہنے گا اوسکو آخرت مین متفق علیہ علی مرتضی کہتے ہین مینے حضرت کو دیکھا کہ حریر کو دست راست مین اور سونے کو دست چپ مین لیکر فرمایا کہ یہہ دونون حرام ہین ذکور امت میری پر رواہ ابوداود باسناد حسن ابو موسی اشعری کا لفظ مرفوع یہہ ہی حرام ہی پہننا ریشم اور سونے کا ذکور امت میری پر اور حلال ہی اونکی عورتون کو رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح حذیفہ کہتے ہین منع کیا ہم کو حضرت نے پہننے ریشم و دیباج سے اور یہہ کہ بیٹھین ہم اوسپر رواہ البخاري فرش ریشمین پر بیٹھنا بھی حرام ہے

فصل جسکو خارش ہو اوسکو پہننا ریشم کا جائز ہے

انس کہتے ہین رخصت دی ہی حضرت نے زبیر و عبد الرحمن بن عوف کو لبس حریر مین بسبب خارش کے متفق علیہ

فصل بچھانے سے پوست چیتے کے اور اوسپر سوار ہونے سے نہی آئی ہی

معاویہ نے رفعا کہا ہی تم سوار نہو خز و نمار پر حدیث حسن رواہ ابوداود وغیرہ باسناد حسن ابو الملیح عن ابیہ کہتے ہین نہی فرمائی ہی پوست سے درندون کے رواہ ابوداود والترمذي والنسائي

باسانید صحاح ترمذی کا لفظ یہہ ہی نہی کی ہی فرش جلود سباع سے

فصل جب نیا جوتا یا کپڑا پہنے تو کیا کہے

ابو سعید خدری نے کہا حضرت جب نیا کپڑا پہنتے اوسکا نام لیتے عمامہ یا قمیص یا ردا اور کہتے اللهم لك الحمد انت كسوتنيه اسألك خيره وخير ما صنع له واعوذ بك من شره وشر ما صنع له رواه ابوداود والترمذي وقال حديث حسن

فصل ابتدا کرنا جانب راست سے کپڑا پہننے مین مستحب ہی

اس باب کے احادیث مقصودہ صحیحہ پہلے گذر چکے ہین

باب ۵۰ بیان مین آداب خواب و اضطجاع کے

اس باب مین فصول ہین

فصل بیان مین سونے اور لیٹنے کے

برا ابن عازب کہتے ہین حضرت جب اپنے بستر پر آتے شق ایمن پر سوتے پہر کہتے اللهم اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك وفوضت امري والجأت ظهري اليك رغبة ورهبة اليك لا ملجأ ولا منجى منك الا اليك امنت بكتابك الذي انزلت ونبيك الذي ارسلت رواه البخاري بهذا اللفظ في كتاب الادب من صحيحه دوسرا لفظ انکا یہہ ہی کہ حضرت نے مجھسے کہا تو جب اپنی بستر پر آے نماز کا سا وضو کر پہر داہنی جانب پر سو اور کہہ اللهم الخ پہر کہا کہ اس دعا کو آخر قول کر متفق علیہ عائشہ کہتی ہین حضرت رات کو گیارہ رکعت پڑہتے جب فجر ہوتی دو رکعت خفیف پڑہ کر شق ایمن پر لیٹ رہتے مؤذن آکر اوٹھاتا متفق علیہ حذیفہ کا لفظ یہہ ہی رات کو جب بستر پر جاتے ہاتھہ نیچے گال کے رکھکر کہتے اللهم باسمك اموت واحيي جب جاگتے کہتے الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا واليه النشور رواه البخاري یعیش بن طخفہ غفاری نے کہا ہی مین مسجد مین پیٹ کے بل پڑا سوتا تہا ایک مرد نے اپنے پاون سے مجکو ہلایا اور کہا اس طرح لیٹنے کو الله دشمن رکھتا ہی مینے جو دیکہا تو حضرت تھے رواه ابوداود باسناد صحیح حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہی جو شخص لیٹا اور اوسنے الله کا ذکر نہ کیا اوسپر الله کی طرف سی نقص ہوگا رواه ابوداود باسناد حسن

فصل لیٹنا پشت پر اور رکھنا ایک پاؤن کا دوسرے پاؤن پر جبکہ ڈر کھلنے

ستر کا نہو جائز ہے اسی طرح بیٹھنا چار زانو اور محتبی ہوکر درست ہے

عبداللہ بن زید کہتے ہین مینے حضرت کو مسجد مین دیکھا کہ مستلقی تھے ایک پاؤن دوسرے پر رکھے تھے متفق علیہ جابر بن سمرہ کا لفظ یہ ہی حضرت جب نماز صبح پڑھ چکتے چار زانو بیٹھتے یہانتک کہ سورج خوب نکل آتا حدیث صحیح رواہ ابوداود وغیرہ باسانید صحیحۃ ابن عمر کہتے ہین مینے حضرت کو فناء کعبہ مین دیکھا کہ اسطرح محتبی بیٹھے تھے پہر دونون ہاتھہ سے احتباء کو بتایا مراد احتباء سے قرفصاء ہی رواہ البخاری یعنی سرین پر بیٹھکر گھٹنے کھڑے کر کے دونون ہاتھہ سے اونکا حلقہ کر لینا قیلہ بنت مخرمہ نے کہا مینے حضرت کو قرفصاء بیٹھے ہوئے دیکھا آپ کو متخشع پاکر مین ڈر سے کانپنے لگی رواہ ابوداود والترمذی شریک بن سوید کہتے ہین حضرت کا گزر مجہپر ہوا مین یون بیٹھا تھا کہ بایان ہاتھہ پس پشت تھا اور الیۂ دست پر تکیہ لگائے ہوئے تھا فرمایا کیا تو مغضوب علیہم کی نشست بیٹھتا ہے رواہ ابوداود باسناد صحیح

فصل بیان مین آداب جلیس و مجلس کے

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا نہ اوٹھائے کوئی تم مین کسی کو اوسکی جگہہ سے پہر آپ بیٹھے اوسمین ولکن وسعت و فسحت کرو ابن عمر کے لیے جب کوئی شخص اپنی جگہہ سے اوٹھتا تو یہ اوس جگہہ پر نہ بیٹھتے متفق علیہ ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب کوئی تم مین اپنی مجلس سے اوٹھے اور پہر آئے تو وہ احق ہے ساتھہ اوس جگہہ کے رواہ مسلم جابر بن سمرہ کہتے ہین ہم مین جب کوئی پاس حضرت کے آتا جہان جگہہ پاتا وہان بیٹھہ جاتا رواہ ابوداود والترمذی حدیث سلمان فارسی مین بذکر نماز جمعہ مرفوعا آیا ہی ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین الحدیث رواہ البخاری عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کا لفظ یہ ہی حلال نہین ہے کسی شخص کو کہ تفرقہ ڈالے درمیان دو آدمیون کے مگر اونکے اذن سے رواہ ابوداود وقال حدیث حسن دوسرا لفظ ابوداود کا یہ ہی کہ نہ بیٹھے آدمی درمیان دو آدمیون کے مگر اونکے اذن سے حذیفہ کا لفظ رفعا یہ ہی حضرت نے لعنت کی ہی اوسپر جو بیٹھتا ہی وسط حلقہ مین رواہ ابوداود باسناد حسن ترمذی نے ابومجلز سے روایت کیا ہی کہ ایک آدمی وسط حلقہ مین بیٹھا حذیفہ نے کہا یہ ملعون ہے لسان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یا اللہ نے لعنت کی ہی زبان حضرت پر جالس وسط حلقہ کو قال الترمذی حدیث حسن صحیح ابوسعید خدری کا لفظ رفعا یون ہی خیر المجالس اوسعہا رواہ ابوداود باسناد صحیح علی شرط البخاری ابوہریرہ رفعا کہتے ہین جو کوئی بیٹھا

مجلس مین اور اوسمین بہت سی باتین کین گپ شپ ہوئی تو اوٹھنے سے پہلے یون کہی سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك جو کچہہ اوس مجلس مین ہوتا ہی وہ بخشدیا جاتا ہی رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح ابو برزہ کہتے ہین حضرت آخر عمر مین جب مجلس سے اوٹھنے کو ہوتے کہتے سبحانك الخ ایک شخص نے کہا آپ پہلے تو یہہ نہین کہا کرتے تھے فرمایا یہہ کفارہ ہے ما فی المجلس کا رواه ابو داود والحاكم من عائشة وقال صحيح الاسناد ابن عمر کہتے ہین کم تھا کہ حضرت کسی مجلس سے اوٹھتے مگر یہہ دعوات کہتے اللهم اقسم لنا من خشيتك ما تحول به بيننا وبين معصيتك ومن طاعتك ما تبلغنا به جنتك ومن اليقين ما تهون به علينا مصائب الدنيا اللهم متعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احييتنا واجعله الوارث منا واجعل ثارنا على من ظلمنا وانصرنا على من عادانا ولا تجعل مصيبتنا في ديننا ولا تجعل الدنيا اكبر همنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علينا من لا يرحمنا رواه الترمذي وقال حديث حسن ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین نہین ہی کوئی قوم کہ اوٹھے کسی مجلس سے جسمین اونھون نے ذکر اللہ کا نہین کیا لکن وہ اوٹھتی ہی مثل سے جیفۂ خر کے اور ہوگی وہ مجلس واسطے اونکے حسرت رواہ ابو داود باسناد صحیح دوسرا لفظ انکا یہہ ہی کہ جس مجلس مین ذکر اللہ کا نکیا اور حضرت پر درود نہ بھیجے وہ حسرت ونقص ہوگی اونپر چاہے اللہ اونکو عذاب کرے چاہے بخشدے رواه الترمذي وقال حديث حسن

فصل بیان مین خواب دیکھنے کے

قال الله تعالى ومن اياته منامكم بالليل والنهار حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے باقی نرہی نبوت سے مگر مبشرات کہا مبشرات کیا ہین فرمایا رؤیای صالحہ رواه البخاري دوسرا لفظ انکا یہہ ہے جب زمانہ قریب ہوگا نہین لگتا کہ خواب مومن کی دروغ ہو مومن کی خواب ایک جزو ہی چھیالیس اجزا نبوت سے متفق علیہ دوسری روایت مین یون ہے اصدقکم رؤیا اصدقکم حدیثا تیسرا لفظ انکا یہہ ہی جسنے دیکھا مجکو خواب مین وہ قریب ہی کہ دیکھیگا مجکو بیداری مین یا گویا دیکھا اوسنے مجھے بیداری مین ہمشکل نہین ہوسکتا ہی شیطان میرے متفق علیہ ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب دیکھے کوئی تم مین ایسے خواب جسکو دوست رکھتا ہی تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اللہ کی اوس خواب پر حمد کرے اور اوسکو بیان کرے دوسری روایت مین یون ہے کہ بیان نکرے اوسکو مگر دوست سے اور جب اور طرح کی دیکھے جسکو مکروہ رکھتا ہے

تو وہ شیطان کی طرف سی ہے اوسکے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے اوسکا ذکر نکرے
کہ وہ اوسکو کچھہ ضرر نکریگی متفق علیہ ابو قتادہ کا لفظ رفعاً یہہ ہی کہ رؤیای صالحہ یا رؤیای
حسنہ طرف سی اللہ کے ہے اور حلم طرف سی شیطان کے جو کوئی مکروہ دیکھے وہ بائین طرف تین بار
نفث کرے اور شیطان سے پناہ مانگے کہ وہ اوسکو ضرر نکریگی متفق علیہ نفث وہ نفخ لطیف ہے
جسکے ساتھہ تھوک نہو جابر مرفوعاً کہتے ہین جب کوئی تم مین خواب مکروہ دیکھے تو تین بار بائین
طرف تھتھکارے تین بار استعیذ باللہ من الشیطان کہے اور جس کروٹ پر ہوا اوسکو بدل دے
رواہ مسلم واثلہ بن الاسقع مرفوعاً کہتے ہین بہت بڑا افترا یہہ ہی کہ ادعا کرے مرد طرف غیر باپ کے
یا دکھائے اپنی آنکھہ کو جو اوسنے نہین دیکھا ہی یا کہے رسول خدا پر جو اونھون نے نہین کہا ہی رواہ البخاری

باب ۱۶ اس باب مین فصول ہین

فصل بیان مین فضل سلام و امر بافشاء سلام کے

قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اہلہا
وقال تعالی فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ وقال تعالی
واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا وقال تعالی اذ دخلوا علیہ فقالوا سلاما
قال سلام ابن عمر کہتے ہین ایک مرد نے حضرت سی کہا کونسا اسلام بہتر ہی فرمایا یہہ کہ کھلای تو
کھانا اور سلام کرے تو آشنا و ناآشنا پر متفق علیہ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب اللہ نے
آدم علیہ السلام کو پیدا کیا فرمایا جا سلام کر ان فرشتون پر جو بیٹھے ہین اور سن کہ وہ کیا جواب
دیتے ہین وہی تحیت تیری اور تیری ذریت کی ہی آدم نے کہا السلام علیکم اونھون نے کہا
السلام علیک ورحمۃ اللہ سو رحمۃ اللہ زیادہ کیا متفق علیہ حدیث براء بن عازب مین آیا ہی
کہ حکم دیا ہمکو حضرت نے سات امر کا عیادت مریض اتباع جنائز تشمیت عاطس نصر ضعیف عون
مظلوم افشاء سلام ابرار قسم کا متفق علیہ وهذا اللفظ احدی روایات البخاری ابو ہریرہ
کہتے ہین حضرت نے فرمایا داخل نہوگے تم جنت مین یہانتک کہ ایمان لاو ایمان نلاؤگے تم
یہانتک کہ دوست ہو آپسمین کیا نہ بتاؤن مین تمکو ایسی بات کہ جب تم کرو تو آپسمین دوست
ہو جاو افشاء کرو سلام کا آپسمین رواہ مسلم عبد اللہ بن سلام کا لفظ رفعاً یون ہے ای لوگو
پھیلاو سلام کو کھلاو کھانا صلہ کرو ارحام کا نماز پڑھو رات کو اور لوگ سوتے ہون داخل ہو
تم جنت مین سلامتی سے رواہ الترمذی وقال حدیث صحیح طفیل بن ابی بن کعب کہتے ہین

مین صبحکو ہمراہ ابن عمر کے طرف بازار کے جاتا اونکا گزر جب کسی لباطی وصاحب بیع و مسکین وغیرہ پر ہوتا اوسکو سلام کرتے ایکدن مینے کہا تم بازار مین جاتے ہو نہ کچہہ مول لیتے ہو نہ حال سلعہ کا پوچہتے ہو نہ نرخ اور نہ بازار مین کسی جگہہ بیٹہتے ہو اس سے یہی بہتر ہے کہ یہان بیٹہکر کچہہ حدیث کیا کرو کہا ابا بطن اونکا پیٹ بڑا تہا مین سلام کرنے کو جاتا ہون جو کوئی ملتا ہی اوسکو سلام کرتا ہون رواہ مالک فی الموطا باسناد صحیح

فصل بیان مین کیفیت سلام کے

مستحب یہ ہی کہ مبتدی بسلام یون کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی ضمیر جمع کہے اگرچہ مسلم علیہ ایک ہی شخص کیون نہو مجیب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے واو عطف سے حدیث عمران بن حصین مین آیا ہی کہ ایک شخص پاس حضرت کے آیا کہا السلام علیکم حضرت نے جواب دیا وہ بیٹہہ گیا فرمایا دس ہین دوسرا شخص آیا اوسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ اوسکو جواب دیا وہ بیٹہہ گیا فرمایا بیس ہین پہر ایک اور آیا اوسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اوسکو جواب دیا وہ بیٹہہ گیا فرمایا تیس ہین رواہ ابوداود والترمذي وقال حدیث حسن عائشہ کہتی ہین حضرت نے مجہسے فرمایا یہ جبریل ہین تجہکو سلام کہتے ہین مینے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ متفق علیہ بعض روایات صحیحین مین اسیطرح زیادت برکاتہ کی آئی ہی اور بعض مین نہین ہی لکن زیادت ثقہ مقبول ہوتی ہی انس کہتے ہین حضرت جب پاس کسی قوم کے آتے اونکو سلام کرتے تین بار رواہ البخاري نووی نے کہا ھذا محمول علی ما اذا کان الجمع کثیرا حدیث طویل مقدام مین آیا ہی ہم حصہ حضرت کا دودہ مین رکہہ چہوڑتے رات کو آپ آتے سلام کرتے اسطرح کہ سوتا نہ جاگتا اور بیدار سن لیتا رواہ مسلم اسماء بنت یزید کا لفظ یہ ہی کہ ایکدن گزر حضرت کا مسجد مین ہوا ایک جماعت عورتون کی بیٹہی تہی ہاتہہ واسطے سلام کے جہکایا رواہ الترمذي وقال حدیث حسن نووی نے کہا ھذا محمول علی انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمع بین اللفظ والاشارۃ ویؤیدہ ان فی روایۃ ابی داود فسلم علینا ابی جری ہجیمی کہتی ہین مینے پاس حضرت کے آکر کہا علیک السلام یا رسول اللہ فرمایا علیک السلام مت کہہ یہ تحیت موتی ہی رواہ ابوداود والترمذي وقال حدیث حسن صحیح

فصل بیان مین آداب سلام کے

ابوہریرہ کہتی ہین سلام کرے سوار پیادہ پر اور چلنے والا بیٹہے پر اور قلیل کثیر پر متفق علیہ

روایت بخاری مین آیا ہی اور صغیر کبیر پر آبو امامہ کا لفظ رفعاً یہہ ہی قریب تر لوگون مین ساتھ اللہ کے وہ شخص ہی جو ابتدا بسلام کرتا ہی رواہ ابو داود باسناد جید ترمذی کا لفظ ابو امامہ سی یہہ ہے حضرت سی کہا دو آدمی ملتے ہین اونمین کون پہلی سلام کرے فرمایا اولاهما باللہ تعالی ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن ہے

فصل اعادہ سلام کا اوس شخص پر جسکی ملاقات عنقریب مکرر ہو جیسے آیا پہر گیا پہر آیا فی الحال اور کوئی درخت یا نحوہا حائل ہو گیا ہی مستحب ہی

حدیث ابو ہریرہ مین بذیل ذکر مسیئ صلوة آیا ہی کہ وہ نماز پڑہ کر آیا حضرت کو سلام کیا حضرت نے جواب دیا اور فرمایا جا پہر نماز پڑہ تو نے نماز نہین پڑہی وہ گیا نماز پڑہ کر پہر آیا سلام کیا یہان تک کہ تین بار یون ہی کیا متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ جب ملے تم مین کوئی اپنے بھائی سے تو سلام کرے اوسپر اگر حائل ہو درمیان اون دونون کے کوئی درخت یا دیوار یا پتھر اور پھر ملے تو پھر سلام کرے اوسپر رواہ ابو داود

فصل سلام کرنا وقت داخل ہونیکے گھر مین مستحب ہے

قال تعالی فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم تحیة من عند اللہ مبارکة طیبة حضرت نے انس سے کہا ای بیٹے جب تو اپنے اہل پر داخل ہو سلام کر تجہپر برکت ہو گی اور تیری گھروالون پر رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح

فصل بیان مین سلام کرنے کے بچون پر

انس کا گزر صبیان پر ہوا اونکو سلام کیا اور کہا کہ حضرت اسی طرح کرتے تھے متفق علیہ

فصل بیان مین سلام کرنے مرد کی اپنی بی بی اور زن محرم وغیرہ اجنبیہ اجنبیات پر جنسے ڈر فتنہ کا نہو اسی طرح سلام کرنا اونکا مرد پر بشرط مذکور

سہل بن سعد کہتی ہین ہم مین ایک عورت تھی یا ایک بڑہیا وہ چقندر لیکر دیگچی مین پکاتی اور کچہہ دانے جو کے پیستی جب ہم نماز جمعہ پڑہکر پھرتے اوسکو سلام کرتے وہ ہمارے سامنے لاکر رکھتی رواہ البخاری ام ہانی کہتی ہین مین دن فتح کے نزدیک حضرت کے آئی حضرت نہا رہے تھے فاطمہ پردہ کئے ہوے تھین مینے سلام کیا الحدیث رواہ مسلم اسماء بنت یزید کہتی ہین گزرے حضرت

ہمپر درمیان عورتون کے پس سلام کیا ہمپر رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن وهذا لفظ ابي داود ترمذی کا لفظ پہلے گزر چکا ہی کہ حضرت ایکدن مسجد مین آے ایک جماعت عورتون کی بیٹھی ہوئی تھی ہاتھ سے اشارہ تسلیم کا کیا

فصل ابتدا کرنا کفار کو ساتھ سلام کے حرام ہی اور اونکی سلام کا کسطرح جواب دی اور سلام کرنا ایسی مجلس پر جسمین مسلمان و کفار ہون مستحب ہے

ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم ابتدا نکرو یہود و نصاری سے ساتھ سلام کی اور جب کسی ایک کو اونمین سے کسی راہ مین ملو تو مضطر کرو اوسکو طرف تنگ تر راہ کے رواہ مسلم انس کا لفظ مرفوع یون ہی جب سلام کرے تمپر کوئی اہل کتاب تو تم وعلیکم کہو متفق علیہ اسامہ کا لفظ یہ ہے کہ گزرے حضرت ایک مجلس پر جسمین اخلاط مسلمین و مشرکین بت پرست و یہود تھے اونپر سلام کیا متفق علیہ

فصل جب مجلس سے اوٹھے اور جلساء سے جدا ہو تو سلام کرنا مستحب ہے

ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب پہنچی ہو کوئی تم مین طرف مجلس کے تو سلام کری جب اوٹھنا چاہی تو سلام کرے پہلا سلام کچھ احق تر دوسرے سلام سے نہین ہے رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن

فصل بیان مین استیذان و آداب استیذان کے

قال الله تعالى يا ايها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوتا غير بيوتكم حتى تستانسوا وتسلموا على اهلها وقال تعالى واذا بلغ الاطفال منكم الحلم فليستاذنوا كما استاذن الذين من قبلهم ابوموسی اشعری رفعاً کہتے ہین اذن چاہنا تین بار ہے اگر اذن ملے بہتر ورنہ واپس جائی متفق علیہ سہل بن سعد کا لفظ مرفوعا یہ ہی استیذان واسطے بصر کے مقرر کیا گیا ہی متفق علیہ ربعی بن خراش کہتے ہین ایک مرد نے حضرت سے استیذان کیا حضرت گھر مین تھے کہا مین آون خادم سے فرمایا کہ تو باہر جا کر اسکو تعلیم استیذان کرا اور کہہ کہ وہ یون کہے السلام علیکم ااُدخل اوس آدمی نے سن لیا کہا السلام علیکم ااُدخل حضرت نے اذن دیا وہ داخل ہوا رواہ ابوداود باسناد صحیح کلدہ بن حنبل کہتی ہین مین حضرت پر داخل ہوا مینے سلام نکیا فرمایا پھر جا اور کہہ السلام علیکم ااُدخل رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن

فصل اس بیان مین کہ سنت یہ ہی کہ جب مستاذن سی کہا جاوی کہ تو کون ہی تو وہ اپنا نام لے جس نام یا کنیت سے مشہور ہو اور یہ کہنا کہ مین ہون یا مثل اسکے مکروہ ہی

حدیث مشہور اسرا مین انس سے آیا ہی کہ حضرت نے کہا پہر لے چڑہے مجکو جبریل علیہ السلام طرف آسمان دنیا کے اور دروازہ کھلوانا چاہا کہا گیا کون ہی کہا جبریل کہا تمھارے ساتھہ کون ہی کہا محمد پہر دوسرے آسمان پر لیگئے پہر تیسرے چوتھے پر پہر سارے سموات پر ہر در آسمان پہ پوچھا گیا کون ہی کہا جبرئیل متفق علیہ ابو ذر کہتے ہین مین ایک رات نکلا اتفاقاً حضرت اکیلے چلے جاتے تھے مین بھی سایہ ماہ یعنی چاندنی مین چلنے لگا حضرت نے التفات کر کے مجھے دیکھا فرمایا کون ہی مینے کہا ابو ذر متفق علیہ ام ہانی کہتی ہین مین نزدیک حضرت کے گئی آپ نہلاتے تھے فاطمہ نے اوٹ کی تھی فرمایا کون ہی مینے کہا ام ہانی متفق علیہ جابر کہتے ہین مینے پاس حضرت کے آکر دروازہ کھڑکھڑایا پوچھا کون مینے کہا انا انا یعنی مین ہون حضرت نے گویا یہ کہنا ناپسند کیا متفق علیہ

فصل چھینک کا جواب دینا جبکہ الحمد للہ کہے مستحب ہے اور تشمیت کرنا بحمید کی مکروہ ہی

اور بیان تشمیت اور اوسکے آداب و عطاس و تثاؤب کا

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ دوست رکھتا ہی چھینکنے کو اور مکروہ رکھتا ہی جمائی کو جب کسی کو تم مین چھینک آے الحمد للہ کہے ہر مسلمان پر حق ہی کہ یرحمك الله کہے رہا تثاؤب یعنی جمائی لینا سو وہ طرف سی شیطان کے ہی جب جمائی آے جہانتک بنے اوسکو رد کرے شیطان جمائی آنے سے ہنستا ہی رواه البخاري دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہی جب کوئی تم مین چھینکے تو الحمد لله کہی اوس کا بھائی یا صاحب یرحمك الله کہے یہ اوسکے جواب مین یهدیکم الله ویصلح بالکم کہے رواه البخاري ابو موسی کا لفظ رفعاً یہ ہی جب کوئی تم مین چھینکے اور الحمد لله کہی تو اوسکو جواب دو اگر حمد نکرے تو جواب ندو رواه مسلم انس کہتے ہین دو آدمی پاس حضرت کے چھینکے ایک کو جواب دیا دوسرے کو ندیا اوسنے کہا آپ نے اسکو جواب دیا مجھے ندیا فرمایا اسنے الحمد لله کہا تھا تو نے نہین کہا متفق علیہ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت کو جب چھینک آتی ہاتھ یا کپڑا مونہہ پر رکھہ لیتے آواز پست کرتے رواه ابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح

ابو موسی کہتے ہین یہود پاس حضرت کے چھینکتے امید کرتے کہ حضرت یرحمکم اللہ کہین لیکن حضرت
یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہتے رواہ ابوداود والترمذي وقال حدیث حسن صحیح ابو سعید
کا لفظ مرفوع یہ ہے جب جمائی لے کوئی تم مین تو مونہہ پر ہاتھہ رکھہ لے کیونکہ شیطان اندر منہہ کے
گھستا ہی رواہ مسلم

فصل وقت لقاء کے مصافحہ کرنا اور بشاشت وجہ سی ملنا اور مرد صالح کا ہاتھہ چومنا

اور اپنی اولاد کا شفقت سی بوسہ لینا اور قادم سی معانقہ کرنا جبکہ سفر سی آے مستحب ہے

اور کمر جھکانا مکروہ ہے

قتادہ کہتے ہین مینے انس سے کہا کیا اصحاب رسول خدا مین مصافحہ تھا کہا ہان رواہ البخاري
انس کہتے ہین جب اہل یمن آے حضرت نے کہا تمھارے پاس یمن والے آے ہین یہ اول اون
لوگون سے ہین جو مصافحہ لائے ہین رواہ ابوداود باسناد صحیح براء کا لفظ رفعا یہ ہی نہین ہین
دو مسلمان کہ ملاقات کرین آپسمین پھر مصافحہ کرین لیکن وہ دونون بخشدیے جاتے ہین قبل اسکے
کہ جدا ہون رواہ ابوداود انس نے کہا ایک شخص نے کہا ای رسول خدا ایک شخص ہم مین کا
اپنے بھائی یا دوست سی ملتا ہی کیا اوسکے لیے کمر جھکاے فرمایا نہین کہا کیا اوسکو گلے لگا کر بوسہ لے
فرمایا نہین کہا اوسکا ہاتھہ پکڑ کر مصافحہ کرے فرمایا ہان رواہ الترمذي وقال حدیث حسن
حدیث صفوان بن عسال مین آیا ہی کہ ایک یہودی نے اپنے دوست سے کہا ہمارے ساتھہ
پاس اس نبی کے چلو پھر دونون آئے اور حضرت کا ہاتھہ پاؤن چوما اور کہا نشہد انك نبي
رواہ الترمذي وغیرہ باسانید صحیحۃ حدیث طویل ابن عمر مین آیا ہے فدنونا من النبي صلی اللہ
علیه واله وسلم فقبلنا یدہ رواہ ابوداود عائشہ کہتی ہین زید بن حارثہ مدینہ مین آے حضرت
میرے گھر مین تھے زید نے آکر دروازہ ٹھونکا حضرت اپنا کپڑا کھینچتے ہوے کھڑے ہو گئے
اور معانقہ کیا اور بوسہ لیا رواہ الترمذي وقال حدیث حسن ابوذر کہتے ہین مجھسے فرمایا تو
کسی معروف کو حقیر نسمجھہ اگرچہ ملے تو اپنے بھائی کو کشادہ روئی سے رواہ مسلم ابوہریرہ کہتی ہین
حضرت نے حسن بن علی کا بوسہ لیا اقرع بن حابس نے کہا میرے دس بچے ہین مینے کسی ایک کا
کبھی بوسہ نہین لیا فرمایا من لا یرحم لا یرحم متفق علیه

باب بیان مین عیادت مریض کے

اس باب مین فصول ہین

فصل بیان مین عیادت بیمار و تشییع میت و نماز علی المیت و حضور دفن و مکث عند القبر کے بعد از دفن

حدیث براء کی پہلے گزر چکی ہی کہ حضرت نے ہمکو حکم کیا سات چیزون کا منجملہ اونکے عیادت مریض اتباع جنائز کا ذکر کیا متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہی حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین رد سلام عیادت مریض اتباع جنائز الحدیث متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے حضرت نے کہا اللہ دن قیامت کے کہیگا ای ابن آدم مین بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی وہ کہے گا ای رب مین کسطرح تیری عیادت کرتا تو رب العالمین ہے فرمائیگا تو نے نجانا کہ فلان بندہ میرا بیمار ہوا تھا تو نے اوسکی عیادت نکی اگر تو اوسکے بیمار پرسے کرتا تو تو مجکو پاس اوسکے پاتا الحدیث رواہ مسلم حدیث ابو موسی مین فرمایا ہی تم عیادت کرو بیمار کی کھلاو بھوکے کو چھڑاو قیدی کو رواہ البخاري ثوبان کا لفظ رفعاً یہ ہے مسلمان جب برادر مسلمان کی عیادت کرتا ہی تو وہ باغ جنت مین ہوتا ہی یہانتک کہ واپس پھرے رواہ مسلم یعنی انجام عیادت کا مغفرت ہی انشاء اللہ تعالی علی مرتضی کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا عیادت نہین کرتا کوئی مسلمان کسی مسلمان کی صبحکو لیکن دعا کرتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کرتا ہے تیسرے پہر کو تو ستر ہزار فرشتے صبح تک دعا کیا کرتے ہین اوسکے لیے بہشت مین ایک خریف ہوتا ہے رواہ الترمذي وقال حديث حسن مراد خریف سے چنا ہوا میوہ ہی انس کہتے ہین ایک غلام یہودی حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا حضرت اوسکی عیادت کو آئے قریب اوسکے سر کے بیٹھے فرمایا مسلمان ہوجا اوسنے اپنے باپ کی طرف دیکھا باپ نے کہا ابو القاسم کا کہنا مان وہ مسلمان ہوگیا حضرت باہر آئے فرمانے لگے الحمد للہ الذي انقذہ بي من النار رواہ البخاري

فصل بیمار کو کیا دعا دیجائے

عائشہ کہتی ہین جب کوئی انسان بیمار ہوتا یا اوسکے پھوڑے پھنسی ہوتے تو حضرت اپنی اونگلی سے یون کرتے یعنی زمین پر اونگلی رکھکر پھر اوسکو اوٹھا کر فرماتے بسم اللہ تربة ارضنا بریقة بعضنا یشفی بها سقیمنا باذن ربنا متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ حضرت بعض اہل اپنے کی عیادت کرتے سیدھا ہاتھ پھیر کر یہ دعا کہتے اللهم رب الناس اذهب الباس واشف انت الشافي

لاشفاء الاشفاؤك شفاء لا يغادر سقما متفق علیه انس نے ثابت سے کہا کیا مین تجہیر حضرت کا منتر نکرون کہا ہان اللهم رب الناس مذهب الباس اشف انت الشافی لاشافی الا انت شفاء لا یغادر سقما رواه البخاري سعد بن ابی وقاص نے کہا حضرت میری عیادت کو آئے تین بار اللهم اشف سعدا کہا رواه مسلم عثمان بن ابی العاص نے حضرت سے شکایت کی کہ اونکے بدن مین درد رہتا ہے فرمایا جہان درد ہو اوس جگہہ اپنا ہاتھ رکھہ اور تین بار بسم الله اور سات بار یہہ دعا پڑہ اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد واحاذر رواه مسلم ابن عباس مرفوعا کہتے ہین جسنے عیادت کی ایسے بیمار کی جسکی اجل حاضر نہین ہوئی ہی پہر اوسکے پاس سات بار یہ دعا پڑہے اسأل الله العظیم رب العرش العظیم ان یشفیك الله اوس مریض کو اوس مرض سے عافیت دیتا ہی رواه ابو داود والترمذي وقال حدیث حسن قال الحاکم صحیح علی شرط البخاری دوسر الفظ انکا رفعا یہ ہی کہ حضرت ایک گنوار کی عیادت کو آئے جب کسی کی عیادت کرتے فرماتے لاباس طهور ان شاء الله تعالی رواه البخاري ابو سعید خدری کہتے ہین جبریل علیہ السلام نے آکر کہا ای محمد تم کیا بیمار ہو فرمایا ہان کہا یون کہو بسم الله ارقيك من كل شئ يؤذيك من شر كل نفس او عين حاسد الله يشفيك بسم الله ارقيك رواه مسلم دوسر الفظ انکا اور ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ انھون نے حضرت پر گواہی دی اس بات کی کہ جو کوئی لا اله الا الله الله اکبر کہتا ہی تو اوسکا رب اوسکی تصدیق کرتا ہی اور فرماتا ہی لا اله الا انا وانا اکبر اور جب کہتا ہی لا اله الا الله وحده لا شریك له تو فرماتا ہی لا اله الا انا وحدي لا شريك لي اور جب کہتا ہی لا اله الا الله له الملك وله الحمد تو فرماتا ہی لا اله الا انا لي الملك ولي الحمد اور جب کہتا ہی لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله تو فرماتا ہی لا اله الا انا ولا قوة الا بي پہر حضرت نے کہا جو کوئی ان کلمات کو اپنی بیماری مین کہتا ہی پہر مر جاتا ہے تو اوسکو آگ نہین کہاتی

رواه الترمذي وقال حديث حسن

فصل اہل بیمار سے سوال اوسکے حال کا کرنا مستحب ہی

ابن عباس کہتے ہین علی پاس سے حضرت کے نکلے اوس وجع مین جس مین حضرت کا انتقال ہوا لوگون نے کہا ای ابو الحسن حضرت کیسے ہین کہا اصبح بحمد الله بارئا رواه البخاري یعنے بحمده تعالی اچھے ہین

فصل جو زندگی سے نا امید ہو وہ کیا کہے

عائشہ کہتی ہین مینے حضرت کو سنا اور وہ مستند تھے طرف میرے یعنی مجھسے ٹیکا لگائے تھے کہتے تھے اللهم اغفرلي وارحمني والحقني بالرفيق الاعلى متفق عليه دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ دیکھا مینے حضرت کو اور وہ موت مین تھے اونکے پاس ایک قدح رکھا تھا اوسمین اپنا ہاتھہ ڈالکر پانی سے مونھہ کو مسح کرتے تھے پہر فرماتے اللهم اعنی علی غمرات الموت اوسکرات الموت رواه الترمذی

فصل اہل مریض و خادم مریض کو وصیت کرنا احسان کرنیکے ساتھہ مریض کے اور احتمال و صبر کرنے کے اوسکی مشقت پر مستحب ہی اسی طرح وصیت کرنا اوسکی جسکا سبب موت حد یا قصاص و نحو ہما سے قریب ہو

عمران بن حصین سے کہتے ہین ایک عورت جہینہ پاس حضرت کے آئی وہ حاملہ تھی زنا سے کہا اے رسول خدا مینے کام حد کا کیا ہی مجہپر حد قائم کر و حضرت نے اوسکے ولی کو بلا کر کہا تو اسکے ساتھہ احسان کر جب بچہ جن چکے اسکو میرے پاس لے آنا اوسنے ایسا ہی کیا حضرت نے حکم اوسکے رجم کا دیا اوسنے اپنے اوپر کپڑے باندہے پہر رجم کی گئی حضرت نے اوسپر نماز پڑہی رواه مسلم

فصل بیمار کو یہ کہنا کہ مین بیمار یا دردمند یا تپ زدہ ہون یا وا راساہ و نحو ذلک کہنا جائز ہی اسمین کچہہ کراہت نہین ہی جبکہ براہ تسخط و اظہار جزع نہو

ابن مسعود سے کہتے ہین مین حضرت پر داخل ہوا آپ تپ مین تھے مینے ہاتھہ سے دیکھکر کہا آپکو تپ شدید آتی ہی فرمایا ہان جسطرح کہ تم مین دو مرد کو تپ آئی متفق علیہ سعد بن ابی وقاص کہتے ہین حضرت میری عیادت کو ایک سخت بیماری مین آئے مینے کہا میری نوبت یہانتک پہونچی ہے جو آپ دیکھتے ہین مین مالدار ہون میرا وارث نہین کوئی مگر ایک دختر الحدیث متفق علیہ عائشہ سے کہا وا راساہ حضرت نے فرمایا بل انا وا راساہ الحدیث رواه البخاری

فصل بیان مین تلقین کرنیکی محتضر کو لا اله الا الله

معاذ رفعاً کہتے ہین جسکا آخر کلام لا اله الا الله ہوگا وہ بہشت مین جائیگا رواه ابو داود والحاکم وقال صحیح الاسناد ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہی تلقین کرو تم اپنے مردون کو لا اله الا الله رواه مسلم اکثر علما کا قول یہ ہے کہ سامنے مردے کے یہ کلمہ بطور یاد دہی کے پڑہے

اوسکو تکلیف ندے لکن ساعت سے ماثور ہے کہ وہ محتضر کو کہتے کہ کلمہ پڑہ ام سلمہ کہتی ہین حضرت ابوسلمہ پر داخل ہوے اونکی آنکھین پھٹ گئی تھین آنکھہ کو بند کیا پھر فرمایا روح جب قبض کرلیجاتی ہی تو نظر پیچھے اوسکے جاتی ہے کچھہ گھر والون نے چیخ ماری فرمایا تم دعا نکرو اپنی جانو پر مگر ساتھہ خیر کے فرشتے آمین کہتے ہین تمھارے قول پر پھر کہا اللهم اغفر لابي سلمة وارفع درجته في المهديين واخلفه في عقبه في الغابرين واغفر لنا وله يا رب العالمين وافسح له في قبره ونور له فيه رواه مسلم

فصل مردی کے پاس کیا کہنا چاہیے اور اہل میت کیا کہین

ام سلمہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا جب تم پاس بیمار یا میت کے حاضر ہو تو اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہین تمھاری بات پر جب ابوسلمہ مر گئے مینے آکر کہا ای رسول خدا ابوسلمہ مر گئے فرمایا کہہ اللهم اغفر لي وله واعقبني منه عقبى حسنة مینے یہی کہا اللہ نے مجکو اوس سے بہتر عقبی دیا یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ملے رواہ مسلم هكذا اور دوسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت نے فرمایا نہین پہونچتی کسی بندے کو کوئی مصیبت پھر وہ انا لله وانا اليه راجعون کہتا ہی اور یہ دعا پڑہتا ہی اللهم أجرني في مصيبتي واخلف لي خيرا منها مگر اجر دیتا ہی اللہ تعالی اوسکی مصیبت مین اور اوس سے بہتر عوض بخشتا ہی جب ابوسلمہ مر گئے مینے اسی طرح کہا فاخلف الله لي خيرا منه رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم ابوموسی کا لفظ یہ ہی کہ حضرت نے کہا جب بچہ بندے کا مر جاتا ہی اللہ فرشتون سے کہتا ہی تمنے میرے بندے کے ولد کو قبض کرلیا وہ کہتے ہین ہان فرماتا ہی تمنے اوسکے ثمرۂ فواد کو قبض کرلیا وہ کہتے ہین ہان فرماتا ہی میرے بندے نے کیا کہا وہ کہتے ہین تیری حمد کی انا للہ کہا فرماتا ہے بناو واسطے میرے بندے کے ایک گھر جنت مین اوسکا نام بیت الحمد رکھو رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہی نہین ہی واسطے میرے بندۂ مومن کی جزا جبکہ قبض کرلیا مینے اوسکے صفی کو اہل دنیا سے پھر احتساب کیا اوسنے مگر جنت رواہ البخاري اسامہ بن زید کہتے ہین کسی ایک دختر آنحضرت نے کسیکو پاس حضرت کے بھیجا آپکو بلایا اور خبر دی کہ بچہ اوسکا موت مین ہی قاصد سے کہا تو جاکر اوسکو خبر دے ان لله ما اخذ وله ما اعطى وكل شيء عنده باجل مسمى اور حکم کر اوسکو کہ صبر واحتساب کرے الحدیث متفق علیہ

فصل اس بیان مین کہ رونا مردی پر بغیر ندب و نیاحت کی جائز ہی اور نیاحت حرام ہی

اور جو احادیث نہی مین رونی سے آئی ہین اور یہ کہ میت معذب ہوتا ہی بکاء اہل اپنے سے
وہ متاول و محمول ہین وصیت میت پر اور نہی اوس بکا سے ہی جسمین ندب یا نیاحت ہو دلیل جواز

بکاء پر بغیر ندب و نیاحت کے احادیث کثیرہ ہین

ندب کہتے ہین یاد کرنا نائحہ کا اچھی اوصاف و افعال میت کو نیاحت کہتی ہین بہ چیخنے چلانے کو حالت
گریہ مین ابن عمر نے کہا ہی حضرت نے سعد بن عبادہ کی عیادت کی آپکے ہمراہ عبدالرحمن بن عوف سعد
بن ابی وقاص عبداللہ بن مسعود تھے حضرت روئے قوم نے جب آپکو روتے دیکھا تو وہ بھی روئے
فرمایا تم نہین سنتے کہ اللہ عذاب نہین کرتا آنکھ کے آنسو اور دل کے حزن پر ولکن عذاب کرتا ہی بسبب اسکے
یا رحم کرتا ہی اور اشارہ کیا طرف زبان کے متفق علیہ اسامہ بن زید کہتے ہین حضرت کو آپ کا نواسہ
دیا وہ موت مین تھا آپ کی آنسو بہنے لگے سعد نے کہا یہ کیا ہی ای رسول خدا فرمایا ھذہ رحمۃ
جعلھا اللہ فی قلوب عبادہ وانما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء متفق علیہ انس کہتے ہین حضرت
اپنے فرزند ابراہیم علیہ السلام پر داخل ہوے اونکی جان نکل رہی تھی دونون آنکھون سے آنسو بہ چلے
عبدالرحمن بن عوف نے کہا ای رسول خدا آپ روتے ہین فرمایا انھا رحمۃ ثم یتبعھا اخرے
پھر فرمایا ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا ابراہیم
لمحزونون رواہ البخاری وروی بعضہ مسلم والاحادیث فی الباب کثیرۃ فی الصحیح مشہورۃ

فصل مردے مین اگر کوئی شی مکروہ دیکھی تو اوسکی ذکر سے باز رہے

اسلم مولی آنحضرت نے کہا حضرت نے فرمایا ہی جسنے نہلایا مردے کو پھر چھپایا اوسپر یعنی اوسکی عیب کو
تو بخشدیتا ہے اللہ اوسکو چالیس بار رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم

فصل بیان مین نماز پڑہنے کی میت پر اور حضور دفن مین اور جانا عورتونکا ہمراہ جنائز کی مکروہ ہی

ابو ہریرہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا جو حاضر ہوا جنازے مین یہانتک کہ نماز پڑہی گئی اوسپر تو
اوسکو ایک قیراط ہی اور جو حاضر ہوا اوسمین یہانتک کہ دفن کیا گیا اوسکو دو قیراط ہین پوچھا
دو قیراط کیا ہین فرمایا برابر دو کوہ عظیم کے ہین متفق علیہ دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی جو ہمراہ
گیا جنازہ مسلمان کے ایمان و احتساب سے اور ساتھ رہا اوسکے یہانتک کہ نماز پڑہی گئی
اوسپر اور فارغ ہوے اوسکے دفن سے وہ دو قیراط اجر لیکر پھرتا ہے ہر قیراط برابر احد کے ہی
اور جسنے نماز پڑہی اوسپر اور پھر آیا قبل دفن کے وہ ایک قیراط لیکر پھرا رواہ البخاری

ام عطیہ کہتی ہین ہم منع کیے گئے اتباع جنائز سے لکن واجب نہین کیا ہمپر متفق علیہ نووی رح نے کہا یعنی لم یشدد فی النہی کما یشدد فی المحرمات

فصل تکثیر مصلین کی جنازے پر اور تین صف کرنا اونکا زیادہ مستحب ہے

عائشہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا نہین ہے کوئی میت کہ نماز پڑہے اوسپر ایک امت مسلمانون کی جو سو نفر تک پہونچے پہر وہ سب شفاعت کرین اوسکی لکن قبول کرتا ہی اللہ شفاعت اونکی حق مین اوس مردے کے رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ رفعاً یہ ہی نہین مرتا ہی کوئی مرد مسلمان پہر کہڑے ہوتے ہین اوسکے جنازے پر چالیس مرد جو شریک نہین کرتے ہین ساتھہ اللہ کے کسی شی کو لکن قبول کرتا ہی اللہ شفاعت اونکی حق مین اوس شخص کے رواہ مسلم مالک بن ہبیرہ جب نماز جنازے کی پڑہاتے اور لوگ تھوڑے ہوتے تو اونکو تین جزء کرتے پہر کہتے حضرت نے فرمایا ہی جسپر تین صف نے نماز پڑہی اوسنے واجب کیا یعنی اپنے لیے رحمت کو رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن

فصل اس بیان مین کہ نماز جنازے مین کیا پڑہے

نووی نے کہا چار تکبیر کہے اعوذ پڑہے بعد تکبیر اولی کے پہر فاتحۃ الکتاب پڑہے پہر دوسری تکبیر کہے پہر درود پڑہے کہے اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد افضل یہ ہی کہ درود کو پورا کرے اس لفظ سے کما صلیت علی ابراہیم الی قولہ حمید مجید اور وہ جو عوام یہ پڑہتے ہین ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی الآیۃ وہ نہ پڑہے کہ نماز اس پر اقتصار کرنے سے درست نہین ہوتی ہی پہر تیسری تکبیر کہے اور واسطے میت اور مسلمین کے دعا کرے ذکر اس دعا کا احادیث سے آگے آئیگا پہر چوتہی تکبیر کہے اور دعا کرے احسن دعا یہ ہی اللہم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ واغفر لنا ولہ مختار یہ ہی کہ دعا دراز کرے بعد تکبیر چہارم کے خلاف عادت اکثر مردم بدلیل حدیث ابی اوفی جسکا ذکر آئیگا انشاء اللہ تعالی منجملہ ادعیہ ماثورہ کے بعد تکبیر دوم کے ایک وہ دعا ہی جو حدیث عوف بن مالک مین آئی ہی انہون نے کہا نماز پڑہی حضرت نے ایک جنازے پر مینے آپکی دعا یاد کرلی وہ یہ تھی اللہم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واہلا خیرا من اہلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر ومن عذاب النار یہ کہے ہین حتی تمنیت ان اکون انا ذلک المیت رواہ مسلم مین کہتا ہون یہ دعا لائق اسی رشک کے تہی خصوصاً جبکہ حضرت داعی ہون اس دعا کا ذکر میری جتنی کتابون مین آیا ہی ہر جگہہ

مجکو بھی رشک نے گھیرا کہ کاش وہ میت مین ہوتا ہر چند وہ موقع ہاتھ سے جاتا رہا اسلیے کہ مقدر نہ تھا لکن یہ دعا کتب حدیث مین اب تک بسند صحیح موجود ہی اللہ میری اولاد کو توفیق دے کہ اگر وہ میرے جنازے پر کسی جگہہ موجود ہون تو اسی دعا کو پڑہین کیا عجب ہے کہ برکت زبان نبوت و دعا رسالت سے اللہ مجہپر بھی رحم کرے اور میرے گناہ بخشدے وما ذلك على الله بعزيز ابو ہریرہ و ابو قتادہ و ابو ابراہیم اشہلی عن ابیہ مرفوعا کہتے ہین کہ حضرت نے ایک جنازے پر نماز پڑہی کہا اللهم اغفر لحينا وميتنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثانا وشاهدنا وغائبنا اللهم من احييته منا فاحيه على الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الايمان اللهم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده واغفر لنا وله رواه الترمذي من رواية ابي هريرة والاشهلي وابوه صحابي ورواه ابوداود من رواية ابي هريرة وابي قتادة قال الحاكم حديث ابي هريرة صحيح على شرط البخاري ومسلم وقال الترمذي قال البخاري اصح روايات هذا الحديث رواية الاشهلي و اصح شيء في الباب حديث عوف بن مالك انتهى اب اکثر جگہہ اسی دعا پڑہنے کا معمول ہے ہر چند یہ دعا بھی بہت خوب ہی اور صحیح ہی لکن روایت مسلم اصح ہی اور وہ دعا اجمع وانفع وافضل واجمل معلوم ہوتی ہے اللہم ارزقنا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی تم جب میت پر نماز پڑہو دعا خالص واسطے اوسکے کرو رواہ ابوداود یہ خلوص دعا کا روایت عوف مین ثابت ہی وہ خاص دعا ہے اور یہ عام دعا ہے دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ حضرت نے ایک جنازے پر نماز پڑہی کہا اللهم انت ربها وانت خلقتها وانت هديتها للاسلام وانت قبضت روحها وانت اعلم بسرها وعلانيتها جئنا شفعاء فاغفر له رواه ابوداود یہ دعا بھی خالص واسطے مردے کے ہی ضمیر مؤنث شاید راجع طرف جنازے کے ہوگی بدلیل فاغفر له والله اعلم واثلہ بن الاسقع کہتے ہین نماز پڑہائی ہمارے ساتھ حضرت نے ایک مرد مسلمان پر مینے سنا آپ کہتے تھے اللهم ان فلان بن فلان في ذمتك وحبل جوارك فقه فتنة القبر وعذاب النار وانت اهل الوفا والحمد اللهم فاغفر له وارحمه انك انت الغفور الرحيم رواه ابوداود عبد اللہ بن ابی اوفی نے اپنی دختر کے جنازے پر چار تکبیرین کہین بعد چوتھی تکبیر کے بقدر ما بین التکبیرتین کہڑے ہوے استغفار ودعا کرتے رہے پہر کہا حضرت اسی طرح کرتے تھے دوسری روایت یون ہی کہ چار تکبیرین کہکر ایک ساعت تک توقف کیا یہانتک کہ مینے گمان کیا کہ پانچ تکبیرین کہینگے پہر سلام پہیرا داہنی اور بائین طرف جب پہرے تو مینے کہا تھے یہ کیا کیا کہا اني لا ازيدكم على ما رايت رسول الله صلى الله

علیہ وآلہ وسلم وھکذا صنع رسول اللہ صلعم رواہ الحاکم وقال حدیث صحیح

فصل جنازے مین جلدی کرنا چاہیے

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایاہی جلدی کرو ساتھ جنازے کے اگر نیک ہی تو خیر کی طرف اوسکو پہونچاتے ہو اور اگر سوا اسکے ہی تو شر کو اپنی گردنون سے اوتار کر رکھتے ہو متفق علیہ ابو سعید کا لفظ یہ ہی کہ حضرت فرماتے تھے جب جنازہ رکھا گیا اور لوگون نے اوسکو اپنی گردنون پر اوٹھایا تو اگر وہ صالح ہی کہتا ہی قدمونی اور اگر غیر صالح ہی تو اپنے اہل سے کہتا ہی یا ویلہا این تذھبون بھا ہر شی اوسکی آواز سنتی ہے مگر انسان اگر انسان سنے تو بیہوش ہو جاے رواہ البخاری مین کہتا ہون یہ کہنا مردے کا کہ مجکو لیچلو یا مجھے کہان لیے جاتے ہو اسلیے ہی کہ بمجرد مفارقت روح کے بدن سے اوسکو اپنا جنتی یا دوزخی ہونا معلوم ہو جاتا ہی اللہم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت

فصل مردے کا قرض جلد ادا کرنا چاہیے

اور اوسکی تجہیز مین شتابی درکار ہی مگر یہ کہ ناگہان مرجاے اور تاتیقن موت چھوڑا جاے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایاہی نفس مومن کا معلق ہوتاہی اوسکے قرض سے یہانتک کہ ادا کیا جاے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن حضرت طلحہ بن براء کے دیکھنے کو گئے فرمایا مین نہین دیکھتا طلحہ کو مگر اوسمین موت حادث ہوئی ہے سو مجکو خبر کر دینا اور جلدی کرنا کیونکہ جیفہ مسلم کو لائق نہین ہے کہ درمیان اوسکے گھر والون کے روکا جاے رواہ ابو داؤد

فصل بیان مین موعظت کے نزدیک قبر کے

علی مرتضی کہتے ہین ہم ایک جنازے مین بقیع غرقد کے تھے حضرت آئے اور بیٹھ گئے ہم بھی گرد آپ کے بیٹھے آپ کے ساتھ ایک ہری لکڑی تھی سر جھکا کر اوس سے زمین کرودنے لگے پھر فرمایا تم مین کوئی شخص نہین ہے لکن جگہہ اوسکی نار یا جنت سے لکھی گئی ہے کہا کیا ہم اپنی کتاب پر بھروسا نکرین فرمایا عمل کرو ہر کوئی آسان کیا گیا ہے واسطے اوس چیز کے جسکے لئے پیدا کیا گیا ہے الحدیث متفق علیہ

فصل دعا کرنے مین واسطے میت کی بعد دفن کے اور بیٹھنا نزدیک اوسکی قبر کے ایک ساعت واسطے دعا کے و استغفار و قراءت کے

عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہین حضرت جب دفن میت سے فارغ ہوتے ذرا اوسکے پاس ٹھہرتے

اور فرماتے استغفار کرو واسطے اپنے بھائی کے اور مانگو اوسکی لئے تثبیت کہ وہ اسدم سوال کیا جاتا ہے رواہ ابو داود عمرو بن عاص نے کہا تم جب مجکو دفن کر چکو گرد میری قبر کے اتنا ٹھہرو جتنی دیر مین اونٹ کو ذبح کر کے گوشت اوسکا تقسیم کرتے ہین مین انس حاصل کرونگا تمسے اور جان لونگا کہ اپنے رب کے قاصدون کو کیا جواب دیتا ہون رواہ مسلم شافعی رضی اللہ عنہ نے کہا ہی پڑہنا کچھہ قرآن کا نزدیک مردے کے مستحب ہی اور اگر سارا قرآن ختم کرے تو اور بھی بہتر ہے

فصل بیان مین صدقہ دینے کے طرف سی میت کے اور دعا کرنے مین واسطے اوسکے

قال تعالی والذین جاؤا من بعدهم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان عائشہ کہتی ہین ایک شخص نے حضرت سے کہا میری مان یکایک مر گئی مین دیکھتا ہون کہ اگر وہ بات کرتی تو کچھہ صدقہ دیتے بھلا اوسکو کچھہ اجر ملیگا اگر مین اوسکی طرف سی صدقہ کرون فرمایا ہان متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے انسان جب مر جاتا ہی تو اوسکا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین کام صدقہ جاریہ یا علم جس سے نفع لیا جاے یا ولد صالح جو اوسکے لیے دعا کرے رواہ مسلم

فصل بیان مین ثنا کرنے لوگونکے مردے پر

انس نے کہا ایک جنازے پر گزرے اوسپر ثنا خیر کی حضرت نے فرمایا واجب ہو گئی دوسرے جنازے پر گزرے اوسپر ثنا شر کی فرمایا واجب ہو گئی عمر بن خطاب نے کہا کیا چیز واجب ہو گئی فرمایا اسپر تمنے ثنا کی اسکے لئے جنت واجب ہو گئی اسکو تمنے برا کہا اسکے لئے نار واجب ہو گئی تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین متفق علیہ ابو الاسود کہتے ہین مین مدینے کو گیا تھا پاس عمر بن خطاب کے بیٹھا تھا ایک جنازہ نکلا اوسکو لوگون نے اچھا کہا عمر نے فرمایا وجبت دوسرا جنازہ نکلا لوگون نے اوسکو بھی اچھا کہا عمر نے فرمایا وجبت پھر تیسرا جنازہ نکلا اوسکو لوگون نے برا کہا عمر نے کہا وجبت مینے کہا کیا واجب ہوا ای امیر المؤمنین فرمایا جسطرح حضرت نے کہا تھا ویسا ہی مینے کہا جس مسلمان کے لیے چار آدمی گواہی خیر کی دین اللہ اوسکو بہشت مین لیجاتا ہی ہمنے کہا اگر تین آدمی گواہی دین کہا تین بھی ہمنے کہا دو کہا دو بھی پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچھا رواہ البخاری

فصل بیان مین اوس شخص کے جسکی اولاد صغار مر جاے

انس کہتے ہین حضرت نے کہا ہی نہین ہی کوئی مسلمان کہ مر جائین تین بچے اوسکے جو بلوغ کو نہین پہونچے ہین مگر داخل کرتا ہی اللہ اوسکو جنت مین اپنے فضل رحمت سی اونکو متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہی نہین مرتے کسی مسلمان کے تین بچے پھر چھوے اوسکو آگ مگر واسطے تحلت قسم کے متفق علیہ

مراد تحلت قسم سے یہ قول ہی اللہ پاک کا وان منکم الا واردھا ور ود عبور ہی صراط پر وہ ایک پل ہے لنبا پشت جہنم پر عافانا اللہ منہا حدیث طویل ابو سعید خدری مین آیا ہی کہ حضرت نے عورتون کو وعظ کیا پہر فرمایا نہین ہے تم مین کوئی عورت جو تین بچے آگے بہیجے مگر ہونگے واسطے اوسکے اوٹ آگ سے ایک عورت نے کہا بہلا اگر دو ہون فرمایا دو بہی متفق علیہ

فصل بیان مین رونے غم کرنے ڈرنے کے وقت گزرنے کے قبور ظالمین پر اور ظاہر کرنے مین افتقار کے طرف اللہ کے اور حذر کرنے کے غفلت سے

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے اپنے اصحاب سے جبکہ وہ حجر دیار ثمود مین پہونچے فرمایا تم داخل نہوان معذبین پر مگر روتے ہوے اگر تم نہ روؤ تو پہر اونپر داخل بہی نہو کہین نہ پہونچے تمپر وہ بلا جو اونکو پہونچی ہے متفق علیہ دوسری روایت مین یون ہے جب گزر ہوا حضرت کا حجر پر فرمایا تم مت داخل ہو مساکن مین ان ظالمون کے کہین پہونچے تمکو مثل اوسکے جو اونکو پہونچا مگر یہ کہ ہو تم روتے ہوے پہر اپنے سر کو چہپا کر جلد چلے یہانتک کہ اوس وادی سے نکل گئے

باب بیان مین آداب سفر کے

اس باب مین فصول ہین

فصل اس بیان مین کہ نکلنا دن پنجشنبہ کی اول روز مین مستحب ہی

کعب بن مالک کہتے ہین حضرت غزوۂ تبوک مین دن جمعرات کے نکلے اور اس دن مین نکلنا دوست رکہتے تہے متفق علیہ دوسری روایت صحیحین کی یون ہے کم تہی یہ بات کہ نکلین حضرت مگر دن پنجشنبہ کے حدیث صخر بن وداعہ مین آیا ہی حضرت نے کہا اللهم بارك لامتي في بكورها اور جب کوئی چہوٹا بڑا لشکر بہیجتے تو اول نہار مین بہیجتے یہ صخر تاجر تہے اپنی تجارت اول روز مین کرتے صاحب ثروت ہوگئے انکا مال زیادہ ہوگیا رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن

فصل طلب کرنا رفقہ کا اور امیر بنانا اونکا اپنی جان پر مستحب ہی کہ

ایک شخص کو منجملہ ہمراہیان سفر کے امیر بناکر اوسکی اطاعت کرین ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا اگر لوگ جانین کہ تنہائی مین کیا ہی تو کوئی سوار رات کو اکیلا نچلے رواہ البخاري حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین آیا ہی کہ ایک سوار شیطان ہے دو سوار دو شیطان ہین تین سوار قافلہ ہین رواہ الترمذي والنسائي باسانيد صحيحة قال الترمذي قال حديث حسن حدیث ابو سعید و ابو ہریرہ مین فرمایا ہے

جب تین آدمی سفر کو نکلین تو ایک شخص کو اونمین سے امیر ٹھیرالین حدیث حسن رواہ ابوداود باسناد حسن ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے بہتر اصحاب چار ہین بہتر لشکر خرد چار سو نفر کا ہے بہتر لشکر کلان چار ہزار کا ہی اور بارہ ہزار تو بسبب قلت کے مغلوب ہی نہین ہوتے ہین
رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن

فصل بیانمین آداب سیر و نزول و مبیت و نوم فی السفر کے اور یہ کہ سری و رفق کرنا ساتھہ دواب کی اور مراعات اونکی مصلحت کی مستحب ہی مقصر فی حق الدواب کو حکم کری کہ وہ قائم ساتھہ اونکی حق کے ہو اور ردیف کرنا کسی کا دابہ پر جبکہ طاقت رکھتا ہو جائز ہے

ابوہریرہ کہتی ہین حضرت نی فرمایا جب سفر کرو تم خصب مین تو دو ابل کو حظ اوسکا زمین سے اور جب سفر کرو تم جدب مین تو جلدی کرو اوسیر سیر مین اور شتابی کرو ساتھہ اوسکے مخ کے اور جب رات کو ٹھیرو تم تو بچو راہ سے کہ وہ طرق ہین دواب کے اور ماوی ہین ہوام کے رواہ مسلم مراد اعطاد حظ شتر سے یہ ہی کہ راہ مین اوسکو چرلاتے ہوے چلو مراد مخ سے گودا ہی ہڈی کا یعنی جلد منزل مقصود پہ جا اوترو تاکہ قبل اسکے کہ تکلیف سیر سے وہ خشک ہو منزل پوری ہوجاسے اور اوسکو آرام ملے حدیث ابو قتادہ مین آیا ہے حضرت جب سفر مین ہوتے اور راتکو ٹھیرتے تو جانب یمین پر لیٹتے اور پہلے صبح سے تعریس کرتے تو نصب ذراع کرکے سر کو کف دست پر رکھتے رواہ مسلم علما نے کہا ہی نصب ذراع اسلیے کرتے کہ نوم غریق نہ آسے تاکہ نماز صبح اول وقت فوت نہو جائی انس کہتی ہین حضرت نے فرمایا تم رات کو چلا کرو کیونکہ زمین لپٹی ہوتی ہے رواہ ابوداود باسناد حسن ابو ثعلبہ خشنی کہتے ہین لوگ جب کسی منزل مین اوترتے تو شعاب و اودیہ مین جدا جدا ٹھیرتے حضرت نے فرمایا یہ تفرق تمہارا شعاب و اودیہ مین طرف سے شیطان کے ہے پہر وہ کسی منزل مین نہین اوترتے لکن بعض سے منضم ہوکر ٹھیرتے رواہ ابوداود باسناد حسن ابن الحنظلیہ کہتے ہین حضرت نے ایک اونٹ کو دیکھا کہ اوسکی پیٹھہ پیٹ سے لگ گئی ہے فرمایا ڈرو اللہ سے حق مین ان بہائم بی زبان کے تم سوار ہو انپر اچھی طرح اور حفاظت کرو انکی اچھی طرح رواہ ابوداود باسناد صحیح حدیث طویل عبداللہ بن جعفر مین آیا ہے کہ حضرت ایک انصاری کے باغ مین گئے وہان ایک اونٹ تھا اوسنے جب حضرت کو دیکھا بلبلایا اور آنکہہ سے آنسو بہے حضرت نے اوسکے پاس آکر کوہان و زیر گوش پر ہاتھہ پھیرا اور فرمایا مالک اس اونٹ کا کون ہی ایک جوان انصاری نے آکر کہا یہ میرا اونٹ ہی فرمایا تو اللہ سے

حق مین اس بہیمہ کے جسکا مالک اللہ نے تجکو کیا ہے نہین ڈرتا یہ مجھسے شکایت کرتا ہی کہ تو اوسکو بھوکا رکھتا ہی اور تکلیف دیتا ہی رواہ ابو داود انس کا لفظ یہ ہے ہم جب کسی منزل مین اوترتے نماز نافلہ نہ پڑھتے جب تک کہ پالان شتر نہ کھول لیتے رواہ ابو داود باسناد علی شرط مسلم یعنی باوجود حرص کے نماز پر پہلے دواب کو پالان کھولکر راحت دیتے تب نماز پڑھتے

فصل بیانمین اعانت رفیق کے

اس فصل مین بہت احادیث ہین جو گزر چکی جیسے حدیث اللہ في عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ اور حدیث کل معروف صدقۃ ابو سعید کہتے ہین ہم سفر مین تھے ایک آدمی اونٹ پر سوار آیا داہنے بائین دیکھتا تھا حضرت نے فرمایا جسکے پاس زیادہ سواری ہو وہ پیادے کو دے جسکے پاس زیادہ زاد ہو وہ بی زاد کو دے اصناف مال کا ذکر کیا یہانتک کہ ہمنے دیکھا کہ ہم مین سے کسیکو حق مال زائد مین نہین ہے رواہ مسلم جابر کہتے ہین حضرت نے ارادہ غزو کا کیا فرمایا ای گروہ مہاجرین و انصار کے تمہارے اخوان مین ایسے لوگ ہین جنکے پاس نہ مال ہے نہ عشیرہ ہر ایک تم مین دو دو تین تین آدمی کو اپنے ساتھ لیلے سو ہم مین کسی کے پاس سواری نتھی مگر وہ نوبت بنوبت سوار ہوتا مینے بھی دو یا تین آدمی اپنے ساتھ ملا لیے میرے لیے بھی مثل ایک کے اونمین سے نوبت تھی میرے اونٹ پر رواہ ابو داود دوسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت راہ مین پیچھے رہ جاتے ضعیف کو چلاتے ردیف کر لیتے دعا دیتے رواہ ابو داود باسناد حسن

فصل جب سفر مین جانور پر سوار ہو تو کیا کہے

قال تعالی وجعل لکم من الفلك والانعام ما ترکبون لتستووا علی ظهوره ثم تذکروا نعمة ربکم اذا استویتم علیه وتقولوا سبحان الذي سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ابن عمر کہتے ہین حضرت جب پشت بعیر پر بیٹھتے سفر کو نکلتے تو تین بار تکبیر کہتے پھر فرماتے سبحان الخ اللهم انا نسألك في سفرنا هذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللهم هون علینا في سفرنا هذا واطو عنا بعده اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل اللهم اني اعوذ بك من وعثاء السفر وکاٰبة المنظر وسوء المنقلب فی المال والاهل اور جب سفر سے پھرتے تب بھی یہی دعا کرتے اتنا اور کہتے اٰئبون تائبون عابدون لربنا حامدون رواہ مسلم مقرنین کے معنی ہین مطیقین وعثاء بمعنی شدت ہی کاٰبت تغیر نفس ہے حزن ونحوہ سے منقلب بمعنی مرجع ہی عبد اللہ بن سرجس کا لفظ یہ ہی حضرت جب سفر کرتے تعوذ فرماتے وعثاء سفر وکاٰبۂ منقلب وحور بعد الکون

ودعوت مظلوم وسوءمنظر سے اہل ومال مین رواہ مسلم مسلم مین یون ہی ہی حور بعد الکون بنون و
هكذا رواه النسائي ترمذی نے کہا ویروی الکور بالراء وکلاهما له وجه علماء نے کہا نون و
راء دونون کی معنی رجوع من الاستقامة یا زیادت الی النقص کے ہین روایت راء ماخوذ ہے تکویر
عمامہ سے وهو لفها وجمعها اور روایت نون کون سے ہی مصدر کان یکون اذا وجد واستقر
علی مرتضی دابہ پر سوار ہوے کہا بسم اللہ جب پشت پر بیٹھ گئے کہا الحمد للہ الذي سخر لنا هذا
الخ پہر تین بار الحمد للہ کہا پھر تین بار اللہ اکبر پھر کہا سبحانك اني ظلمت نفسي فاغفر لي فانه لا
يغفر الذنوب الا انت پہر ہنسے پوچھا کس بات سی ہنستے ہو کہا مینے حضرت کو دیکھا کہ اسی طرح کیا تھا
جیسے مینے کیا پہر ہنسے مینے کہا اے رسول خدا کس بات سی آپ ہنسے فرمایا ان ربك سبحانه يعجب
من عبده اذا قال اغفر لي ذنوبي يعلم انه لا يغفر الذنوب غيري رواه ابو داود والترمذي
وقال حديث حسن وفي بعض النسخ حسن صحيح وهذا لفظ ابي داود

فصل مسافر جب اونچی جگہہ پر چڑہی تکبیر کہی جب نیچی جگہہ اوتری تسبیح کرے تکبیر بہت زور سے چلا کر نکہی

جابر کہتی ہین ہم جب چڑہتے اللہ اکبر کہتے جب اوترتے سبحان اللہ کہتے رواہ البخاري ابن عمر کا لفظ
یہ ہی کہ حضرت وجیوش حضرت جب ثنایا پر چڑہتے تکبیر کہتے جب نیچے اوترتے تسبیح کہتے رواہ
ابو داود باسناد صحیح دوسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت حج یا عمرہ سے پہرتے جس گھاٹی یا ٹیلہ پر چڑہتے
تین بار تکبیر کہتے پہر فرماتے لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير
آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب
وحده متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہی جب پہرتے جیوش یا سرایا یا حج یا عمرہ سے تب یہ کہتے ابو ہریرہ
کہتے ہین ایک شخص نے کہا اے رسول خدا مین سفر مین جایا چاہتا ہون مجکو وصیت کرو فرمایا علیك
بالتقوى والتكبير على كل شرف جب وہ شخص پہر کر چلا کہا اللهم اطو له البعد وهون عليه السفر
رواه الترمذي وقال حديث حسن ابو موسی اشعری کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت کے جب کسی
وادی مین پہونچتے تہلیل تکبیر کرتے ہماری آوازین بلند ہو جاتین حضرت نے فرمایا اے لوگو نرمی
وآہستگی کرو اپنی جانون پر تم کسی بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سمیع بصیر کو پکارتی ہو
وہ تمہارے ساتھ ہی سنتا ہی نزدیک ہی متفق علیہ

فصل سفر مین دعا کرنا مستحب ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا تین دعائین مستجاب ہین اونمین کچھ شک نہین ہی دعا مظلوم کی

دعامسافر کی دعا والد کی ولد پر رواہ ابو داود والترمذي وقال حدیث حسن ولیس فی ابی داؤ علی ولدہ

فصل جب کسی آدمی وغیرہ سے ڈرے کیا دعا کرے

ابو موسی کہتے ہین جب کسی قوم سے ڈرے تو یون کہے اللہم انا نجعلك فی نحورهم ونعوذ بك من شرورهم رواہ ابو داود والنسائي باسناد صحیح

فصل جب کسی منزل مین اوترے تو کیا کہے

خولہ بنت حکیم کہتی ہین حضرت نے فرمایا جو شخص نازل ہوا کسی منزل مین پھر اوسنے یون کہا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق اوسکو کوئی شی ضرر نہ دیگی یہان تک کہ اوس منزل سے کوچ کر جاوے رواہ مسلم ابن عمر کہتے ہین حضرت جب سفر کرتے اور رات آتی کہتے یا ارض ربي و ربك اللہ اعوذ باللہ من شرك وشر ما فیك وشر ما خلق فیك وشر ما یدب علیك اعوذ من شر اسد واسود ومن الحیة والعقرب ومن ساکن البلد ومن والد وما ولد رواہ ابو داود خطابی نے کہا اسود سے مراد شخص ہے ساکن بلد سے مراد جن ہین جو زمین پر رہتے ہین بلد الارض ماوی حیوان کو کہتے ہین اگرچہ اوسمین بناء ومنازل نہون محتمل ہے کہ مراد والد سے ابلیس اور ما ولد سے شیاطین ہون ۱۲

فصل مسافر کا جلدی واپس ہونا بعد قضاء حاجت کی طرف اپنی اہل کے مستحب ہے

ابو ہریرہ رفعہ کہتے ہین سفر ایک ٹکڑا ہی عذاب کا منع کرتا ہی ایک تمھارے کو اوسکے طعام وشراب ونوم سے سو جب پورا کر چکے کوئی تم مین کام اپنا سفر سے تو جلدی کرے طرف اپنے اہل کے متفق علیہ

فصل دن کو سفر سے پھر کر گھر مین آنا مستحب ہے اور راتکو بغیر حاجت آنا مکروہ ہے

جابر کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب دراز ہو غیبت ایک تمھارے کی تو نہ آوے گھر مین رات کو دوسری روایت یہ ہے نہی فرمائی ہے آنے سے گھر مین راتکو متفق علیہ انس کہتے ہین حضرت اپنے گھر مین رات کو نہ آتے صبح یا تیسرے پہر کو آتے متفق علیہ

فصل جب سفر سے پھرے اور شہر دیکھے تو کیا کہے

اس بارہ مین حدیث ابن عمر باب تکبیر مسافر مین وقت صعود ثنایا گزر چکی ہے انس کہتے ہین ہم آئے ہمراہ حضرت کے جب پشت مدینے پر پہونچے کہا آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون اسکو کہتے رہے

یہانتک کہ داخل مدینہ ہوئی رواہ مسلم

فصل قادم کا ابتدا کرنا ساتھ مسجد جوار کے اور دو رکعت نماز پڑھنا اوسمین مستحب ہے

کعب بن مالک نے کہا حضرت جب سفر سے پھرتے ابتدا مسجد سے کرتے دو رکعت نماز پڑھتی متفق علیہ

فصل عورت کا تنہا سفر کرنا حرام ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین حلال نہین ہے کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہی ساتھ اللہ و دن آخرت کے
کہ سفر کرے ایک رات دن کا مگر ہمراہ محرم کے متفق علیہ ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہی تخلیہ کرے
کوئی مرد کسی عورت سے مگر ساتھ اوسکے ذو محرم ہو اور سفر نکرے عورت مگر ہمراہ اوسکے ذو محرم ہو
ایک مرد نے کہا میری عورت حج کو گئی ہے اور میرا نام فلان فلان غزو مین لکھا گیا ہی فرمایا تو جا
اپنی عورت کے ساتھ حج کر متفق علیہ غزالی رح نے کتاب آداب السفر مین منجملہ کتب احیاء العلوم کے
لکھا ہی کہ سفر وسیلہ ہے خلاص کا مہروب عنہ سے اور وسیلہ ہی وصول کا طرف مرغوب فیہ کے
سفر دو قسم کے ہوتے ہین ایک سفر بظاہر بدن مستقر و وطن سے طرف صحاری و فلوات کے
دوسرا سفر سیر قلب کا اسفل سافلین سے طرف ملکوت سموات کے اشرف اسفار یہی سفر باطن ہے
اسی سفر کی طرف اشارہ ہی اس آیت مین سنریہم ایاتنا فی الآفاق و فی انفسہم و قال تعالے
و فی الارض آیات للموقنین و فی انفسکم افلا تبصرون اور اس سفر سے قعود کرنے پر انکار واقع
ہوا ہی قال تعالی و انکم لتمرون علیہم مصبحین و باللیل افلا تعقلون و قال تعالی و کاین من آیۃ
فی السموات و الارض یمرون علیہا وھم عنہا معرضون جس کسی شخص کو یہ سفر میسر ہوا وہ ہمیشہ
اپنے سیر مین متنزہ فی الجنۃ ہی گو بدن سے ساکن فی الوطن ہو اور جو کوئی اسکا متاہل نہین ہی اور
ظاہر بدن سے سفر کرتا ہی اگر مطلب اوسکا اس سیر و سفر سے علم و دین یا کفایت استعانت علی الدین
ہی تو وہ بھی سالک سبیل آخرت ہوتا ہی لکن اس سفر کے لیے شروط و آداب ہین اگر اونکو ترک کر دیگا
تو عمال دنیا و اتباع شیطان سے ہوگا اور اگر اونکا مواظب رہیگا تو یہ سفر اوسکا خالی فوائد ملحقہ
باعمال آخرت سے نرہیگا یہ سفر کی قسم ہی ایک طلب علم مین حضرت نے فرمایا ہے من سلک طریقا
یلتمس فیہ علما سھل اللہ لہ طریقا الی الجنۃ حکایت سعید بن مسیب طلب حدیث واحد مین
چند ایام تک سفر کرتے شعبی نے کہا ہے اگر کوئی شخص شام سے اقصی یمن تک ایک کلمہ کے لیے
جو دلالت کرے ہدی پر یا پھیرے ردی سے سفر کرے تو یہ سفر اوسکا ضائع نہوگا جابر بن عبد اللہ
مدینے سے مع دس صحابہ کے مصر کو آئے ایک ماہ تک واسطے ایک حدیث کے جو اونکو عبد اللہ بن

انیس سے مرفوعاً پہونچی تھی راہ چلے یہانتک کہ اوسکو سنا زمان صحابہ سے اس زمانہ تک جتنے محصلین
علم کا ذکر ہے اون سبکو علم اسی سفر سے حاصل ہوا تھا سفر سے درستی اخلاق نفس کی بھی بخوبی
ہوتی ہے بشر کہتے تھے پانی جب بہتا ہے پاک صاف ہو جاتا ہی جب ٹھہر جاتا ہی گندہ پڑ جاتا ہے
سفر مین مشاہدہ آیات آلہی کا بھی ہوتا ہی اس مشاہدہ مین بہت فوائد ہین دوسرا سفر وہ ہی جو واسطے
کسی عبادت کے ہو جیسے حج و عمرہ و جہاد اسمین زیارت قبور انبیاء و صحابہ و تابعین و سائر علما و
اولیا بھی داخل ہے جسکی زیارت سے حیات مین تبرک کیا جاتا ہے اوسکی زیارت سی بعد وفات
کے بھی برکت حاصل کیجاتی ہی حدیث لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد الخ کچھہ اس سے مانع
نہین ہی اسلیے کہ یہ حدیث حق مین مساجد کے آئی ہے انتہی مین کہتا ہون یہ حدیث گو خاص بمساجد ہو
تب بھی کوئی دلیل سفر للزیارۃ پر موجود نہین ہے ہان زیارت قبور صلحاء کی بضمن سفر جائز و فاضل
مدسوس و مغمور ہو سکتی ہے اسمین کچھہ بحث نہین ہے سارا نزاع استقلال اس سفر مین ہے نہ اصل زیارت
مین بلا سفر خاص کے کہ وہ سنت ہی اسلیے غزالی نے بعد اسکے فرمایا ہی بالجملۃ زیارۃ الاحیاء اولی
من زیارۃ الاموات پھر کہا ہی کہ فائدہ زیارت احیاء سے طلب کرنا برکت و دعا و برکت نظر
کا ہی کیونکہ نظر کرنا طرف وجوہ صلحاء و علماء کے عبادت ہی نیز اسمین حرکت رغبت ہی اونکے ساتھ
اقتدا کرنے مین اور متخلق ہونے مین ساتھہ اونکے اخلاق و آداب کے رہے بقاع سو اونکی زیارت
کے سوا مساجد ثلاثہ کے کچھہ معنی نہین ہین حدیث ظاہر ہی اس باب مین کہ شد رحال واسطے طلب برکت
کے سوا ان تین مساجد کے نچاہیے تیسرا سفر وہ ہی کہ بسبب کسی امر مشوش دین کے گریز کرے سو یہ سفر بھی اچھا ہی
مثلاً ولایت و جاہ و کثرت علائق و اسباب مشوش فراغ قلب ہوتے ہین اور اتمام دین کا بغیر فراغ کے
غیر اللہ سے نہین ہوتا سلف کی عادت تھی مفارقت وطن کرنا مخافت فتن سے سفیان ثوری نے کہا ہی یہ برا زمانہ
ہی کہ اسمین گمنام کو تو امن نہین ہی پھر مشہور کا کیا ذکر ہی یہ وہ زمانہ ہی کہ آدمی ایک شہر سے دوسری شہر کو نقل کرتا رہے
جس جگہہ معروف ہو جاے وہان سے چل دے ثوری جب سنتے کہ فلان دیہہ مین غلہ ارزان ہے
اپنا بوریا بدہنا لیکر وہان کا سفر کرتے کسی نے کہا تم ایسا کام کرتے ہو کہا تجکو جب یہ خبر ملے کہ فلان
قریے مین ارزانی ہے تو تو وہین جا رہ کہ اسمین تیرا دین زیادہ سلامت رہیگا اور تیری فکر کمتر ہوگی
سو یہ بھاگنا گرانی نرخ سے تھا خواص کسی شہر مین ایک چلے سے زیادہ نہ ٹھہرتے تھے بڑے متوکل
تھے اقامت کرنا باعتماد اسباب کے قادح فی التوکل جانتے تھے چوتھا سفر وہ ہی کہ قادح بدن سے
ڈر کر نکلے جیسے طاعون و با گرانی نرخ وغیر ذلک اس سفر مین بھی کچھہ حرج نہین ہے بلکہ بعض مواضع میں

فرار واجب یا مستحب ہوجاتا ہی لکن طاعون اس حکم سے مستثنی ہے اوس سے بھاگنا نچاہیے سفر واجب مثل سفر حج وطلب علم کے ہوتا ہی سفر مندوب مثل سفر زیارت علمار کے ہوتا ہی سفر مباح کا مرجع طرف نیت کے ہوتا ہی اگر بقصد طلب مال ہے تاکہ سوال سے بچے اور اہل وعیال پر ستر مروت کرے اور زائد کو تصدق کرے تو یہ مباح اس نیت سے منجملہ اعمال آخرت کے ہوجاتا ہی کیونکہ حدیث انما الاعمال بالنیات شامل جملہ واجبات ومندوبات ومباحات ہی **ف** آداب سفر کے کئی ہین ایک یہ کہ رد مظالم وقضاء دیون واعداد نفقہ واسطے لازم النفقہ کے کرے اگر کسی کی امانت اسکے پاس ہو اوسکو واپس کرجاے زاد راہ حلال طیب لے اور بقدر وسعت رفقاء کے لیے دوسرا ادب یہ ہی کہ تنہا سفر نکرے الرفیق ثم الطریق لکن رفیق ایسا ہو جو دین پر اعانت کرے رفقاء تین نفر سے کم نہون پھر ایک اونمین امیر ٹھیرالیا جاے تیسرا ادب یہ ہی کہ رفقاء حضر واہل واصدقاء کو وداع کرکے دعاے تودیع جو حضرت سے ماثور ہے وہ پڑھے اہل حضر بھی اوسکو دعا دین چوتھے یہ کہ سفر سے پہلے نماز استخارہ پڑھے اور وقت خروج کے خاص واسطے سفر کے نماز ادا کرے پانچوین یہ کہ دروازہ گھر پر بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ الی آخرہ بطولہ کہے چھٹے یہ کہ گھر سے صبح کو نکلے دن پنجشنبہ کے کہ اسمین برکت ہوتی ہے ساتوین یہ کہ نزول نکرے مگر دن چڑھے کہ یہ سنت ہے اور اکثر رات کو چلے کہ اسمین طی ارض ہوتا ہی وقت نزول کے ادعیۂ نزول پڑھے آٹھوین یہ کہ دن کو قافلہ سے علحدہ نہ چلے کہ کہین بھٹک جاے مقتال ومنقطع ہوجاے رات کو وقت خواب کے تحفظ کرے رفقاء نوبت بنوبت حراست کرین یہ سنت ہی اگر دن یا رات مین کوئی دشمن یا درندہ اسکا قصد کرے تو آیۃ الکرسی وشہد اللہ وسورۂ اخلاص ومعوذتین وغیرہ ادعیہ پڑھے نوین یہ کہ جانور سواری کے ساتھ رفق ونرمی رکھے تحمل سے زیادہ بار نکرے مونہہ پر چابک نہ مارے اوسکی پشت پر نہ سوے صبح وشام اوس پر سے اوتر پڑے راحت دے اس بارے مین سلف سے آثار آئے ہین بعض سلف اس شرط پر کرایہ کرتے کہ ہم اوسکی پشت سے نہ اوترین گے پھر اوترتے اور پورا کرایہ دیتے دسوین یہ کہ چھہ چیزین ہمراہ رکھے آئینہ سرمہ دان مقراض مسواک شانہ قارورہ بعض صوفیہ نے کہا ہی کہ ڈولچی ورسی بھی رکھے خواص سوئی تاگا بھی ہمراہ لیتے تھے **ف** مسافر کو رخصت ہے کہ موزے پر مسح کرے تین دن رات اور پانی نہ ملے تو تیمم کرے اور نماز فرض کو قصر سے پڑھے ظہر عصر عشا کو دو دو رکعت اور صبح ومغرب کو بدستور اور درمیان ظہر وعصر کے جمع کرے اسی طرح درمیان مغرب وعشا کے تقدیماً وتاخیراً نفل کو بالاے دابہ بھی پڑھ سکتا ہی حضرت نے راحلہ پر تنفل

کیاتہا رکوع وسجدہ اشارے سی بجالاتے تھے اسی طرح یا پیادہ کو تنفل کرنا سفرمین درست ہے رکوع وسجود کا اشارہ کرے واسطے تشہد کے نہ بیٹھے حکم ماشی کا مثل حکم راکب کے ہی ہان تکبیر تحریمہ وغیرہ روبقبلہ ہوکر کہے اسلیے کہ انحراف ایکدم کا کچہہ اسپر مشکل نہین ہے بخلاف راکب کے کہ اوسپر نہایت دشوار ہی سفرمین افطار کرنا صوم کا رخصت ہی یہ سب بات رخص ہوی

باب ۱۰۹ بیان مین فضائل کے

اس باب مین کئی فصول ہین

فصل بیان مین فضل قرات قرآن کے

ابوامامہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم پڑہو قرآن یہ آئیگا دن قیامت کو شفیع واسطے اپنے اصحاب کے رواہ مسلم نواس بن سمعان کا لفظ یہ ہے لایا جائیگا قرآن اور اوسکے اہل جو اوسپر دنیا مین عمل کرتے تھے آگے آگے اونکے سورۂ بقرہ وآل عمران ہوگی یہ دونون سورتین طرف سے اپنے صاحب کے حجت کرینگے رواہ مسلم عثمان رضی اللہ عنہ نے رفعاً کہا ہی بہتر تم مین وہ شخص ہے جسنے سیکھا قرآن اور سکھایا رواہ البخاری عائشہ کا لفظ یہ ہی جو شخص کہ پڑہتا ہے قرآن کو اور وہ ماہر ہے ساتھ اوسکے وہ ہمراہ سفرہ کرام بررہ کے ہوگا اور جو پڑہتا ہی اوسکو اور اٹکتا ہی اوسمین اور وہ پڑہنا اوسپر شاق ہے اوسکو دواجر ہین متفق علیہ ابوموسی اشعری کا لفظ یہ ہی مثال اوس مومن کی جو قرآن پڑہتا ہے مثال اترجہ کی ہے بو اوسکی اور مزہ اوسکا اچہا ہی اور مثال اوسکی جو قرآن نہین پڑہتا مثال ریحانہ کی ہی کہ بو اوسکی اچہی ہے اور مزہ اوسکا تلخ ہے اور مثال منافق کی جو قرآن نہین پڑہتا مثال حنظلہ کی ہی کہ بو نہین رکھتا ہی اور مزہ اوسکا تلخ ہے متفق علیہ عمر بن خطاب کا لفظ یہ ہی کہ اللہ بلند رتبہ کرتا ہے اس کتاب سی اقوام کو اور کم درجہ کرتا ہی دوسرون کو رواہ مسلم ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہی نہین ہے حسد مگر دو آدمیون مین ایک وہ مرد جسکو اللہ نے قرآن دیا وہ قیام کرتا ہی ساتھ اوسکے ساعات لیل وساعات نہار مین دوسرا وہ مرد جسکو اللہ نے مال دیا ہی وہ رات دن خرچ کیا کرتا ہی یعنی راہ خدا مین متفق علیہ براء بن عازب کہتے ہین ایک مرد سورۂ کہف پڑہتا تھا اوسکے قریب ایک گھوڑا رسی مین بندہا تھا ایک پارۂ ابر نے آکر ڈہانپ لیا اور نزدیک ہونے لگا گھوڑا ابھرکا جب صبح ہوئی حضرت سے کہا فرمایا وہ سکینہ تھا واسطے قرآن کے نازل ہوا متفق علیہ ابن مسعود کا لفظ یہ ہی جسنے پڑہا ایک حرف کتاب اللہ کا اوسکو ایک حسنہ ہی حسنہ دس گنا ہوتا ہی مین نہین کہتا کہ الم ایک حرف ہی الف ایک حرف ہی لام ایکحرف ہی میم ایک حرف ہی رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح

ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسکے جوف مین کوئی شے قرآن سے نہین ہی وہ مثل خانہ ویران کے ہی رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح حدیث ابن عمرو مین رفعاً آیا ہی صاحب قرآن سے کہا جائیگا پڑہ اور چڑہ اور ترتیل کر جسطرح کہ تو دنیا مین ترتیل کرتا تہا تیری منزلت نزدیک آخر آیت کے ہے جسکو تو پڑہیگا رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح

فصل اس بیان مین کہ قرآن کی خبرگیری کرنا چاہیئے اور تعریض للنسیان سے حذر کرنا چاہیے

ابو موسی سے مرفوعاً کہا ہی تم تعاہد کرو اس قرآن کا قسم ہی اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین ہی جان محمد کی وہ بہت تر ہی تفلت یعنی نکل جانیمین اونٹ سے اپنی پابند سے متفق علیہ ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہ ہے مثال صاحب قرآن کی مثال شتر بستہ کی ہی اگر خبر رکہے اوسکی تو روکا اوسکو اور اگر چہوڑ دیا اوسکو تو چلدیا متفق علیہ

فصل پڑہنا قرآن کا تحسین آواز سے اور پڑہوانا اوسکا مرد خوش آواز سے اور سننا اوسکا پڑہوا کر مستحب ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا کان نرکہا اللہ نے واسطے کسی شے کے جیسا کان رکہا واسطے حسن الصوت کے کہ تغنی کرتا ہے ساتہہ قرآن کے متفق علیہ مراد تغنی سے جہر بالقراءۃ ہی کان رکہنے سے مراد استماع ہی یہ اشارہ ہی طرف رضا و قبول کے حضرت نے ابو موسی اشعری سے کہا تو دیا گیا ہی ایک مزمار مزامیر آل داود سے متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہی تو اگر دیکہتا مجکو اور مین سنتا تہا پڑہنا تیرا آجکی رات براء بن عازب کہتے ہین مینے حضرت کو عشا مین والتين والزيتون پڑہتے سنا کسیکو آپ سے زیادہ خوش آواز نسنا متفق علیہ بشیر بن عبد المنذر رفعاً کہتے ہین جو کوئی تغنی نکرے یعنے جہر ساتہہ قرآن کے وہ ہم مین سے نہین ہے رواہ ابوداود باسناد جید نووی نے کہا معنی يتغنى يحسن صوته بالقرآن ابن مسعود کہتے ہین مجہسے فرمایا مجکو قرآن پڑہ کر سنا مینے کہا مین آپ کے سامنے پڑہون آپ پر تو اوترا ہی فرمایا مین غیر سے سنا اوسکا دوست رکہتا ہون مینے سورۂ نساء پڑہی جب اس آیت پر پہونچا فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيدا فرمایا حسبك الآن یعنی بس مینے جو طرف آپ کے التفات کیا دونون آنکہون سے آنسو بہتی تہی متفق علیہ

فصل بیان مین حسن کے سور و آیات مخصوصہ پر

ابو سعید کہتے ہین حضرت نے مجہسے کہا کیا مین تجکو اعظم سورت فی القرآن نسکہاؤن قبل اسکے کہ تو

مسجد سے باہر جاے پھر میرا ہاتھہ پکڑ لیا جب نکلنا چاہا مینے کہا اے رسول خدا آپنے فرمایا تھا کہ مین تجکو ایک سورت قرآن کی سکھاؤنگا فرمایا الحمد للہ رب العالمین یہ سبع مثانی و قرآن عظیم ہے جو مجکو دیا گیا رواہ البخاري ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت نے قل ہو اللہ احد مین فرمایا ہی قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری کہ یہ برابر تہائی قرآن کے ہے دوسری روایت یون ہی کہ اصحاب سی کہا کیا عاجز ہے ایک تم مین اس بات سی کہ تہائی قرآن پڑہے ایک شب مین اونپر یہ بات شاق ہوئی کہا ہم مین کسکو یہ طاقت ہی فرمایا قل ہو اللہ احد ثلث قرآن ہی رواہ البخاري دوسر الفظ انکا یہ ہی ایک مرد نے ایک مرد کو سنا کہ تردید قل ہو اللہ کرتا ہی یعنی بار بار اوسکو پڑہتا ہے صبح کو حضرت کی پاس آکر ذکر کیا گویا اسکو قلیل سمجہا حضرت نے فرمایا والذي نفسي بيده انها لتعدل ثلث القرآن رواه البخاري ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین کہ قل ہو اللہ احد ثلث قرآن ہی رواہ مسلم معلوم ہوا کہ تین بار پڑہنا اوسکا برابر ایک ختم قرآن کے ہوتا ہی انس کا لفظ یہ ہی ایک شخص نے کہا اے رسول خدا مین اس سورت کو دوست رکھتا ہون فرمایا اسکی محبت تجکو جنت مین لیجائیگی رواہ الترمذي وقال حديث حسن ورواه البخاري في صحيحه تعليقا عقبہ بن عامر کہتی ہین حضرت نے فرمایا تونے وہ آیتین نہین دیکھین جو آجکی رات اوتری ہین ویسے آیات دیکھے نہین گئی قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس رواہ مسلم ابو سعید خدری نے کہا حضرت تعوذ کرتے تھے جان اور عین انسان سے یہانتک کہ معوذتین نازل ہوی تب سی انہین کو لیا انکے ماسوا کو چھوڑ دیا رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابو ہریرہ رفعاً کہتی ہین قرآن مین ایک سورت تیس آیتون کی ہے اوسنے شفاعت کی ایک مرد کی یہانتک کہ وہ بخشا گیا وہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک ہی رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن ابو مسعود بدری کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسنے پڑہین دو آیتین آخر سورۂ بقرہ کی ایک رات مین وہ اوسکو کفایت کرتے ہین متفق علیہ یعنی اوس رات کوئی مکروہ اوسکو نہین پہونچیگا یا کافی ہین قیام لیل سے ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی تم مت کرو اپنے گہر کو مقابر شیطان بہاگتا ہی اوس گہر سے جسمین سورۂ بقرہ پڑہی جاتی ہی رواہ مسلم ابی بن کعب کا لفظ رفعاً یون ہی اے ابا منذر تو جانتا ہی کہ کون آیت کتاب اللہ کی تیرے پاس بہت بڑی ہی مینے کہا اللہ لا الہ الا هو الحي القيوم میرے سینے مین ہاتھہ مارا اور کہا گوارا ہو تجکو علم اے ابا منذر رواہ مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین مقرر کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حفظ زکوۃ رمضان پر ایک آنے والا آیا طعام سے لپ بہر کر لینے لگا مینے اوسکو پکڑ لیا اور کہا مین

تجکو پاس حضرت کے لیجاؤنگا کہا مین محتاج ہون مجہپر عیال ہین اور مجکو سخت حاجت ہی مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح ہوئی حضرت نے فرمایا ای ابا ہریرہ تیرے اسیر نے آجکی رات کیا کام کیا مینے کہا شکایت کی حاجت وعیال کی مجھے رحم آیا مینے اوسکو چھوڑ دیا فرمایا وہ تجہسے جھوٹ بول گیا وہ پہر آئیگا مینے جان لیا کہ وہ آئیگا کیونکہ حضرت نے فرما دیا تھا مین اوسکی تاک مین رہا وہ آیا لپ بہر کر طعام لینے لگا مینے کہا اب مین تجکو پاس حضرت کے لیچلونگا اوسنے کہا مجہو چھوڑ دے مین محتاج ہون مجہپر عیال ہین اب پھر نہ آونگا مینے چھوڑ دیا صبح ہوئی حضرت نے فرمایا ای ابا ہریرہ مافعل اسیرك مینے کہا اوسنے پہر شکوہ حاجت وعیال کا کیا مینے رحم کھاکر چھوڑ دیا فرمایا وہ تجہسے جھوٹ بول گیا اب پہر وہ آئیگا مین تیسری بار پہر اوسکی تاک مین لگا رہا اوسنے آکر طعام لینا چاہا مینے اوسکو پکڑ لیا اور کہا اب مین تجکو پاس حضرت کے لیے چلتا ہون یہ تیسری بار ہی تو کہتا ہی کہ مین پہر نہ آونگا پہر تو آتا ہی کہا تو مجہی چھوڑ دے مین تجکو ایسے کلمات سکہاؤنگا جنسے اللہ تجکو نفع دے مینے کہا وہ کیا کلمات ہین کہا جب تو اپنے بستر پر جائے آیۃ الکرسی پڑہ ہمیشہ طرف سی اللہ کے تجہپر ایک حافظ رہیگا اور کوئی شیطان نزدیک تیرے نہ آئیگا یہانتک کہ تو صبح کرے مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح ہوئی حضرت نی مجہسے فرمایا مافعل اسیرك بالبارحة مینے کہا زعم انه یعلمنی کلمات ینفعنی الله بها مینے اوسکو چھوڑ دیا فرمایا وہ کیا کلمات ہین مینے کہا مجہسے کہا کہ جب تو بستر پر آسے آیۃ الکرسے اول سے آخر تک پڑہ پہر کہا لا یزال علیك من الله حافظ ولن یقربك شیطان حتی تصبح حضرت نے فرمایا سن اوسنے تجہسے سچ کہا اور وہ جھوٹا ہی تو جانتا ہی کہ تو تین شب سی کس سے بات چیت کرتا ہے مینے کہا نہین فرمایا وہ شیطان ہی رواہ البخاري ابو الدرداء رفعا کہتے ہین جسنے یاد کرلیا دس آیتونکو اول سورۂ کہف سی وہ محفوظ رہیگا دجال سے دوسری روایت مین آخر سورۂ کہف آیا ہی رواہما مسلم حدیث ابن عباس ہین رفعاً آیا ہی کہ ایک فرشتۂ جدیدنے جو کبھی زمین پر نہین آیا تھا نازل ہوکر حضرت کو سلام کیا اور کہا ابشر بنورین اوتیتهما لم یؤتهما نبی قبلك فاتحة الکتاب وخواتیم سورۃ البقرة لن تقرأ بحرف منهما الا اعطیته رواہ مسلم

فصل اجتماع قراءت پر مستحب ہے

حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہی مجتمع نہوئی کوئی قوم کسی گہر مین بیوت خدا سے کہ پڑہتی ہی کتاب اللہ کو اور درس دیتی ہی اوسکا درمیان اپنے لکن اوترتا ہی اونپر سکینہ اور ڈہانپ لیتی ہی اونکو رحمت اور گہیر لیتے ہین اونکو فرشتے اور ذکر کرتا ہی اونکا اللہ اونمین جو نزدیک اوسکے ہین رواہ مسلم

اس حدیث مین دلیل ہی قرارت وتدریس قرآن پر اور فضیلت ہی تالی ومدرس قرآن کی وللہ الحمد
ف غزالی رحہ نے کہا ہی قرآن ضیا ونور ہی غرور سے نجات دیتا ہی شفا دما فی الصدور ہے
جو جبار اوسکے خلاف کرتا ہی اللہ اوسکو توڑ ڈالتا ہی اور جو کوئی جویای علم غیر قرآن ہوتا ہے
اللہ اوسکو گمراہ کر دیتا ہی یہ ایک مضبوط رسّی ہے اللہ کی اور ایک چمکتا نور ہی اوسکا عروۂ
وثقی ہے معتصم اوفی ہی محیط ہی قلیل کثیر صغیر کبیر کو نہ اسکے عجائب منقضی ہوتے ہین نہ اسکے
غرائب متناہی ہین تحریر محیط اوسکے فوائد کی نہین ہوتی کثرت تردید سے وہ پرانا نہین پڑتا
مرشد اولین وآخرین ہی معجزۂ باقیۂ دائمہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی
جنات نے جب اوسکو سنا جھٹ پٹ اپنی قوم کی طرف ڈرانے کو چلدیے کہا انا سمعنا قرآنا
عجبا یهدي الی الرشد فامنا به ولن نشرك بربنا احدا جو کوئی اوسپر ایمان لایا وہ موفق ہوا
جو اوسکا قائل ہوا وہ صادق ہے جسنے اوسکے ساتھہ تمسک کیا وہ مهدی ہے جسنے اوسپر
عمل کیا وہ فائز ہے وقال تعالے انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون سو منجملہ اسباب
حفاظت قرآن سکے دلون اور مصاحف مین ایک استدامت ہی تلاوت ومواظبت دراست
پر مع آداب وشروط کے اور محافظت رکھنا اعمال باطنہ وآداب ظاہرہ پر حضرت نے فرمایا ہے
جسنے قرآن پڑہا پھر دیکھا کہ کوئی شخص بہتر اوس سے کچھہ دیا گیا ہی تو اوسنے خدا کی عظمت والی
چیز کو صغیر جانا یہ بھی فرمایا ہی کوئی شفیع افضل رتبہ نزدیک اللہ کے قرآن سے نہین ہی نہ نبی
اور نہ ملک وغیرہ اگر قرآن اندر کسی چمڑے کے ہو تو آگ اوسکو نہ چھوئیگی تلاوت قرآن کو
افضل عبادت امت ٹھیرایا ہی فرمایا اللہ کہتا ہی جسکو مشغول کیا قرارت قرآن نے میری دعا وسوال سے
مین اوسکو افضل ثواب شاکرین دونگا ابو امامہ نے کہا تم قرآن پڑہو تمکو یہ مصاحف معلقہ دہوکا
ندین اللہ اوس دل کو عذاب نہین کرتا ہی جو ظرف قرآن ہی یعنی گھر مین اگر بہت سی مصحف جمع ہین
اس سے کچھہ کام نہین چلتا قرآن کی تلاوت کرنا چاہیے جس سے دل عذاب سی بچے ابن مسعود نے
کہا ہی تم اگر علم حاصل کرنا چاہو تو قرآن کو پکڑو کہ اوسمین علم اولین وآخرین ہی کوئی تم مین اپنی نفس سے
سوال نکرے مگر قرآن کا اگر قرآن کا محب ہی اور قرآن اوسکو خوش آتا ہی تو وہ دوستدار ہی اللہ ورسول کا اور
اگر قرآن کو دشمن رکھتا ہی تو باغض خدا ورسول خدا ہی صلعم عمرو بن عاص نے کہا ہر آیت قرآن کی ایک درجہ ہے
جنت مین ایک چراغ ہی تمھارے گھرون مین جسنے قرآن پڑہا اوسکے دونون پہلو مین نبوت رکھی گئی اتنی بات ہے
کہ اوسکو وحی نہین آتی حکایت امام احمد بن حنبل نے کہا مینے اللہ عزوجل کو خواب مین دیکھا عرض کیا یا رب

ما افضل ما تقرب به المتقربون الیه فرمایا بکلامی یا احمد مین نے کہا یا رب بفهم او بغیر فهم فرمایا بفهم
و بغیر فهم محمد قرظی نے کہا لوگ جب قرآن کو اللہ عز و جل سے دن قیامت کے سنینگے تو گویا کبھی اونہون نے
سنا ہی نہ تھا فضیل بن عیاض نے کہا حامل قرآن کو چاہیے کہ اوسکو کسی شخص کی طرف پادشاہ ہو یا اور کوئی
حاجت نہو بلکہ خلائق اوسکی محتاج ہو حامل قرآن حامل رایت اسلام ہے اب نچاہیے کہ وہ ہمراہ لاہی ساہی
لاغی کے لہو و سہو و لغو کرے حق قرآن کی تعظیم کرنا چاہیے **حکایت** خالد بن عقبہ نے حضرت کے پاس
آکر کہا مجھکو قرآن سناؤ حضرت نے یہ آیت پڑہی ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی
وینہی عن الفحشاء والمنکر الخ کہا پہر پڑہو پہر اعادہ کیا کہا واللہ ان له لحلاوة وان علیه لطلاوة
وان اسفله لمورق وان اعلاه لمثمر وما یقول هذا بشر حسن نے کہا واللہ نہین ہے سوا قرآن کے
کوئی غنا اور نہ بعد قرآن کے کوئی فقر **حکایت** قاسم بن عبدالرحمن نے بعض نساک سے کہا یہان کوئی
نہین ہے جس سے تو انس پکڑے اوسنے ہاتھہ طرف مصحف کے بڑہا کر اوسکو بغل مین لیا اور کہا یہ ہے

چه دلبرند که دل می برند پنهانی مخدرات سراپردهای قرآنی

ف آداب تلاوت کے دس ہین ایک یہ کہ قاری باوضو ہو بہیئت ادب و سکون پر خواہ کھڑی ہو کر
پڑہے یا بیٹھ کر رو بقبلہ سر جہکائے ہوئے چار زانو نہو تکیہ نہ لگائے ہو افضل احوال یہ ہے کہ نماز مین
کہڑے ہو کر پڑہے اور مسجد مین پڑہے اور اگر بلا وضو بستر پر لیٹ کر پڑہے تب بھی بہتر ہے لیکن حال اول سے
کم ہے قال تعالی الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبهم و یتفکرون فی خلق السموات والارض
اللہ نے سب پر ثنا کی ہے لیکن پہلے قیام کا نام لیا پہر قعود کا پہر اضطجاع کا دوسرا ادب مقدار قرأت
ہے عادات قراء کے استکثار و اختصار مین مختلف ہین کوئی رات دن مین ایکبار کوئی دو بار
کوئی تین بار ختم کرتا ہے کوئی مہینے مین ایک بار اولی تقدیرات قول رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم ہے کہ جسنے پڑہا قرآن تین دن سے کم مین اوسنے قرآن کو نہ سمجھا اور عائشہ نے
ایک شخص کو سنا کہ سرسر پڑہتا ہے کہا اسنے نہ پڑہا نہ یہ خاموش رہا حضرت نے ابن عمرو کو
حکم دیا تھا کہ ہر ہفتے مین ختم کرین اسی طرح ایک جماعت صحابہ شنبہ کو شروع قرأت
کرتی اور روز جمعہ کو ختم کرتی جیسے عثمان و زید بن ثابت و ابی بن کعب غرضکہ
درجہ معتدل دو ہین ایک یہ کہ ہفتہ وار ختم کرے دوسرے یہ کہ ہفتے مین دو ختم
کرے تیسرا ادب متعلق تقسیم ہے سو جو کوئی ہفتے مین ایک بار پڑہے وہ قرآن کو
سات حزب ٹھیرائے جسطرح کہ صحابہ کرتے تھے عثمان رضی اللہ عنہ شب جمعہ کو سورہ بقرہ سے

مائدہ تک شب شنبہ کو انعام سے ہود تک شب یکشنبہ کو یوسف سی مریم تک شب دوشنبہ کو طہ سے
طسم تک شب سہ شنبہ کو عنکبوت سی صاد تک شب چہارشنبہ کو سورۂ تنزیل سے رحمٰن تک
پہر شب پنجشنبہ کو ختم کرتے ابن مسعود نے بہی اسی ترتیب پر تقسیم رکھی تھی کسی نے کہا حزب اول
تین سورہین حزب دوم پانچ سور حزب سوم سات سور حزب چہارم نو سور حزب خامس گیارہ سور
حزب ششم تیرہ سور حزب ہفتم ق سے تا آخر فہکذا حزبہ الصحابۃ وکانوا یقرؤنہ کذلک فما
سوی ھذا محدث چوتھا ادب کتابت مین ہے تحسین و تزئین کتابت مستحب ہی پانچوان ادب
ترتیل ہے کیونکہ مقصود قرارت سی تفکر و تدبر ہی ابن عباس نے کہا اگر مین اذا زلزلت و قارعہ
تدبر سے پڑہون یہ دوستر ہے مجکو اس سے کہ سورۂ بقرہ و آل عمران بطور تہذیر پڑہون استحباب
ترتیل کا کچہہ نرے تدبر کے لیے نہین ہی کیونکہ عجمی معنے قرآن کے نہین سمجہتا ہی بلکہ ترتیل اقرب بتوقیر
واحترام ہی اور اوسکا دلمین اثر پڑتا ہی چھٹا ادب رونا ہی جب قرآن پڑہے تو روئی یہ مستحب ہے
حکایت صالح مری کہتے ہین مینے خواب مین حضرت پر قرآن پڑہا مجہسے فرمایا یا صالح ھذہ
القراءۃ فاین البکا ساتوان ادب یہ ہی کہ رعایت کرے حقوق آیات کی مثلا جب آیہ سجدہ پر گزرے
سجدہ کرے آیات رغبت و رہبت پر دعا و تضرع بجالاے آٹھوان ادب یہ ہی کہ پہلے قرارت سے
اعوذ باللہ پڑہے پہر بسم اللہ نوان ادب یہ ہی کہ جہر سے پڑہے اتنا جہر بس ہی کہ آپ سنی یا پاس والا
زیادہ نچلائے دسوان ادب تحسین و تزئین قرارت ہے ساتھہ تردید صوت کے بغیر تمطیط مفرط کے
جس سے نظم متغیر ہوجاے اسطرحکا پڑہنا سنت ہی غزالی نے ہر ادب کو ان آداب سی مفصل لکہا ہے
پہر کہا ہی کہ اعمال باطن قرارت مین دس ہین فہم اصل کلام پہر تعظیم پہر حضور قلب پہر تدبر پہر تفہم
پہر تخلی موانع فہم سے پہر تخصیص پہر تاثر پہر ترقی پہر تبری ہر عمل کے ان اعمال مین سے شرح دراز ہی
جو امام غزالی نے لکہی ہی انس بن مالک نی کہا ہی بہت سی قرآن خوان ہین جنکو قرآن لعنت کرتا ہے
ابو سلیمان دارانی نے کہا ہی زبانیہ اسرع تر ہی طرف حملہ قرآن کے بنسبت عبدۂ اوثان کے جبکہ عاصی
قرآن ہون ابن رباح نے کہا مین قرآن حفظ کرکے پشیمان ہوا اسلیے کہ مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ اصحاب
قرآن سے وہی سوال ہوگا جو سوال انبیاء سے دن قیامت کے کیا جائیگا بعض علما نی کہا ہی آدمی
قرآن پڑہتا ہی خود اپنی جان پر آپ لعنت کرتا ہی اور وہ نہین جانتا کہتا ہی الا لعنۃ اللہ علی الظالمین
حالانکہ وہ ظالم نفس ہے الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین حالانکہ وہ کاذب ہی ابن مسعود کہتی ہین قرآن
اسلیے اوترا تہا کہ اوسپر عمل کرین لوگون نے دراست قرآن کو عمل سمجہہ لیا تم مین ایک شخص قرآن فاتحہ سے

خاتمہ تک پڑہتا ہی ایک حرف ساقط نہین کرتا مگر عمل ساقط کردیا ہی

باب ۱۱ بیان مین فضل وضو کے

قال اللہ تعالی یا ایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم الی قولہ تعالی ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطھرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے میری امت بلائی جائیگی دن قیامت کو چمکتی پیشانی چمکتے ہاتھ پاؤن آثار وضو سے سو جو کوئی تم مین اطالت غرہ کر سکے وہ کرے متفق علیہ دوسر الفظ انکا یہ ہی پہونچتا ہی زیور مسلمان کا جہانتک کہ وضو پہونچتا ہے رواہ مسلم عثمان رضی اللہ عنہ کا لفظ یہ ہی حضرت نے فرمایا جسنے وضو کیا اچھی طرح نکل گئین خطائین نیچے سے اوسکے ناخنون کے رواہ مسلم دوسر الفظ انکا یہ ہی مین نے حضرت کو دیکھا کہ میرا سا وضو کیا پھر فرمایا جسنے وضو کیا اسطرح اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے اوسکی نماز اوسکا چلنا طرف مسجد کے نافلہ ہی رواہ مسلم ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب وضو کرتا ہے کوئی بندہ مسلمان پھر دہوتا ہی موںہہ اپنا تو نکل جاتی ہے ہر خطا جسکی طرف اوسنے اپنی آنکھہ سے دیکھا ہی اوسکے چہرے سے ہمراہ پانی یا آخر قطرۂ آب کے پھر جب دہوتا ہی دونون ہاتھہ اپنے تو نکل جاتی ہی ہر خطا جسکو ہاتھہ سے پکڑا تھا ہمراہ آب یا آخر قطرۂ آب کے دونون ہاتھہ سے پھر جب دہوتا ہے دونون پاؤن اپنے تو نکل جاتی ہے ہر خطا جسکی طرف چلا تھا دونون پاؤن سے ہمراہ آب یا آخر قطرۂ آب کے یہانتک کہ پاک ہوجاتا ہی سارے گناہون سے رواہ مسلم مراد اس سے صغائر ذنوب ہین جو ایک وضو سے دوسرے وضو تک صادر ہوتے ہین دوسر الفظ انکا رفعاً ذکر مقبرہ مین یون ہے الا اخبرکم یا تون عزا محجلین من الوضوء تیسر الفظ رفعاً یہ ہی کیا راہ نہ بتاؤن تمکو اوس چیز پر جس سے اللہ محو خطا یا رفع درجات کرے کہا ہان ای رسول خدا فرمایا اسباغ وضو مکارہ پر کثرت خطی طرف مساجد کے انتظار نماز کا بعد نماز کے یہی ہی تمھاری رباط فذلکم الرباط رواہ مسلم حدیث ابی مالک اشعری مین فرمایا ہی طہور نصف ایمان ہی رواہ مسلم عمر بن خطاب مرفوعاً کہتے ہین تم مین کوئی نہین ہے جو اچھی طرح وضو کرے پھر کہے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ لیکن کھولدیے جاتے ہین واسطے اوسکے آٹھون دروازے جنت کے جس در سے چاہے جاے رواہ مسلم ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہی اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین

باب ۱۱۱ بیان مین فضل اذان کے

حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے اگر معلوم کرلین لوگ وہ ثواب جو نداء وصف اول مین ہے

پہر نہ پائین کوئی راہ مگر یہی کہ قرعہ ڈالین تو وہ قرعہ ڈالین الحدیث متفق علیہ معاویہ کا لفظ رفعاً یہ ہی کہ اذان دینے والے اطول مردم ہونگے اعناق مین دن قیامت کو رواہ مسلم ابو سعید خدری نے عبدالرحمن بن صعصعہ سے کہا مین دیکھتا ہون تجکو کہ تو دوست رکھتا ہی بکریون کو اور جنگل کو سو جب تو اپنی بکریون مین یا جنگل مین ہوا کرے تو واسطے نماز کے پکارہ کر اذان کہا کر کیونکہ نہین سنتا ہی درازی آواز موذن کو کوئی جن یا انس اور نہ کوئی شی مگر گواہی دیگا دن قیامت کو مینے حضرت سے اسکو سنا ہی رواہ البخاري حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہی حضرت نے فرمایا جب ندا نماز ہوتی ہی تو شیطان پیٹھ پہیرتا ہی گوز کرتا ہوا تا کہ اذان نہ سنے یہانتک کہ جب اذان ہو چکتی ہی تو پہر آتا ہی پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو پشت پھیرتا ہی جب اقامت ہو چکتی ہے تو پہر آتا ہی اور آدمی کے جی مین خطرہ ڈالتا ہی کہتا ہی یاد کر وہ بات یہ بات جسکو وہ پہلے سے یاد نرکھتا تھا یہانتک کہ آدمی نہین جانتا کہ اوسنے کتنی نماز پڑہی متفق علیہ ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم جب ندا سنو تو مثل قول موذن کے کہو پہر مجہپر درود بھیجو کیونکہ جو کوئی مجہپر ایکبار درود بہیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار درود بھیجتا ہی پہر میرے لیے وسیلہ طلب کرو کہ وہ ایک درجہ ہی جنت مین لائق نہین ہے مگر ایک بندے کو بندگان خدا سے مجہی امید ہی کہ وہ بندہ مین ہی ہونگا جسنے میرے لیے سوال وسیلہ کا کیا اوسکی لئے میری شفاعت حلال ہوئی رواہ مسلم ابو سعید کا لفظ رفعاً یہ ہی اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول المؤذن متفق علیہ جابر کا لفظ رفعاً یہ ہی جسنے ندا سنکر یون کہا اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمدا الوسيلة والفضيلة والدرجة الرفيعة وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته تو حلال ہوئی واسطے اوسکے شفاعت میری دن قیامت کو رواہ البخاري سعد بن ابی وقاص کہتے ہین جسنے کہا اذان سنکر اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دينا تو بخشا گیا گناہ اوسکا رواہ مسلم انس کی حدیث مین رفعاً آیا ہی دعا مردود نہین ہوتی درمیان اذان و اقامت کے رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن

باب ۱۱۲ بیان مین فضل صلوات کے

قال تعالى ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا بھلا اگر دروازے پر کسی ایک تمہارے کے ایک نہر ہو وہ اوسمین ہر دن پانچ بار نہائے تو کچھ میل کچیل باقی رہ جائیگا کہا کچھ بھی نرہیگا فرمایا یہی مثال ہے نماز پنجگانہ کی کہ اللہ اونسے خطایا کو محو کردیتا ہی متفق علیہ

جابر کا لفظ رفعا یہ ہی مثال نماز پنجگانہ کی مثال نہر کی سی ہے کہ خوب جاری ہو در وازے پر کسی ایک کے وہ اوسمین ہر دن پانچ بار غسل کرے رواہ مسلم ابن مسعود کہتے ہین ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لیلیا پہر حضرت کے پاس آکر خبر کی اوسپر اللہ نے یہ آیت اوتاری اقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات اوس شخص نے کہا یہ میرے لیے ہے فرمایا لجمیع امتی کلہم متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہی کہ نماز پنجگانہ اور جمعہ جمعہ تک کفارات ہین بیچ کے جبتک کہ کبائر نہین کیے ہین رواہ مسلم عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہی نہین ہے کوئی مسلمان کہ حاضر ہو اوسکو نماز فرض پہر وہ اچھی طرح وضو کرے خشوع ورکوع بجالائے لکن وہ نماز کفارہ ہوتی ہے ذنوب ماقبل کی جب تک کہ کبیرہ نہین کیا گیا ہی یہ ساری زمانے تک ہے اگرچہ ہی رواہ مسلم

باب ۱۱۳ بیان مین فضل نماز صبح و نماز عصر کے

ابو موسی کہتے ہین حضرت نے فرمایا من صلی البردین دخل الجنۃ مراد بردین سے صبح و عصر ہی انکے پڑہنے مین جنت کا وعدہ ہی واللہ الحمد عمارہ کا لفظ مرفوع یہ ہی نہ جائیگا نار مین کوئی جسنے نماز پڑہی پہلے سورج نکلنے سے اور سورج ڈوبنے کے رواہ مسلم مراد فجر و عصر ہے جندب بن یوسف کا لفظ رفعاً یہ ہی جسنے نماز صبح پڑہی وہ اللہ کے ذمہ مین ہے ای ابن آدم تو دیکھ کہ کہین اللہ تجسے مطالبہ اپنی ذمہ کا نکرے رواہ مسلم ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین آتے جاتے ہین تم مین فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے اور مجتمع ہوتے ہین نماز فجر و نماز عصر مین پہر وہ فرشتے جو رات کو تم مین رہے تھے اوپر جاتے ہین اللہ اونسے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہی تمنے میرے بندون کو کسطرح پر چھوڑا وہ کہتے ہین ہمنے اونکو نماز پڑہتے چھوڑا ہے جب ہم اونکے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز پڑہتے تھے متفق علیہ جریر بن عبد اللہ بجلی کہتے ہین ہم پاس حضرت کے تھے آپ نے طرف قمر لیلۃ البدر کے دیکھکر فرمایا تم دیکھو گے اپنے رب کو جسطرح کہ اس چاند کو دیکھتے ہو کچھ شک نہ کروگے اوسکی رویت مین سو اگر تمسے بنے کہ تم مغلوب نہو نماز پر قبل طلوع شمس و قبل غروب شمس کے تو کرو متفق علیہ دوسری روایت مین الی القمر لیلۃ اربع عشرۃ آیا ہی بریدہ کا لفظ یہ ہی جسنے ترک کیا نماز عصر کو حبط ہوئے عمل اوسکے رواہ البخاری ✝ ✝ ✝

باب ۱۱۴ بیان مین فضل مشی الی المساجد کے

ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی جو کوئی صبح شام گیا مسجد مین طیار کریگا اللہ اوسکے لیے مہمانی جنت مین ہر صبح و شام متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی جسنے وضو کیا اپنے گھر مین پہر گیا کسی گھر کی طرف

بیوت خدا سے تاکہ کوئی فریضہ فرائض خدا سے ادا کرے تو ایک قدم اوسکا حط خطیئہ اور دوسرا قدم رفع درجہ کرتا ہی رواہ مسلم ابی بن کعب کہتی ہین ایکمرد انصاری تھا مین نہین جانتا کہ اوس سے زیادہ تر کوئی مسجد سے بعید ہو لکن کوئی نماز اوسکی خطا نہوتی کسی نے کہا تو ایک گدہا مول لے اندہیرے مین اور گرمی مین اوسپر سوار ہوکر آیا کرے اوسنے کہا مجہی یہ بات خوش نہین آتی کہ میرا گھر پہلوی مسجد مین ہو مین چاہتا ہون کہ میرا چلنا طرف مسجد کے اور میرا پھرنا جب گھر جاؤن لکھا جاوی حضرت نے فرمایا قد جمع اللہ لك ذلك کلہ رواہ مسلم جابر کہتے ہین گھر گرد مسجد کے خالی ہوئے بنو سلمہ نے چاہا کہ قرب مسجد مین نقل کرین یہ خبر حضرت کو لگی پوچھا کیا تم قریب مسجد کے نقل کرنا چاہتے ہو کہا ہان فرمایا دیارکم تکتب آثارکم دوبار یہی کہا اونھون نے کہا اب ہم کو تحویل کرنا خوش نہین آتا رواہ مسلم وروی البخاري معناہ من روایۃ انس ابوموسی کا لفظ مرفوع یہ ہی کہ اعظم ناس براہ اجر نماز مین وہ ہی جو دور تر ہی اوس سے چلنے مین اور جو شخص منتظر نماز کا ہی کہ ہمراہ امام کے پڑہے وہ اجر مین اوس شخص سے اعظم ہے جو نماز پڑہ کر سو رہتا ہی متفق علیہ بریدہ کی حدیث مین فرمایا ہی خوشخبری دو چلنے والون کو اندہیرے مین طرف مساجد کے نور تام کے دن قیامت کو رواہ ابوداود والترمذي حدیث ابوہریرہ وکثرۃ الخطی الی المساجد الی قولہ فذلکم الرباط بطولہ پہلی گزرچکی ہی رواہ مسلم ابوسعید رفعاً کہتے ہین تم جب کسی شخص کو دیکھو کہ عادت مسجد کی رکھتا ہی تو اوسکے لیے گواہی ایمان کی دو قال اللہ تعالی انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر رواہ الترمذي وقال حدیث حسن ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہی اگر جانین کہ عتمہ یعنی نماز عشا وصبح مین کیا ہے تو سینے کے بل چلکر آئین متفق علیہ

باب ۱۱۵ بیان مین انتظار نماز کے

ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی ہمیشہ ایک تم مین کا اندر نماز کے ہی جب تک کہ نماز اوسکو روکے رہیگی مانع نہین ہے اوسکو انقلاب الی الاہل سے مگر یہی نماز متفق علیہ دوسرا لفظ انکا مرفوعاً یہ ہی ملائکہ درود بھیجتے ہین ایک تمھارے پر جب تک کہ وہ اپنی نماز گاہ مین ہے اور حدث نہین کیا ہے کہتے ہین اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ رواہ البخاري انس کہتی ہین ایکدن حضرت نے نماز عشا مین تاخیر کی نصف شب تک پہر بعد نماز کے فرمایا لوگ نماز پڑہ کر سو رہے اور تم برابر نماز مین تھے جب سے کہ تم انتظار نماز کا کررہے تھے رواہ البخاري رح

باب ۱۱۶ بیان مین فضل نماز جماعت کے

ابن عمر نے کہا حضرت نبی نے فرمایا ہی نماز جماعت افضل ہے نماز فذ یعنی تنہا سے ستائیس درجے متفق علیہ
ابوہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی نماز مرد کی جماعت مین مضاعف ہوتی ہی اوسکی نماز پر گھر مین اور بازار
مین پچیس گنی یہ اسلیے کہ جب وہ اچھی طرح وضو کر کے مسجد کو آتا ہی اور نہین لاتی اوسکو مگر نماز تو وہ
کوئی قدم نہین رکھتا لیکن ایک درجہ بلند ہوتا ہی اور ایک خطا محو ہوتی ہی جب نماز پڑہتا ہی تو فرشتے اوسپر
درود بھیجتے رہتے ہین جب تک کہ وہ اپنے مصلے مین ہوتا ہی اور اوسنے حدث نہین کیا ہی اللہم
صل علیہ اللہم ارحمہ اور ہمیشہ وہ نماز مین ہی جب تک کہ وہ منتظر نماز ہی متفق علیہ وھذا لفظ
البخاري دوسرا لفظ انکا یہ ہی ایک نابینا آیا کہا ای رسول خدا میرے پاس کوئی قائد نہین ہی جو مجھکو
مسجد تک لیجائے اگر اجازت ہو تو مین نماز اپنے گھر مین پڑہ لیا کرون حضرت نے اوسکو رخصت
دی جب وہ چلا اوسکو بلا کر پوچھا تو اذان نماز سنتا ہی کہا ہان فرمایا حاضر ہو رواہ مسلم
ابن ام مکتوم موذن نے کہا مدینہ مین ہوام وسباع بہت ہین یعنے کیڑے مکوڑے درندے فرمایا
تو حي علی الصلوة حي علی الفلاح سنتا ہی تو اب جلد آ رواہ ابو داود باسناد حسن حدیث
ابوہریرہ مین فرمایا ہی قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری مینے ارادہ کیا تھا کہ مین حکم دون
جمع کرنے لکڑی کا پہر حکم دون نماز کا اوسکے لیے اذان کہی جائے پہر ایک شخص کو امر کرون کہ وہ
نماز پڑہائے لوگون کو پہر جاؤن طرف اون مردون کے یعنی جو واسطے نماز کے اذان سنکر حاضر
نہین ہوتے ہین پہر اونکے گھر آگ سے جلا دون متفق علیہ ابن مسعود کا لفظ یہ ہی جسکو یہ بات
خوش لگی کہ وہ اللہ سے کل کے دن مسلمان ہو کر ملے اوسکو چاہیے کہ ان نمازون پر محافظت کرے
جہان کہین کہ اذان دیجائے اللہ نے تمہارے نبی کے لیے سنن ہدی مشروع کیے ہین سو یہ سنن ہدی مین سے ہے
اور اگر تم نماز اندر گھر کے پڑہو گے جسطرح کہ یہ متخلف اپنے گھر مین پڑہتا ہی تو تم تارک سنت نبی کے
ہوگے اور اگر تمنے سنت اپنے نبی کی ترک کر دی تو تم گمراہ ہو جاؤگے اور ہمنے دیکھا ہی کہ متخلف
نہین ہوتا تھا اوس سے مگر منافق معلوم النفاق اور لایا جاتا ہی کوئی آدمی درمیان دو شخصون کے
یہانتک کہ کھڑا کیا جاتا اندر صف کے رواہ مسلم دوسری روایت یون ہی حضرت نے ہمکو
سنن ہدی سکھائی اونہین سے ایک نماز ہی اوس مسجد مین جسمین اذان کہی جاتی ہے ابو الدرداء نے
کہا ہی نہین ہین تین آدمی کسی قریہ یا بادیہ مین اور قائم نہین کیجاتی ہے اونمین نماز لیکن غالب
ہو جاتا ہی اونپر شیطان سو لازم پکڑو تم جماعت کو کیونکہ نہین کہاتا ہی بھیڑیا مگر اوسی بکری کو
جو گلہ سے دور ہو رواہ ابو داود باسناد حسن

باب ۱۱ بیان مین آمادہ کرنیکے حضور جماعت پر نماز صبح و عشا مین

عثمان رضی اللہ عنہ مرفوعا کہتے ہین جسنے پڑہی نماز عشا کی جماعت مین اوسنے گویا نصف شب کا قیام کیا
اور جسنے پڑہی نماز صبح کی جماعت مین اوسنے گویا ساری رات کا قیام کیا رواہ مسلم ترمذی کا لفظ
عثمان سے رفعاً یون ہی جو حاضر ہوا جماعت عشا مین اوسکو قیام نصف لیل کا ہوا اور جو حاضر ہوا
جماعت عشا و صبح مین اوسکو قیام ساری رات کا ہوا ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی یہ حدیث
ابو ہریرہ کہ لو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوھما ولو حبوا متفق علیہ پہلے گزر چکی ہے
دوسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت نے فرمایا نہین ہی کوئی نماز گران تر منافقون پر نماز فجر و عشا سے الحدیث

باب ۱۲ اس بیانمین کہ محافظت نماز فرض کی مامور بہ ہے اور ترک کرنیمین اوسکی نہی اکید و وعید شدید آئی ہی

قال اللہ تعالی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وقال تعالی فان تابوا واقاموا الصلوۃ
واتوا الزکوۃ فخلوا سبیلھم ابن مسعود کہتے ہین مینے حضرت سے کہا کونسا عمل افضل ہے فرمایا نماز پڑہنا
وقت پر مینے کہا پھر کون فرمایا بر والدین مینے کہا پھر کون فرمایا جہاد راہ خدا مین متفق علیہ ابن عمر
کہتے ہین حضرت نے فرمایا بنیاد اسلام کی پانچ ہین ایک شہادت لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ
ورسولہ دوسرے اقامت نماز تیسرے ایتا زکوۃ چوتھے حج بیت پانچوین صوم رمضان متفق
علیہ دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہی مین مامور ہون کہ مقاتلہ کرون لوگون سے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ
وان محمدا رسول اللہ کہین نماز قائم کرین زکوۃ دین جب وہ یہ کام کرینگے تو اپنے خون و مال کو مجہسی
بچالینگے مگر بحق اسلام اور اونکا حساب اللہ پر ہی متفق علیہ معاذ کہتے ہین حضرت نے مجکو طرف
یمن کے بہیجا فرمایا تو پاس ایک قوم اہل کتاب کے جاتا ہی اونکو طرف شہادت لا الہ الا اللہ وانی
محمد رسول اللہ کے بلا اگر وہ اس بات مین تیرا کہا مانین تو اونکو آگاہ کر کہ اللہ نے اونپر پانچ نمازین
ہر دن رات مین فرض کی ہین الحدیث متفق علیہ جابر کا لفظ مرفوع یہ ہی فرق درمیان مرد اور
شرک و کفر کے ترک نماز ہی رواہ مسلم بریدہ کا لفظ رفعاً یہ ہی وہ عہد جو درمیان ہمارے اور
اونکے ہی نماز ہے جسنے نماز چہوڑی وہ کافر ہوا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح
شقیق تابعی کہتے ہین حضرت کے اصحاب کسی شی کے ترک کو اعمال مین سے کفر نہین دیکھتے تھے
مگر نماز کو رواہ الترمذی فی کتاب الایمان باسناد صحیح حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعا آیا ہے

پہلی چیز جسپر بندے سے دن قیامت کو حساب لیا جائیگا اوسکے عمل سے وہ نماز ہی اگر اچھی نکلے
رستگار ہوا مراد کو پہونچا اور اگر فاسد نکلے تو خائب خاسر ہوا پہر اگر کچہہ نقصان فریضہ مین سے ہوا ہے
تو رب عز و جل فرمائیگا دیکہو واسطے بندے میرے کے نفل ہے اوس سے فریضہ ناقصہ کو کامل
کیا جائیگا پہر سائر اعمال اسی طرح پر ہونگے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

باب ۱۱۹ بیان مین فضل صف اول کے اور یہ کہ صفوف اول کو تمام برابر کرے اور ملکر کھڑا ہو

جابر بن سمرہ کہتے ہین حضرت ہمپر بر آمد ہوئے اور فرمایا تم صف نہین باندہتے جسطرح کہ ملائکہ
نزدیک اپنے رب کے صف بندی کرتے ہین ہمنے کہا وہ کیونکر صف باندہتے ہین فرمایا تمام
کرتے ہین اگلی صفون کو اور ملکر کھڑے ہوتے ہین صف مین رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ
ہے فرمایا اگر جانین لوگ کہ کیا ہے نداء و صف اول مین پھر نہ پائین مگر یہی کہ قرعہ ڈالین تو قرعہ ڈالین
متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے فرمایا بہتر صفوف رجال صف اول ہے اور شر صفوف صف آخر
ہے اور بہتر صفوف نساء صف آخر ہے اور شر صفوف صف اول ہے رواہ مسلم ابو سعید کہتے ہین
حضرت نے اپنے اصحاب مین تاخر دیکہا اونکو فرمایا آگے بڑہو میری اقتدا کرو جو پیچہے تمہارے
ہین وہ تمہاری اقتدا کرین ہمیشہ قوم تاخر کرتی ہے یہانتک کہ موخر کردیتا ہے اونکو اللہ رواہ مسلم
ابو مسعود کہتے ہین حضرت ہمارے دوش پر ہاتھ پھیرتے نماز مین اور کہتے برابر ہو جاؤ مختلف
نہو کہ مختلف ہو جائین دل تمہارے نزدیک ہون مجہسے بالغ عاقل پھر وہ لوگ جو اونسے قریب ہون
پھر وہ جو اونکے لگ بھگ ہون رواہ مسلم انس کا لفظ رفعاً یہ ہے برابر کرو اپنی صفون کو کہ
برابر کرنا صف کا تمام نماز سے ہے متفق علیہ بخاری کا لفظ یہ ہے کہ تسویہ صف اقامت نماز ہے
دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے سیدہا کرو اپنی صفون کو اور ملکر کھڑے ہو مین دیکھتا ہون تمکو پس پشت
اپنی سے رواہ البخاری بلفظہ ومسلم بمعناہ دوسرا لفظ بخاری کا یہ ہے وکان احدنا یلزق
منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدمہ حدیث نعمان بن بشیر مین فرمایا ہے تم برابر کرو اپنی صفون
کو ورنہ بگاڑ دیگا اللہ صورتین تمہاری متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہے حضرت برابر کرتے تھے صفین
ہماری اسطرح کہ گویا تیر برابر کرتے ہون یہانتک کہ جب دیکہا کہ ہم غافل ہو گئے اوس سے
تو ایکدن باہر آکر کھڑے ہوے تکبیر ہونے کو تھی ایک آدمی کو دیکہا کہ سینہ اوسکا صف سے نکلا ہوا ہے
فرمایا اے بندو خدا کے تم برابر کرو اپنی صفوف کو ورنہ بگاڑ دیگا اللہ صورتین تمہاری براء بن عازب

کہتے ہین حضرت صف مین ایک ناحیہ سے دوسرے ناحیہ کی طرف جاتے ہماری صدور و مناکب
ہاتھہ پہیرتے فرماتے مختلف نہو تم کہ مختلف ہو جائین دل تمہارے اور کہتے اللہ و ملائکہ صلوۃ بہیجتے ہین
صفوف اول پر رواہ ابوداود باسناد حسن ابن عمر کا لفظ یہ ہی حضرت کہتے تھے سیدہا کرو
صفوف کو اور برابر رکھو کاندہون کو اور بند کرو درار کو اور رست چھوڑو شگاف واسطے شیطان کے
جو ملائے صف کو ملائے اوسکو اللہ اور جو کاٹے صف کو کاٹے اوسکو اللہ رواہ ابوداود باسناد
صحیح انس نے مرفوعا کہا ہی جمع کرو صف باندہو اور ملکر کہڑے ہو اور آسنے سامنے رکھو گردنون کو
قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہی جان میری مین دیکھتا ہون شیطان کو کہ گھستا ہی درار سے صف کے
گویا ایک چھوٹی بکری ہی حدیث صحیح رواہ ابوداود باسناد علی شرط مسلم دوسرا لفظ یہ ہے
کہ پورا کرو صف مقدم کو پہر اوس صف کو جو نزدیک اوسکے ہی تاکہ جو کچھہ نقصان ہے وہ پہلی
صف مین ہے رواہ ابوداود باسناد حسن عائشہ کا لفظ رفعا یہ ہی اللہ و ملائکہ صلوۃ بہیجتے ہین
میامن صفوف پر رواہ ابوداود باسناد علی شرط مسلم وفیہ رجل مختلف فی توثیقہ براکہتے ہین
ہم جب پیچھے حضرت کے نماز پڑہتے تو دوست رکھتے اس بات کو کہ ہم دست راست پر ہون ہماری
طرف حضرت مونہہ کرین مین نے سنا فرماتے تھے رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک رواہ مسلم
ابوہریرہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہی بیچ مین کرو امام کو اور بند کرو درار کو رواہ ابوداود

باب فضل مین سنن راتب کے ہمراہ فرائض کے اور بیان اقل و اکمل سنن و مابینہما کا

اس باب مین فصول ہین

فصل ام حبیبہ رفعا کہتے ہین نہین ہی کوئی بندہ مسلمان جو پڑہے اللہ کے لیے ہر دن بارہ رکعتین
تطوع کی سوا فریضہ کے مگر بناتا ہی اللہ اوسکے لیے ایک گھر جنت مین رواہ مسلم ابن عمر کہتے ہین
پڑہین مینے ہمراہ حضرت کے دو رکعتین قبل ظہر کے اور دو بعد ظہر کے اور دو بعد جمعہ کے اور دو
قبل مغرب کے اور دو بعد عشا کے متفق علیہ عبداللہ بن مغفل نے کہا حضرت نے فرمایا ہی درمیان
ہر دو اذان کے نماز ہے تیسری بار مین کہا جسکا جی چاہے متفق علیہ المراد بالاذانین
الاذان والاقامۃ ؎؎؎

فصل تاکید مین دو رکعت سنت فجر کی

عائشہ کہتی ہین حضرت ترک نکرتے تھے چار رکعت قبل ظہر کے اور دو رکعت قبل صبح کے رواہ البخاری دوسرا لفظ انکا یہہ ہی نہ تھے حضرت کسی شے پر نوافل سے بڑہے لتعہد کرنیوالے دو رکعت فجر سے متفق علیہ تیسرا لفظ انکا رفعاً یہہ ہی دو رکعت فجر بہتر ہین دنیا و مافیہا سے رواہ مسلم دوسری روایت مین یون ہے احب الي من الدنیا جمیعا بلال مؤذن کہتی ہین ایکدن حضرت دیر مین برآمد ہوئے فرمایا مین دو رکعت فجر پڑہتا تھا انھون نے کہا آپ نے بالکل صبح ہی کر دی فرمایا تو اصبحت اکثر مما اصبحت لرکعتہما واحسنتہما واجملتہما رواہ ابوداود باسناد حسن

فصل تخفیف مین ہر دو رکعت فجر کی اور اونمین کیا پڑہی

عائشہ کہتی ہین حضرت دو رکعت خفیف پڑہتے تھے درمیان ندا و اقامت کے نماز صبح مین متفق علیہ دوسری روایت یہہ ہی کہ ایسی خفیف پڑہتے کہ مین کہتی کہ کیا فاتحہ پڑہی ہی حفصہ نے کہا جب فجر طالع ہوتی تو دو رکعت خفیف پڑہتے ابن عمر نے کہا رات کو دو دو رکعت پڑہتے ایک رکعت وتر آخر شب پڑہتے دو رکعت قبل نماز صبح اذان سنکر ادا کرتے متفق علیہ ابن عباس نے کہا رکعت اول فجر مین قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا جو سورۂ بقر مین ہے پڑہتے اور دوسری رکعت مین آمنا باللہ واشہد بانا مسلمون دوسری روایت مین آیا ہے کہ دوسری رکعت مین آل عمران پڑہتے تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم رواہما مسلم ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہی کہ دو رکعت فجر مین قل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد پڑہتے رواہ مسلم ابن عمر نے کہا ہی مینے ایک ماہ تک حضرت کو دیکھا کہ دو رکعت فجر مین یہی دونون سورتین پڑہتے رواہ الترمذي وقال حدیث حسن

فصل بعد دو رکعت فجر کی ذرا لیٹ جانا مستحب ہے پہلو راست پر اسپر ترغیب دلائی ہی خواہ رات کو تہجد پڑہتا ہو یا نہین

عائشہ نے کہا حضرت جب دو رکعت فجر پڑہتے شق ایمن پر لیٹ جاتے رواہ البخاري دوسرا لفظ انکا یہہ ہی کہ پڑہتے تھے درمیان عشا و فجر کے گیارہ رکعت سلام پھیرتے ہر دو رکعت پر ایک رکعت وتر کی پڑہتے جب مؤذن اذان صبح سے خاموش ہو جاتا اور فجر روشن ہو جاتی اور اذن دینے کو آتا تب اوٹھکر اور دو رکعت خفیف پڑہ کر شق ایمن پر لیٹ جاتے یہانتک کہ مؤذن آکر اقامت کہتا رواہ مسلم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جب پڑہے کوئی تم مین دو رکعت فجر تو لیٹ جای اپنے مین پر رواہ ابوداود والترمذي باسانید صحیحة قال الترمذي حدیث حسن صحیح

فصل بیان مین سنت فجر کے

ابن عمر کہتے ہین پڑہین مینے دو رکعتین ہمراہ حضرت کے قبل ظہر کے اور دو بعد ظہر کی متفق علیہ عائشہ نے کہا حضرت ترک نکرتے چار رکعت قبل ظہر کے رواہ البخاري دوسرا لفظ انکا یہ ہی پڑہتے تھے حضرت میرے گھرمین چار رکعت قبل ظہر کے پہر نکلکر لوگون کو نماز پڑہاتے پہر میرے گھرمین آتے دو رکعت پڑہتے پہر لوگون کو مغرب پڑہاتے پہر گھرمین آکر دو رکعت پڑہتے پہر لوگون کو عشا پڑہاتے پہر گھرمین آکر دو رکعت پڑہتے رواہ مسلم حدیث ام حبیبہ مین فرمایا ہے جسنے حفاظت کی چار رکعت پر قبل ظہر کے اور چار رکعت پر بعد اوسکے حرام کردیتا ہی اللہ اوسکو آگ دوزخ پر رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح عبداللہ بن سائب کہتے ہین جب سورج ڈہل جاتا حضرت ظہر سے پہلے چار رکعت پڑہتے اور فرماتے اسدم دروازے آسمان کے کھولے جاتے ہین مین چاہتا ہون کہ میرا عمل صالح اسدم اوپر جائی رواہ الترمذي وقال حديث حسن عائشہ کہتی ہین حضرت جب قبل ظہر کے چار رکعت نہ پڑہتے تو بعد ظہر کے پڑہتے رواہ الترمذي وقال حديث حسن

فصل بیان مین سنت عصر کے

علی مرتضی کہتے ہین حضرت قبل عصر کے چار رکعتین پڑہتے درمیان اونکے تسلیم سے فاصلہ کرتے یہ تسلیم ملائکہ مقربین ومن تبعهم من المسلمين والمؤمنين پر ہوتے رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابن عمر نے رفعا کہا ہی رحم کرے اللہ اوس شخص پر جو پڑہتا ہی قبل عصر کے چار رکعت رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ حضرت قبل عصر کے دو رکعت پڑہتے تہی رواہ ابوداود باسناد صحیح

فصل بیان مین سنت مغرب کی بعد و قبل مغرب

اس باب مین حدیث ابن عمر وحدیث عائشہ گزر چکی ہے کہ کان يصلي بعد المغرب ركعتين حدیث عبداللہ بن مغفل مین فرمایا ہے پڑہو قبل مغرب کے پہر تیسری بار مین کہا لمن يشاء رواہ البخاري انس کہتے ہین مینے کبار اصحاب کو دیکھا کہ شتابی کرتے تھے طرف ستون مسجد کے وقت مغرب کے رواہ البخاري دوسرا لفظ انکا یہ ہی ہم نماز پڑہتے تھے عہد حضرت مین دو رکعت بعد غروب آفتاب کے پوچھا کہ کیا حضرت بھی پڑہتے تھے کہا ہمکو پڑہتے دیکھتے تھے نہ حکم کرتے نہ منع فرماتے رواہ مسلم تیسرا لفظ انکا یہ ہی ہم مدینے مین تھے جب موذن نماز مغرب کی اذان

دیتا لوگ طرف ستون کے دوڑتے دو رکعت پڑہتے یہانتک کہ مرد غریب مسجد مین آتا وہ گمان کرتا کہ مگر نماز ہوچکی ہے بسبب کثرت اون لوگون کے جو یہ دو رکعت پڑہتے تھے رواہ مسلم

فصل بیان مین سنت پڑہنے کی بعد وقبل عشا کے

اس باب مین حدیث ابن عمر گزر چکی ہے صلیت مع النبي صلی اللہ علیہ والہ وسلم رکعتین بعد العشاء اور حدیث ابن مغفل مین آیا ہی بین کل اذانین صلوة متفق علیہ

باب ۱۲۱ بیان مین سنت جمعہ کے

حدیث مقدم ابن عمر مین گزر چکا ہی کہ انہ صلی مع النبي صلی اللہ علیہ والہ وسلم رکعتین بعد الجمعة متفق علیہ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین جب پڑہے کوئی تم مین نماز جمعہ کی تو پڑہے بعد اوسکے چار رکعت رواہ مسلم ابن عمر کہتے ہین حضرت بعد جمعہ کے کچہہ نہ پڑہتے یہانتک کہ پہرتے اور گھر مین آکر دو رکعت پڑہتے رواہ مسلم

باب ۱۲۲ اس بیان مین کہ نوافل کا گھر مین پڑہنا سوا راتبہ کی مستحب ہے اور نافلہ کو جاہی فریضہ سی بدلکر پڑہی یا بیچمین بات کر لے

زید بن ثابت نے کہا حضرت نے فرمایا ہی نماز پڑہو ای لوگو اپنے گھرونمین افضل نماز مرد کی نماز ہے اوسکے گھر مین مگر فرض متفق علیہ ابن عمر کا لفظ یہ ہے تم گھر مین بہی نماز پڑہا کرو گھرون کو قبور نہ بناؤ متفق علیہ جابر نے کہا حضرت نے فرمایا ہے جب کوئی تمہارا اپنی نماز مسجد مین پڑہ چکے تو اپنے گھر کے لیے بہی حصہ نماز سے رکھے اللہ اوسکے گھر مین نماز سے خیر دیگا متفق علیہ حدیث طویل عمرو بن عطا مین آیا ہی کہ حضرت نے حکم دیا ہی کہ ایک نماز دوسری نماز سی ملائی نہ جاے یہانتک کہ ہم بات کرین یا نکلین رواہ مسلم

باب ۱۲۳ بیان مین نماز وتر کے اور یہ کہ وتر سنت مؤکدہ ہی اور بیان وقت وتر کا

حدیث علی مرتضی مین آیا ہی وتر واجب نہین ہی مثل نماز فرض کے ولکن حضرت نے اوسکو مسنون کیا ہے

فرمایا اللہ وتر ہے وتر کو دوست رکھتا ہی تم وتر کرو ای اہل قرآن رواہ ابوداود والترمذی
وقال حدیث حسن عائشہ نے کہا حضرت نے وتر پڑھا ساری رات اول شب و اوسط و آخر
شب مین پھر منتہی ہوا وتر آپکا سحر تک متفق علیہ ابن عمر نے مرفوعا کہا ہی تم آخر نماز شب اپنی وتر
کرو متفق علیہ ابوسعید خدری کا لفظ رفعاً یہ ہی وتر کرو قبل صبح کے رواہ مسلم عائشہ نے
کہا حضرت نماز پڑھتے رات کو اور مین سامنے ہوتی جب وتر باقی رہ جاتا مجکو جگا دیتے مین وتر پڑھتی
رواہ مسلم دوسری روایت یون ہی فاذا بقی الوتر قال قومی فاوتری یا عائشہ ابن عمر نے
رفعا کہا ہی شتابی کرو تم صبح کو ساتھ وتر کے رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن
صحیح جابر کی حدیث مین یون فرمایا ہی جو کوئی ڈرے اس بات سی کہ نہ اوٹھیگا پچھلی رات کو وہ
وتر پڑھے اول شب مین اور جسکو طمع ہو کہ اوٹھیگا آخر رات کو وہ وتر پڑھے آخر شب کو کیونکہ
نماز آخر شب کی مشہود ہوتی ہی اور یہ افضل ہی رواہ مسلم

باب ۱۲۴ بیان مین فضل نماز ضحی کے اور بیان مین اقل و اکثر و اوسط ضحی کے اور بیان مین حث کی محافظت پر اسکے

ابوہریرہ کہتے ہین وصیت کی مجکو میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین صوم کی ہر ماہ مین اور دو رکعت
ضحی کی اور وتر پڑھنے کی پہلے سونے کے متفق علیہ نووی کہتے ہین ایتار قبل نوم کے اوس شخص کے
لیے مستحب ہی جسکو وثوق اپنی جاگنے پر آخر شب مین نہین ہے اگر وثوق ہو تو پھر آخر شب افضل ہے
حدیث ابوذر مین فرمایا ہی ہوتا ہی ہر جوڑ پر ایک تمہارے کے صدقہ سو ہر تسبیح صدقہ ہی ہر تحمید
صدقہ ہے ہر تہلیل صدقہ ہی ہر تکبیر صدقہ ہی امر بمعروف صدقہ ہی نہی عن المنکر صدقہ ہی ان سب سے
دو رکعت ضحی کفایت کرتے ہین رواہ مسلم عائشہ نے کہا حضرت چار رکعت ضحی پڑھتے تھے اور
زیادہ کرتے جتنا اللہ چاہتا رواہ مسلم ام ہانی نے کہا حضرت نے آٹھ رکعتین پڑھین وہ نماز ضحی تھی متفق علیہ

فصل پڑھنا نماز ضحی کا ارتفاع آفتاب سی تا زوال جائز ہی اور افضل یہ ہی کہ وقت اشتداد حر کے پڑھے

زید بن ارقم نے ایک قوم کو نماز ضحی پڑھتے دیکھکر کہا یہ جانتے ہین کہ نماز سوا اسکے اور وقت مین افضل ہے
حضرت نے فرمایا ہی کہ نماز اوابین وقت رمض فصال کے ہوتی ہی رواہ مسلم یعنی وقت شدت گرما کے
فصال جمع ہی فصیل کی فصیل کہتے ہین بچہ خر دشتر کو

باب ۱۲۵ آمادہ کرنے مین نماز تحیت المسجد پر

یہ نماز دو رکعت ہی اور بیٹھنا مسجد مین قبل پڑہنے ان دو رکعت کی مکروہ ہی کسی وقت مین بہی داخل ہو
دو رکعت بہ نیت تحیت ادا کرے یا نماز فریضہ یا سنت راتبہ پڑہے یا اور کچہہ یعنی قبل نشست کے
حدیث ابو قتادہ مین آیا ہی حضرت نے فرمایا تم مین جب کوئی مسجد مین آئے نہ بیٹھے یہانتک کہ دو رکعت
نماز پڑہ لے متفق علیہ جابر کہتے ہین مین پاس حضرت کے آیا آپ مسجد مین تھے فرمایا صل رکعتین
متفق علیہ یہ نماز نزدیک محدثین کے واجب ہی گو امام خطبہ جمعہ پڑہتا ہو بحث اسمین ہے کہ
سہ اوقات مکروہہ مین اگر داخل مسجد ہوا ہی تو پڑہے یا نہ پڑہے بہتر یہ ہی کہ ایسا وقت بچا کر آئے

باب ۱۲۶ بعد وضو کی دو رکعت نماز پڑہنا مستحب ہے

ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے بلال سے کہا اے بلال تو بیان کر کہ تو نے کونسا عمل اسلام مین زیادہ
امیدواری کا کیا ہی کیونکہ مینے آواز تیرے نعل کی اپنے سامنے بہشت مین سنی کہا کوئی عمل ارجی
نزدیک اپنے مینے اس سے زیادہ نہین کیا کہ جب کبہی مینے طہارت کی کسی ساعت مین بہی رات یا دن سے
تو مینے اوس طہور یعنے وضو سے نماز پڑہی جتنی میرے مقدر مین تہی متفق علیہ ھذا لفظ البخاری

باب ۱۲۷ فضل و وجوب نماز یوم جمعہ و غسل جمعہ و طیب و تبکیر و دعا و صلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین

اس مین ساعت اجابت و استحباب اکثار ذکر اللہ کا بعد جمعہ کے بہی بیان ہی قال اللہ تعالی فاذا قضیت
الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون ابوہریرہ
مرفوعاً کہتے ہین بہتر دن جسمین سورج نکلا دن جمعہ کا ہی اوسمین آدم پیدا ہوئے اوسیدن جنت مین
داخل ہوئے اوسیدن جنت سی نکالے گئے رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی جو کوئی اچہی طرح
وضو کرکے جمعہ کو آیا اور خطبہ سنا خاموش رہا اوسکو مابین ہر دو جمعہ بخشدیا گیا اور تین دن او رزیادہ
اور جسنے چہوا کنکری کو اوسنے لغو کام کیا رواہ مسلم تیسرا لفظ انکا یہ ہی نماز پنجگانہ اور جمعہ جمعہ
تک اور رمضان رمضان تک مکفرات ہین مابین کے جب تک کہ کبائر سے مجتنب ہی رواہ مسلم
ابوہریرہ و ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہی کہ حضرت نے اعواد منبر پر فرمایا لوگ باز رہین ترک جمعات سے
ورنہ مہر کردیگا اللہ اونکے دلون پر پہر ہو جائینگے غافلون مین سے رواہ مسلم دوسرا لفظ ابن عمر کا
رفعاً یہ ہی جب آئے کوئی تم مین جمعہ کو تو چاہیے کہ غسل کرے متفق علیہ ابو سعید خدری کہتے ہین
حضرت نے فرمایا غسل جمعہ کا واجب ہی ہر محتلم پر متفق علیہ نووی نے کہا مراد محتلم سے بالغ ہے

اور مراد وجوب سی وجوب اختیار ہی جسطرح کوئی شخص اپنے صاحب سی کہتا ہی تیرا حق مجھپر واجب ہے
انتہی لکن محققین محدثین کے نزدیک اسکا وجوب ویسا ہی ہی جیسے وجوب تحیۃ المسجد وغیرہ کا
ہی یہ غسل نزدیک انکے واسطے یوم جمعہ کے ہی اور نزدیک بعض کے واسطے نماز جمعہ کے واجب ہے
اور یہی راجح ہی معلوم ہوتا ہی حدیث سمرہ مین رفعاً آیا ہی جسنے وضو کیا دن جمعہ کو اوسنے اچھا کیا اور جو نہایا
دن جمعہ کے تو نہانا افضل ہے رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن حدیث اول
راجح ہے اس حدیث پر اسلیے کہ وہ صحیحین مین ہے اور یہ حدیث سنن مین سلمان کہتے ہین حضرت نے
کہا نہین نہاتا کوئی شخص دن جمعہ کے اور طہارت کرتا ہی جہانتک کہ کر سکتا ہی اور تیل لگاتا ہے
یا خوشبو ملتا ہی پھر باہر نکلتا ہی اور جدائی نہین ڈالتا درمیان دو آدمیون کے پھر نماز پڑھتا ہے
جتنی اوسکے لیے لکھی گئی ہی پھر خاموش رہتا ہی وقت تکلم امام کے لکن بخشا جاتا ہی اوسکو جو درمیان
اوسکی اور درمیان جمعہ اخری کے ہی رواہ البخاري ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یون ہے جو نہایا دن جمعہ کو نہانا جنابت کا سا
پھر گیا تو گویا اوسنے قربانی کی ایک بدنہ کی اور جو گیا دوسری ساعت مین تو گویا قربانی کی ایک گاؤ کی اور جو گیا
تیسری ساعت مین تو گویا قربانی کی ایک بکری کی اور جو گیا چوتھی ساعت مین تو گویا قربانی کی ایک مرغی کی
اور جو گیا پانچوین ساعت مین تو گویا تقرب کیا ایک انڈے سی پھر جب امام باہر آتا ہی تو ملائکہ حاضر ہو کر ذکر سنتے ہین متفق علیہ
دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ ذکر کیا حضرت نے دن جمعہ کا پھر فرمایا اوسمین ایک ساعت ہی موافق نہین
ہوتا اوس ساعت سی کوئی بندہ مسلمان اور وہ کھڑا نماز پڑھتا ہی اللہ سے مانگتا ہی لکن اللہ اوسکو
دیتا ہی اور اشارہ کیا ہاتھ سے طرف تقلیل اوس ساعت کے متفق علیہ یعنی یہ ساعت اجابت
بہت ذرا سی ساعت ہی حدیث ابی بردہ مین رفعاً آیا ہی کہ یہ ساعت درمیان جلوس امام کے ہے
انقضاء نماز تک رواہ مسلم اس ساعت کی تعیین مین بہت سی اقوال ہین سب سی زیادہ راجح یہی
دو قول ہین پس حدیث اوس بن اوس مین فرمایا ہی کہ تمھارے افضل ایام مین سے ایک دن
جمعہ کا ہی سو تم اسدن مین بہت سے درود مجھپر بھیجا کرو کہ تمھاری درود مجھپر عرض کیجاتی ہی رواہ ابوداود باسناد صحیح

باب ۲۱ سجدہ شکر کرنا وقت حصول نعمت ظاہرہ کی اور وقت اندفاع کسی بلیۂ ظاہرہ کے مستحب ہے

سعد بن ابی وقاص کہتے ہین ہم نکلے ہمراہ حضرت کے مکے سے بارادۂ مدینہ جب قریب عزورا
پہونچے حضرت اوترے اور دونون ہاتھ اوٹھاکر ایک ساعت دعا کی پھر سجدے مین گرے دیر تک
ٹھیرے پھر کھڑے ہوئے ہاتھ اوٹھا کر ایک ساعت دعا کی پھر سجدے مین گرے تین بار اسی طرح

کیا فرمایا مینے اپنے رب سے سوال اپنی امت کا کیا تھا مجکو ایک تہائی امت دی مین سجدے مین گرا واسطے شکر کے پہر مینے سر اوٹھایا اپنے رب سے سوال اپنی امت کا کیا ایک ثلث امت اور دی مین شکر کے لیے سجدے مین گرا پہر مینے سر اوٹھایا سوال امت کا کیا ایک ثلث امت اور دی مینے پہر سجدہ شکر ادا کیا رواہ ابو داود معلوم ہوا کہ ہر نعمت پر شکر بجالانا سنت ہے ؎

باب ۱۲۹ بیان مین فضل قیام لیل کے

قال اللہ تعالی ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا وقال تعالی تتجافی جنوبہم عن المضاجع الآیۃ وقال تعالی کانوا قلیلا من اللیل ما یہجعون عائشہ کہتی ہین حضرت رات کو اتنا قیام کرتے کہ پاؤن پہٹ جاتے مینے کہا تم یہ کیون کرتے ہو اللہ نے تو سارے گناہ تمہارے اگلے پچہلے بخشدیے ہین فرمایا افلا اکون عبدا شکورا متفق علیہ معلوم ہوا کہ کبہی شکر فعل سے بہی کیا جاتا ہی جسطرح کہ قول سے بجالایا جاتا ہی وعن المغیرۃ نحوہ متفق علیہ علی مرتضی کہتے ہین ایک رات حضرت میرے اور فاطمہ کے پاس آئے فرمایا الا تصلیان تم دونون نماز نہین پڑہتے متفق علیہ سالم بن عبداللہ بن عمر کہتے ہین حضرت نے کہا کیا اچہا مرد ہی عبداللہ اگر رات کو نماز پڑہتا سالم نے کہا اوس دن سے عبداللہ رات کو بہت تھوڑا سوتے متفق علیہ ابن عمرو نے کہا حضرت نے فرمایا اے عبداللہ تو مثل فلان کے نہو کہ رات کو قیام کرتا تہا پہر اوسنے رات کا اوٹھنا ترک کر دیا متفق علیہ ابن مسعود کہتے ہین حضرت کے سامنے ذکر ایک شخص کا ہوا کہ ساری رات صبح تک سوتا رہا فرمایا اس آدمی کے کان مین شیطان موت گیا ہی متفق علیہ حدیث ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے گرہ لگاتا ہی شیطان قافیہ سر پر ایک تمہارے کے جبکہ وہ سوتا ہوتا ہی تین گرہ ہر گرہ پر یون کہتا ہی علیک لیل طویل فارقد یعنی ابہی بہت رات ہی تو سورہ سو اگر اوسنے جاگ کر اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کہل جاتی ہے پہر اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کہلتی ہے پہر اگر نماز پڑہی تو سارے عقدے کہل گئے صبح کو نشیط طیب النفس اوٹھا ورنہ خبیث النفس کسلان اوٹھا متفق علیہ مراد قافیہ راس سے آخر راس ہے یعنی گدی حدیث عبداللہ بن سلام مین فرمایا ہے اے لوگو سلام پہیلاؤ کہانا کہلاؤ رات کو نماز پڑہو اور لوگ سوتے ہون داخل ہو تم جنت مین سلامتی سے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابو ہریرہ رفعا کہتے ہین افضل صیام بعد رمضان کے شہر خدا محرم ہی اور افضل نماز بعد فرض کے نماز شب ہی رواہ مسلم ابن عمر نے رفعا کہا ہی نماز

رات کی دو دو رکعت ہی جب تجکو ڈر صبح کا ہو تو ایک رکعت وتر پڑہ متفق علیہ دوسرا لفظ انکا
یہ ہی کہ حضرت رات کو دو دو رکعت پڑہتے اور ایک رکعت وتر کرتے متفق علیہ انس نے کہا
تو جب چاہتا کہ حضرت کو وقت رات کے نماز پڑہتے دیکہے تو دیکہتا اور اگر سوتا دیکہنا چاہتا تو
سوتا دیکہتا عائشہ کہتی ہین حضرت رات کو گیارہ رکعت پڑہتے اتنا لنبا سجدہ کرتے جتنی دیر مین
کوئی تم مین کا پچاس آیت پڑہے قبل اسکے کہ سر اوٹہاتے الحدیث رواہ البخاری دوسرا
لفظ انکا یہ ہی زیادہ نکرتے تہے رمضان وغیرہ مین گیارہ رکعت پر چار رکعت پڑہتے تو اونکی حسن
وطول کو کچہ نہ پوچہ پہر چار رکعت پڑہتے اور اونکی خوبی و درازی کا سوال نکر پہر تین رکعت پڑہتے
مینے کہا ای رسول خدا کیا آپ سو رہتے ہین قبل وتر کے فرمایا ای عائشہ میری آنکہین سوتی ہین
میرا دل نہین سوتا متفق علیہ حدیث محتمل ہے کہ دس رکعتین تہجد کی ہوتی تہین اور ایک رکعت وتر کی
ظاہر تر یہی ہی یا تین رکعت وتر ہوتا اور آٹہ رکعت تہجد تیسرا لفظ انکا یہ ہی کہ حضرت اول شب مین
سوتے اور آخر شب مین اوٹہہ کر نماز پڑہتے متفق علیہ ابن مسعود کہتے ہین مینے ایک رات
حضرت کے ساتہہ نماز پڑہی اتنا قیام کیا کہ مینے برا ارادہ کیا پوچہا گیا قصد کیا تہا کہا جی مین آیا تہا
کہ چہوڑ کر بیٹہہ جاؤن حذیفہ کہتی ہین ایک رات مینی ساتہہ حضرت کے نماز پڑہی آپ نے سورہ
بقرہ آغاز کی مینے کہا سو آیت پر رکوع کرینگے پہر اور پڑہا مینے کہا ایک سورت پوری کرینگے
پہر اور پڑہا پہر سورہ نسا شروع کی پہر سورہ آل عمران آغاز کی اوسکو ترسل سے پڑہا جب آیت
تسبیح پر گزری تسبیح کی جب سوال پر گزر ہوا سوال کیا جب تعوذ پر گزرے تعوذ کیا پہر رکوع
کر کے کہا سبحان ربی العظیم رکوع قریب قیام کے کیا پہر سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد
کہا پہر دیر تک قیام کیا قریب رکوع پہر سجدہ کیا سبحان ربی الاعلی کہا سجود قریب بقیام تہا
رواہ مسلم جابر کہتے ہین حضرت سے پوچہا کون نماز افضل ہے کہا طول قنوت رواہ مسلم مراد قنوت
سے اس جگہہ قیام ہی حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی احب صلوۃ الی الله صلوۃ داود ہی اور احب صیام الی الله
صیام داود ہی آدہی رات سوتے ایک تہائی قیام کرتے سدس شب سوتے ایک دن روزہ رکہتے
ایک دن افطار کرتے متفق علیہ جابر مرفوعا کہتے ہین رات مین ایکساعت ہی موافق نہین
ہوتا اوسکو کوئی شخص کہ سوال کرے الله سے خیر کا امر دنیا و آخرت مین سے لکن دیتا ہی الله اوسکو
سوال اوسکا یہ گہڑی ہر رات کو ہوتی ہے رواہ مسلم یہ ساعت آخر شب مین ہوتی ہی جسطرح کہ دن
جمعہ کے آخر روز مین وہ ہفتہ وار ہی اور یہ روزانہ ولله الحمد لکن اکثر خلق ان ساعات سے غافل ہی

اسلیے برکات اجابت واعطار سے محروم رہتی ہے ابوہریرہ نے رفعًا کہا ہی کہ جب اوٹھے
کوئی تم مین رات کو تو شروع کرے نماز کو دو رکعت خفیف سے رواہ مسلم عائشہ نے کہا حضرت
جب رات کو اوٹھتے تو دو رکعت خفیف سے آغاز کرتے رواہ مسلم دوسر الفظ انکا یہ ہی کہ جب نماز
شب حضرت سے فوت ہوجاتی درد وغیرہ سے تو بارہ رکعت قضا کرتے رواہ مسلم حدیث عمر
بن خطاب مین آیا ہی حضرت نے فرمایا جو کوئی سو گیا اپنے حزب سے یا کسی شی سے منجملہ حزب کے پہر پڑہ
لیا اوسکو مابین نماز فجر و نماز ظہر کی تو لکھا جائیگا وہ حزب واسطے اوسکے گویا اوسنے رات ہی کو
پڑہا ہے رواہ مسلم ابوہریرہ کا لفظ یہ ہی حضرت نے کہا رحم کرے اللہ اوس شخص کو جو اوٹھا
رات سے پہر نماز پڑہی پہر جگایا اپنی عورت کو اگر اوسنے انکار کیا تو اوسکے موںہہ پر پانی چھڑکا
رحم کرے اللہ اوس عورت کو جو اوٹھے رات سے پہر نماز پڑہی اوسنے اور جگایا اپنے شوہر کو اگر
انکار کیا اوسنے تو چھڑکا پانی اوسکے موںہہ پر رواہ ابوداود باسناد صحیح دوسر الفظ انکا اور
ابوسعید کا رفعًا یون ہی جب جگایا مرد نے اپنی بی بی کو رات سے پہر نماز پڑہی دونون نے یا دو رکعت
پڑہین سب نے تو لکھی گئی وہ اون مرد و عورتون مین جو یاد کرتے ہین اللہ کو بہت سا رواہ ابوداود باسناد صحیح
عائشہ رفعًا کہتی ہین جب اونگھے کوئی تم مین اندر نماز کے تو سو رہے یہانتک کہ نیند جاتی رہے
کیونکہ جب نماز پڑہتا ہی ایک تم مین کا اور وہ اونگھتا ہوتا ہی تو شاید استغفار کرنے کو جائے اور
اپنی جان کو برا کہنے لگے متفق علیہ ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہی کہ جب اوٹھے کوئی تم مین رات کو
اور نہ چلے زبان اوسکی ساتھہ قرآن کے اور نجانے کہ وہ کیا کہتا ہی تو سو رہے رواہ مسلم

باب ۱۳ قیام رمضان جسکو تراویح کہتے ہین مستحب ہے

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جسنے قیام کیا رمضان کا ایمان واحتساب کی راہ سے اوسکے اگلے گناہ
بخشے جائینگے متفق علیہ دوسر الفظ انکا یہ ہی حضرت رغبت دلاتے تھے قیام رمضان مین بغیر
اسکے کہ حکم کرین ساتھہ عزیمت کے فرماتے تھے من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم
من ذنبہ رواہ مسلم حضرت سے اس قیام مین تعیین عدد رکعات کی نہین آئی ہی عمر رضی اللہ عنہ
نے بیس رکعت مقرر رکھی تھی مقدار رکعات تہجد سے لیکر بیس تیس چالیس رکعت تک پڑہنا جائز و مستحب
ہی ومن زاد زاد اللہ فی حسناتہ یہ قیام مرد مسلمان کی خوشی خاطر و نشاط طبع پر محول ہی فرض و
واجب نہین ہی لکن فعل بہ نسبت ترک کے احب واولی تر سمجھا گیا ہے

باب ۱۲ بیان مین فضیلت قیام لیلۃ القدر کے اور کون سی رات ارجی ہی واسطے اوسکے

قال اللہ تعالی انا انزلناہ في لیلۃ القدر الی اخرہا وقال تعالی انا انزلناہ في لیلۃ مبارکۃ الآیات ابوہریرہ رضی کہا حضرت نے فرمایا ہے جسنے قیام کیا شب قدر کا ایمان واحتساب سے بخشے گئے اگلے گناہ اوسکے متفق علیہ ابن عمر کہتے ہین کچہہ لوگون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے لیلۃ القدر کو خواب مین سبع اواخر رمضان مین دیکھا حضرت نے فرمایا مین دیکھتا ہون کہ تمہاری خواب متفق ہی سبع اواخر پر سو جو کوئی قاصد شب قدر ہو وہ اوسکو ہفتہ آخر مین جستجو کرے متفق علیہ تعیین لیلۃ القدر مین بھی بڑا اختلاف اقوال کا ہی یہ قول اقوی اقوال ہے کہ وہ ہفتہ آخر مین غالباً ہوتی ہے عائشہ کہتی ہین حضرت مجاور یعنی معتکف ہوتے عشر اواخر رمضان مین اور فرماتے جستجو کرو شب قدر کی عشر اواخر رمضان مین متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ تحروا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان رواہ البخاري تیسرا لفظ انکا یہ ہی کہ جب عشر اواخر رمضان داخل ہوتا حضرت احیاء لیل ایقاظ اہل کرتے کوشش بجالاتے کمر مضبوط باندہتے متفق علیہ کمر باندہنا اشارہ ہی طرف جہد فی العبادۃ کے چوتہا لفظ انکا یہ ہے کہ اجتہاد کرتے حضرت رمضان مین جو اجتہاد نکرتے غیر رمضان مین اور عشر اواخر مین جو غیر عشر مین نکرتے رواہ مسلم پانچوان لفظ انکا یہ ہی مینے کہا ای رسول خدا بہلا اگر مین معلوم کر لون کہ کون سی رات شب قدر ہی تو پہر مین اوسمین کیا کہون فرمایا یہ کہہ اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنی رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح یہ دلیل ہے اسپر کہ اس دعا سے بڑہ کر اگر کوئی اور شی ہوتی تو حضرت وہی سوال سکہاتے سو بیشک بندۂ عاجز کے حق مین عفو کریم سے بڑہ کر کوئی نعمت وراحت نہین ہی ؎

کریما بخشای بر حال ما … کہ ہستم اسیر کمند ہوا

یہ بات کہ عشر اواخر مین کونسی رات مظنۂ لیلۃ القدر ہے سو نزدیک اکثر اہل علم کے شب بست وہفتم ہوتی ہے اور یون تو ہر شب طاق مظنۂ وجود ہی آدمی کو جستجو چاہیے اور لیالی مظان مین اوسکی تحصیل کے لیے احیاء لیل کرے کیا عجب ہی کہ کبھی فضل خدا سے یہ دولت ہاتہہ آجاے ؎

بجستجوی نیابد کسی مراد و لے
کسی مراد بیابد کہ جستجو دارد

باب ۱۳۲ فضل سواک و خصال فطرت مین

ابو ہریرہ رفعاً کہتی ہین اگر عین است کو مشقت مین نڈالتا یا لوگون کو تو حکم دیتا اونکو سواک کرنیکا ہمراہ ہر نماز کے حذیفہ کا لفظ یہ ہی حضرت جب سوتے اوٹھتے تو اپنے دہن کو سواک سی گھستے متفق علیہ عائشہ کہتی ہین ہم حضرت کی سواک و طہور کو طیار رکھتے اللہ جب چاہتا اونکو اوٹھاتا رات سے وہ سواک و وضو کر کے نماز پڑہتے رواہ مسلم انس نے کہا حضرت نے فرمایا اکثرت علیکم فی السواك رواہ البخاري شریح بن ہانی نے عائشہ سے پوچھا حضرت جب گھر مین آتے کیا کام شروع کرتے کہا سواک رواہ مسلم ابو موسی کہتے ہین مین حضرت پر داخل ہوا سواک کی نوک آپکی زبان پر تھی متفق علیہ وهذا اللفظ مسلم عائشہ نے رفعاً کہا ہی سواک موہنہ کو پاک کرتی ہی رب کو راضی رکھتی ہی رواه النسائي و ابن خزيمة باسانيد صحيحة ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین فطرت پانچ ہین یا پانچ چیزین فطرت سے ہین ختان استحداد تقلیم اظفار نتف ابط قص شارب متفق علیہ مراد استحداد سے یعنی استرہ لینے سے حلق عانہ ہی یعنی مونڈنا اون بالون کا جو گرد شرمگاہ کی ہوتی ہین اسمین قبل و دبر دونون داخل ہین حدیث عائشہ مین فرمایا ہے دس چیزین فطرت سی ہین اعفاء لحیہ سواک استنشاق آب غسل براجم انتقاص آب یعنی استنجاء باقی وہی اشیاء جنکا ذکر ہو چکا ہی رواہ مسلم براجم سے مراد عقد اصابع ہین یعنی گرہین انگلیون کی اعفاء لحیہ سی مراد یہ ہی کہ ریش سے کچھہ کم نکرے ابن عمر رفعاً کہتے ہین تم پست کرو شوارب کو چھوڑو داڑہی کو متفق علیہ مراد پست کرنے سے مبالغہ ہی قص شوارب مین نہ یہ کہ بالکل صاف کر دے اور مراد چھوڑنے سے یہ ہی کہ توفیر شعر ریش کرے مثل موچھون کے پست نہ کر ڈالے خشخاشی نہ بنا لے ۔

باب ۱۳۳ بیان مین تاکید وجوب زکوۃ و بیان فضل زکوۃ و ما یتعلق بہا کے

قال الله تعالى واقيموا الصلوة واتوا الزكوة وقال تعالى وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء ويقيموا الصلوة ويؤتوا الزكوة وذلك دين القيمة وقال تعالى خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہی کہ بنیاد اسلام کی پانچ مین اونمین ذکر ایتاء زکوۃ کا بھی فرمایا ہی متفق علیہ حدیث طویل طلحہ مین ذکر مرد نجدی کا آیا ہی جسنے حضرت سے سوال اسلام کا کیا تھا اوسمین یہ بھی ذکر ہے کہ پھر حضرت نے اوس سے زکوۃ کا ذکر کیا اوسنے کہا

هل علي غيرها فرمايا لا الا ان تطوع اوسنے کہا واللہ لا ازيد على هذا ولا انقص فرمايا افلح الرجل ان صدق متفق عليه معاذ کو جب طرف یمن کے روانہ کیا تہا تو منجملہ اور امور کے یہ بہی فرمایا تہا فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد افترض عليهم صدقة توخذ من اغنيائهم وترد على فقرائهم متفق عليه حديث ابن عمر مین فرمایا ہے امرت ان اقاتل الى قوله ويؤتوا الزكوة الحديث متفق عليه یہ حدیث مع حدیث معاذ پیشتر گزر چکی ہے بعد وفات حضرت جب بعض عرب ادا زکوۃ سے رک کر کافر ہو گئے تو ابو بکر نے کہا واللہ لاقاتلن من فرق بين الصلوة والزكوة کیونکہ زکوۃ حق مال ہے واللہ اگر وہ ایک پابند شتر جو حضرت کو دیتے تہے مجہے نہ دینگے تو مین اونسے قتال کرونگا الحديث متفق عليه ابو ایوب کہتے ہین ایک آدمی نے حضرت سے کہا ایسا عمل بتا و جو مجہو بہشت مین لیجائے فرمایا عبادت کر اللہ کی اور شریک نکر ساتہہ اوسکے کسی شے کو اور قائم رکہہ نماز اور دے زکوۃ اور صلہ رحم کر متفق علیہ ابو ہریرہ کہتے ہین ایک اعرابی آیا کہا ای رسول خدا وہ عمل بتاؤ کہ جب مین اوسکو بجالاؤن تو جنت مین جاؤن فرمایا تعبد الله لا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة المفروضة وتصوم رمضان اوسنے کہا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین ہے جان میری نہ زیادہ کرونگا اسپر اور نہ کم اس سے جب وہ پشت پہیر کر چلا تو حضرت نے فرمایا من سره ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى هذا متفق عليه یعنی جسکو بہشتی آدمی کا دیکہنا منظور و پسند ہو وہ اس شخص کو دیکہے جریر بن عبد اللہ کہتے ہین بیعت کی مینے حضرت سے اقامت صلوۃ و ایتاء زکوۃ پر الحديث متفق عليه یہ سب احادیث دلیل ہین وجوب و فضل زکوۃ پر وللہ الحمد اسکے بعد نووی نے حدیث طویل ابو ہریرہ کی لکہی ہی اوسمین ذکر عدم ادا زکوۃ زر و سیم و شتر و گاؤ و بکری و اسپ کا فرمایا ہی اور اونکے عذاب کا ذکر کیا ہی کہ اوس پچاس ہزار برس کے دن مین تا قضای بین العباد پامال رہینگے پہر خواہ جنت کا رستہ لین یا دوزخ کا متفق علیہ

باب ۱۳۴ بیان مین صوم و فضل صوم و ما یتعلق بہ کے

اس باب مین فصول ہین قال تعالى يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم الى قوله تعالى شهر رمضان الذي انزل فيه القرآن هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان فمن شهد منكم الشهر فليصمه ومن كان مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر الاية اس فصل کے احادیث اوپر گزر چکے ہین حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی اللہ عز وجل نے کہا ہر عمل

ابن آدم کا واسطے اوسکے ہی مگر صیام کہ وہ خاص میرے لیے ہی مین ہی اوسکے جزا دونگا صیام ایک
سپر ہے سو جو دن تمہارے روزے کا ہو تو اوسدن کوئی تم مین کا رفث و صخب نکرے اگر کوئی اوسکو
گالی دے اور لڑے تو یہ کہدے کہ مین روزہ دار ہون قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان محمد کی
کہ بدبو دہن صائم کی پاکیزہ تر ہی نزدیک اللہ کے بوی مشک سی روزہ دار کو دو فرحتین ہوتی ہین
جنسے وہ خوش ہوتا ہی ایک جبکہ افطار کرتا ہی دوسرے جبکہ اپنے رب سی ملیگا دوسری روایت
مین ہے کہ چھوڑ دیتا ہی طعام و شراب و شہوت اپنے کو میرے لیے روزہ میرے لئے ہی مین اوسکی جزا
دونگا نیکی دس گنی ہوتی ہی مسلم کی روایت یہ ہی کہ ہر عمل ابن آدم کا مضاعف ہوتا ہی دس گنی تک
سات سو گنی تک اللہ تعالی سنے فرمایا ہی مگر روزہ کہ وہ میرے لیے ہی مین جزا دونگا اوسکی دوسرا لفظ
ابو ہریرہ کا رفعاً یہ ہی جسنے خرچ کیا جوڑا راہ خدا مین وہ پکارا جائیگا ابواب جنت سی ای عبد اللہ یہ
خیر ہے نمازی باب نماز سے اور جہادی باب جہاد سے اور روزہ دار باب ریّان سی اور صدقہ
دینے والا باب صدقہ سے پکارا جائیگا ابو بکر نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان نہین ہی اوس شخص پر
جو پکارا جاے سب دروازون سے کچھہ ضرورت بھلا کوئی شخص ان سب ابواب سی بھی بلایا جاویگا
کہا ہاں مجکو امید ہی کہ تو اونھین مین ہو متفق علیہ معلوم ہوا کہ عمل غالب کو اعتبار ہوگا ہر مسلمان
پر باوجود اعمال صالحہ کے کوئی نہ کوئی عمل غالب و آسان ہوتا ہی جیسے کوئی روزہ زیادہ رکھتا ہی
کوئی نماز تہجد ہمیشہ پڑہتا ہی کوئی صدقہ زیادہ دیتا ہی اگرچہ اور عمل بہی کرتا ہی لکن ایک عمل اوس سے
زیادہ تر وقوع مین آتا ہی تو وہی عمل غالب سبب اوسکے دخول کا جنت مین ہو جائیگا انشاء اللہ تعالے
حدیث سہل بن سعد مین آیا ہی جنت مین ایک در ہی اوسکو ریان کہتی ہین روزہ دار اوسی در سے
دن قیامت کو داخل بہشت ہونگے سوا اونکے اور کوئی اوس دروازے سے اندر نجائیگا کہین گے
روزہ دار کہاں ہین وہ اوٹھہ کھڑے ہونگے اونکے سوا دوسرا اوس دروازے سے نجائیگا جب وہ
داخل ہو چکین گے دروازہ بند کر دیا جائیگا پہر کوئی اندر نہ آئیگا متفق علیہ ابو سعید مرفوعاً کہتے ہین
نہین ہے کوئی بندہ کہ روزہ رکھتا ہی ایک دن راہ خدا مین لکن دور کر دیتا ہی اللہ بسبب اوسدن کے اوسکے
مونہہ کو آگ سے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی جب رمضان آتا ہی کھول دیے جاتے ہین دروازے
جنت کے اور بند کر دیے جاتے ہین دروازے آگ کے اور جکڑ دیے جاتے ہین شیاطین متفق علیہ
تیسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہی روزہ رکھو ہلال دیکھکر اور افطار کرو ہلال دیکھکر پس اگر مخفی رہے چاند تو پوری
کرو گنتی شعبان کی تیس دن متفق علیہ وھذا لفظ البخاری

فصل بیان میں جود و فعل معروف و اکثار خیر کی ماہ رمضان میں او زیادت خیر کی عشرا و اخر میں

ابن عباس کہتے ہیں حضرت اجود مردم تھے اور بڑے اجود رمضان میں ہوتے جبکہ جبریل علیہ السلام آپسے ملتے وہ ہر رات رمضان میں آپ سے ملاقات کرتے اور مدارست قرآن کی فرماتے سو حضرت وقت ملنے جبریل علیہ السلام کے اجود تر بالخیر ہوتے ریح مرسلہ سے متفق علیہ عائشہ کی حدیث گزر چکی ہے کہ جب عشرا و اخر آتا حضرت احیاء لیل ایقاظ اہل کرتے کمر مضبوط باندہتے متفق علیہ

فصل تقدم رمضان کا صوم سے بعد نصف شعبان کی منع ہے

مگر اوسکے لیے جو ملا دے ماقبل سے یا موافق اوسکی عادت کے پڑے اگر اوسکو عادت صوم کی ہے دوشنبہ پنجشنبہ کو اور یہ دن موافق اوسکے آپڑا ہے

ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہیں تقدم نکرے کوئی تم میں ایک روز صوم سے مگر یہ کہ ایک شخص کے روزے کا دن ہو تو وہ اوسدن روزہ رکھے متفق علیہ ابن عباس نے رفعا کہا ہے تم روزہ نرکھو قبل رمضان کے بلکہ چاند دیکھکر رکھو اور چاند دیکھکر کھولو اگر ابر حائل ہو تو گنتی پوری کرو رواه الترمذي و قال حديث حسن صحيح ابوہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے کہ جب نصف شعبان باقی رہ جاے تو روزہ نرکھو رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح عمار بن یاسر کا لفظ یہ ہے جسنے روزہ رکھا دن شک کے اوسنے نافرمانی کی ابوالقاسم کی رواه ابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح

فصل رویت ہلال میں

طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں حضرت جب ہلال کو دیکھتے کہتے اللهم اهله علينا بالامن والايمان والسلامة والاسلام ربي وربك الله هلال رشد وخير رواه الترمذي وقال حديث حسن

فصل بیان میں فضل سحور و تاخیر سحور کی جبتک کہ ڈر سورج نکلنے کا نہو

انس مرفوعا کہتے ہیں تم سحری کرو سحری کرنے میں برکت ہے متفق علیہ زید بن ثابت نے کہا ہم نے سحری کی ہمراہ حضرت کے پہر نماز کو کھڑے ہوئے پوچھا کتنا فصل تہا درمیان دونوں کے کہا پچاس آیت کا متفق علیہ ابن عمر کہتے ہیں حضرت کے دو موذن تھے بلال و ابن ام مکتوم حضرت نے کہا بلال رات سے اذان دیتا ہے

سو تم کہا و پو پہنا تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے ان دونون مین اتنا ہی فصل ہوتا کہ ایک اترتا
دوسرا چڑہتا متفق علیہ گویا بلال کی اذان اسلیے تہی کہ لوگ سحری کو اوٹہین اور دوسری اذان
اسلیے تہی کہ اب بعد اوسکے سحری نکرین عمرو بن عاص کا لفظ رفعا یہ ہی کہ فصل درمیان ہمارے
صیام اور صیام اہل کتاب کی اوگلہ سحری ہی رواہ مسلم

فصل بیان مین تعجیل فطر کے اور کس چیز پر افطار کرے اور بعد افطار کے کیا کہے

سہل بن سعد کہتے ہین حضرت نے فرمایا لوگ ہمیشہ بخیر رہین گے جب تک کہ فطر مین تعجیل کرین متفق علیہ
عائشہ نے جب سنا کہ ابن مسعود مغرب و افطار مین جلدی کرتے ہین کہا حضرت اسی طرح کرتے تہے
رواہ مسلم حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے قال اللہ عز وجل احب عبادی الی اعجلہم فطرا
رواہ الترمذی و قال حدیث حسن عمر بن خطاب نے کہا حضرت نے فرمایا ہے جب مونہہ کیا
رات نے ادہر سے اور پیٹھ پہیری دن نے اودہر سے اور ڈوب گیا سورج تو افطار کیا صائم نے
متفق علیہ عبد اللہ بن ابی اوفی کہتے ہین ہم راہ مین تہے ہمراہ حضرت کے اور حضرت صائم تہے
جب سورج ڈوب گیا کسی سے فرمایا اے فلان اوتر اور ستو گھول اوسنے کہا اے رسول خدا شام تو
ہونے دو فرمایا اوتر ستو گھول کہا ابہی دن ہے فرمایا اوتر ستو گھول اوسنے اوتر کر اونکے لیے ستو گھولے
حضرت نے ستو پیے پہر فرمایا جب دیکہو تم رات کو کہ وہ ادہر سے آئی تو صائم افطار کرے اور اشارہ
کیا اپنے ہاتہہ سے طرف مشرق کے متفق علیہ معلوم ہوا کہ بعد غروب کے جو روشنی شفق کی ہوتی ہے
اوسکا اعتبار نہین جب کنارہ مشرق مین سیاہی آگئی اور دہوپ جاتی رہی ثابت ہوا کہ سورج ڈوب گیا
اب روزہ افطار کر لینا چاہیے اندہیرے کی راہ ندیکہے حدیث سلمان بن عامر مین فرمایا ہے جب افطار
کرے کوئی تم مین تو افطار کرے تمر پر اگر تمر نپائے تو پانی پر کہ وہ طہور ہے رواہ ابو داود
والترمذی و قال حدیث حسن صحیح انس کہتے ہین حضرت افطار کرتے تہے پہلے نماز پڑہنے سے چند رطب پر
اگر رطبات نہوتے تو تمرات پر اگر تمرات نہوتے تو چند گھونٹ پانی پی لیتے رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن

فصل روزہ دار اپنی زبان و جوارح کو مخالفات و مشاتمت و نحوہا سے محفوظ رکھے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب دن روزے کا کسی ایک کا تم مین سے ہو تو وہ رفث و صخب
نکرے اگر اوسکو کوئی گالی دے یا اوس سے لڑے تو کہے مین روزہ دار ہون دو بار متفق علیہ

یہ حدیث گزر چکی ہے دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہی جسنے ترک نکیا قول زُور و عمل ساتھ اوسکے تو حاجت نہین ہی اللہ کو اس بات کی کہ وہ اپنا کھانا پیا چھوڑ دی رواہ البخاری

فصل بیان مین مسائل صوم کے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی جب بہولکر کوئی تم مین کھاپی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے کہ اوسکو اللہ نے کھلایا ہے متفق علیہ حدیث لقیط بن صبرہ مین صائم کو مبالغۂ استنشاق سے نہی فرمائی ہے رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح عائشہ کہتی ہین حضرت کو فجر پالیتی اور وہ اپنے اہل سے جنب ہوتے پہر نہا دہو کر روزہ رکہتے متفق علیہ عائشہ وام سلمہ نے کہا حضرت صبح کرتے جنب بغیر حُلم کے پہر روزہ رکہتے متفق علیہ ظاہر یہ ہی کہ قبل طلوع آفتاب نہا لیتے اسلیے کہ نماز صبح فوت نہو واللہ اعلم

فصل بیان مین صوم محرم وشعبان واشہر حرم کے

ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین افضل صیام بعد رمضان کے شہر خدا محرم ہی الحدیث رواہ مسلم وقد تقدم عائشہ کا لفظ یہ ہی نہ تھے حضرت کہ روزہ رکہتے کسی مہینے مین زیادہ تر شعبان سی کیونکہ وہ ساری شعبان روزہ رکھتے دوسری روایت یہ ہی روزہ رکہتے تھے شعبان مین مگر تھوڑے دن متفق علیہ معلوم ہوا کہ مراد کل سے اکثر ہے مُجیبہ باہلیہ کا باپ یا چچا حضرت کے پاس آیا پہر چلا گیا پہر بعد ایکسال کے آیا اوسکا حال وہیئت متغیر ہو گیا تہا حضرت سے کہا آپ مجھی نہین پہچانتے فرمایا تو کون ہی کہا مین باہلی ہون سال گزشتہ مین حاضر ہوا تہا فرمایا تو ایسا متغیر کیون ہو گیا تو تو حسن الہیئۃ تہا کہا جب سی آپکو چھوڑا اپنے سوارات کے پہر کہانا نہین کہایا فرمایا تو نے کیون اپنی نفس کو عذاب دیا روزہ رکھ ماہ صبر یعنی رمضان مین اور ایکدن ہر ماہ مین کہا زیادہ کیجیے مجکو قوت ہی فرمایا دو دن روزہ رکھ کہا زیادہ و بتائیے فرمایا تین دن کہا اور زیادہ فرمایا حُرم مین روزہ رکھ اور پہر چھوڑ دے تین بار یہی فرمایا پہر اپنی تین اونگلیون سے حُرُم کو گنکر بتایا ضم کرتے پہر ارسال فرماتے رواہ ابو داود

فصل بیان مین فضل صوم وغیرہ کی عشر اول ذی حجہ مین

ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی نہین ہین کوئی ایام کہ اونمین عمل صالح احب الی اللہ ہو ان ایام

یعنی ایام عشرہ ذیحجہ سے کہا ای رسول خدا اور نہ جہاد راہ خدا مین فرمایا اور نہ جہاد راہ خدا مین مگر وہ مرد جو نکلا اپنی جان و مال سے پھر نہ پھرا کچہہ لیکر رواہ البخاری

فصل بیان مین صوم یوم عرفہ و عاشورا و تاسوعا کی

ابی قتادہ کہتے ہین حضرت سی حال صوم یوم عرفہ کا پوچھا فرمایا کفارہ ہی سال گزشتہ و سال باقی کا رواہ مسلم ابن عباس کہتی ہین روزہ رکہا حضرت نے عاشورا کو اور حکم دیا اوسکے صوم کا متفق علیہ ابو قتادہ نے کہا حضرت سی صوم عاشورا کا حال پوچھا فرمایا کفارہ ہی سال گزشتہ کا رواہ مسلم حدیث ابن عباس مین فرمایا ہی اگر مین باقی رہا سال آیندہ تک تو روزہ رکھونگا نہم کا رواہ مسلم

فصل بیان مین شش صوم ایام شوال کے

ابو ایوب مرفوعا کہتی ہین جسنے روزہ رکھا رمضان کا پھر پیچھے اوسکے چھہ روزے شوال کے تو مثل صیام دہر کے ہوا رواہ مسلم

فصل روزہ دوشنبہ و پنجشنبہ کا مستحب ہے

ابو قتادہ کہتے ہین حضرت سے صوم یوم اثنین کو پوچھا فرمایا یہ وہ دن ہی جسمین مین پیدا ہوا ہون اور مبعوث ہوا ہون اور مجھپر وحی نازل ہوئی ہے رواہ مسلم ابو ہریرہ نے مرفوعا کہا ہی عرض کیے جاتے ہین اعمال دن پیر و جمعرات کے مین چاہتا ہون کہ میرا عمل عرض ہو اور مین روزہ دار ہون رواہ الترمذی وقال حدیث حسن عائشہ نے کہا حضرت قصد کرتے صوم دوشنبہ و پنجشنبہ کا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

فصل ہر ماہ مین تین صوم رکھنا مستحب ہی و افضل یہ ہی کہ ایام بیض مین رکھے

تیرہوین چودہوین پندرہوین بارہوین تیرہوین چودہوین صحیح و مشہور اول ہے

ابو ہریرہ کہتی ہین وصیت کی مجکو میرے خلیل نے تین چیز دن کی ایک تین روزے ہر ماہ مین دوسرے دو رکعت ضحی تیسرے وتر قبل نوم متفق علیہ ابو الدردا نے کہا وصیت کی مجکو میرے حبیب نے

تین چیزون کی نچہوڑونگا مین اونکو جب تک زندہ رہونگا صیام سہ یوم ہر ماہ مین اور دو رکعت ضحی اور نہ سوؤن یہانتک کہ وتر کرون رواہ مسلم ابن عمر مرفوعا کہتی ہین صوم سہ یوم ہر ماہ مین صوم کل دہر ہی متفق علیہ معاذہ عدویہ نے عائشہ سے پوچہا کیا حضرت ہر ماہ مین تین روزے رکھتی تھے کہا ہان کہا ماہ مین کسوقت رکھتے کہا کچہہ پروا نکرتے کہ کسوقت رکھین رواہ مسلم یعنی کبہی عشر اول مین اور کبہی اوسط مین اور کبہی آخر مین ابو ذر رفعا کہتے ہین جب تو رکھے ماہ مین تین روزے تو روزہ رکھ تیرہوین چودہوین پندہروین رواہ الترمذي وقال حديث حسن قتادہ بن ملحان کہتی ہین حضرت ہمکو حکم کرتے تھے صیام کا ایام بیض مین تیرہ چودہ پندرہ رواہ ابوداود ابن عباس نے کہا حضرت افطار نکرتے ایام بیض کو حضر و سفر مین رواہ النسائي باسناد حسن

فصل بیان مین روزہ افطار کرانیکے و فضیلت اوس صائم کی

جسکی پاس کہانا کہائی اور دعا دینا آکل کا ماکول عندہ کو

زید بن خالد جہنی رفعا کہتے ہین جسنے افطار کرایا کسی صائم کو اوسکو اجر ہوگا برابر اوسکے کم نہوگا اجر صائم سے کچہہ رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح حضرت نزدیک ام عمارہ انصاریہ کے گئے اونہون نے کہانا لاکر سامنے رکہا فرمایا تو بہی کہا کہا مین روزہ دار ہون فرمایا صائم پر ملائکہ درود بہیجتی ہین جبکہ نزدیک اوسکے کہایا جاتا ہی یہانتک کہ فارغ ہون یا پیٹ بہر کر کہا چکین رواہ الترمذي وقال حديث حسن انس نے کہا حضرت پاس سعد بن عبادہ کے آئے وہ روٹی اور تیل لائی حضرت نے کہایا پہر فرمایا افطر عندکم الصائمون واكل طعامكم الابرار وصلت عليكم الملائكة

رواہ ابی داود باسناد حسن

باب ۱۳۵ بیان مین اعتکاف کے

ابن عمر کہتے ہین حضرت اعتکاف کرتے تھے عشر اواخر رمضان مین یہانتک کہ وفات ہوئی متفق علیہ عائشہ نے کہا پہر اعتکاف کیا آپ کی ازواج نے بعد آپ کے متفق علیہ ابو ہریرہ کہتی ہین حضرت اعتکاف کرتے تھے ہر رمضان مین دس دن جب وہ سال ہوئی جسمین وفات کی تو بیس دن اعتکاف کیا رواہ البخاری

باب ۱۳۶ بیان مین حج کے

قال تعالی وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین
حدیث ابن عمر مین آیا ہی بنیاد اسلام کی پانچ چیزین ہین منجملہ اونکے حج بیت کو فرمایا ہی متفق علیہ
ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے خطبہ پڑہا فرمایا ای لوگو تمپر حج فرض کیا گیا ہی سو تم حج کرو ایک شخص نے
کہا کیا ہر سال حضرت خاموش رہے یہانتک کہ اوسنے تین بار یہی بات کہی فرمایا اگر مین ہان کہدون
تو واجب ہو جائیگا اور تم سے نہو سکیگا الحدیث رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت سے
پوچھا کون عمل افضل ہے فرمایا ایمان لانا اللہ و رسول پر کہا پہر کون عمل فرمایا جہاد کرنا راہ خدا مین کہا
پہر کون عمل فرمایا حج مبرور متفق علیہ مبرور یعنی مقبول ہے یا وہ حج جسمین حاجی کوئی معصیت نکرے
تیسرا لفظ انکا مسموعاً مرفوعاً یہ ہی جسنے حج کیا پہر رفث و فسق نکیا وہ پہرا مثل اوسدن کے جسدن اوسکی
مان نے اوسکو جنا تہا متفق علیہ چوتہا لفظ انکا رفعاً یہ ہی عمرہ عمرہ تک کفارہ ہی مابین ہر دو کا اور
حج مبرور نہین ہے جزا اوسکی مگر جنت متفق علیہ عائشہ نے کہا مینے کہا ای رسول خدا ہم دیکہتی ہین
کہ جہاد افضل عمل ہے کیا ہم جہاد نکرین فرمایا تمہارا افضل جہاد حج مبرور ہی رواہ البخاري دوسرا
لفظ انکا یہ ہی نہین ہی کوئی دن کہ بہت سی بندے اوسدن اللہ آگ سی آزاد کرے دن عرفہ سے
زیادہ تر رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ رفعاً یہ ہی عمرہ کرنا رمضان مین برابر حج کے ہی یا برابر میری
ساتہہ حج کرنے کے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ ایک عورت نے کہا ای رسول خدا اللہ کا
فرض جو بندون پر ہی حج مین اوسنے میرے بڑے بوڑہے باپ کو پالیا ہی وہ سواری پر نہین تہم
سکتا کیا مین اوسکی طرف سی حج کرون فرمایا ہان متفق علیہ لقیط بن عامر نے آکر کہا میرا باپ شیخ
کبیر ہی نہ حج کرسکتا ہی اور نہ عمرہ اور نہ چل سکتا ہی فرمایا حج کر تو طرف سی اپنی باپ کے اور عمرہ رواہ
ابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح سائب بن یزید کہتے ہین مجکو حج کرایا گیا ہمراہ
حضرت کے حجۃ الوداع مین اور مین سات برس کا بچہ تہا رواہ البخاري حدیث ابن عباس مین آیا ہی
حضرت نے ایک قافلہ روحا مین دیکہا پوچہا کون لوگ ہو کہا مسلمان اونہون نے کہا تم کون ہو کہا رسول اللہ
ایک عورت نے اپنا بچہ اوٹہا کر کہا کیا اسکے لیے حج ہے کہا ہان اور تجکو اجر ہے رواہ مسلم
انس کہتے ہین حج کیا حضرت نے ایک پالان پر وہی آپ کا زاملہ تہا رواہ البخاري یعنی اوسی پر سامان
بہی لدا تہا ابن عباس کہتے ہین عکاظ و مجنہ و ذوالمجاز اسواق تہے جاہلیت مین اونہون نے اسِن ایّام کو

گناہ سمجھا کہ موسم مین تجارت کرین اللہ نے یہ آیت اوتاری لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم ای فی موسم الحج رواہ البخاري

باب ۱۳۷ بیان مین جہاد کے

قال اللہ تعالی وقاتلوا المشرکین کافة کما یقاتلونکم کافة واعلموا ان اللہ مع المتقین وقال تعالی کتب علیکم القتال وهو کرہ لکم وعسی ان تکرہوا شیئا وهو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وهو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون وقال تعالی انفروا خفافا وثقالا وجاهدوا باموالکم وانفسکم في سبیل اللہ وقال تعالی ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنة یقاتلون في سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیه حقا فی التوراة والانجیل والقرآن ومن اوفی بعہدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذي بایعتم به وذلك هو الفوز العظیم وقال تعالی لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون في سبیل اللہ باموالہم وانفسہم فضل اللہ المجاهدین باموالہم وانفسہم علی القاعدین درجة وکلا وعد اللہ الحسنی وفضل اللہ المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما درجات منه ومغفرة ورحمة وکان اللہ غفورا رحیما وقال تعالی یا ایها الذین آمنوا هل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ ورسوله وتجاهدون في سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنات تجری من تحتها الانهار ومساکن طیبة في جنات عدن ذلك الفوز العظیم واخری تحبونها نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المؤمنین والآیات فی الکتاب کثیرة مشہورة واما الاحادیث في فضل الجهاد فاکثر من ان تحصی قاله النووي حدیث ابوہریرہ مین آیا ہی حضرت سے پوچھا کون عمل افضل ہے فرمایا ایمان لانا اللہ ورسول پر کہا پہر کون عمل فرمایا لڑنا راہ خدا مین کہا پہر کونسا عمل فرمایا حج مبرور متفق علیه ابن مسعود کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا کون عمل محبوب تر ہی خدا کو فرمایا نماز پڑہنا وقت پر مینے کہا پہر فرمایا نیکی کرنا ان باپ سی مینے کہا پہر کہا جہاد راہ خدا مین متفق علیه ابوذر کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا کون عمل افضل ہے فرمایا ایمان لانا اللہ پر اور جہاد کرنا اوسکی راہ مین متفق علیه انس رفعا کہتے ہین صبح کرنا راہ خدا مین اور شام کرنا بہتر ہے دنیا وما فیہا سے متفق علیه ابو سعید خدری نے کہا ایک شخص نے آکر حضرت سی پوچہا کون آدمی افضل ہے فرمایا مومن جو جہاد کرتا ہی اپنی جان ومال سے راہ خدا مین کہا پہر کون فرمایا مومن جو ایک شعب مین ہی شعاب سے یا بطن وادی مین ہی ان اودیہ سے

عبادت کرتا ہی اللہ کی اور چھوڑتا ہی لوگون کو اپنے شر سے متفق علیہ معلوم ہوا کہ اگر جہاد نہو
تو پہر عزلت افضل اعمال سے ہے سہل بن سعد رفعاً کہتے ہین رباط ایکدن کی راہ خدا مین بہتر ہی دنیا و ما علیہا
سے جگہہ ایک تمہاری تازیانہ کی جنت سی بہتر ہی دنیا و ما علیہا سے ایک شام جو بندہ راہ خدا مین چلتا ہے
یا ایک صبح بہتر ہے دنیا و ما علیہا سے متفق علیہ سلمان فارسی مرفوعاً مسموعاً کہتے ہین رباط ایک دن
رات کی بہتر ہے صیام و قیام ایک ماہ سے اور اگر مر جائیگا تو جاری رہیگا اوسپر وہ عمل اوسکا جو کرتا تھا
اور جاری ہوگا اوسپر رزق اوسکا اور امن مین رہیگا فتان یعنی عذاب قبر سے رواہ مسلم فضالہ
بن عبید کا لفظ رفعاً یہ ہی ہر میت کا عمل ختم ہو جاتا ہی مگر مرابط کا راہ خدا مین کہ اوسکا عمل قیامت تک
بڑہتا رہتا ہی اور امن مین ہوتا ہی فتنہ قبر سے رواہ ابو داود والترمذي وقال حديث حسن
عثمان رضی اللہ عنہ سے مسموعاً مرفوعاً کہتے ہین رباط ایکدن کی راہ خدا مین بہتر ہے ہزار دن سی اور
منازل مین جو سوا اسکے ہین رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہی حضرت نے
فرمایا ضامن ہے اللہ واسطے اوس شخص کے جو نکلا راہ خدا مین نہین نکالتا ہی اوسکو مگر جہاد میری راہ
مین اور ایمان رکھنا ساتھہ میرے سو وہ مجھپر ضامن ہے یعنی مضمون کہ مین اوسکو داخل جنت کرون
یا طرف اوسکی منزل کے جہان سے وہ نکلا ہی پہیر دون اجر یا غنیمت لیکر قسم ہے اوس شخص کی جسکے
ہاتھہ مین ہے جان محمد کی نہین ہے کوئی زخم جو لگے راہ خدا مین لیکن آئیگا دن قیامت کو شکل ہیئت
اوسدن کے کہ زخمی ہوا تہا رنگ اوسکا رنگ خون کا ہوگا اور بو اوسکی بو مشک کی قسم ہی اوسکی
جسکے ہاتھہ مین ہی جان محمد کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر شاق نہوتا مسلمانون پر نہ بیٹھتا مین پیچھے کسی
لشکر کے جو غزا کرتا ہی راہ خدا مین کبھی لیکن مین اتنی گنجائش نہین پاتا کہ اونکو سوار کراؤن اور نہ وہ
اتنی گنجائش پاتے ہین اور اونپر شاق ہے کہ وہ متخلف ہون مجھسے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے
جان محمد کی مین چاہتا ہون کہ غزا کرون ہمراہ اونکے راہ خدا مین پہر مارا جاؤن پہر غزا کرون پہر
مقتول ہون پہر لڑون پہر مارا جاؤن رواہ مسلم وروی البخاري بعضه دوسرا لفظ ابو ہریرہ
کا رفعاً یہ ہی نہین ہے کوئی زخمی جو زخمی ہوتا ہی راہ خدا مین لیکن آئیگا دن قیامت کو اور زخم اوسکا
بہتا ہوگا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور بو مشک کی بو ہوگی متفق علیہ معاذ کا لفظ رفعاً یون ہے
جسنے قتال کیا راہ خدا مین برابر فواق ناقہ کے واجب ہوئی اوسکے لیے جنت اور جو کوئی زخمی
ہوا راہ خدا مین یا پہونچی اوسکو کوئی نکبت راہ خدا مین وہ آئیگی دن قیامت کو بہر پور رنگ زعفران
کا ہوگا خوشبو مشک کی ہوگی رواہ ابو داود والترمذي وقال حديث صحيح ابو ہریرہ نے کہا

ایک صحابی کا گزر ایک درہ کوہ پر ہوا وہان ایک چشمہ میٹھے پانی کا تہا اوسکو وہ جگہہ پسند آئی کہا مین
لوگون سے کنارہ کرکے اس جگہہ رہجاؤن لیکن مین یہ کام نکرونگا جب تک حضرت سے اذن نہ لیلون
یہ بات اوسنے حضرت سے کہی فرمایا ایسا کام نکر مقام ایک تمہارے کا راہ خدا مین افضل ہی اوسکی نماز
سے اوسکے گہر مین ستر برس کیا تم نہین چاہتے کہ اللہ تمکو بخشدے اور بہشت مین داخل کرے تم
غزا کرو اللہ کی راہ مین جو کوئی مقاتلہ کرتا ہی راہ خدا مین برابر فواق ناقہ کے واجب ہوجاتی ہے
اوسکے لیے جنت رواه الترمذي وقال حديث حسن فواق کہتے ہین ما بین الحلبتین کو دوسرا
لفظ انکا یہ ہی کہ حضرت سے کہا گیا کون چیز برابر جہاد فی سبیل اللہ کے ہے فرمایا تم سے نہوسکیگا پہر دوبارہ
سہ بارہ پوچہا آپ ہر بار یہی فرماتے تہے لا تستطیعونہ پہر فرمایا مثال مجاہد کی راہ خدا مین مثال
صائم قائم قانت بآیات اللہ کی ہی کہ نماز و روزہ سے نہین تہکتا یہانتک کہ مجاہد راہ خدا واپس آئے
متفق علیہ وهذا لفظ مسلم بخاری کا لفظ یہ ہی کہ ایک شخص نے کہا اے رسول خدا مجہے ایسا کام
بتاؤ جو برابر جہاد کے ہو فرمایا مین نہین پاتا پہر فرمایا تجہسے ہوسکتا ہی کہ جب مجاہد باہر نکلے تو تو
اپنی مسجد مین داخل ہوکر قائم ہو نہ تہکے صائم ہو نہ تہکے اوسنے کہا بہلا یہ کس سے ہوسکتا ہی
ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی بہتر معاش لوگون مین وہ شخص ہی جسنے پکڑی باگ اپنے
گہوڑے کی راہ خدا مین اوڑتا پہرتا ہی اوسکی پیٹہ پر جب کوئی کہٹکا یا ڈر سنا اوسکی پشت پر اوڑ
گیا جستجو کرتا ہی قتل یا موت کی مظان موت مین یا وہ آدمی ہی جو اپنی بکریون یا کسی پہاڑ کی چوٹی
یا صحرا کے شکم مین ہی نماز پڑہتا زکوۃ دیتا اپنے رب کی عبادت کرتا ہی یہانتک کہ اوسکو موت
آجاے نہین ہے لوگون سے مگر خیر مین رواه مسلم دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی جنت مین سو
درجے ہین اللہ نے اونکو واسطے مجاہدین راہ خدا کے طیار کر رکہا ہی ما بین دو درجون کے
برابر ما بین آسمان و زمین کے ہی رواه البخاري حدیث ابوسعید مین فرمایا ہی دوسری چیز
وہ ہی کہ بلند کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے بندے کو سو درجے ہین جنت مین درمیان ہر دو درجون
کے اتنا فاصلہ ہی جتنا کہ درمیان آسمان و زمین کے پوچہا وہ کیا چیز ہے کہا جہاد فی سبیل اللہ دوبارہ
اسی طرح فرمایا رواه مسلم ابوموسی روبرو دشمن کے تہے کہا حضرت نے فرمایا ہی بیشک دروازے
جنت کے نیچے سایہ تلوارون کے ہین ایک مرد رث الہیئہ نے کہا اے ابوموسی تو نے یہ بات حضرت سے
سنی ہے کہا ہان وہ پاس اپنے یارون کے آیا اور کہا میرا اسلام لو پہر میان اپنی تلوار کا توڑ ڈالا
اور تلوار لیکر طرف دشمن کے چلا سیف زنی کی یہانتک کہ مارا گیا رواه مسلم ص

گر نثار قدم یار گرامی نکنم — گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید

عبدالرحمن بن جبیر کا لفظ مرفوع یہ ہی گرد آلودہ نہوئی پاؤن کسی بندے کی پہر اوسکو آگ چہوے
رواہ البخاري ابوہریرہ کا لفظ رفعا یون ہے نہ گھسیگا آگ مین وہ مرد جو رویا ڈر سے اللہ کے
یہانتک کہ پہرے دودہ تہن مین اور مجتمع نہین ہوتا کسی بندے پر غبار راہ خدا کا اور دخان جہنم
کا رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح ابن عباس مرفوعا سموعا کہتے ہین دو آنکہین ہین جنکو
آگ نچہویگی ایک وہ آنکہ جو اللہ کے ڈر سے روئے دوسری وہ آنکہ جو حراست کرتی رہے راہ
خدا مین رواہ الترمذي وقال حديث حسن زید بن خالد مرفوعا کہتے ہین جسنے سامان درست
کردیا کسی غازی کا راہ خدا مین اوسنے غزا کی اور جو کوئی خلیفہ ہوا کسی غازی کا اوسکے اہل مین اوسنے
غزا کی متفق علیہ ابو امامہ نے رفعا کہا ہی افضل صدقات سایہ ہی خیمہ کا راہ خدا مین اور عطا کرنا
ہی خادم کا راہ خدا مین اور جفتی نر کی راہ خدا مین رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح
انس کہتے ہین ایک جوان قبیلہ اسلم نے کہا ای رسول خدا مین غزا کرنا چاہتا ہون میرے پاس
سامان نہین ہی فرمایا فلان شخص کے پاس جا اوسنے سامان کیا تہا وہ بیمار ہوگیا ہی یہ اوسکے پاس گیا
اور کہا حضرت نے تجکو سلام کہا ہی اور فرمایا ہی کہ تو مجکو دے وہ سامان جو تو نے کیا ہی اوسنے کہا
ای فلانہ وہ سب جہاز اسکو دیدے کوئی چیز اوسمین سے نہ روکنا واللہ تو کوئی شی اوسمین روک نرکہیگی
پہر تجکو اوسمین کچہہ برکت ہو رواہ مسلم ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت نے ایک شخص کو پاس بنی لحیان
کے بہیجا فرمایا دو دو مردون مین سے ایک ایک مرد اوٹھہ کھڑا ہوا اجر دونون کو ملیگا رواہ مسلم
دوسرا لفظ یہ ہی کہ نکلے ہر دو مرد مین سے ایک مرد پہر قاعد سے کہا جو کوئی تم مین خلیفہ ہوگا خارج کا
اوسکے اہل و مال مین ساتہ بہلائی کے اوسکو برابر نصف اجر خارج کے ملیگا حديث برا مین آیا ہی ایک
آدمی ہتہیار باندہے ہوئے آیا کہا ای رسول خدا مین مقاتلہ کرون یا اسلام لاؤن فرمایا اسلام لا
پہر مقاتلہ کر وہ مسلمان ہوگیا پہر قتال کیا مارا گیا کہا ای رسول خدا اسنے تہوڑا عمل کیا اور اجر بہت پایا
متفق علیہ وهذا لفظ البخاري انس رفعا کہتے ہین نہین داخل ہوگا کوئی جنت مین پہر وہ رجوع
الی الدنیا کو دوست رکہے اور اوسکے لیے ہو وہ سب جو کہ زمین پر ہے مگر شہید کہ وہ تمنا کریگا رجوع
الی الدنیا کی کہ دس بار مارا جاؤن بسبب اوس کرامت کے جو وہ دیکہیگا دوسری روایت یون ہے
کہ بسبب اوس فضل شہادت کے جو دیکہے گا متفق علیہ حديث ابن عمرو مین فرمایا ہی بخشی جاتی ہے
واسطے شہید کے ہر شے مگر قرض رواہ مسلم دوسری روایت یون ہی کہ قتل فی سبیل اللہ تکفیر ہر شی

کاہی مگر قرض ابو قتادہ کہتے ہین حضرت نے درمیان اونکے کھڑے ہوکر کہا کہ جہاد کرنا راہ خدا مین
اور ایمان لانا ساتھہ اللہ کے افضل اعمال ہے ایک شخص نے کہا بھلا اگر مین مارا جاؤن راہ خدا مین
تو کیا یہ کفارہ ہوگا میری خطاؤن کا فرمایا ہان اگر تو مقتول ہوگا راہ خدا مین اور تو صابر محتسب مقبل
غیر مدبر ہی پھر فرمایا تو نے کیا کہا تھا اوسنے کہا بھلا اگر مارا جاؤن راہ خدا مین تو کیا کفارہ میری خطاؤن
کا ہوگا فرمایا ہان اور تو صابر محتسب مقبل غیر مدبر ہی مگر قرض کیونکہ جبریل علیہ السلام نے مجھسے یہ بات
کہی ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ حقوق عباد کا مواخذہ شہید سے بھی رہتا ہی بقیہ حقوق مقتین
انہین دیون پر جابر کہتے ہین ایک آدمی نے کہا مین کہان ہونگا اگر مارا گیا فرمایا جنت مین اوسکے
ہاتھہ مین چند تمر تھے اونکو پھینک کر یہانتک لڑا کہ مارا گیا رواہ مسلم انس کا لفظ یہ ہی حضرت اور
آپ کے اصحاب چلے یہانتک کہ مشرکین پر طرف بدر کے سابق ہوگئے پھر مشرکین آئے حضرت نے
فرمایا پیشقدمی نکرے کوئی تم مین طرف کسی شے کے یہانتک کہ مین نزدیک اوسکے ہون مشرکین
قریب آگئے حضرت نے فرمایا قوموا الی جنة عرضها السموات والارض عمیر بن حمام انصاری
نے کہا ای رسول خدا کیا طرف ایسی جنت کے جسکا عرض آسمان و زمین ہی فرمایا ہان عمیر نے کہا
بخ بخ حضرت نے پوچھا تو نے یہ لفظ بخ بخ کیون کہا کہا لا واللہ یا رسول اللہ اس امید سی کہا ہے
کہ مین اہل جنت مین ہوجاؤن فرمایا تو اہل جنت مین سے ہی اوسنے اپنی ترکش سے چند تمرات
نکالکر کہانا شروع کئے پھر کہا کہ اگر مین اتنا جیا کہ یہ کھجور کھاؤن تو یہ حیات دراز ہے جو تمرات اوسکے
پاس تھے پھینک کر لڑنا شروع کیا یہانتک کہ مارا گیا رواہ مسلم دوسرا لفظ انس کا یہ ہی کہ کچھ لوگ
پاس حضرت کے آئے کہا ہمارے ہمراہ کچھ لوگ بھیجو جو قرآن و سنت سکھائین حضرت نے ستر مرد انصاری
بھیجے اونکو قراء کہتے تھے اونمین ایک میرے ماموں حرام نام ہی تھے یہ لوگ قرآن پڑھتے رات کو
درس قرآن دیتے سیکھتے دنکو پانی بھر کر لاتے مسجد مین رکھتے لکڑی جمع کرکے بیچکر واسطے اہل صفہ
و فقراء کے کہانا خریدتے حضرت نے انکو بھیجا تھا اونہون نے انکو قبل پہونچنے مکان کے قتل کر ڈالا اونہون نے کہا
اللهم بلغ عنا نبينا انا قد لقيناك فرضينا عنك ورضيت عنا ایک آدمی نے پیچھے سے آکر
حرام خال انس کو نیزے سے زخمی کیا وہ انکے پار ہوگیا حرام نے کہا فزت ورب الكعبة حضرت
نے فرمایا تمہارے بھائی مارے گئے اور اونہون نے یہ کہا اللهم بلغ الخ متفق علیہ وهذا لفظ
مسلم تیسرا لفظ انس کا یہ ہی غائب رہے چچا میرے انس بن نضر قتال بدر سے کہا ای رسول خدا مین
غائب رہا پہلی لڑائی سے جو آپ مشرکون سے لڑے اب اگر اللہ مجکو کسی قتال مشرکین مین حاضر کریگا

تو مین اللہ کو دکھاؤنگا کہ کیا کرتا ہون جب دن احد کا ہوا مسلمان ہٹ گئے انہون نے کہا اے اللہ
مین عذر کرتا ہون طرف تیرے کام سے ان لوگون کے یعنی اپنے اصحاب سے اور بری ہوتا ہون
طرف تیرے اوس کام سے جو انہون نے کیا ہے یعنی مشرکین نے پہر آگے بڑہے سعد بن معاذ
سامنے آئے کہا اے سعد الجنۃ ورب النضر انی اجد ریحھا من دون احد یعنی ہو جنت کی
قسم ہے اللہ کی کہ مین خوشبو جنت کی ادہر احد کے پاتا ہون سعد کہتے ہین اے رسول خدا جو اوسے ہوا
وہ مجسے نہو سکا انس کہتے ہین ہمنے کچھہ اوپر ستر ضرب سیف یا طعن رمح یا رمیۂ سہم پائے اونکو مقتول
پایا مشرکون نے مثلہ کر ڈالا تہا کسی نے اونکو نہ پہچانا مگر اونکی بہن نے اونگلیون کی پورون سے
انس کہتے ہین ہم یقین یا گمان کرتے تھے کہ یہ آیت اونہین کے حق مین اور اونکے اشباہ کے حق مین
اوتری ہے من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ الی آخرھا متفق علیہ حدیث
سمرہ بن جندب مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا مینے آجکی رات دو مردون کو دیکہا وہ اگر مجکو ایک
درخت پر چڑہا لیگئے پہر ایک گھر مین داخل کیا مینے کبہی بہتر و عمدہ تر اوس گھر سے نہین دیکہا مجہسے کہا
کہ یہ گھر دار الشہداء ہے رواہ البخاری بطولہ انس کہتے ہین ام ربیع بنت براء نے آکر حضرت سے کہا
آپ کچھہ حال حارثہ کا نہین فرماتے وہ دن بدر کے مارے گئے تھے اگر وہ جنت مین ہو تو مین صبر
کرون اور اگر کچھہ اور ہو تو خوب و سیر رولون فرمایا اے ام حارثہ وہ کئی جنتین ہین جنت مین اور تیرا
بیٹا فردوس اعلی مین پہونچا رواہ البخاری جابر بن عبد اللہ کہتے ہین میرے باپ کو سامنے حضرت
کے لائے اونکو مثلہ کر ڈالا تہا جب سامنے حضرت کے رکھے گئے مین موہنہ کھولنے چلا میری قوم
نے مجکو منع کیا حضرت نے فرمایا فرشتے اسپر اپنے پرون سے سایہ کرتے ہین متفق علیہ حدیث
سہل بن حنیف مین فرمایا ہے جو کوئی سوال کرتا ہے اللہ سے شہادت کا صدق دل سے پہونچاتا ہے
اوسکو اللہ منازل شہدا کو اگرچہ وہ اپنے فراش ہی پر مرجاے رواہ مسلم انس کا لفظ یہ ہے
جسنے طلب کیا شہادت کو صادق ہوکر وہ دیا جائیگا شہادت اگرچہ اوسکو نہ پہونچے رواہ مسلم
معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا نیت ہی ہے نری نیت خیر سے جبکہ صدق دل سے ہو عمل پر اجر مترتب ہوتا ہے
گو وہ عمل وقوع مین نہین آیا ہے وللہ الحمد ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا نہین پاتا ہے شہید مس
قتل مگر اوتنا کہ پاتا ہے ایک تمہارا کاٹنا چونٹی کا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح عبد اللہ
بن اوفی نے کہا حضرت نے بعض ایام مین جبکہ لقاء عدو کا اتفاق ہوا انتظار کیا یہانتک کہ زوال
آفتاب ہوگیا پہر لوگون مین کھڑے ہوکر فرمایا اے لوگو تمنا نکرو لقاء عدو کی اور مانگو اللہ سے عافیت

اور جب ملو تم اونسے تو صبر کرو اور جان لو کہ جنت نیچے سایۂ سیوف کے ہی پہر کہا اللهم منزل الكتاب
ومجري السحاب وهازم الاحزاب اهزمهم وانصرنا عليهم متفق علیہ سهل بن سعد رفعاً کہتے ہین
دو دعائین ہین جو مردود نہین ہوتین یا کمتر رد ہوتی ہین دعا وقت ندا کے اور دعا وقت بأس کے
جبکہ ملحمہ بعض کا بعض سے ہو رواہ ابوداود باسناد صحیح انس کہتے ہین حضرت جب غزا کرتے کہتے
اللهم انت عضدي ونصيري بك احول وبك اصول وبك اقاتل رواہ ابوداود والترمذی
وقال حديث حسن ابو موسی کہتے ہین حضرت جب کسی قوم سے خوف کرتے کہتے اللهم انا نجعلك في
نحورهم ونعوذ بك من شرورهم رواہ ابوداود باسناد صحیح یہ دعا دفع خوف اعدا کے لیے مجرب ہے
مینے بھی اسکا تجربہ کیا ہی ٹہیک پایا ولله الحمد ابن عمر کا لفظ یہ ہی حضرت نے فرمایا خیر وابستہ ہی پیشانی سے
گھوڑون کی قیامت تک متفق علیہ عروہ بارقی نے اتنا لفظ اور زیادہ کیا ہی اجر و غنیمت متفق علیہ
ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی جسنے باندہا گھوڑا راہ خدا مین ایمان و احتساب سے اللہ کے وعدے کو
سچا سمجھکر اوسکا کہانا پینا لید پیشاب سب میزان مین ہوگی دن قیامت کو رواہ البخاري ابو مسعود کہتے ہین
ایک آدمی ایک ناقہ نکیل کیا ہوا پاس حضرت کے لایا اور کہا یہ اللہ کی راہ مین ہی فرمایا تجکو اسکے عوض
دن قیامت کو سات سو ناقہ مخطومہ ملینگے رواہ مسلم عقبہ بن عامر مرفوعاً سموعاً کہتے ہین حضرت نے
منبر پر فرمایا واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل خبردار ہو جاؤ قوت سے مراد
تیر اندازی ہی تین بار یہی کہا رواہ مسلم اوس وقت بندوق توپ نہ تھی یہی تیر و تلوار تہا اسلئے اہل علم
نے کہا ہی کہ سارے آلات حرب و ضرب داخل ہین قوت مین اور تیر بدخول اولی اوسمین داخل ہی دوسرا
لفظ انکا یہ ہی قریب ہی کہ فتح ہونگی تمپر زمینین اور کفایت کریگا تمکو اللہ پس عاجز نہو ایک تمہارا اوسکو کرنے
سے ساتھ تیرون کے رواہ مسلم یعنی تیر اندازی ترک نکرو تیسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہی جسنے سیکہا تیر
لگانا پہر چہوڑ دیا اوسکو وہ ہم مین سے نہین ہے یا اوسنے نافرمانی کی رواہ مسلم چوتہا لفظ انکا
یہ ہی حضرت نے فرمایا اللہ داخل کرتا ہی ایک تیر سے تین نفر کو جنت مین بنانے والے کو جو امید
خیر کی رکھتا ہی اوسکے بنانے مین اور تیر چلانے والے کو اور تیر اوٹھا کر دینے والیکو تم تیر لگایا
کرو اور سوار ہوا کرو اور اگر تم تیر چلاؤ تو یہ دوست تر ہے مجکو اس سے کہ سوار ہو اور جسنے
ترک کیا رمی کو بعد سیکھنے کے بی رغبت ہو کر اوس سے تو یہ ایک نعمت تھی جسکو اوسنے چھوڑ دیا
یا اوسکا کفران کیا رواہ ابوداود سلمہ بن الاکوع کہتے ہین گزرے حضرت چند نفر پر جو تیر اندازی کر رہے
تھے فرمایا تیر لگایا کرو اے بنی اسمعیل تمہارے باپ تیر انداز تھے رواہ البخاري عمرو بن عبسہ کا لفظ

مسموع یہ ہی جسنے تیر لگایا راہ خدا مین وہ اوسکے لیے برابر ایک جان آزاد کرنے کی ہے
رواہ ابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح خریم بن فاتک کہتے ہین جسنے نفقہ کیا
راہ خدا مین لکھا جاتا ہی اوسکے لیے سات سو گنا رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابو سعید کا
لفظ مرفوع یون ہی نہین روزہ رکھتا ہی کوئی بندہ ایکدن راہ خدا مین لکن دور کرتا ہی اللہ سبب
اوسکے مونہہ اوسکا آگ سے ستر برس متفق علیہ مراد اجتماع صوم و غزا ہی ابو امامہ نے کہا کہ
حضرت نے فرمایا جسنے روزہ رکھا راہ خدا مین کردیتا ہی اللہ درمیان اوسکے اور درمیان نار کے
ایک خندق جتنا فاصلہ ہے درمیان آسمان و زمین کے رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح
ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی جو شخص مرگیا اور اوسنے غزا نہ کی اور نہ اپنے جی سے غزا کو کہا وہ ایک شعبہ
نفاق پر مرا رواہ مسلم جابر نے کہا ہم ہمراہ حضرت کے تھے ایک غزاۃ مین فرمایا مدینے مین کچہہ لوگ
ہین کہ نہین چلے تم کوئی رستہ اور قطع نہین کیا تمنے کوئی جنگل مگر وہ تمہارے ساتہہ تھے روکا اونکو
مرض نے دوسری روایت یون ہی روکا اونکو عذر نے تیسری روایت یہ ہی مگر شریک ہی وہ تمہارے
اجر مین رواہ البخاري من رواية انس ورواہ مسلم من جابر واللفظ له معلوم ہوا کہ مجرد نیت
صحیحہ صادقہ پر بہی اجر برابر عمل کے ملتا ہی وللہ الحمد ابو موسی کہتے ہین ایک اعرابی نے آکر کہا ای رسول خدا
کوئی مرد لڑتا ہی واسطے غنیمت کے اور کوئی مرد لڑتا ہی واسطے ناموری کے اور کوئی لڑتا ہی واسطے
بہادری دکھانیکے دوسری روایت مین ہی واسطے شجاعت کے کوئی واسطے حمیت یعنی طرفداری
قوم کے دوسری روایت مین ہی اور کوئی غصہ سے انمین کون شخص مقاتل فی سبیل اللہ ہے فرمایا
من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله متفق علیہ جو کہ تحقق اس بات کا نہایت
مشکل ہے اسی لیے اہل علم نے اکثر مقاتلات سلاطین کو خارج دائرہ جہاد فی سبیل اللہ سے رکہا ہے
کیونکہ ملک گیری اور چیز ہے اور اعلاء کلمۃ اللہ اور چیز ہے ابن عمرو نے کہا حضرت نے فرمایا
نہین ہی کوئی لشکر جو غزا کرتا ہی پہر غنیمت لیتا ہی اور سلامت رہتا ہے لکن اوسنے دو ثلث اجر اپنا
جلد لیلیا اور جو لشکر لڑا اور غنیمت نپائی اور مارا گیا اوسکا اجر تمام ہوا رواہ مسلم سو جبکہ حصول
غنیمت پر باوجود صلاح نیت کے نقصان اجر ہوتا ہی تو جو لوگ بلا نیت کسی اور غرض سے لڑتے
بھڑتے ہین ملک گیری ہو یا ناموری تو وہ بالاولی اجر سے محروم رہتے ہین بلکہ ایسا لڑنا واسطے
اونکے موجب وبال آخرت کا ہوتا ہی ابو امامہ کہتے ہین ایک آدمی نے کہا ای رسول خدا مجہے
اجازت دو سیاحت کی فرمایا سیاحت میری امت کی جہاد ہے راہ خدا مین رواہ ابو داود

باسناد جید ابن عمرو کا لفظ رفعاً یہ ہی قفلۃ کغزوۃ یعنی پہر کر آنا جہاد سے برابر لڑنے کے
ہے رواہ ابو داود باسناد جید نووی نے کہا القفلۃ الرجوع والمراد الرجوع من الغزو
ومعناہ انہ یثاب فی رجوعہ بعد فراغہ من الغزو سائب بن یزید کہتے ہین جب حضرت غزوہ
تبوک سے آئے لوگون نے استقبال کیا مینے بھی آپ کی لقی مع صبیان کے ثنیۃ الوداع پر کی رواہ
ابو داود باسناد صحیح بھذا اللفظ ورواہ البخاری بلفظ ذھبنا نتلقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مع الصبیان الی ثنیۃ الوداع معلوم ہوا کہ استقبال مین جانا لڑکون کو درست ہی ابو امامہ
کا لفظ یہ ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے غزا نہ کی یا تجہیز نہ کی کسی غازی کی یا خلیفہ نہوا کسی غازی کا اوسکے
گھر والون مین ساتھہ بھلائی کے تو مبتلا کریگا اوسکو اللہ کسی آفت مین قبل دن قیامت کے رواہ
ابو داود باسناد صحیح انس نے رفعا کہا ہی جہاد کرو مشرکین سے ساتھہ اپنے مال و جان و زبان کے
رواہ ابو داود باسناد صحیح نعمان بن مقرن کہتے ہین مین حاضر ہوا ہمراہ حضرت کے جب اول
روز مین نہ لڑتے تو دیر لگاتے لڑنے مین یہانتک کہ سورج ڈہل جاے اور ہوائین چلین اور نصر
نازل ہو رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے
تم تمنا نکرو لقاء عدو کی اور جب ملو تو صبر کرو متفق علیہ دوسرا لفظ انکا اور جابر کا رفعاً
یہ ہی لڑائی دہوکا ہی متفق علیہ

فصل بیان مین جماعت شہداء کے ثواب آخرت مین اور یہ کہ وہ نہلائے جائین اور اونپر نماز پڑہی جاے بخلاف قتیل کے حرب کفار مین ہ

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی شہداء پانچ ہین مطعون مبطون غریق صاحب ہدم اور شہید
فی سبیل اللہ متفق علیہ دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہی تم کنکو شہید گنتے ہو کہا اے رسول خدا جو مارا جاے
راہ خدا مین وہ شہید ہے فرمایا تو شہداء میری امت کے تہوڑے ہونگے کہا پہر کون ہین فرمایا
جو مارا گیا راہ خدا مین وہ شہید ہی جو مرا راہ خدا مین وہ شہید ہے جو مرا طاعون مین وہ شہید ہے
جو مرا مرض شکم مین وہ شہید ہے جو ڈوبا پانی مین وہ شہید ہے رواہ مسلم ابن عمر نے رفعاً کہا ہے
جو مارا گیا پیچھے اپنے مال کے وہ شہید ہے متفق علیہ سعید بن زید نے سمعو عامر فوعا کہا ہے
جو مارا گیا پیچھے اپنے خون کے وہ شہید ہے جو مارا گیا پیچھے اپنے دین کے وہ شہید ہی جو مارا گیا
پیچھے اپنے اہل کے وہ شہید ہے رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابو ہریرہ

کہتے ہین ایک مرد نے آکر کہا اے رسول خدا بھلا اگر ایک مرد آوے اور میرا مال لینا چاہے فرمایا تو اپنا مال اوسکو نہ دے کہا بھلا اگر وہ مجھسے لڑے فرمایا تو اوس سے لڑ کہا اگر وہ مجھے مار ڈالے فرمایا تو شہید ہے کہا بھلا اگر مین اوسکو مار ڈالون فرمایا وہ نار مین ہے رواہ مسلم انتہی کلام النوویؒ تعداد شہدا غیر فی سبیل اللہ کی اس سے بھی زیادہ ہے قسطلانی شرح بخاری وغیرہ کتب مین ضبط کی گئی ہے کتاب مشیر الغرام الی دار السلام تالیف نحاس دمشقی رح اس باب مین جامع جملہ آیات و احادیث و احکام مطابق مذہب حنفی وغیرہ کے ہے اس جگہہ بغرض عدم نقصان اصل کتاب نووی کے جسکا یہ ترجمہ ہے اس باب کو بھی بدستور رکھا گیا

باب ۱۳۸ بیان مین فضل عتق کے

قال تعالى فلا اقتحم العقبة وما ادراك ما العقبة فك رقبة ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسنے آزاد کیا کوئی رقبہ مسلمہ آزاد کریگا اللہ عوض ہر عضو کے اوس سے ایک عضو اوسکا آگ سے یہانتک کہ فرج اوسکی عوض فرج کے متفق علیہ ابو ذر کہتے ہین مینے کہا کون رقبہ افضل ہے فرمایا جو نفیس تر ہو نزدیک اہل رقبہ کے اور زیادہ قیمت کا ہو متفق علیہ

باب ۱۳۹ بیان مین فضل احسان الی المملوک کے

قال تعالى وما ملكت ايمانكم معرور بن سوید کہتے ہین مینے ابو ذر پر ایک حلہ دیکھا اور اونکے غلام پر بھی ویسا ہی حلہ دیکھا پوچھا اسکا کیا سبب ہے کہا کہ مینے ایک شخص کو عہد حضرت مین گالی دی تھی اور اوسکی ماں کو عار لگائے تھے حضرت نے کہا اے اباذر تو نے اسکی ماں کو عار لگائے تو ایک ایسا آدمی ہے کہ تجھمین جاہلیت ہے یہ تمہارے بھائی ہین اور تمہارے خدمتگار ہین اللہ نے انکو تمہارے ہاتھون کے نیچے کیا ہے سو جس کسی کا بھائی اوسکے ہاتھ کے نیچے ہو تو اوسکو وہ کھلائے جو آپ کھاتا ہے اور وہ پہنائے جو آپ پہنتا ہے تم تکلیف نہ دو اونکو اوس چیز کی جو غالب ہو ونپر اور اگر تکلیف دو تو مدد کرو اونکی اوس تکلیف پر متفق علیہ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین جب تمہارا خادم کھانا لیکر آوے اگر اوسکو اپنے ہمراہ نہ بٹھاوے تو اوسکو ایک دو لقمے دیدے کیونکہ اوسنے اوس کھانیکو درست کیا ہے رواہ البخاري

باب ۱۴۰ فضل مین اوس مملوک کی جو اللہ و مولی کا حق ادا کرتا ہے

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے بندے نے جب خیر خواہی کی اپنے سید کی اور اچھی طرح
کی عبادت اللہ کی تو اوسکو دُہرا اجر ہے متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے
فرمایا عبد مملوک مصلح کے لیے دو اجر ہین قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان ابو ہریرہ
کی اگر جہاد راہ خدا مین اور حج اور بر والدہ میری کا نہوتا تو مین دوست رکھتا اس بات کو
کہ مین مرون اور مملوک ہون متفق علیہ حدیث ابو موسی اشعری مین فرمایا ہی جو مملوک
عبادت کرتا ہی اپنے رب کی اچھی طرح اور ادا کرتا ہی حق و نصیحت و طاعت سید اوسکو دو
اجر ہین رواہ البخاری دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہی تین شخص ہین جنکو دُہرا اجر ہے ایک مرد
اہل کتاب سے جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سلم پر ایمان لایا اور عبد
مملوک جسنے حق اللہ کا اور حق اپنے موالی کا ادا کیا اور وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی
اسنے اوسکو اچھا ادب سکھایا اور اچھی تعلیم کی پہر اوسکو آزاد کرکے بیاہ دیا اوسکو دو اجر ہین
متفق علیہ

باب ۱۴۱ افضل عبادت مین بزمانہ ہرج

مراد ہرج سے اختلاط و فتن و نحوہا ہے معقل بن یسار نے مرفوعاً کہا ہی عبادت ہرج مین مثل
ہجرت کے ہے طرف میرے رواہ مسلم حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ جب دنیا فتنہ و فساد
سے بہر جائے تو اوسوقت مسلمان کنارہ کش ہو کر عبادت کرے اس عبادت و ترک شرکت فتنہ
مین ویسا اجر ہے جیسا کہ ہجرت کرنے پر دار الحرب سے طرف دار الاسلام کے ملتا ہے

باب ۱۴۲ افضل ہین سماحت کرنیکی بیع و شرا و اخذ و عطا و حسن قضا و تقاضی مین اور رجاح مکیال و میزان مین اور نہی مین تطفیف سی اور فضل مین انظار موسر و معسر و وضع دین کے

قال تعالی وما تفعلوا من خیر فان اللہ به علیم وقال تعالے ویا قوم اوفوا المکیال والمیزان
بالقسط ولا تبخسوا الناس اشیاءهم وقال تعالی ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس
یستوفون واذا کالوهم او وزنوهم یخسرون اولئك انهم مبعوثون لیوم عظیم یوم یقوم
الناس لرب العالمین ابو ہریرہ کہتے ہین ایک شخص پاس حضرت کے آیا تقاضہ کرتا تھا اوسنے
سخت سست کہا اصحاب نے قصد کیا کہ اوسکو روکین حضرت نے فرمایا دعوہ فان لصاحب الحق

مقالاً یعنے اسکو چہوڑ دو حق والا بات کیا کرتا ہی پہر فرمایا اسکو اونٹ مثل اوسکے اونٹ کے دیدو کہا اے رسول خدا ہم اوسکا سا اونٹ نہین پاتے ہین بلکہ اوس سے بہتر اونٹ ہین فرمایا دیدو بہتر تم مین وہ ہے جو حسن القضا ہو متفق علیہ جابر رفعاً کہتے ہین رحم کرے اللہ مرد سمح کو جب بیچے اور جب خریدے اور جب تقاضا کرے رواہ البخاري ابو قتادہ نے مسموعاً کہا کہ جسکو یہ بات خوش آئے کہ نجات دے اوسکو اللہ کرب یوم القیامۃ سے وہ تنفیس کرے معسر سے اور وضع کرے اوس سے یعنی جو اوسکے ذمہ پر ہی اوسکو چہوڑ دے نہ لے رواہ مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ایک آدمی تہا لوگون کو قرض دیتا اپنے گماشتے سے کہتا جب تو پاس تنگدست کے جاوے درگزر کرنا شاید اللہ مجہسے درگزر کرے جب اوسکی ملاقات اللہ سے ہوئی اللہ نے اوس سے تجاوز کیا ابو مسعود بدری کا لفظ یہ ہی حساب لیا گیا ایک شخص کا اونمین سے جو لوگ تمسے پہلے تہے کوئی خیر اوسکے لیے نملی مگر وہ لوگون سے خلط ملط رکہتا تہا اور آسودہ تہا اپنے غلامون سے کہتا کہ تنگدست سے تجاوز کرو اللہ تعالی نے کہا مین احق ہون ساتہہ اوسکے تم تجاوز کرو اوس سے رواہ مسلم

العفو یرجی من بني آدم — فکیف لا یرجی من الرب

خدیفہ کہتی ہین ایک بندہ لایا گیا جسکو اللہ نے مال دیا تہا اوس سے کہا تو نے دنیا مین کیا کام کیا اور اللہ سے کوئی بات نہین چہپا سکتے ہین اوسنے کہا اے رب تو نے مجکو مال دیا تہا مین لوگون سے لین دین کرتا تہا میری عادت درگزر کرنے کی تہی سو مین آسانی کرتا آسودہ پر اور مہلت دیتا تہا تنگدست کو اللہ تعالی نے فرمایا انا احق بذا منك تجاوز کرو میرے بندے سے عقبہ بن عامر و ابو مسعود انصاری نے کہا هكذا سمعناه من في رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہی جسنے مہلت دی تنگدست کو یا چہوڑ دیا اوسکو تو سایہ دیگا اللہ اوسکو دن قیامت کے نیچے سایہ عرش کے جسدن نہوگا سایہ مگر سایہ اوسکا رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح جابر کہتے ہین حضرت نے مجہسے ایک اونٹ خریدا کیا پہر مجکو دام دیے زیادہ متفق علیہ سوید بن قیس کہتے ہین مین اور مخرمہ عبدی ہجر سے کچہہ کپڑا لائے حضرت نے آکر ہمسے سراویل کا مول کیا میرے پاس ایک وزن کش تہا جو اجرت پر تولتا تہا حضرت نے کہا تول اور بہاری تول رواہ ابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح

باب ١٤٢ بیان مین علم کے

قال تعالی وقل رب زدنی علما وقال تعالی هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون وقال تعالی یرفع الله الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات ابن عباس نے کہا للعلماء درجات فوق المؤمنین بسبعمائة درجة ما بین الدرجتین مسیرة خمسمائة عام وقال تعالی انما یخشی الله من عباده العلماء وقال تعالی شهد الله انه لا اله الا هو والملائکة واولوا العلم قائما بالقسط اس آیت مین پہلے الله پاک نے اپنا ذکر کیا پہر بار دوم ملائکہ کا پہر بار سوم اہل علم کا غزالی کہتے ہین وناهیك بهذا شرفا وفضلا وجلاء ونبلا وقال تعالی قل کفی بالله شهیدا بینی وبینکم ومن عنده علم الکتاب وقال تعالی الذی عنده علم من الکتاب انا آتیك به اسمین تنبیہ ہی اس بات پر کہ اوسنے اپنا اقتدار ساتہہ قوت علم کے بیان کیا وقال عزوجل وقال الذین اوتوا العلم ویلکم ثواب الله خیر لمن آمن وعمل صالحا اسمین بیان کیا ہی کہ عظم قدر کا آخرت مین علم سے معلوم ہوتا ہی وقال تعالی وتلك الامثال نضربها للناس وما یعقلها الا العالمون وقال تعالی ولو ردوه الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم اپنے حکم کو وقائع مین طرف استنباط علما کے رد کیا ہی اور اونکے رتبے کو رتبۂ انبیا سے کشف حکم خدا مین ملحق فرمایا ہی وقال تعالی یا بنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوءاتکم وریشا مراد لباس سے علم ہی اور مراد ریش سے یقین وقال عزوجل ولقد جئناهم بکتاب فصلناه علی علم وقال تعالی فلنقصن علیهم بعلم وقال تعالی بل هو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم وقال تعالی خلق الانسان علمه البیان اس تعلیم بیان کو الله نے معرض امتنان مین فرمایا ہی معاویہ کہتے ہین حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص کے ساتہہ الله ارادہ خیر کا کرتا ہی اوسکو دین مین سمجہہ دیتا ہی متفق علیہ ابن مسعود کا لفظ رفعا یہ ہی حسد نہین ہی مگر دو شخصون مین ایک وہ مرد جسکو الله نے مال دیا ہے پہر اوسکو مسلط کیا اوس کے ہلاک کرنے پر حق مین دوسرا وہ مرد جسکو الله نے حکمت دی ہے وہ حکم کرتا ہی اور سکہاتا ہی اوس حکمت کو متفق علیہ مراد حسد سے اس جگہہ غبطہ یعنی رشک ہی کہ مثل اوسکے اپنے لیے بہی تمنا کرے مراد حکمت سی اس جگہہ علم سنت وکتاب ہی پہر اگر کسی شخص مین یہ دونون وصف مجتمع ہون کہ وہ عالم بہی ہو اور مالدار بہی اور اپنے مال وکمال مین تابع مرضی ذو الجلال والجمال بہی ہو تو پہر وہ احق تر ہے ساتہہ مزید رشک کے ابو موسی رفعا کہتے ہین

مثال اوس علم وہدی کی جو اللہ نے مجکو دیکر بھیجا ہے مثال باران کی ہے کہ ایک زمین پر برسا ایک ٹکڑا اوس زمین کا پاکیزہ تھا اوسنے پانی قبول کر کے گھاس اور بہت سا سبزہ اوگایا ایک ٹکڑا سخت تھا اوسنے پانی روک رکھا اللہ نے اوس سے لوگون کو نفع دیا پیا پلایا کھیتی کی ایک اور ٹکڑا تھا اوسکو بھی وہ پانی پہونچا وہ بالکل قاع تھا نہ اوسنے پانی روکا نہ گھاس اوگائی یہ مثال ہی اوس شخص کی جو فقیہ ہوا دین مین اور نفع دیا اوسکو اللہ نے اوس چیز سے جو مجکو دیکر بھیجا تھا اوسنے علم سیکھا اور سکھایا اور مثال ہے اوس شخص کی جسنے سر ہی سے اسطرف سر نہ اوٹھایا اور اللہ کی ہدایت کو جسکے ساتھ مین بھیجا گیا ہون قبول نکیا متفق علیہ اس حدیث مین زمین کی تین قسمین کین بنسبت قبول باران کے دو قسم کو اچھا ٹھیرایا ایک وہ جو منتفع ہی دوسرے وہ جو نافع ہے پہلی مثال عالم باعمل کی ہے اور دوسری مثال عالم معلم کی تیسری قسم کو ناکارہ بتایا وہ مثال ہے جاہل بے علم کی سہل بن سعد کہتے ہین حضرت نے علی بن ابیطالب سے فرمایا واللہ لان یہدی اللہ بك رجلا واحدا خیر لك من حمر النعم متفق علیه ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہ ہی پہونچاؤ مجسے اگرچہ ایک ہی آیت ہو یعنی حدیث الحدیث رواه البخاري اس جگہہ اطلاق لفظ آیت کا حدیث پر کیا ہی اسلیے کہ آیت و حدیث دونون کا حکم عمل کرنے مین برابر ہے ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحي یوحی اسی طرح آیت قرآن پر اطلاق لفظ حدیث کا آیا ہی قال تعالی ومن اصدق من الله حدیثا وقال تعالی فبأي حديث بعده یؤمنون یہ دلیل ہے اتحاد کتاب و سنت پر درباره وجوب عمل کے ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو شخص چلا ایک راہ مین جستجو کرتا ہی اوسمین علم کی تو آسان کر دیتا ہی اللہ بسبب اوسکے راہ طرف جنت کے رواه مسلم یہ حدیث دلیل ہی جواز سفر پر واسطے طلب علم کے اور اسمین فضیلت ہی طالب العلم کی وقت طلب علم کا مہد سے تا لحد ہوتا ہی کچھہ مخصوص بزمانہ طفولیت و عہد شباب نہین ہے جو کوئی طلب علم مین تا آخر عمر رہیگا اور اسی طلب مین مرجائیگا انشاء اللہ تعالی بسبب صدق نیت و خلوص طویت کے وہ داخل جنت ہوگا اللهم ارزقنا دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفعا یہ ہی جسنے بلایا طرف ہدایت کے اوسکو اجر ہے برابر اجر اون لوگون کے جو اوسکے پیرو ہوے کم نہوگا اونکے اجر سے کچھہ رواه مسلم تیسرا لفظ مرفوع یہ ہی ابن آدم جب مرجاتا ہی تو عمل اوسکا منقطع ہو جاتا ہی مگر تین عمل صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے نفع لیا جاے یا وہ ولد صالح جو اوسکے لیے دعا کرے رواه مسلم چوتھا لفظ مرفوعا یہ ہی دنیا ملعون ہی اور ملعون ہے جو کچھہ دنیا مین ہی مگر ذکر اللہ تعالی کا اور جو قریب اوسکے ہی

اور عالم ومتعلم رواه الترمذي وقال حديث حسن نووی نے کہا ہی مراد ماوالاہ سی طاعت
خدا ہے انتہی مین کہتا ہون فضل عالم ومتعلم وعلم مین اگر کوئی آیت وحدیث نہ آتی مگر یہی ایک حدیث
جسمین سوا انکے باقی ساری دنیا کو بعد ذکر وطاعت خدا کے ملعون فرمایا ہی تو کفایت کرتی لیکن معہذا
بہت سی آیات وحدیث شرف وفضل علم مین آئے ہین ولله الحمد انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو شخص
نکلا طلب علم مین وہ راہ خدا مین ہے جب تک کہ پھر کر آوے رواه الترمذي وقال حديث حسن
ابوسعید کا لفظ رفعاً یہ ہی سیر نہین ہوتا ہی مومن خیر سے یہانتک کہ منتہی اوسکا جنت ہو رواه الترمذي
وقال حديث حسن اسمین اشارہ ہی طرف طلب علم کے تا موت ابو امامہ مرفوعاً کہتے ہین بزرگی
عالم کی عابد پر مثل میری بزرگی کے ہے تمہارے ادنی شخص پر پھر فرمایا الله اور اوسکے فرشتے
اور آسمان وزمین والے یہانتک کہ چیونٹی اپنے بل مین اور مچھلی دعا کرتے ہین اون لوگون کو جو لوگونکو
تعلیم خیر کرتے ہین رواه الترمذي وقال حديث حسن غزالی نے کہا فانظر كيف جعل العلم
مقارنا لدرجة النبوة وكيف حط رتبة العمل المجرد عن العلم وان كان العابد لا يخلو عن علم
بالعبادة التي يواظب عليها ولولاه لم تكن عبادته انتہی اطلاق لفظ خیر کا جسطرح مال پر آتا ہی
اسی طرح علم پر بھی آیا ہی ان دونون کی خیریت اوسی وقت تک ہی کہ اپنے اپنے محل پر صرف مین
آئین ورنہ پھر شر محض ہین ابو الدرداء کا لفظ مسموع مرفوع یون ہے جو شخص چلا ایسی راہ مین کہ
التماس کرتا ہی اوسمین علم کو تو سہل کر دیتا ہی الله اوسکے لیے رستہ طرف بہشت کے اور بیشک ملائکہ
بچھاتے ہین پر اپنے براہ رضا واسطے طالب علم کے اور بیشک استغفار کرتے ہین وہ لوگ جو
آسمانون اور زمین مین ہین واسطے عالم کے یہانتک کہ مچھلیان پانی مین اور بزرگی عالم کی عابد
پر مثل بزرگی چاند کے ہے سارے کواکب پر بیشک علما وارث ہین انبیا کے اور انبیا نے
کسیکو وارث دینار و درہم کا نہین کیا ہے اسی علم کا وارث کر گئے ہین سو جسنے لیا اس علم کو اوسنے
لیا پورا حصہ رواه ابو داود والترمذي غزالی نے کہا ہی معلوم انه لا رتبة فوق النبوة ولا
شرف فوق شرف الوراثة لتلك الرتبة یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ مراد اوس علم سے
جسکے یہ فضائل قرآن وحدیث مین آئے ہین علم نبوت ونقل ہے نہ علم فلسفت وعقل وغیرہ جو علم
سوا علم نبوت کے ہے وہ اس فضیلت سے خارج ہی بلکہ سرے سے وہ علم ہی نہین ہے نفس جہل
وعین سفہ ہے ابن مسعود مرفوعاً مسموعاً کہتے ہین سرسبز کرے الله اوس شخص کو جسنے سنی ہمسے
کوئی شے پھر پہونچا دیا اوسکو جسطرح پر کہ سنا تھا یعنی بے کم وبیش بہت سے مبلغ ہین جو سامع سے

زیادہ یاد رکہنے والے ہوتے ہین رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح مبلغ اس جگہہ
بصیغۂ مفعول ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہی جو شخص پوچہا گیا کسی علم سے پہر چہپایا اسنے
اوس علم کو یعنی باوجود معلوم ہونے کے تو دن قیامت کو اوسکو آگ کی لگام لگائی جائیگی رواہ
ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن ہمراہ کتمان کے قید سوال کی لگی ہوئی ہی اس سے
معلوم ہوا کہ اگر کتم بوجہ عدم سوال کیا ہی تو مصداق اس وعید کا نہوگا دوسرا لفظ ابوہریرہ کا
مرفوعا یہ ہی جسنے سیکہا کوئی علم اوس علم سے جس سے ذات خدا عز وجل مقصود ہوتی ہی نہین سیکہتا ہے
اوس علم کو مگر اس لیے کہ بسبب اوس علم کے کچہہ سامان دنیا کا ہاتھہ لگے تو نپائیگا وہ شخص ہوا جنت
کی دن قیامت کو رواہ ابوداود باسناد صحیح اسمین مذمت ہی عالم دنیا و عالم سوء طالب دنیا کی
جب علم دین سیکہکر دنیا کمائی تو یہ جہل ہوا نہ علم جاہل جنت سی دور رہتا ہے ابن عمرو کہتے ہین حضرت
نے فرمایا ہی اللہ نہین قبض کرتا ہی علم کو یون کہ ایکبارگی چہین لے اوسکو لوگون سے لکن قبض کرتا ہے
علم کو اسطرح کہ علما کو قبض کرلیتا ہی یعنی موت دیتا ہی یہانتک کہ جب کوئی عالم باقی نہین رہتا تو لوگ
جُہال کو سردار بناتے ہین وہ سوال کیے جاتے ہین فتوی دیتے ہین بغیر علم کے آپ بہی گمراہ ہوے
اوروں کو بہی گمراہ کیا متفق علیہ **ف** نووی نے اسیقدر احادیث اس باب مین لکہے
ہین غزالی نے انکے سوا اور اخبار بہی روایت کئی ہین جیسے یہ حدیث دو خصلتین ہین کہ منافق مین
نہین ہوتین حسن سمت و فقہ فی الدین پہر کہا ہی کہ تو اس حدیث مین شک نکر بسبب نفاق بعض فقہاء
زمان کے اسلیے کہ مراد حضرت کی اس فقہ سے وہ نہین ہے جو تو گمان کرتا ہی ادنی درجات فقیہ یہ ہے
کہ آخرت کو دنیا سے بہتر جانے سو جب یہ معرفت صادق و غالب ہو جاتی ہی تو نفاق و ریا سے
بری ہو جاتا ہی یہ بہی فرمایا ہی کہ قیامت کے دن علما کی سیاہی کو شہداء کے خون کے ساتہہ وزن
کرینگے یہ بہی ارشاد کیا ہی کہ عالم کے لیے مَنْ فی السموات والارض استغفار کرتے ہین وای منصب
یزید علی منصب من تشتغل ملائکۃ السموات والارض بالاستغفار لہ فہو مشغول بنفسہ
وہم مشغولون بالاستغفار لہ کلام فضل علم و علما مین پیشتر بذیل باب ۲۴ گزر چکا ہی اگرچہ ان دونون
ابواب مین کسیقدر تکرار آیات وغیرہا کی ہی لکن خالی از نفع نہین ہے غزالی کہتے ہین حضرت نے
فرمایا ہی جسکو موت آئی اور وہ طلب علم مین تہا تاکہ اوس علم سے اسلام کو زندہ کرے
تو درمیان اوسکے اور درمیان انبیاء کے ایک درجہ ہوگا اللہم ارزقنا ابن عباس نے کہا ہے
ذللت طالبا فعززت مطلوبا ابوالدرداء نے کہا لأن اتعلم مسئلۃ احب الی من قیام لیلۃ

شافعی نے کہا طلب العلم افضل من النافلة ابو الدرداء نے کہا من رأی ان الغدو الی طلب العلم لیس بجهاد فقد نقص فی رأیه وعقله **حکایت** سفیان ثوری عسقلان میں آئے چند روز ٹھیرے کسی انسان نے اونسے کوئی سوال علم کا نکیا کہا میرے لیے کرایہ کرو میں اس شہر سے نکل جاؤن هذا البلد یموت فیه العلم غزالی کہتے ہین یہ بات اونھون نے بطور حرص کے تعلیم و استفادۂ علم پر کہی تھی عطا کہتے ہین مین پاس سعید بن المسیب کے گیا وہ روتے تھے مینے کہا تم کیون روتے ہو کہا لیس احد یسئلنی عن شئ بعض نے کہا ہی علماء چراغ ہین اپنے زمانون کے ہر عالم ایک چراغ ہے اپنے زمان کا جس سے اہل عصر روشنی حاصل کرتے ہین حسن نے کہا اگر علماء نہوتے تو لوگ مثل بہائم کے ہوجاتے یعنی بتعلیم علما حد بہیمیت سے نکلکر حد انسانیت مین آتے ہین غزالی نے کہا ہی اصل سعادت دنیا و آخرت کی یہی علم ہے و آہذا علم افضل اعمال ٹھیرا ہی کیونکہ ثمرہ علم کا قرب ہی رب العالمین سے اور التحاق ہے افق ملائکہ سے اور مقارنت ہی ملاء اعلی کی یہ تو آخرت مین ہوگا رہی دنیا سو اوسمین عز و وقار و نفوذ حکم علی الملوک اور لزوم احترام فی الطباع ہے یہانتک کہ اغبیاء ترک و اجلاف عرب اپنی طبیعتون کو توقیر شیوخ پر مجبول پاتے ہین اسلیے کہ وہ مختص بمزید علم ہین جو کہ تجربے سے اونکو حاصل ہوا ہی بلکہ بہائم بطبعہا توقیر انسان کی کرتے ہین بسبب اپنی شعور کے ساتھہ تمیز انسان کے بوجہ اوس کمال کے جو درجۂ بہائم سے متجاوز ہے یہ فضیلت علم کی مطلقاً ہی پہر یہ فضل باختلاف علوم مختلف ہوتا ہی رتبۂ علیا سیاست ہی انبیاء علیہم السلام کی انکا حکم خاص و عام پر ظاہر و باطن مین جاری ہے رتبۂ ثانیہ سیاست ہی خلفاء و ملوک و سلاطین کی انکا حکم خاصہ و عامہ سب پر جاری ہوتا ہی لکن فقط ظاہر پر نہ باطن پر رتبۂ ثالثہ علماء باللہ و بالدین کا رتبہ ہی جو ورثۂ انبیا ہین انکا حکم فقط باطن خاصہ پہ جاری ہی فہم عوام کا یہ رتبہ نہین ہے کہ انسے استفادہ کرے اور نہ اونکو یہ طاقت ہی کہ لوگون کے ظاہر پر کسی امر کے لازم کرنے یا منع کرنے کا تصرف کرسکین رتبۂ رابعہ وعاظ کا رتبہ ہی انکا حکم فقط بواطن عامہ پر چلتا ہے بموان چارون صناعات مین اشرف تر بعد نبوت کے افادۂ علم و تہذیب ہی نفوس مردم کو اخلاق مذمومہ مہلکہ سے اور ارشاد ہی اونکا طرف اخلاق محمودہ مسعدہ کے تعلیم سے یہی مراد ہی فای رتبة اجل من کون العبد واسطة بین ربه وبین خلقه فی تقریبهم الی اللہ زلفی وسیاقتهم الی جنة المأوی جعلنا اللہ منهم حدیث مین آیا ہی انما بعثت معلما **ف** علماء کا اختلاف ہی کہ وہ علم جو ہر مسلمان پر فرض ہے کون سا علم ہے اسمین بیس قول ہین ہر علم والے نے اپنی علم کو

علم فرض ٹھیرایا ہی مثلاً متکلم نے کہا کہ مراد اوس سے علم کلام ہی اسلیے کہ اس علم سے اللہ کی توحید دریافت ہوتی ہے اور ذات وصفات کا علم آتا ہی فقہا نے کہا ہمارا علم مراد ہی کیونکہ اس علم کے حلال حرام کا تمیز اور جائز ناجائز عبادات ومعاملات کا حال معلوم ہوتا ہی صوفیہ نے کہا مراد ہمارا علم ہے پھر کسی نے کہا مراد علم بحال عبد ومقام عبد عند اللہ ہی اور کسی نے کہا علم باخلاص وآفات نفس وخطرات شیطان والہام ملائکہ ہی کسی نے کہا علم باطن ہے آبو طالب مکی نے کہا مراد علم ہر پنج بنیاد اسلام کا ہی غزالی نے کہا مراد علم معاملہ ہے یعنی معلوم کرنا کیفیت عمل واجب کی سو جو شخص کہ عمل واجب کو جان لیگا اور وقت اوسکے وجوب کا دریافت کریگا تو اوسنے علم فرض کو سیکھ لیا مفسرین ومحدثین نے کہا ہی کہ مراد علم کتاب وسنت ہی کہ انہین دونون علم سے سارے علوم آتے ہین میرے نزدیک بہی یہی قول اوضح وارجح ہے اسلیے کہ جسکو علم قرآن وحدیث کا بخوبی حاصل ہوگیا وہ عالم باللہ اور بالدین ٹھیرا اب سارے علوم شرع اسکے پیٹ مین آگیے خواہ علم کلام ہو خواہ علم فقہ خواہ علم تصوف ہرچند وہ ان علوم کو مطابق ضوابط ورسوم علما کلام وفقہ وتصوف کے نجانے مگر اصول ومہمات ان علوم پر اوسکو بخوبی آگاہی حاصل ہوجاتی ہے وہ محتاج کسی علم کا نہین رہتا ہی اس علم مین علم معاملہ مکاشفہ سب کچھ آجاتا ہی رہا وہ علم جو فرض کفایہ ہی وہ دو قسم ہے ایک شرعیہ دوسرا غیر شرعیہ شرعیہ سے وہ علم مراد ہی جو انبیا علیہم السلام سے حاصل کیا گیا ہی غیر شرعیہ تین قسم ہے محمود مذموم مباح محمود وہ ہی جس سے ارتباط مصالح امور دنیا کا ہی جیسے طب وحساب وفلاحت وحیاکت وسیاست بلکہ حجامت وخیاطت کیونکہ اگر شہر ان فنون وصنائع سے خالی ہوگا تو جلد ہلاکت آجائیگی مذموم جیسے علم سحر وطلسمات وعلم شعبدہ وتلبیسات مباح جیسے علم اشعار غیر سخیفہ یا علم تواریخ اخبار وبلاد اور جو مثل اسکے ہو باقی رہے علوم شرعیہ سو وہ سب محمود ہین یہ اور بات ہی کہ کسی علم کو دہوکے سے علم شرعی گمان کرلے اور وہ مذموم ہو سو محمود چار قسم ہے ایک علم اصول اربعہ کتاب وسنت واجماع و آثار صحابہ اجماع اسلیے اصل ٹھیرا کہ دلیل ہے سنت پر ولہذا تیسرے درجے مین اصل ہوا اسی طرح آثار دلائل ہین سنت مطہرہ پر کیونکہ صحابہ مشاہد وحی وتنزیل تھے جو احوال اونکو قرائن سے معلوم ہوے وہ اور ون کے دیکھنے سے رہ گئے ولہذا علما نے اقتدار اونکا اور تمسک کرنا ساتھ اونکے آثار کے قائم رکھا ہی دوسرا علم فروع جو ان اصول سے سمجھا گیا ہی نہ بموجب الفاظ بلکہ اون معانی کے راہ سے جنپر عقل کو تنبہ ہوا ہی یہ علم دو طرح پر ہے ایک متعلق بمصالح دنیا

جو فقہ کہلاتا ہے اور فقہاء اوسکے متکفل ہین وہم علماء الدنیا ہان علماء فقہ سنت اس زمرے سے جدا
سمجھے گئے ہین دوسرے متعلق بمصالح آخرت یہ علم ہی ساتھہ احوال و اخلاق محمودہ و مذمومہ قلب کے
تیسرا علم اون مقدمات کا ہی جو کہ جاری مجری آلات کے ٹھیرے ہین جیسے علم لغت و نحو کہ یہ آلہ علم کتاب
و سنت ہین اگرچہ نفس الامر مین علوم شرعیہ نہین ہین لکن خوض کرنا انمین بسبب شرع کے لازم آیا ہی
کیونکہ آمد اس شریعت کی لغت عرب مین ہوئی ہے اور ظہور کسی شریعت کا بغیر لغت کی نہین ہوسکتا ہے
اسلیے سیکھنا لغت کا آلہ فہم شرع ٹھہرا چوتھا علم متممات کا ہی جیسے علم قرات و علم تفسیر و اصول فقہ
و علم سنت یا جیسے متممات آثار و اخبار مثل علم اسماء الرجال و نحوہ کہ یہ سب علوم شرعیہ منجملہ فروض
کفایات کے ہین اسکے بعد غزالی نے وجہ الحاق علم فقہ کی ساتھہ علم دنیا کے اور وجہ الحاق فقہاء
کی ساتھہ علماء دنیا کے لکھی ہے اسجگہہ بسبب غایت ظہور کے حاجت ذکر کرنے تقریر مذکور کی نہین ہے
اور اگر ہے تو طرف احیاء العلوم کے رجوع کرنا چاہیے پھر کہا ہی کہ علم آخرت دو قسم ہی ایک علم معاملہ
دوسرے علم مکاشفہ علم معاملہ تو وہی معلوم کرنا واجبات کا ہی وقت وجوب پر جسکا متکفل علم
فقہ سنت ہی اور اس علم مین کتب مستقلہ موجود و میسر ہین بلا کلفت و محنت رہا علم مکاشفہ سو مراد
اوس سے علم باطن ہے یہ علم غایت علوم ہی بعض عارفین نے کہا ہی من لم یکن له نصیب من هذا
العلم اخاف علیه سوء الخاتمة و ادنی نصیب منه التصدیق به و تسلیمه لاهله اور بعض نے
کہا ہی جس شخص مین دو خصلتین ہونگی اوسکے لیے کوئی شے اس علم سے مفتوح نہوگی بدعت
و کبر بعض نے کہا ہی جو کوئی محب دنیا اور مصر علی الهوی ہے وہ محقق ساتھہ اس علم کے
نہین ہوتا ہی باقی علوم کے ساتھہ متحقق ہو جائے تو ہو جائے اقل عقوبت منکر اس علم کی یہ ہے
کہ اوسکو کوئی ذائقہ اس علم کا نہین ہوتا ہی حالانکہ یہ علم صدیقین و مقربین کا علم ہی یعنی علم مکاشفہ
یہ علم عبارت ہی ایک نور سے جو اندر دل کے وقت تطہیر و تزکیہ قلب کے صفات مذمومہ سے
چمکتا ہی اور اس نور سے بہت سے امور منکشف ہو جاتے ہین جنکا پیشتر سے نام سنتا تھا اور
اونکے لیے توہم معانی مجملہ غیر متضحہ کا کرتا تھا وہ معانی اسدم واضح ہو جاتے ہین یہانتک کہ
معرفت حقیقی ذات و صفات باقیات تامات و افعال و حکمتہای الٰہی کے خلق دنیا و آخرت
مین حاصل ہوتی ہی اور وجہ ترتیب آخرت کی دنیا پر دریافت ہو جاتی ہی اور معرفت معنی نبوت
و معنی وحی و معنی شیطان اور معنی لفظ ملائکہ و شیاطین کے اور کیفیت معادات شیاطین کے ساتھہ
انسان کے اور کیفیت ظہور ملائکہ کی واسطے انبیاء کے اور کیفیت پہونچنے وحی کی انبیاء تک اور

معرفت ملکوت سموات و ارض کی اور معرفت قلب کی اور کیفیت تصادم جنود ملائکہ و شیاطین کی دلمین اور معرفت فرق کی درمیان لمہ ملک و لمہ شیطان کی اور معرفت آخرت و جنت و نار و عذاب قبر و صراط و میزان و حساب کی میسر آتی ہی اور معنی آیہ اقرأ کتابك کفی بنفسك الیوم علیك حسیبا اور معنی آیہ وان الدار الآخرة لهي الحیوان لو کانوا یعلمون کے اور معنی لقاء اللہ کے اور معنی نظر الی وجہ اللہ کے اور معنی قرب خدا و نزول کے جوار خدا مین آور معنی حصول سعادت کے ساتھہ مرافقت ملاء اعلی کی و مقارنت ملائکہ و نبیین کی آور معنی تفاوت درجات اہل جنان کے معلوم ہو جاتے ہین الی غیر ذلك مما یطول تفصیلہ لوگون کے مقامات معانی ان امور مین بعد تصدیق اصول سب کے متفرق ہین کوئی انکو امثلہ سمجھتا ہی کوئی بعض کو امثلہ اور بعض کو حقائق جانتا ہے کسی کے نزدیک معرفت یہی اعتراف ہی ساتھہ عجز عن المعرفة کے بعض مدعی امور عظیمہ کے ہین معرفت عز و جل مین کوئی کہتا ہی حد معرفت یہی اعتقاد جمیع عوام ہی کہ اللہ موجود عالم قادر سمیع بصیر متکلم ہے ولا سبیل الیه الا بالریاضة المفصلة في موضعها وبالعلم والتعلیم وهذه هي العلوم التي لا تسطر في الکتب ولا یتحدث بها من انعم اللہ علیه بشيء منها الا مع اهله وهو المشارك فیه علی سبیل المذاکرة وبطریق الاسرار واللہ اعلم **ف** دوسرا علم معاملہ یہ علم ہی احوال قلب کا جیسے صبر شکر خوف رجا رضا زہد تقوی قناعت سخا و معرفت منت خدا کی جمیع احوال مین آور حسن ظن و حسن خلق و حسن معاشرت و صدق و اخلاص یہ حالات دل کے محمودہ ہین معرفت ان حقائق و حدود و اسباب احوال کے اکتساب سی حاصل ہو سکتی ہی رہے وہ احوال دل کے جو مذموم ہین وہ خوف فقر و سخط مقدور و غل و حقد و حسد و غش و طلب علو و حب ثنا و حب طول بقا فی الدنیا و کبر و ریا و غضب و آنفت و عداوت و بغضا و طمع و بخل و رغبت و بذخ و اشر و بطر و تعظیم اغنیا و استہانت فقرا و فخر و خیلا و تنافس و مباہات و استکبار عن الحق و خوض فیما لا یعنی و حب کثرت کلام و صلف و تزین للخلق و مداہنت و عجب و اشتغال عن عیوب النفس و زوال حزن عن القلب و خروج خشیت از دل و شدت انتصار للنفس و ضعف انتصار للحق آور امن من مکر اللہ و اتکال علی الطاعة و مکر و خیانت و مخادعت و طول امل و قسوت و فظاظت و فرح بالدنیا و اسف علی فوات الدنیا و آنس بمخلوقین و وحشت لفراق المخلوقین و جفا و طیش و عجلت و قلت حیا و قلت رحمت و نحو ذلک ہین یہ احوال اور مثل انکے صفات قلب سے مغارس فواحش و منابت اعمال محظورہ ہین انکے اضداد اخلاق محمودہ منبع طاعات

و قربات ہین معلوم کرنا حقائق و ثمرات ان امور کا علم آخرت ہی یہ فتوی دینا علماء آخرت پر
فرض عین ہوتا ہی سو معرض انسے ہالک ہی ساتہہ سطوت ملک الملوک آخرت کے جسطرح کہ
معرض اعمال ظاہرہ سے ہالک ہوتا ہی ساتہہ سیف سلاطین دنیا کے بحکم فتوی فقہاء دنیا فقہاء
کی نظر فروض عین مین باضافت صلاح دنیا ہوتی ہے اور یہ باضافت صلاح آخرت ہی
اگر کسی فقیہ سے کوئی معنی ان معانی مین سے پوچہے جائین مثلاً اخلاص یا توکل کا سوال کرین
یا کہین کہ احتراز ریا سے کسطرح کیا جاوے تو وہ متوقف ہوجائیگا حالانکہ یہ اوسکا فرض عین تہا
اسکے اہمال مین اوسکا ہلاک آخرت مین ہے اور اگر مسئلہ لعان یا ظہار و سبق و رمی پوچہا جائے
تو تفریعات دقیقہ کے مجلدات لکہہ ڈالے کہ اگر سارا زمانہ منقضی ہوجائے تب بہی اوسکی
طرف حاجت نہو ہیہات علم دین تلبیس علماء سوء سے بالکل پرانا ہوگیا ورنہ اہل ورع منجملہ علماء
ظاہر کے معترف تہے واسطے فضل علماء باطن و اصحاب قلوب کے امام شافعی سامنے شیبان راعی کے
اسطرح بیٹہتے تہے جیسے کوئی لڑکا مکتب مین بیٹہتا تہا اور پوچہتے کہ اس امر مین کیا کرنا چاہیے اور
اوس امر مین کیا کرنا چاہیے کسی نے کہا تم سا آدمی اس بدوی سے سوال کرتا ہی کہا ان ھذا
وفق لما اغفلناہ احمد بن حنبل و یحیی بن معین پاس معروف کرخی کے جاتے حالانکہ وہ علم ظاہر
مین برابر انکے نہ تہے اور سوال کیا کرتے اسلیے کہا ہی کہ علماء ظاہر زینت زمین و ملک ہین
اور علماء باطن زینت آسمان و ملکوت اسکے بعد غزالی نے علم کلام کو مذموم و بدعت کہا ہی
اور فلسفت کو علم براسہا نہین ٹہیرایا بلکہ اوسکے چار جزء بتائے ہین ایک ہندسہ و حساب
یہ دونون مباح ہین دوسرے منطق وہ داخل علم کلام ہے تیسرے الہیات اوسمین بحث
ذات و صفات الہی سے ہوتی ہے سو وہ بہی داخل علم کلام ہے فلاسفہ اس علم مین منفرد
ہین ساتہہ ایسے مذاہب کے کہ بعض کفر ہین اور بعض بدعت چوتہے طبیعیات سو بعض طبیعیات
مخالف شرع و دین حق ہین وہ جہل ہے نہ علم اور بعض مین بحث ہی صفات و خواص اجسام
و کیفیت استحالہ و تغیر سے یہ شبیہ نظر اطبا ہے لکن طب کو اوسپر فضیلت ہی و لو ترک المبتدع
ھذیانہ لما افتقر الی الزیادۃ علی ما عھد فی عصر الصحابۃ **ف** اقسام تقرب الی اللہ
کے تین ہین علم مجرد یہ علم مکاشفہ ہی عمل مجرد جیسے عدل سلطان مرکب عمل و علم سے یہ علم طریق
آخرت ہی ایسا شخص منجملہ علماء و عمال دونون کے ہوتا ہی اب تو دیکہہ کہ قیامت مین توکس
حزب مین ہوگا علماء باللہ یا عمال للہ مین یا ان دونون مین بہتر تو یہی ہی کہ تو ان دونون مین ہو

یہ اہم تر ہے اس سے کہ مجرد شہتار کے لیے مقلد ٹہیرے فقہا سلف جنکے مذاہب کا انتحال کیا گیا ہی مقلدین نے اونپر ظلم کیا ہی وہ اوسدن سخت انکے خصم ہونگے کیونکہ اونکا مقصود اس علم سے نہ تہا مگر ذات خدا اونکے احوال جو دیکہے گیے وہ علامات تہے علما آخرت کو وہ کچہ ترے اسی کام کے نہ تہے کہ مسائل فقہ بنایا کرین بلکہ بڑا اشتغال اونکا ساتہہ علم قلوب کے تہا سو حسن حیز نے صحابہ کو باوجود فقہاء اور مستقل بعلم الفتوی ہونیکی تدریس و تصنیف سے جدا رکہا اوسی طرح ان لوگون کو بہی اوس چیز نے تدریس و تصنیف سے باز رکہا یہ کچہ طعن اونکے حق مین نہین ہے بلکہ یہ طعن حق مین اون لوگون کے ہے جو منتحل اونکے مذاہب کے ہین اور اعمال و سیر مین مخالف ہین اونکے بڑے فقہاء کثیر الاتباع مذاہب مین پانچ شخص تہے ایمہ اربعہ و سفیان ثوری سو ہر ایک انمین عابد زاہد عالم بعلوم آخرت تہا متصالح خلق مین فقیہ تہے مراد انکی فقہ سے وجہ اللہ تعالی تہا یہ پانچ خصال ہین فقہاء عصر نے اتباع انکا فقط ایک خصلت مین کیا وہ مبالغہ ہی تفاریع فقہ مین چار خصال کو چہوڑ دیا اسلیے کہ وہ صالح نہین مگر واسطے آخرت کے اور یہ خصلت واحد صالح دنیا و آخرت ہی اگر اوس سے ارادۂ آخرت کیا جاے سو یاروں نے اس ایک خصلت کو لیکر یہ چاہا کہ اون ائمہ کے مشابہ ہو جائین وهيهات ان تقاس الملوك بالحدادين ؎

جو ہر جام جم از طینت کان دگر ست   تو توقع زگل کوزہ گران میداری

اسکے بعد غزالی نے احوال ائمۂ اربعہ کا بابت علوم آخرت کے لکہا ہے جس سے کہ اونکا علما آخرت ہونا بخوبی ثابت ہی پہر کہا ہی فانظر الان في سير هؤلاء الائمة وتامل ان هذه الاحوال و الاقوال والافعال فی الاعراض عن الدنيا هل يثمرها مجرد العلم بفروع الفقه او يثمرها علم اخر اعلى واشرف منه وانظر الى الذين ادعوا الاقتداء بهؤلاء اصدقوا في دعواهم ام لا اول احیاء العلوم مین کتاب العلم لکہی ہے لطف مدارج علم کا اوسکے مطالعہ سے ملتا ہی یہ جگہہ متحمل ذکر جملہ مراتب مذکورہ کی نہین ہے یہان فقط اشارت لبشارت ہی یہ مرحلہ بغیر توفیق آلہی کے طی نہین ہو سکتا یہ کتاب ریاض الصالحین نووی رح گویا خاص واسطے معرفت علوم آخرت و مقاصد علم قلب کے بنائی گئی ہے اگرچہ ابواب علم معاملہ سے بہی خالی نہین ہے اسی وجہ سے اس کتاب مین ذکر احکام ظاہرہ کا نہین کیا ہی علوم محمودہ و احوال مسعودہ ظاہر و باطن کو لکہا ہی اور ایراد آیات کریمات و احادیث صحیحات اشارہ طرف مقاصد باطن و صلاح ظاہر کے فرمایا ہی جزاہ اللہ خیرا شیخ ولی الدین خطیب رحمہ اللہ تعالی نے اکمال فی اسماء الرجال مین انکو منجملہ علماء آخرت کے

شمار کیا ہی اور لکھا ہی کان عالما متوسعا فاضلا فقیہا محدثا وکان خشن العیش قانعا بالقوت تارکا للشہوات صاحب عبادۃ وخوف وکان فی الابا لحق مکبا علی العلم والعمل قدم دمشق فی سنہ ٦٤٩ ولہ تسع عشرۃ سنۃ ومات فی رجب سنہ ٦٧٦ وعاش خمسا واربعین سنۃ انتہی حاصلہ امام غزالی کی عمر پچپن ۵۵ سال کی ہوئی تھی جو عمر اس خاکسار ہرزہ کار کی اسوقت ہے نووی کی عمر پینتالیس ۴۵ برس کی ہوئی یہ دس برس بنسبت غزالی کے کم ہے ختم اللہ لنا بالحسنی واذاقنا حلاوۃ رضوانہ الاسنی والحقنا بالصالحین وجعل لنا لسان صدق فی الآخرین ہم کسی اور کو کیا کہیں جب اپنے حال وقال وفعال پر نظر کرتے ہیں سمجھ میں آتا ہی کہ ہم رتبہ عوام میں بھی اسلاماً وایماناً نہیں ہیں خواص کا کیا ذکر ہے اور عالم ہونیکی کیا فکر اور اس حرف شناسی پر کیا فخر انا للہ کاش ہمکو ہماری ماں نے نہ جنا ہوتا یا ہم کوئی درخت ہوتے کہ لوگ اوسکو کاٹ ڈالتے یا کوئی پتھر ہوتے کہ لوگ اوسکو توڑ ڈالتے مگر انسان نہوتے اگر انسان ہوے تو پھر مسلمان ہوتے ملا ہونا صوفی ہونا آسان ہی مسلمان عامل انسان کامل بننا مشکل ہے ہماری ندامت واستغفار محتاج ہی ہزار ندامت واستغفار کی ہمارے مونہہ سے تو بہت کچھ دعوی نکلتے ہیں دلمیں طرح طرح خیال مغفرت کے گزرتے ہیں لکن نہ کوئی فعل تصدیق قول کی اور نہ کوئی قول تحقیق فعل کی کرتا ہے اگر ہماری مغفرت نہوئی تو سگ وخوک ہزار مرتبہ ہمسے بہتر ہیں معہذا ہمکو حکم ہی کہ ہم نومید نہوں کہ یہ شیوہ کفار کا ہی اسلیے باوجود کثرت ذنوب کے جنسے آسمان و زمین بھر گیا ہی یہ امید رکھتے ہیں کہ مرنے سے پہلے انابت نصیب ہو بنیاد حسن ظن باللہ پر یہ دعا کرتے ہیں رب انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین باقیات صالحات میں سے ایک تالیف علوم ہی مگر یہ نہیں معلوم کہ نزدیک رب العلوم کے خالص وصواب ٹہیری ہی یا مردود و نامقبول ہوئی اور یہ بھی نہیں معلوم کہ کون کلمہ اوسمیں حسب مرضی الٰہی لکھا گیا اور کس جگہہ تعصب و ریا و نفاق و نفسانیت و حمیت کا اختلاط ہوا ہی اسلیے ہم اس جگہہ ہزار زبان سے بصدق دل تائب ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو بات ہمارے زبان قلم سے خلاف مراد خدا اور رسول نکلی ہو یا مصلحت دنیا سے براہ حفظ آبرو قلم زبان سے صادر ہوئی ہو ہم اوس سے مستغفر ہیں ہر مسلمان پر اوسکا رد کرنا فرض ہی اور حق واضح کا قبول کرنا اور اوسکا ثابت کرنا واجب ہے ہمارا کام کہدینا تھا ہمنے کہدیا اللھم اغفر لی وارحمنی وعافنی وبارک لی فی الموت وفیما بعد الموت

والسلام

باب ۱۴۴ بیان مین حمد و شکر خداوند تعالی شانہ کے

قال اللہ تعالی فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون وقال تعالی لئن شکرتم لازیدنکم وقال تعالی وقل الحمد للہ وقال تعالی واخر دعواہم ان الحمد للہ رب العالمین ابوہریرہ کہتے ہین حضرت کے پاس شب معراج مین دو پیالے لائے گئے شراب و دودھ کے اونکی طرف دیکھکر دودھ کا پیالہ لیلیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا الحمد للہ الذی ہداک للفطرۃ اگر تم شراب لیتے تمہاری امت بہک جاتی رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی ہر امر ذی بال جسکو اللہ کی حمد سے شروع نہین کیا جاتا ہی وہ اقطع ہوتا ہی حدیث حسن رواہ ابو داود وغیرہ حدیث ابو موسی بمقدمۂ موت ولد عبد و بنا بیت الحمد پہلے گذر چکی ہے رواہ الترمذی وحسنہ انس کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ راضی ہوتا ہی بندے سے اس بات پر کہ وہ ایک لقمہ کہاے اللہ کی حمد کرے پانی پیے اور اللہ کی حمد کرے رواہ مسلم

باب ۱۴۵ بیان مین درود بھیجنے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

قال تعالی ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما عمرو بن عاص نے مرفوعا سنکر کہا ہی جسنے درود بھیجی مجہپر ایکبار درود بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار رواہ مسلم ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے فرمایا قریب تر لوگون مین مجہسے دن قیامت کے وہ شخص ہوگا جو مجہپر بہت درود بھیجتا ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن اوس بن اوس کا لفظ رفعا یہ ہی افضل ایام تمہارا دن جمعہ کا ہی سو تم بہت درود بھیجا کرو اوسدن مجہپر تمہاری درود مجہپر عرض کیجاتی ہے الحدیث رواہ ابو داود باسناد صحیح ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور اوسنے مجہپر درود نہ بھیجی رواہ الترمذی وقال حدیث حسن دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی مت ٹہیراو میری قبر کو عید اور درود بھیجو مجہپر تمہاری درود پہونچتی ہی مجکو جہان کہین تم ہو رواہ ابو داود باسناد صحیح اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مرقد مطہر منور پر سفر کرکے اجتماع و ہجوم نہ کیا جاے یعنی زیارت کے لیے تو آوے لیکن اجتماع کی کثرت نکرے کہ یہ جہل ہے درود ہر جگہہ سے کتنی ہی دور کیون نہو پہونچ جاتی ہے تیسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت نے فرمایا نہین ہی کوئی شخص کہ سلام کرے مجہپر لیکن پھیر دیتا ہے اللہ مجہپر روح میری

یہانتک کہ جواب دیتا ہون مین سلام کا روایت کیا ابوداود با سناد صحیح اسمین ذکر سلام کا ہی
جسطرح کہ پہلی حدیث مین ذکر درود کا تھا قید قبر منور کی نہین ہی بلکہ جہان سے سلام بہیجے گا
وہ پہونچ جائیگا اور اگر وقت زیارت کے ہنگام مرقد منورہ مدینہ طیبہ سلام کیا ہی تو وہ بہی بالاولی
جواب سلام کا پائیگا علی مرتضی کا لفظ مرفوع یہ ہی بخیل وہ شخص ہی جسکے پاس میرا ذکر ہوا پہر
اوسنے مجہپر درود نہ بہیجی رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح فضالہ بن عبید کہتے مین
حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ اپنی نماز مین دعا کرتا ہی اوسنے نہ اللہ کی تحمید کی اور نہ حضرت پر
درود بہیجی فرمایا اسنے جلدی کی پہر اوسکو بلا کر کہا یا کسی اور سے کہا کہ جب تم مین کوئی نماز پڑہی
تو اللہ کی تحمید سے شروع کرے اللہ پر ثنا کرے یعنی تشہد مین پہر نبی پر درود بہیجے پہر دعا
مانگے جو چاہے رواہ ابوداود والترمذي وقال حدیث حسن صحیح کعب بن عجرہ کہتے مین
حضرت ہمپر نکلے ہمنے کہا اے رسول خدا سلام کرنا آپ پر تو ہمنے سیکہ لیا ہی اب ہم درود آپ
کسطرح بہیجین فرمایا یون کہو اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال
ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی
ال ابراھیم انك حمید مجید متفق علیہ یہی درود نماز مین اندر تشہد کے پڑہا جاتا ہی یہ افضل
صیغ صلوۃ ہی اگر اسکو خارج نماز پڑہے تو سلام بہی زیادہ کرلے **حکایت** بعض سلف نے
کہا ہی مین حدیث لکہتا تہا اور حضرت پر درود بہیجتا نہ سلام نے آپکو خواب مین دیکہا مجہسے فرمایا
اما تتم الصلوۃ علي في کتابك پہر اوسکے بعد جب مینے حدیث لکہی صلوۃ و سلام دونون پڑہے
ابومسعود بدری کا لفظ یہ ہی آئے ہمارے پاس حضرت اور ہم مجلس سعد بن عبادہ مین تہے بشیر
بن سعد نے کہا اللہ نے ہمکو حکم دیا ہی کہ ہم آپ پر درود بہیجین سو کیونکر بہیجین حضرت خاموش رہے
یہانتک کہ ہمنے تمنا کی کہ ہم نہ پوچہتے پہر فرمایا کہو اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت
علی ابراھیم وبارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم في العالمین انك حمید مجید
اور سلام وہی ہی جو تمکو معلوم ہی رواہ مسلم حدیث ابی حمید ساعدی کا لفظ یون ہی کہا اے رسول خدا
ہم کسطرح آپ پر درود بہیجین فرمایا کہو اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراھیم
وبارك علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراھیم انك حمید مجید متفق علیہ
کتاب منہاج الابرار مین صیغ ماثورہ درود شریف کے کہ جامع فوائد و منافع تصلیہ و تسلیم مرقوم مین
دیکہنا چاہیے **حکایت** ابوالحسن شافعی کہتے ہین مینے حضرت کو خواب مین دیکہا کہا اے رسول خدا

شافعی کو آپ کی طرف سی کیا جزا ملی وہ اپنے رسالے مین لکہتے تہے وصلی اللہ علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون فرمایا جزا عنی انہ لا یوقف للحساب سب سے زیادہ درود بھیجنے مین علماء حدیث ہوتے ہین اسلیے کہ ہر حدیث کے بعد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکہتے اور پڑہتے ہین یہ انشاء اللہ تعالی سب لوگون سے زیادہ اوسدن قریب حضرت کے ہونگے تمام درود یہ ہی کہ ہمراہ صلوۃ وسلام کے لفظ آل کو بھی ہوافق تعلیم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ کر لی ورنہ درود ناقص رہیگی اصحاب حدیث سی جو لفظ آلہ فوت ہو گیا ہی حسن ظن یہ ہی کہ وہ زبان سے وقت کتابت وقرارت حدیث کے کہہ لیتے ہونگے نہ لکہنا اس لفظ کا بسبب تعصب خلفاء امویہ وعباسیہ کے تہا تا کہ اثارت فتن نہو واللہ اعلم فضائل درود کے بیحد وبیحساب ہین یہانتک کہ اگر کوئی اور وظیفہ و دعا نہو تو یہی ایک درود پڑہنا سب کے عوض کفایت کرتا ہی حدیث مین آیا ہی اذا یکفی ھمك ویغفر ذنبك اور بعض اہل اللہ نے فرمایا ہی بہا وجدنا ما وجدنا

باب ۱۲ فضل مین اذکار کے

اس باب مین فصول ہین

فصل فضل ذکر وحث علی الذکر مین

قال تعالی ولذکر اللہ اکبر وقال تعالی فاذکرونی اذکرکم وقال تعالی واذکر ربك فی نفسك تضرعا وخیفۃ ودون الجہر من القول بالغدو والآصال ولا تکن من الغافلین وقال تعالی واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون وقال تعالی والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما وقال تعالی یا ایہا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا وسبحوہ بکرۃ واصیلا والآیات فی الباب کثیرۃ معلومۃ غزالی کہتے ہین بعد تلاوت کتاب اللہ عزوجل کے کوئی عبادت جو زبان سے ادا کیجاتی ہی افضل تر ذکر خدا اور رفع حاجات سی طرف خدا کے ساتہہ ادعیہ خالصہ کے نہین ہے ثابت بنانی نے کہا مین جان لیتا ہون کہ میرے رب نے کسوقت مجکو یاد کیا ہے لوگ اس کلمہ سے گہبرا گئے اور کہا تمکو یہ بات کیونکر معلوم ہو جاتی ہے کہا جب مین اوسکو یاد کرتا ہون تو وہ مجکو یاد کرتا ہی وقال تعالی فاذا افضتم من عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام

واذکروہ کما ھدٰکم وقال تعالیٰ فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم او
اشد ذکرا وقال تعالیٰ الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبھم وقال تعالیٰ واذا قضیتم
الصلوة فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبکم ابن عباس نے کہا ای باللیل والنہار فی البر
والبحر وفی السفر والحضر والغنی والفقر والمرض والصحة والسر والعلانیة اور مذمت منافقین مین
فرمایا ہی ولا یذکرون اللہ الا قلیلا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی دو کلمے ہین ہلکے زبان پر بھاری
ترازو مین محبوب رحمٰن کو سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم دوسرا لفظ اونکا یہ ہی مین اگر
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہون تو یہ دوست تر ہی مجکو اوس شے سے جسپر سورج
نکلا ہی رواہ مسلم تیسرا لفظ اونکا یہ ہی حضرت نے فرمایا ہی جسنے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر ایک دن مین سو بار اوسکو اجر ہوگا برابر آزاد کرنے دس
گردن کے اور لکھے جائینگے واسطے اوسکے سو حسنات اور محو ہونگے اوس سے سو سیئے اور حرز ہوگا
اوسکے لیے شیطان سے اوسدن یہانتک کہ شام کرے اور نہ لایا کوئی بہتر اوس سے جو وہ لایا مگر
وہ مرد جسنے عمل کیا زیادہ تر اوس سے اور فرمایا جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ ایک دن مین سو بار
گر گئے خطایا اوسکے اگرچہ برابر جھاگ دریا کے ہون متفق علیہ حدیث ابو ایوب انصاری مین
مرفوعا آیا ہی جسنے کہا لا الہ الا اللہ الی قولہ قدیر دس بار وہ مثل اوسکے ہی جسنے آزاد کیے چار نفس
ولد اسمعیل سے متفق علیہ ابو ذر کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا خبر دون مین تجکو احب کلام
الی اللہ سے بیشک احب کلام الی اللہ سبحان اللہ وبحمدہ ہی رواہ مسلم حدیث ابو مالک اشعری
مین فرمایا ہی الحمد للہ ترازو کو بھر دیتا ہی سبحان اللہ والحمد للہ ما بین سموات وارض کو پر کر دیتے ہین
رواہ مسلم سعد بن ابی وقاص کہتے ہین ایک اعرابی نے آکر کہا مجھے ایسا کلام سکھا و جسکو مین کہا کرون
فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ رب العلمین
لا حول ولا قوة الا باللہ العزیز الحکیم اوسنے کہا یہ کلمات میرے رب کے لیے ہوئے میرے لیے کیا ہی
فرمایا کہہ اللھم اغفر لی وارحمنی واھدنی وارزقنی رواہ مسلم ثوبان کہتے ہین حضرت جب نماز
سے پھرتے تین بار استغفار کرتے پھر کہتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال
والاکرام اوزاعی سے پوچھا استغفار کیونکر ہے کہا یون کہے استغفر اللہ استغفر اللہ رواہ
مسلم اوزاعی ایک راوی ہین اس حدیث کے مغیرہ بن شعبہ کہتے ہین حضرت جب نماز سے فارغ ہوتے
اور سلام پھیرتے کہتے لا الہ الی قولہ قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع

ذا الجد منك الجد متفق علیہ ابن زبیر بعد ہر نماز کے کہتے لا اله الی قوله قدیر لا حول ولا
قوة الا بالله لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا الله
مخلصين له الدين ولو كره الكافرون ابن زبیر کہتے ہین حضرت بعد ہر نماز کے تہلیل کرتے رواه
مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین فقراء مہاجرین نے حضرت کے پاس آکر کہا لیگئے مالدار لوگ درجات
علی و نعیم مقیم نماز پڑہتے ہین جیسے ہم نماز پڑہتے ہین روزہ رکہتے ہین جیسے ہم روزہ رکہتے ہین
اونکے پاس مال زائد ہی وہ حج و عمرہ بجا لاتے ہین اور جہاد و تصدق کرتے ہین فرمایا کیا نہ سکہاؤن
مین تمکو وہ چیز جسکے سبب سے پالو تم اپنے سابق کو اور سابق ہو جاؤ تم اپنے من بعد پر اور نہ ہو
کوئی افضل تم سے مگر وہ شخص جو عمل کرے مثل تمہارے کہا ہان ای رسول خدا فرمایا تسبیح تحمید تکبیر کرو
تم پیچھے ہر نماز کے تینتیس تینتیس بار ابو صالح راوی حدیث عن ابی ہریرہ سے پوچہا کیفیت اس ذکر
کی کیا ہی کہا سبحان الله والحمد لله والله اکبر کہے یہانتک کہ یہ سب تینتیس تینتیس بار ہو متفق علیہ
مسلم مین زیادہ کیا ہی کہ فقراء مہاجرین پہر کر آئے اور کہا ہمارے اخوان اہل اموال نے سنا جو ہمنے
کیا اونھون نے مثل ہمارے عمل کیا حضرت نے فرمایا ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء دوسرا
لفظ انکا رفعا یہ ہی جسنے تسبیح کی اللہ کی پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اور حمد کی تینتیس بار اور تکبیر کہی تینتیس بار
اور تمام سو پر یون کہا لا اله الی قوله قدیر بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اگرچہ برابر جہاگ دریا کے
ہون رواه مسلم حدیث کعب بن عجرہ مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا معقبات ہین خائب نہین ہوتا
قائل یا فاعل اونکا پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس بار تسبیح تینتیس بار تحمید تینتیس بار تکبیر رواه مسلم سعد بن
ابی وقاص کہتے ہین حضرت تعوذ کرتے تہے پیچھے ہر نماز فرض کے ان کلمات سے اللهم انی اعوذ بك
من الجبن واعوذ بك من ان ارد الی ارذل العمر واعوذ بك من فتنة الدنيا واعوذ بك من
فتنة القبر رواه البخاري معاذ نے کہا حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا ای معاذ والله مین تجکو دوست
رکھتا ہون پھر کہا مین تجکو وصیت کرتا ہون کہ نہ چہوڑ تو پیچھے ہر نماز کے کہنا اس دعا کا اللهم اعنی علی
ذکرك وشکرك وحسن عبادتك رواه ابو داؤد باسناد صحیح حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی
جب تشہد کرے کوئی تم مین تو پناہ مانگے اللہ کی چار چیزون سے کہے اللهم انی اعوذ بك من عذاب جهنم
ومن عذاب القبر ومن فتنة المحيا والممات ومن شر فتنة المسيح الدجال رواه مسلم علی مرتضی
کہتے ہین حضرت جب نماز کو کھڑے ہوتے آخر دعا جو درمیان تشہد و تسلیم کے پڑہتے یہ تہی اللهم اغفر
لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به منی انت المقدم

وانت المؤخر لا اله الا انت رواه مسلم عائشہ کہتی ہین حضرت رکوع وسجود مین بہت کہا کرتی سبحانك اللهم
ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي متفق عليه دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ رکوع وسجود مین یون کہتی سبوح
قدوس رب الملائكة والروح رواه مسلم حدیث ابن عباس مین فرمایا ہی رکوع مین تعظیم کرو
رب کی اور سجدے مین اجتہاد فی الدعا کرو یہ لائق اسکے ہی کہ قبول ہو رواه مسلم ابوہریرہ
مرفوعا کہتی ہین بہت قریب بندہ اپنے رب سے جب ہوتا ہی کہ ساجد ہوتا ہی سو تم بہت دعا کیا کرو
رواه مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت سجدے مین کہتے تھے اللهم اغفر لي ذنبي كله دقه وجله
واوله واخره وعلانيته وسره رواه مسلم عائشہ کہتی ہین ایک رات مینے حضرت کو مفقود پایا تجسس کیا دیکہا
تو رکوع یا سجدے مین ہین کہتے ہین سبحانك وبحمدك لا اله الا انت دوسری روایت یہ ہے
میرا ہاتہہ آپ کے بطن قدم پر پڑا آپ مسجد مین تھے دونون قدم منتصب تھے کہتے تھے اللهم اني
اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك
انت كما اثنيت على نفسك رواه مسلم سعد بن ابی وقاص کہتے ہین ہم پاس حضرت کے تھے فرمایا
کیا عاجز ہی ایک تمہارا اس بات سے کہ کمائے ہر دن ایک ہزار حسنہ ایک سائل نے کہا ہزار حسنہ کس طرح
کمائے فرمایا سو بار تسبیح کرے ہزار حسنہ لکھی جائینگی یا ہزار گناہ محو ہونگے رواه مسلم ابوذر کا
لفظ رفعا یہ ہی ثابت ہوتا ہی ہر جوڑ پر ایک تمہارے کے صدقہ ہر تسبیح صدقہ ہی ہر تحمید صدقہ ہی
ہر تہلیل صدقہ ہی ہر تکبیر صدقہ ہی امر معروف صدقہ ہی نہی عن المنکر صدقہ ہی اور کافی ہین ان سب سے
دو رکعت ضحی رواه مسلم جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا حضرت میرے پاس سے صبح کو باہر گئے جبکہ نماز
صبح پڑہی یہ اپنے سجدہ گاہ مین ہین پہر بعد ضحی کے واپس آئے یہ بدستور بیٹھی تہین فرمایا تو جب سے
اسی حال پر ہی جس پر مین تجھکو چھوڑ گیا ہون کہا ہان فرمایا مینے تیرے بعد چار کلمے تین بار کہے اگر وہ
وزن کیے جائین تیرے قول سے آجکے دن تو بہاری نکلین سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضاء
نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته رواه مسلم دوسری تیسری روایت مین زیادت لفظ سبحان الله
اوائل رضا نفسه وغیرہ مین آئی ہی ابوموسی مرفوعا کہتی ہین مثال اوس شخص کی جو یاد کرتا ہی اپنے رب کو
اور جو یاد نہین کرتا ہی اپنے رب کو مثال زندے و مردے کی ہی رواه البخاری ابوہریرہ کا
لفظ مرفوعا یون ہی اللہ تعالی کہتا ہی مین پاس گمان بندے اپنے کے ہون اور مین ہمراہ اوسکے ہون
جبکہ وہ مجھکو یاد کرتا ہی اگر وہ ذکر میرا اپنے جی مین کرتا ہی تو مین بہی ذکر اوسکا اپنے جی مین کرتا ہون
اور اگر وہ ذکر میرا مجمع مین کرتا ہی تو مین بھی ذکر اوسکا مجمع مین کرتا ہون یہ مجمع اوسکے مجمع سے

بہتر ہوتا ہی متفق علیہ و دوسر الفظ انکا رفعاً یہ ہی سابق ہو گئے مفردین کہا وہ کون لوگ ہین فرمایا
الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات رواہ مسلم جابر نے مسموعاً مرفوعاً کہا ہی افضل ذکر لا الہ الا اللہ
ہی رواہ الترمذي وقال حدیث حسن عبداللہ بن بسر کہتے ہین ایک مرد نے کہا ای رسول خدا
شرائع اسلام مجہپر کثرت سے ہو گئے ہین مجہی خبر دو ایسی شی کی جسکے ساتہہ مین تشبث کرون فرمایا
لا یزال لسانك رطبا من ذکر اللہ رواہ الترمذي وقال حدیث حسن جابر نے رفعاً کہا ہی
جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ لگایا گیا واسطے اوسکے ایک درخت جنت مین رواہ الترمذي
وقال ھذا حدیث حسن حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہی مینے ابراہیم علیہ السلام کو شب معراج مین
دیکہا مجہسے کہا ای محمد تم اپنی امت کو میرا سلام کہوا اور اونکو خبر دو جنت خاک پاک شیرین آب ہی لیکن
بالکل میدان ہی اوسکے درخت یہی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر مین رواہ
الترمذي وقال حدیث حسن ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہی کیا خبر ندون مین تمکو بہتر وپاکیزہ تر
اعمال تمہارے کی نزدیک مالک تمہارے کے اور بلند تر درجات تمہارے مین اور جو بہتر ہی واسطے
تمہارے انفاق زر وسیم سے اور بہتر ہی واسطے تمہارے اس بات سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے پہر گردنین
مارو اونکی اور گردنین ماریں وہ تمہاری کہا ہان فرمایا ذکر اللہ تعالی کا رواہ الترمذي وقال
الحاکم اسنادہ صحیح سعد بن ابی وقاص کہتے ہین کہ داخل ہوا مین ہمراہ حضرت کے ایک عورت پر
اوسکے سامنے نوی یا حصی رکہی تہی جنسے وہ تسبیح کرتے تہے فرمایا کیا خبر ندون مین تمکو سہل تر یا
افضل تر امر کی اس سے وہ یہ ہی سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض
سبحان اللہ عدد ما بین ذلك سبحان اللہ عدد ما ھو خالق واللہ اکبر مثل ذلك والحمد للہ مثل ذلك
ولا الہ الا اللہ مثل ذلك ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلك رواہ الترمذي وقال حدیث حسن
ابو موسی کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا راہ نہ بتاؤن مین تمکو ایک کنز پر کنوز جنت سے مینے کہا ہان
ای رسول خدا فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ف** غزالی رح کہتے ہین اگر تو یہ کہے کہ ذکر اللہ
کا کیا حال ہے کہ باوجود خفت علی اللسان وقلت تعب کے سارے عبادات سے باوجود کثرت
مشقات تعبد کے افضل وانفع ٹہیرا ہی تو جواب اسکا یہ ہی کہ تحقیق اس امر کی بجز علم مکاشفہ کے لائق
نہین ہان اوسقدر تحقیق جسکا ذکر علم معاملہ مین ہو سکتا ہی یہ ہی کہ مؤثر نافع وہ ذکر ہوتا ہی جو علی الدوام
ہمراہ حضور قلب کے ہو رہا وہ ذکر جو نری زبان سے ہی اور دل لہو مین پڑا ہی اوسکا نفع بہت قلیل
ہی اسپر احادیث بہی دلیل ہین سے

زبان در ذکر و دل در فکر خانہ　　چہ حاصل زین نماز پنجگانہ

اسی طرح جو ذکر ہمراہ حضور قلب کے ایک لحظہ ہوتا ہی اور پہر اللہ تعالی سے غفلت ہمراہ اشتغال بالدنیا کے رہتی ہی وہ ذکر بہی قلیل الجدوی ہی بلکہ حضور قلب کا ہمراہ اللہ کے علی الدوام یا اکثر اوقات مین مقدم ہی عبادات پر بلکہ سارے عبادات کو ایسی ذکر سے ایک طرح کا شرف حاصل ہوتا ہی اور یہ ذکر غایت ثمرہ ہی عبادات عملیہ کا ذکر کے لیے ایک اول و آخر ہوتا ہی اول اوسکا موجب انس و حب کا ہوتا ہی اور اوسکے آخر کو انس و حب واجب کر دیتا ہی سو یہی انس و حب مطلوب ہی مرید بدایت امر مین کبھی بتکلف اپنی دل و زبان کو وسواس سے طرف ذکر اللہ کے پہیرتا ہی پہر اگر موفق بمداومت ہوا تو مانوس بذکر ہو جاتا ہی اور اوسکے دل مین حب مذکور رجم جاتا ہی پہر وہ اوس سے صبر نہین کر سکتا الی آخر ما قال ؁

فصل بیان مین ذکر خدا کی کہڑے بیٹھے لیٹے حدث و جنابت و حیض مین مگر قرآن کہ اوسکا پڑہنا جنب و حائض کو درست نہین ہے

قال تعالی ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم عائشہ کہتی ہین حضرت ذکر کرتے تھے اللہ کا ہر حین مین رواہ مسلم یعنی ہر وقت و ہر دم ابن عباس نے رفعا کہا ہی اگر آئے کوئی تم مین کا پاس اپنے اہل کے اور کہے بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پہر اونمین کوئی بچہ پیدا ہونیوالا ہو تو ضرر نہ دیگا اوسکو شیطان ؁

فصل وقت سونے اور جاگنے کی کیا کہے

حذیفہ و ابو ذر کہتے ہین حضرت جب اپنی بستر پر جاتے کہتے باسمک اللہم احیی و اموت جب جاگتے کہتے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور رواہ البخاری ؁

فصل فضل مین حلق ذکر کی اور بیان مین ملازمت حلق کی اور نہی مین اوسکی مفارقت سی بغیر عذر کے

قال تعالی واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ ولا تعد عیناک عنہم حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی اللہ کے فرشتے ہین پہرتے ہین راہون مین جستجو کرتے ہین

اہل ذکر کی پہر جب کسی قوم کو ذکر خدا کرتے ہوے پاتے ہین ایک دوسرے کو پکارتے ہین آو
اپنے کام کو پہر اون لوگون کو اپنے پرون سے آسمان دنیا تک چہپا لیتے ہین اللہ اونسے پوچہتا ہے
حالانکہ دانا تر ہے میرے بندے کیا کہتے ہین یہ کہتے ہین کہ وہ تیری تسبیح تکبیر تحمید تمجید کرتے
ہین اللہ فرماتا ہی کیا اونہون نے مجہے دیکہا ہی کہتے ہین نہین اللہ فرماتا ہی اگر دیکہین تو کیا ہو
یہ کہتے ہین اگر وہ تجہکو دیکہہ پائین تو اور بہی زیادہ تیری عبادت وتمجید وتحمید وتسبیح کرین فرماتا ہے
وہ کیا مانگتے ہین یہ کہتے ہین جنت فرماتا ہی کیا اونہون نے جنت کو دیکہا ہی کہتے ہین لا واللہ
ای رب نہین دیکہا فرماتا ہی بہلا اگر اوسکو دیکہین تو کیا ہو یہ کہتے ہین وہ اور بہی زیادہ شدید الحرص
وشدید الطلب ہوجائین اور خوب ہی اوسمین رغبت کرین فرماتا ہی وہ کس چیز سے پناہ مانگتے
ہین یہ کہتے ہین آگ سے فرماتا ہی کیا اونہون نے آگ کو دیکہا ہی یہ کہتے ہین نہین دیکہا ہی فرماتا ہے
کیا ہو اگر وہ اوسکو دیکہین یہ کہتے ہین اگر وہ اوسکو دیکہہ پائین تو اور بہی زیادہ شدید الفرار ہون
خوب ہی ڈرین اللہ فرماتا ہی فاشہدکم انی قد غفرت لہم حضرت نے کہا ایک فرشتہ ملائکہ مین سے
کہتا ہی اونمین فلان شخص تہا جو اونمین سے نہین ہے وہ تو کسی کام کو آیا گیا تہا اللہ تعالی کہتا ہی
ہم الجلساء لا یشقی بہم جلیسہم متفق علیہ مسلم کا لفظ ابوہریرہ سے مرفوعا یہ ہی اللہ کے
فرشتے ہین سیر کرتے پہرتے صاحب فضیلت جستجو کرتے ہین مجالس ذکر کی جب کسی مجلس کو پاتے ہین
کہ وہان ذکر ہوتا ہی تو ہمراہ اونکے بیٹہہ جاتے ہین اور بعض بعض کو اپنے پرون سے گہیر لیتے ہین
یہانتک کہ یہان سے آسمان دنیا تک بہر جاتا ہی پہر جب جدا ہوتے ہین تو آسمان پر چڑہ جاتے
ہین اللہ عزوجل اون سے سوال کرتا ہی کہ تم کہان سے آے وہ کہتے ہین ہم پاس سے تیرے بندون
کے جو زمین مین ہین آئے ہین وہ تیری تسبیح تکبیر تہلیل تحمید کرتے ہین اور تجہسے مانگتے ہین کہا کیا
مانگتے ہین کہتے ہین جنت فرماتا ہی کیا اونہون نے میری جنت دیکہی ہی یہ کہتے ہین نہین فرماتا ہے
کیا ہو اگر میری جنت کو دیکہین پہر یہ کہتے ہین وہ پناہ چاہتے ہین تجہسے فرماتا ہی کس چیز سے
پناہ چاہتے ہین کہا تیری آگ سی فرماتا ہی کیا اونہون نے میری نار دیکہی ہی یہ کہتے ہین نہین فرماتا ہے
کیا حال ہو اگر وہ میری نار کو دیکہین یہ کہتے ہین وہ استغفار کرتے ہین تجہسے فرماتا ہی قد غفرت
لہم فاعطیتہم ما سألوا واجرتہم مما استجاروا یہ کہتے ہین ای رب اونمین فلان بندہ بڑا خطاوار
ہی اوسکا تو فقط گزر ہوا تہا وہ اونکے پاس بیٹہہ گیا اللہ تعالی فرماتا ہی ولہ غفرت ہم القوم لا
یشقی بہم جلیسہم مین کہتا ہون کہ جب جلیس اہل ذکر و علم بخشدیے جاتے ہین تو جلساء حضرت نبی اللہ

علیہ وآلہ وسلم بالاولی مغفور ہونگے جو کوئی حق مین کسی صحابی کے بدگمان یا بدزبان ہو وہ شقی ہے نہ سعید یہ ذکر جسطرح شامل ہی ذکر تسبیح وتہلیل وتحمید وغیرہا کو اسی طرح شامل ہے درس وقرات علم تفسیر وعلم سنن کو بعض اخبار مین اسکی صراحت بھی آئی ہے دوسرالفظ ابوہریرہ وابوسعید کا مرفوعا یون ہے نہین بیٹھی کوئی قوم کہ ذکر کرے اللہ کا مگر گھیر لیتے ہین اونکو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہی اونکو رحمت اور اوترتا ہی اونپر سکینہ اور یاد کرتا ہی اللہ اونکو اون لوگون مین جو پاس اوسکے ہین روا ہ مسلم حارث بن عوف کہتے ہین ایک بار حضرت مسجد مین بیٹھے تھے اور لوگ آپ کے ساتھہ تھے اتنے مین تین نفر آے دو نے توجہ طرف حضرت کے کی اور ایک چلا گیا ان دو مین ایک حلقے مین شگاف پاکر بیٹھہ گیا اور دوسرا پیچھے حلقے کے بیٹھا تیسرا پشت پھیر کر چلدیا جب حضرت فارغ ہوے فرمایا کیا خبر ند دون مین تمکو ان ہرسہ نفر کی ایک نے جگہہ پکڑی طرف اللہ کے اللہ نے اوسکو جگہہ دی دوسرے نے شرم کی اللہ اوس سے شرمایا تیسرے نے اعراض کیا اللہ نے اوس سے اعراض کیا متفق علیہ معاویہ کہتی ہین حضرت ایک حلقۂ اصحاب پر آئے پوچھا تم کیون بیٹھے ہو کہا ہم بیٹھے ہین اللہ کا ذکر کرتے ہین اور اوسکی حمد بجالاتے ہین اس بات پر کہ ہمکو راہ اسلام کی دکھائی اور ہمپر احسان فرمایا کہا اللہ کی سوگند ہی کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو مینے تم سے حلف براہ تہمت نہین لیا ہی ولکن جبریل علیہ السلام آے مجھی خبر کی کہ اللہ تعالی مباہات کرتا ہی ساتھہ تمہارے فرشتون پر رواہ مسلم

فصل بیان مین ذکر صبح وشام کے

قال تعالی واذکر ربك في نفسك تضرعا وخيفة ودون الجهر من القول بالغدو والآصال ولا تكن من الغافلين اہل لغت نے کہا ہی آصال جمع ہی اصیل کی اصیل کہتے ہین مابین عصر ومغرب کو وقال تعالی وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها وقال تعالى في بيوت اذن الله ان ترفع ويذكر فيها اسمه يسبح له فيها بالغدو والآصال رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله وقال تعالى انا سخرنا الجبال معه يسبحن بالعشي والاشراق ابوہریرہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا جسنے کہا صبح وشام سبحان الله وبحمده سو بار نہ لائیگا کوئی دن قیامت کو بہتر اوس سے جو وہ لایا مگر جسنے مثل اوسکے یا زیادہ اوس سے کہا رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی ایک آدمی نے کہا ای رسول خدا آج کی رات ایک بچھوے نے مجھے ڈنک مارا مینے سخت ایذا پائی فرمایا اگر تو وقت

شام کے یون کہتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو کچھ ضرر نکرتا رواہ مسلم
تیسرا لفظ یہ ہی کہ حضرت وقت صبح کے کہتے اللھم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیی وبک
نموت والیک النشور رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن چوتھا لفظ یہ ہی ابوبکر
صدیق نے کہا مجھکو حکم فرمایئے ایسے کلمات کا جومین کہا کرون صبح وشام فرمایا کہہ اللھم فاطر السموات
والارض عالم الغیب والشہادۃ رب کل شیٔ وملیکہ اشھد ان لا الہ الا انت اعوذ بک من شر
نفسی وشر الشیطان وشرکہ فرمایا انکو صبح وشام اور وقت بستر پر جانے کے کہا کر رواہ ابوداود
والترمذی وقال حدیث حسن صحیح حدیث ابن مسعود مین آیا ہی حضرت جب شام ہوتی کہتے امسینا
وامسی الملک للہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الی قولہ قدیر رب اسألک ما فی
ھذہ اللیلۃ وخیر ما بعدھا رب اعوذ بک من الکسل وسوء الکبر رب اعوذ بک من عذاب
فی النار وعذاب فی القبر اور جب صبح ہوتی تو بہی اسی طرح کہتے اصبحنا واصبح الملک للہ رواہ
مسلم عبداللہ بن خبیب کا لفظ یہ ہی حضرت نے مجھسے فرمایا پڑہ قل ہو اللہ احد ومعوذتین شام و
صبح تین بار کفایت کریگا تجھکو ہر شے سے رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح
حدیث عثمان رضی اللہ عنہ مین فرمایا ہی نہین ہے کوئی بندہ جو کہے ہر صبح یوم وشام شب کو بسم اللہ
الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم لکن ضرر نکریگی اوسکو کوئی
شی رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح

فصل سوتے وقت کیا کہے

قال تعالی الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم حذیفہ وابوذر کہتے ہین حضرت جب
بستر پر آتے کہتے باسمک اللھم احیی واموت رواہ البخاری علی مرتضی کہتے ہین حضرت نے مجھسے
اور فاطمہ سے کہا جب تم اپنے بسترون پر جاو تو تکبیر تسبیح تحمید تینتیس تینتیس بار کہو دوسری روایت
مین تکبیر ۳۴ بار اور ایک روایت مین تسبیح ۳۴ بار آئی ہی متفق علیہ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے
جب کوئی تم مین اپنے بستر پر آئے تو اوسکو حاشیۂ چادر سے جہاڑے وہ نہین جانتا کہ اوسکے پیچھے
کون آیا تہا پہر کہے باسمک ربی وضعت جنبی وباسمک ارفعہ ان امسکت نفسی فارحمھا
وان ارسلتھا فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین متفق علیہ عائشہ کہتی ہین حضرت جب بستر پر
آتے دونون ہاتھون مین پھونکتے اور معوذات پڑہتے اور بدن پر ہاتھ پہیرتے متفق علیہ دوسری روایت

مین پڑہنا قل ہو اللہ اور پہر دو قل اعوذ کا آیا ہی پہر کہا ہی کہ جہان تک بدن پر ہاتھہ پہونچ سکتا
وہان تک پہیرتے اور شروع سر و چہرہ اور سامنے کے بدن سے کرتے یہ بات تین بار کرتے
متفق علیہ براء ابن عازب کہتے ہین مجہسے فرمایا تو جب بستر پر جاے تو نماز کا سا وضو کر پہر داہنی
جانب لیٹ اور کہہ اللهم اسلمت نفسی الیك و فوضت امري الیك والجأت ظهري الیك
رغبة و رهبة الیك لا ملجأ و لا منجا منك الا الیك امنت بكتابك الذي انزلت و
نبیك الذي ارسلت پہر فرمایا اگر تو مرا تو فطرت پر مریگا انکو سب کے پیچہے کہہ متفق علیہ انس
کہتے ہین حضرت جب بستر پر آتے کہتے الحمد لله الذي اطعمنا و سقانا و کفانا و اوانا فکم ممن لا کافی
له و لا مؤوي رواه مسلم حذیفہ کا لفظ یہ ہی حضرت جب ارادہ سونیکا کرتے دست راست
نیچے رخسار کے رکہکر کہتے اللهم قني عذابك یوم تبعث عبادك رواه الترمذي وقال حدیث
حسن و رواه ابو داود و زاد کان یقول ثلث مرات

باب ۱۴ بیان مین دعوات کے

اس باب مین فصول ہین قال تعالى ادعوني استجب لكم و قال تعالى ادعوا ربكم تضرعا وخفية
انه لا يحب المعتدين و قال تعالى و اذا سألك عبادي عني فاني قريب اجيب دعوة الداع اذا
دعان و قال تعالى امن يجيب المضطر اذا دعاه و يكشف السوء الاية حدیث نعمان بن بشیر مین آیا ہی
دعا عبادت ہی رواه ابو داود والترمذي وقال حدیث حسن صحیح عائشہ کہتی ہین حضرت
جوامع دعا کو دوست رکہتے تہے ما سوا کو چہوڑتے رواه ابو داود باسناد جید انس نے کہا
اکثر دعا حضرت کی یہ تہی اللهم اتنا في الدنیا حسنة و في الاخرة حسنة و قنا عذاب النار
متفق علیہ مسلم نے کہا انس جب دعا کرتے تو یہی دعا کرتے یا جب کوئی دعا مانگتے تو اوسمین یہ
دعا بہی پڑہتے ابن مسعود کہتے ہین حضرت کہتے تہے اللهم اني اسألك الهدى والتقى والعفاف
والغنى رواه مسلم طارق بن اشیم نے کہا ہی جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو حضرت اوسکو نماز سکہاتے
پہر حکم کرتے کہ یہ دعا کیا کر اللهم اغفر لي وارحمني واهدني وعافني وارزقني رواه مسلم
دوسرا لفظ طارق کا مسموعا یہ ہی کہ ایک مرد نے آکر کہا مین کیا کہون جب اپنے رب سے کچہہ مانگون
فرمایا کہہ اللهم الخ فان هؤلاء تجمع لك خیر دنیاك و اخرتك ابن عمرو کا لفظ رفعا یون ہی حضرت
نے کہا اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا على طاعتك رواه مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین

حضرت نے فرمایا ہے پناہ مانگو تم اللہ سے جہد بلا اور درک شقا اور سوء قضا اور شماتت اعدا سے متفق
علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت کہتے تھے اللهم اصلح دینی الذی هو عصمة امری واصلح لی
دنیای التی فیها معاشی واصلح لی آخرتی التی فیها معادی واجعل الحیاة زیادة لی فی
کل خیر واجعل الموت راحة لی من کل شر رواہ مسلم علی مرتضیٰ کہتے ہیں حضرت نے مجھے
فرمایا تو کہہ اللهم اهدنی وسددنی دوسری روایت یوں ہے اللهم انی اسألك الهدی والسداد
رواہ مسلم انس کہتے ہیں حضرت یوں کہا کرتے تھے اللهم انی اعوذ بك من العجز والکسل
والجبن والهرم والبخل واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المحیا والممات
دوسری روایت میں ہے وضلع الدین وغلبة الرجال رواہ مسلم ابو بکر صدیق نے
حضرت سے کہا تھا مجھے ایسی دعا سکھاؤ جو میں نماز میں پڑھا کروں فرمایا کہہ اللهم انی ظلمت نفسی
ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرة من عندك وارحمنی انك انت
الغفور الرحیم دوسری روایت میں ہے اپنے گھر میں پڑھا کروں کثیرا بثاء مثلثہ وبباء موحدہ
دونوں طرح روایت ہے ابو موسیٰ کہتے ہیں حضرت یہ دعا کیا کرتے تھے اللهم اغفر لی خطیئتی
وجهلی واسرافی فی امری وما انت اعلم به منی اللهم اغفر لی جدی وهزلی وخطأی وعمدی
وکل ذلك عندی اللهم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما
انت اعلم به منی انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت وانت علی کل شیء قدیر متفق علیه
عائشہ نے کہا حضرت اپنی دعا میں کہتے تھے اللهم انی اعوذ بك من شر ما عملت ومن شر
ما لم اعمل رواہ مسلم ابن عمر نے کہا حضرت کی دعا یہ تھی اللهم انی اعوذ بك من زوال
نعمتك وتحول عافیتك وفجاءة نقمتك وجمیع سخطك رواہ مسلم زید بن ارقم نے کہا
حضرت یہ دعا کرتے تھے اللهم انی اعوذ بك من العجز والکسل والجبن والبخل والهرم و
عذاب القبر اللهم آت نفسی تقواها وزکها انت خیر من زکاها انت ولیها ومولاها
اللهم انی اعوذ بك من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا
یستجاب رواہ مسلم ابن عباس نے کہا حضرت یوں کہتے تھے اللهم لك اسلمت وبك آمنت
وعلیك توکلت والیك انبت وبك خاصمت والیك حاکمت فاغفر لی ما قدمت وما
اخرت وما اسررت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت بعض روات نے
اتنا اور زیادہ کیا ہے ولا حول ولا قوة الا بالله متفق علیه عائشہ کہتی ہیں حضرت ان کلمات سے

دعا کرتے تھے اللهم اني اعوذ بك من فتنة النار وعذاب النار ومن شر الغنى والفقر رواه
ابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح وهذا لفظ ابي داود حديث قطبہ بن مالک مین
رفعاً یہ دعا آئی ہے اللهم اني اعوذ بك من منكرات الاخلاق والاعمال والاهواء رواه الترمذي
وقال حديث حسن شکل بن حمید نے کہا ای رسول خدا مجھی کوئی دعا سکھاؤ فرمایا کہہ اللهم اني
اعوذ بك من شر سمعي ومن شر بصري ومن شر لساني ومن شر قلبي ومن شر منيي رواه
ابو داود والترمذي وقال حديث حسن انس کا لفظ یہ ہے حضرت کہتے تھے اللهم اني اعوذ بك
من البرص والجنون والجذام وسيئ الاسقام رواه ابو داود باسناد صحيح ابو ہریرہ نے کہا
حضرت یون کہتے تھے اللهم اني اعوذ بك من الجوع فانه بئس الضجيع واعوذ بك من الخيانة
فانها بئست البطانة رواه ابو داود باسناد صحيح حدیث علی مین آیا ہی کہ ایک مکاتب کو واسطے
ادای قرض کے یہ دعا سکھائی فرمایا اگر برابر پہاڑ کے تجھپر دین ہوگا تو اللہ اوسکو تجھسے ادا کردیگا
اللهم اكفني بحلالك عن حرامك واغنني بفضلك عمن سواك رواه الترمذي وقال حديث
حسن عمران بن حصین کہتے ہین حضرت نے میرے باپ حصین کو یہ دو کلمے سکھائے کہ دعا کری
ساتھ اونکے اللهم الهمني رشدي واعذني من شر نفسي رواه الترمذي وقال حديث حسن
عباس بن عبد المطلب نے کہا ای رسول خدا مجھی ایسی شی سکھاؤ جو مین اللہ سے مانگون فرمایا مانگ
اللہ سے عافیت تین دن کی بعد پھر جا کر کہا فرمایا ای عم رسول اللہ مانگو اللہ سے عافیت دنیا و
آخرت مین رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح شہر بن حوشب نے ام سلمہ سے پوچھا اکثر
دعا حضرت کی جب وہ تمھارے پاس ہوتے کیا تھی کہا يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك
رواه الترمذي وقال حديث حسن ابو الدرداء کہتے ہین حضرت نے فرمایا دعا داؤد علیہ السلام
کی یہ تھی اللهم اني اسألك حبك وحب من يحبك والعمل الذي يبلغني الى حبك اللهم اجعل
حبك احب الي من نفسي واهلي ومن الماء البارد رواه الترمذي وقال
حديث حسن انس رفعاً کہتے ہین لازم پکڑو يا ذا الجلال والاكرام کو رواه الترمذي ورواه
النسائي من رواية ربيعة بن عامر الصحابي قال الحاكم حديث صحيح ابو امامہ کہتے ہین حضرت نے
بہت سی دعا کی ہمین کچھ اوسمین سے یاد نرہا فرمایا کیا نہ بتاؤن مین تمکو وہ جو جامع ہوان سب کو
تو کہہ اللهم اني اسألك من خير ما سألك منه نبيك محمد صلى الله عليه وآله وسلم ونعوذ بك
من شر ما استعاذك منه نبيك محمد صلى الله عليه وآله وسلم وانت المستعان وعليك البلاغ

ولاحول ولاقوة الا باللہ رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابن مسعود کہتے ہین ایک دعا حضرت کی یہ بھی تھی اللهم اني اسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والسلامة من كل اثم والغنيمة من كل بر والفوز بالجنة والنجاة من النار رواہ الحاكم وقال حديث صحيح على شرط مسلم

فصل فضل دعا بظہر الغيب مين

قال تعالى والذين جاؤا من بعدهم يقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان وقال تعالى واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات وقال تعالى اخبارا عن ابرهيم عليه السلام رب اغفر لي ولوالدي وللمؤمنين يوم يقوم الحساب ابو الدرداء نے مسموعا کہا ہے نہین ہے کوئی بندہ مسلمان جو دعا کرے واسطے اپنے بھائی کے پس پشت اوسکے لکن فرشتہ کہتا ہے ولك بمثل رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا مرفوعا یہ ہے دعا مرد مسلمان کے واسطے اپنے بھائی کے پس پشت قبول ہوتی ہے نزدیک اوسکے سر کے ایک فرشتہ موکل ہے جب یہ دعاے خیر کرتا ہے واسطے اپنے بھائی کے وہ فرشتہ کہتا ہے ولك بمثل رواہ مسلم

فصل مسائل دعا مین

اسامہ بن زید نے رفعا کہا ہے جسکے ساتھ کوئی احسان کیا گیا اوسنے کہا جزاك الله خيرا تو مبالغہ کیا ثنا مین رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح جابر نے کہا حضرت نے فرمایا ہے تم بددعا نکرو اپنی جان پر اور نہ اپنی اولاد پر اور نہ اپنی مال پر کہین موافق نہو جاؤ تم اللہ سے ایسی ساعت کو کہ اوسمین کچھہ مانگا جاتا ہے اور وہ قبول ہو جائے واسطے تمہارے رواہ مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہے قبول ہوتی ہے دعا ایک تمہارے کی جب تک کہ وہ جلدی نہین کرتا ہے اور نہین کہتا ہے کہ مینے دعا کی اپنے رب سے اوسنے قبول نہین کی متفق علیہ مسلم کی روایت یون ہے ہمیشہ قبول ہوتی ہے دعا جب تک کہ نہ مانگے کوئی گناہ یا قطیعت رحم اور جلدی نکرے کہا اے رسول خدا جلدی کرنا کیا ہے فرمایا کہے قد دعوت ربي فلم يستجب لي متفق علیہ دوسری روایت یون ہے فيستحسر عند ذلك ويدع الدعاء یعنی تھک کر دعا کرنا چھوڑ دے ابو امامہ کہتے ہین

حضرت سے کہا کون دعا زیادہ سنی جاتی ہے فرمایا جوف شب آخر مین اور پیچھے نمازہای فرض کے رواہ الترمذي وقال حديث حسن عبادہ بن صامت کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی نہین ہی زمین پر کوئی مسلمان جو دعا کرے اللہ سے کوئی دعا لکن دیتا ہی اللہ اوسکو وہ یا پہیر دیتا ہی اوس سے مثل اوسکے سوء کو جبکہ داعی باثم یا قطیعت رحم نہو ایک مرد نے قوم مین سے کہا اب ہم بہت سی دعا کرینگے فرمایا بہت سی دعا کر رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح رواہ الحاكم من رواية ابي سعيد وزاد اويدخر له من الاجر مثلها ابن عباس کہتے ہین حضرت وقت کرب کے کہتے تھے لا اله الا الله العظيم الحليم لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموات ورب الارض ورب العرش الكريم متفق عليه **ف** ابواب دعا کے اور الفاظ ماثورہ دعا کے اور مسائل دعوات کے بیحساب ہین کتب مستقلہ اس باب مین سلف وخلف نے لکھے ہین کتاب نزل الابرار اس فن مین اجمع مؤلفات وانفع مصنفات ہی اس جگہہ کلام غزالی رح التقاطا متعلق دعوات نقل کیا جاتا ہی فضیلت دعا مین اللہ تعالی نے فرمایا ہی قال ربكم ادعوني استجب لكم ان الذين يستكبرون عن عبادتي سيدخلون جهنم داخرين وقال تعالى قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن ايا ما تدعو فله الاسماء الحسنى اور حدیث مین دعا کو مخ عبادت کہا ہی اور فرمایا ہے کوئی شی اکرم علی اللہ دعا سے نہین ہی آداب دعا کے یہ ہین کہ وقت شریف کو تاکے رہے جیسے روز عرفہ و رمضان و روز جمعہ اور وقت سحر کو ساعات شب سی قال تعالى وبالاسحار هم يستغفرون اور حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ہر رات ثلث آخر شب مین آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہی اور کہتا ہے من يسألني فاعطيه من يستغفرني فاغفر له یہ ایک ادب ہوا دوسرا ادب یہ ہی کہ احوال شریفہ کو مغتنم جانے جیسے وقت زحف صفوف و نزول غیث و اقامت نماز فرض اور درمیان اذان واقامت وصوم و حالت سجدہ تیسرا ادب یہ ہی کہ رو بقبلہ ہو کر دعا کرے اور ہاتھ اتنے اونچے کرے کہ سفیدی بغل کی نظر آئے چوتھا ادب یہ ہی کہ آواز پست رکھے درمیان مخافت وجہر کے قال تعالى ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها اي بدعائك وابتغ بين ذلك سبيلا وقال تعالے اذ نادى ربه نداء خفيا وقال تعالى وادعوا ربكم تضرعا وخفية پانچوان ادب یہ ہی کہ دعا مین تکلف سجع نکرے کہ یہ اعتدا ہی اور اللہ معتدین کو دوست نہین رکھتا ہی بعض نے کہا مراد اس اعتدا سے تکلف اسجاع ہی اولی یہ ہی کہ دعوات ماثورہ سے تجاوز نکرے کیونکہ ہر کسی کو اچھی طرح دعا کرنا نہین آتا ہی معاذ نے کہا علماء سے جنت مین بھی کام پڑیگا اہل جنت نجانیگے کہ کسطرح تمنا کرین آخر علماء

سے سیکھین گے کہتے ہین علماء وابدال دعامین سات کلمات سے زیادہ نہین کرتے تھے آخر سورۂ
بقر شاہد ہی اس بات پر اللہ نے کسی جگہہ قرآن مین ادعیۂ عباد کو زیادہ سات کلمات سے ذکر نہین کیا ہے
مراد سجع سے تکلف کلام ہی اور جو بلی ساختہ ہو اوسکا کچھہ ڈر نہین ہے چھٹا ادب تضرع وخشوع ورغبت
ورہبت ہی قال تعالی یدعوننا رغبا ورھبا ساتوان ادب یہ ہی کہ دعا پر جزم کرے اجابت کا
یقین رکھے حدیث مین آیا ہی ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ لا یستجیب
دعاء من قلب غافل سفیان بن عیینہ نے کہا ہی لا یمنعن احدکم من الدعا ما یعلم من نفسہ فان اللہ
عزوجل اجاب دعاء شر الخلق ابلیس لعنۃ اللہ آٹھوان ادب یہ ہی کہ دعا مین الحاح کرے تین بار
تکرار کرے حضرت جب دعا و سوال کرتے تین بار کرتے نوان ادب یہ ہی کہ شروع ذکر خدا سے کرے
سوال سے بدایت نکرے حضرت جب دعا آغاز کرنا چاہتے کہتے سبحان ربی العلی الاعلی الوہاب
رواہ سلمۃ بن الاکوع ابو سلیمان دارانی کہتے ہین جب اللہ سے کچھہ مانگے تو ابتدا بدرود کرے پھر
سوال حاجت پھر درود پر ختم کرے اللہ کریم تر ہی اس بات سے کہ درودکو قبول کرے اور بامین
کو چھوڑ دے دسوان ادب یہ ہی کہ تائب ہوکر رد مظالم کرے اور اللہ پر متوجہ ہو ساتھہ کنہ
ہمت کے یہ ادب باطن کا ہی سبب قریب اجابت مین یہی ادب ہی حکایت اوزاعی کہتے ہین
لوگ طلب باران مین نکلے اونمین بلال بن سعد تھے اونھون نے کھڑے ہوکر کہا ای گروہ حاضرین
کیا تم اقرار اپنی اساءت کا نہین کرتے ہو کہا اللہم نعم کہا ای اللہ ہمنے تجھکو سنا ہی کہ تو نے فرمایا ہے
ما علی المحسنین من سبیل اور ہم سب مقر ہین اپنی اساءت کے تیری مغفرت ہم سے لوگون کے
لیے ہوتی ہی اللہم فاغفر لنا وارحمنا پھر ہاتھہ دعا کو اوٹھائے اللہ نے پانی برسایا حکایت
مالک بن دینار کو کہا تم اللہ سے ہمارے لیے دعا کرو کہا تم پانی برسنے مین دیر سمجھتے ہو مین پتھر برسنے
مین دیر سمجھتا ہون حکایت یحیی غسانی نے کہا عہد داود علیہ السلام مین قحط پڑا تین عالمون کو
لیکر لوگ واسطے استسقا کے نکلے ایک عالم نے کہا اللہم انک انزلت فی توراتک ان نعفو
عمن ظلمنا اللہم انا قد ظلمنا انفسنا فاعف عنا دوسرے نے کہا اللہم انک انزلت فی توراتک
ان نعتق ارقائنا اللہم انا ارقاؤک فاعتقنا تیسرے نے کہا اللہم انک انزلت فی توراتک ان
لا نرد المساکین اذا وقفوا بابوابنا اللہم انا مساکینک وقفنا ببابک فلا ترد دعائنا پانی برسا
حکایت عطا سلمی کہتے ہین ایکبار پانی نہ برسا ہم واسطے استسقا کے نکلے مقابر مین سعدون
مجنون کو پایا میری طرف نظر کرکے کہا ای عطا اھذا یوم النشور او بعثر ما فی القبور مینے کہا

نہین پانی نہین برساہی اسلیے پانی مانگنے کو نکلے ہین کہا قلوب رضیہ سے یا قلوب سماویہ سے
مینے کہا بلکہ قلوب سماویہ سے کہا ہیہات ای عطا تم ان تبہرجین کو کہو کہ یہ تبہرج نکرین کیونکہ نا قد بصیر
سے ہے پھر آسمان کی طرف نظر اوٹھا کر کہا الٰهي وسيدي ومولائي لا تهلك بلادك بذنوب عبادك
ولكن بالمكنون من اسمائك وما وارت الحجب من الائك الا ما سقيتنا ماء غدقا فراتا تحيي به العباد
وتروي به البلاد يا من هو على كل شيء قدير عطا کہتے ہین یہ کلام تمام نہوا تہا کہ رعد و برق ہو کر ابر
آیا ایسا پانی برسا کہ گویا دہان مشک کھول دیے ہین سعدون وہانسے چلدیے بہرحال جو دعا بعد انابت
و توبہ و رد مظالم و ندم کے ہوتی ہے اوسکی اجابت جلد تر ظہور مین آتی ہے

نہین کھوتی خبر کو روانہ دینا ۱۲

باب ۱۴۸ بیان مین کرامات اولیاء و فضل اولیاء کے

قال الله تعالى الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون الذين آمنوا وكانوا يتقون لهم
البشرى في الحيوة الدنيا وفي الآخرة لا تبديل لكلمات الله ذلك هو الفوز العظيم وقال تعالے
وهزي اليك بجذع النخلة تساقط عليك رطبا جنيا فكلي واشربي الآيه وقال تعالى كلما دخل عليها
زكريا المحراب وجد عندها رزقا قال يا مريم انى لك هذا قالت هو من عند الله ان الله يرزق
من يشاء بغير حساب وقال تعالى واذ اعتزلتموهم وما يعبدون الا الله فأووا الى الكهف ينشر لكم
ربكم من رحمته ويهيئ لكم من امركم مرفقا وترى الشمس اذا طلعت تزاور عن كهفهم ذات اليمين
واذا غربت تقرضهم ذات الشمال وهم في فجوة منه حدیث طویل عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق
رضی الله عنہما مین قصہ مہمانی تین نفر اصحاب صفہ کا آیا ہے کہ جب وہ ایک لقمہ اوٹھاتے تو اسفل سے
وہ طعام زیادہ ہوجاتا یہانتک کہ سب کا پیٹ بھر گیا اور کہانا تین گنا بچ رہا اوسمین سے حضرت کو
بھیجا آپنے بھی کہایا الحدیث متفق علیہ یہ کرامت تھی صدیق رضی الله عنہ کی ابو ہریرہ کہتے ہین
حضرت نے فرمایا اگلی امتون مین تم سے پہلے کچھ لوگ محدث ہوتے تھے میری امت مین اگر کوئی
ہوگا تو وہ عمر ہے رواه البخاري ورواه مسلم من رواية عائشة وفي روايتهما قال ابن وهب
محدثون اي ملهمون اس حدیث سے صاحب الہام ہونا عمر فاروق رضی الله عنہ کا ثابت ہوا الہام
ایک نوع ہے کرامت کی حدیث طویل جابر بن سمرہ مین آیا ہے کہ اسامہ بن ابی قتادہ نے حق مین سعد بن
ابی وقاص کے کہا تہا ان سعدا كان لا يسير بالسرية ولا يقسم بالسوية ولا يعدل في القضية
سعد نے کہا مین تین دعائین کرتا ہون اللهم ان كان عبدك هذا كاذبا قام رياء وسمعة فاطل عمره

واطل فقره وعرضه للفتن اوسکے بعد جب کوئی اوس سے پوچھتا تو کہتا شیخ کبیر مفتون
اصابتنی دعوة سعد عبد الملک بن عمیر راوی حدیث جابر بن سمرہ سے کہتے ہین فانا رأیته
بعد ان سقط حاجباه علی عینیه من الکبر وانه لیتعرض للجواري في الطرق فیغمزهن متفق
علیه اس حدیث سے کرامت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ثابت ہی کہ اللہ نے اونکی سچی دعا
حق مین جھوٹے مدعی کے قبول فرمائی حدیث عروہ بن زبیر مین آیا ہی کہ اروی بنت اوس نے سامنے
مروان بن حکم کے سعید بن زید سے خصومت کی اور یہ دعوی کیا کہ سعید نے کچھ زمین اوسکی داب
لی ہے سعید نے کہا بھلا جب مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا ہی کہ من اخذ شبرا من
الارض ظلما طوقه الی سبع ارضین تو پھر مین اسکی زمین کیا لونگا مروان نے کہا اب مین تم سے
بعد اسکے کوئی بینہ طلب نکرونگا سعید نے کہا اللهم ان کانت کاذبة فاعم بصرها واقتلها في
ارضها چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ نہ مرے یہانتک کہ اندھے ہو گئے اکیبار اپنی زمین مین چلے
جاتے تھے ایک گڑھے مین گر کر مر گئے متفق علیہ یہ کرامت ہی سعید کی دوسری روایت مسلم کی
یہ ہی کہ محمد بن زید نے اوسکو اندھا دیکھا دیوارون کو ٹٹولتے تھے اور کہتے کہ اصابتني دعوة سعید
ایک دن کنوئین پر گزرے جو اندر گھر کے تھا جسکے لیے خصومت کی تھی اوسمین گر پڑے وہی گڑھا
اوسکی گور ہوا جابر بن عبد اللہ کہتے ہین جنگ احد مین میرے باپ نے مجھسے کہا کہ مین اپنے آپکو دیکھتا
ہون کہ اصحاب حضرت مین سب سے پہلے مین ہی مقتول ہونگا چنانچہ ایسا ہی ہوا انکے ہمراہ ایک
اور شخص کو بھی قبر مین دفن کر دیا پھر میرا جی خوش نہوا کہ یہ ہمراہ دوسرے کے رہین چھہ مہینے کے بعد
مینے انکو قبر سے نکالا ویسے ہی تھے جیسے کہ دن دفن کے رکھا تھا سوا کان کے پھر مینے اونکو علیحدہ
قبر مین رکھا رواه البخاري انس کہتے ہین دو صحابی پاس سے حضرت کے نکلے رات اندھیری تھی اونکے
سامنے دو چراغ سے جلتے تھے جب جدا ہوے تو ہر ایک کے ساتھ ایک چراغ رہگیا یہانتک کہ وہ
اپنے گھر مین پہونچگئے رواه البخاري من طرق دوسری روایت مین آیا ہی کہ وہ دونون صحابی
اسید بن حضیر وعبادہ بن بشر تھے حدیث طویل ابو ہریرہ مین بذکر قصہ قتل خبیب آیا ہی کہ ایک عورت
نے کہا ما رایت اسیرا خیرا من خبیب فواللہ لقد وجدته یوما یاکل قطفا من عنب في یده و
انه لموثق بالحدید وما بمکة من ثمرة وہ عورت کہتی تھی انه لرزق رزقه الله خبیبا الحدیث رواه
البخاري بطوله نووی کہتے ہین اس باب مین بہت احادیث صحیحہ آئے ہین جیسے حدیث اوس غلام کی
جو پاس راہب وساحر کے جاتا تھا اور جیسے حدیث جریج کی اور حدیث اصحاب غار کی جنکو پتھر نے

چھپا دیا تھا اور حدیث اوس شخص کی جسنے ابر مین یہ آواز سنی تھی اسق حدیقة فلان وغیر ذلك
والدلائل فی الباب کثیرة معلومة ابو ہریرہ کہتے ہین مینے عمر رضی اللہ عنہ کو کبھی یہ کہتے
نہین سنا کہ کسی شی کے حق مین یہ کہا ہو کہ مین اوسکو یون گمان کرتا ہون لکن وہ ایسا ہی ہوتا جیسا کہ
وہ گمان کرتے تھے رواہ البخاری **ف** یہانتک بیان اخلاق حسنہ وخصال حمیدہ کا تھا
اب بعد اسکے نووی نے ابواب امور منہی عنہ کے لکھے ہین ہر چند تفصیل ان امور کی رسائل
جداگانہ مین مثل قواطع الانسان وقوارع البشر ولسان العرفان ہو چکی ہی لکن جو کہ معرفت اشیاء
کے اضداد سے حاصل ہوا کرتی ہے اسلیے ذکر کرنا ان خصال ذمیمہ کا بھی واسطے تکمیل احوال
اخلاق کے مناسب ہے وباللہ التوفیق

باب ۱۴۹ بیان ہین امور منہی عنہا کے

اس باب مین فصول ہین

فصل تحریم غیبت اور امر بحفظ لسان مین

قال اللہ تعالی ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ
واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم وقال تعالی ولا تقف ما لیس لك بہ علم ان السمع والبصر
والفؤاد کل اولئك کان عنہ مسئولا وقال تعالی ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید
نووی کہتے ہین ہر مکلف کو چاہی کہ اپنی زبان کو ساری باتون سے محفوظ رکھے مگر وہ کلام جسمین
کوئی مصلحت ظاہر ہو اور جبکہ مصلحت مین کلام وترک کلام مستوی ہو تو سنت یہی ہی کہ کلام سے
باز رہے اسلیے کہ کبھی کلام منجر بطرف مباح یا حرام یا مکروہ کے ہوتا ہی اور یہ بات عادۃً اکثر
ہوتی ہے کوئی شی برابر سلامتی کے نہین ہے ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین جو کوئی ایمان رکھتا ہو
اللہ ویوم آخرت پر وہ اچھی بات کہے یا چپ رہے نووی نے کہا یہ حدیث صریح ہی اس امر مین
کہ آدمی کو یہ چاہیے کہ بات نکرے لکن جبکہ اچھی بات ہو یہ اچھی بات وہ کلام ہوگا جسکی مصلحت
ظاہر ہے اور جب ظہور مصلحت مین شک ہو تو پھر عدم کلام بہتر ہے ابو موسی نے حضرت سے کہا
کون مسلمان افضل ہے کہا جسکے ہاتھ وزبان سے مسلمان لوگ سلامت رہین متفق علیہ سہل بن سعد کا
لفظ رفعاً یہ ہی جو کوئی ضامن ہو میرے لیے اوس چیز کا جو درمیان اوسکے دونون جبڑون اور

درمیان دونون پانوؤن کے ہے تو ضامن ہوتا ہون مین واسطے اوسکے جنت کا متفق علیہ
مراد اس سے زبان و فرج ہی یعنے اگر کوئی ان دونون عضو کے گناہون سے بچیگا تو وہ لائق جنت
کے ٹہیریگا ابو ہریرہ مسموعا کہتے ہین بندہ کوئی بات کرتا ہے پہر تبئین نہین کرتا اوسمین اور
نازل ہوتا ہی بسبب اوس بات کے آگ مین دور تر مابین مشرق و مغرب سے متفق علیہ نووی نے
کہا معنی تبئین کے یہ ہین کہ فکر نہین کرتا ہی اوسمین کہ آیا یہ بات اچہی ہے یا نہین انتہی یعنی بیساختہ جو
مونہہ پر آتا ہی بے سوچے سمجھے بک ڈالتا ہی اسکا انجام جہنم ہی دوسر الفظ اسکا مرفوعا یہ ہی بندہ کوئی بات
اللہ کے غصے کی کہتا ہی کچہہ اوسکی پروا نہین کرتا لکن گر جاتا ہی جہنم مین رواہ البخاری ہے بلال بن
حارث مزنی مرفوعا کہتے ہین آدمی کوئی کلمہ اللہ کی رضا کا کہتا ہی اوسکو گمان بھی نہین ہوتا کہ وہ
کہانتک پہونچیگا اللہ اوس کلمے کے سبب سے رضا اپنی یوم لقا تک لکہہ لیتا ہی اور کوئی کلمہ اللہ کی
ناخوشی کا کہتا ہی گمان بھی نہین کرتا کہ وہ کہانتک پہونچا اللہ اوسکے سبب سے سخط اپنا روز ملاقات تک
لکہہ لیتا ہی رواہ مالك فی الموطا والترمذي وقال حديث حسن صحيح سفیان بن عبد اللہ نے
حضرت سے کہا تہا مجہسے ایسی بات کہو جسکو پکڑے رہون فرمایا کہہ رب میرا اللہ ہی پہر استقامت کر
کہا بڑا خوف آپکو مجہپر کس بات کا ہے اپنی زبان پکڑ کر کہا اسکا رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح
ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہی جسکو بچایا اللہ نے شر سے مابین لحیین و شر مابین رجلین سے وہ جنت
مین جائیگا رواہ الترمذي وقال حديث حسن عقبہ بن عامر کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا
نجات کیا ہی فرمایا روک اپنی زبان کو اور سمائے تجہکو گہر تیرا اور رو اپنی خطا پر رواہ الترمذی
وقال حدیث حسن صحیح حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہی جب صبح کرتا ہی ابن آدم تو سارے
اعضا زبان کے خوشامد کرتے ہین کہتے ہین ڈر اللہ سے ہمارے حق مین ہم تیرے ساتہہ ہین اگر
تو سیدہی رہی تو ہم سب سیدہے رہینگے اور اگر تو ٹہڑی ہوئی تو ہم سب ٹہڑے ہو جائینگے رواہ
الترمذي معاذ کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا بتاؤ مجھے ایسا عمل جو داخل کرے مجہے جنت مین
اور دور کرے مجہے آگ سے فرمایا تو نے بڑی بات پوچہی ولکن وہ آسان ہے اوسپر جسپر اللہ آسان
کرے عبادت کر تو اللہ کی شریک نکر کسی شی کو ساتہہ اوسکے اور قائم رکہہ نماز اور دیتا رہ زکوۃ
اور روزہ رکہہ رمضان کا اور حج کر گہر کا اگر پا سکے تو طرف اوسکے راہ پہر فرمایا کیا نہ بتاؤن
مین تجہکو ابواب خیر کے روزہ سپر ہی صدقہ بجہاتا ہی خطا کو جسطرح پانی آگ کو بجہاتا ہی نماز پڑہنا
مرد کا جوف شب مین پہر یہ آیت پڑہی تتجافی جنوبہم عن المضاجع تا یعملون پہر فرمایا کیا

خبر ندون مین تجھکو رأس وعمود و ذروہ سنام امر کی مینے کہا ہان فرمایا رأس امر اسلام ہی اور عمود اوسکا نماز ہی اور ذروہ سنام اوسکا جہاد ہی پھر فرمایا کیا خبر ندون مین تجھکو اس سب کے ملاک کی مینے کہا ہان اوسپر اپنی زبان پکڑ کر کہا کف علیك ھذا یعنے اسکو روک مینے کہا کیا ہم ماخوذ ہین کلام پر فرمایا روئی تجھکو مان تیری وھل یکب الناس فی النار علی وجوھھم او علی مناخرھم الا حصائد السنتھم رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح یعنی یہی بکواس زبان کی آگ مین اوندہی مونہہ جھونکتی ہے حفظ زبان کو سارے ابواب خیر کا قوام و نظام و معتمد علیہ و مدار ٹھیرایا ہی حدیث ابوہریرہ مین آیا ہی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہی کہا اللہ و رسول جانین فرمایا ذکر کرنا تیرا اپنے بھائی کو ایسی بات سے جسکو وہ مکروہ رکھتا ہی کہا بھلا اگر ہمارے بھائی مین وہ بات ہو جو ہم کہتے ہین فرمایا اگر وہ بات اوسمین ہے جو تو کہتا ہی تو یہ غیبت ہوئی اور اگر وہ بات نہین ہے جو تونے کہی ہے تو یہ اوسپر بہتان ہوا رواہ مسلم حدیث ابی بکرہ مین دن حجۃ الوداع کے خطبۂ یوم النحر مین بمقام منی فرمایا تھا بیشک خون تمھارے اور مال تمھارے اور آبروئین تمھاری حرام ہین تمپر مثل حرمت اس دن تمھارے کے اس شہر تمھارے مین الا ھل بلغت کیون مینے پہونچادیا یا نہین متفق علیہ اس حدیث مین جان و مال و آبرو کا ایک حکم رکھا ہے آبروریزی داخل غیبت ہی یا داخل بہتان عائشہ نے حضرت سے کہا تھا حسبك من صفیۃ کذا و کذا یعنی وہ ٹھنگنی ہین فرمایا تونے ایسی بات کہی اگر آب دریا سے ملائی جاے تو ملجائے یعنی سارا پانی گندہ ہوجای مینے ایک انسان کا حال کہا فرمایا مین نہین دوست رکھتا کہ کسی انسان کی حکایت مجھسے کیجائے اور میرے لیے کذا و کذا ہو رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح نووی نے کہا ھذا الحدیث من ابلغ الزواجر عن الغیبۃ قال تعالی وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی جب ایسا کلمہ خفیف مختصر غیبت ٹھیرا اور اوسکا قبح اس درجہ ہوا کہ اگر سمندر مین اوسکو ملادین تو اوسکی شدت نتن سے سارا پانی دریا کا متغیر الطعم والریح ہوجاے تو اور کلمات عظیمہ و اقوال کثیرہ کا کیا ٹھکانا ہی اللھم غفرا حدیث انس مین فرمایا ہی جب مجھی معراج مین لیگئے میرا گزر ایک قوم پر ہوا اونکے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے چہرے و سینے کو اون ناخنون سے نوچتے کھسوٹتے تھے مینے کہا ای جبریل یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ لوگ ہین جو لوگونکا گوشت کھاتے ہین اور اونکی آبروریزی کرتے ہین رواہ ابو داود ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین سارا مسلمان دوسرے مسلمان پر حرام ہی خون اوسکا

اور آبرو اوسکی اور مال اوسکا رواہ مسلم

باب۵۸ اس بیان مین کہ غیبت حرام ہی جو شخص غیبت مجمع مہ کو سنی او سپر واجب ہے کہ رد و ابطال و انکار کری قائل پہ اگر عاجز ہو اور اوسکی بات نمانی جائے تو اوس مجلس ہی کو چھوڑ دی اگر ممکن ہو

قال تعالی و اذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه و قال تعالی ان السمع و البصر و الفؤاد کل اولئك کان عنه مسئولا و قال تعالی و اذا رأیت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنهم حتی یخوضوا فی حدیث غیره و اما ینسینك الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین حدیث ابو الدرداء مین فرمایا ہے جسنے پھیر دیا کسیکو آبرو سے اپنے بھائی کے پھیر دیگا اللہ اوسکی مونھہ کو آگ سے دن قیامت کے رواہ الترمذی و قال حدیث حسن حدیث عتبان بن مالک مین آیا ہے کہ حضرت نماز پڑہتے تھے پوچھا مالک بن دخشم کہان ہی ایک مرد نے کہا وہ منافق ہی اللہ رسول کو دوست نہین رکھتا ہی حضرت نے فرمایا یون مت کہہ اوسنے لا الہ الا اللہ کہا ہی بارادۂ وجہ اللہ اور اللہ نے حرام کیا ہے آگ پر قائل لا الہ الا اللہ کو جبکہ اوس کلمے سے جویندۂ وجہ اللہ ہو متفق علیہ حدیث طویل توبۂ کعب بن مالک مین آیا ہی حضرت تبوک مین درمیان قوم کے بیٹھے تھی پوچھا کعب بن مالک کا کیا حال ہے ایک شخص نے کہا ای رسول اللہ حبسہ برداہ و النظر فی عطفیه معاذ بن جبل نے کہا بئس ما قلت و الله یا رسول الله ما علمنا علیه الا خیرا حضرت خاموش رہے متفق علیہ یعنی اوسنی کعب کو معجب کہا

فصل بیان مین غیبت مباح کے

نووی نے کہا ہی غیبت بسبب غرض صحیح شرعی کے کہ بے اوسکے وصول الی الغرض ممکن نہو مباح ہو جاتی ہے اوسکے چھہ اسباب ہین ایک تظلم مظلوم کو جائز ہے کہ سلطان یا قاضی وغیرہما کے سامنے تظلم کرے جسکو ولایت یا قدرت انصاف پر ظالم سے حاصل ہے اوس سے کہے کہ فلان نے مجھپر یہ ظلم کیا ہی دوسرے مدد لینے مین تغییر منکر پر اور پھیرنے مین عاصی کی طرف صواب کے جس شخص کو ازالۂ منکر پر قدرت حاصل ہے اوس سے کہے کہ فلان شخص ایسا کام کرتا ہے تو اوسکو روکدے ونحو ذلک اور مقصود اوسکا توصل ہو طرف ازالۂ منکر کے اور اگر یہ مقصود نہین ہی تو پھر حرام ہے تیسری صورت استفتا ہی مفتی سے کہے کہ مجھپر میرے باپ یا بھائی یا خاوند نے

یا فلان شخص نے یہ ظلم کیا ہی کیا اسکو یہ امر جائز ہے اور طریقہ خلاص کا اوس سے او تحصیل حق اور دفع ظلم ونحو ذلک کا کیا ہی کہ یہ شکایت بسبب حاجت کے جائز ہے ولکن احوط و افضل یون ہے کہ اسطرح کہے کہ اگر کوئی شخص یا مرد یا زوج اسطرحکا کام کرے تو اوسکا کیا حکم ہی کہ اس تقریر سے بھی غرض بغیر تعیین حاصل ہو سکتی ہے و مع ذلک تعیین جائز ہے جسطرح کہ حدیث ہند مین ذکر اسکا انشاء اللہ آئیگا چوتھے تحذیر کرنا ہی مسلمانون کو شر سے اور نصیحت کرنا ہی اونکو اسکی کئی وجوہ ہین ازانجملہ ایک جرح مجروحین ہے رُوات وشہود مین یہ باجماع مسلمین جائز بلکہ واجب ہے بسبب حاجت کے اور مشورہ کرنا ہی مصاہرت انسان یا مشارکت یا ایداع یا معاملہ و مجاورت مین مشاور پر واجب ہی کہ اوس شخص کے حال کو مخفی نرکھی بلکہ بہ نیت نصیحت اوسکے مساوی وعیوب کا ذکر کردے یا مثلاً کسی متفقہ کو دیکھے کہ نزدیک کسی مبتدع یا فاسق کے آمد و شد رکھتا ہی اور وہ اس سے علم سیکھتا ہی اور اس بات کا ڈر ہی کہ اوس متفقہ کو کوئی ضرر اس سے پہونچے تو اسپر نصیحت کرنا اوسکا حال بیان کرکے واجب ہی اس شرط سے کہ نصیحت کا قصد ہو اسمین غلطی بھی ہو جاتی ہے متکلم کو کبھی حامل اس بیان پر حسد ہوتا ہی او شیطان اوسکو دہوکا دیتا ہی وہ یہ خیال کرتا ہی کہ مین ناصح ہون اسلیے تفطن کرنا اس امر کا ضرور چاہیے یا مثلاً یہ صاحب ولایت ہو اور قیام ساتھہ اوسکے بخوبی نکرسکے اسوجہ سے کہ صالح ولایت نہین ہی یا فاسق ہی یا مغفل ہے ونحو ذلک تو اسپر ذکر کرنا اس حال کا اوس شخص سے جسکو اسپر ولایت عامہ ہی واجب ہی تاکہ وہ اسکو معزول کرکے دوسرا شخص جو کہ لائق اس کام کے ہو مقرر کرے یا والی خود اسکا حال معلوم کرکے بمقتضای حال معاملہ کرے دہوکا نہ کھاے بلکہ حث علی الاستقامۃ کرے یا اوسکو اوسکے کام سے بدل دے پانچوین یہ کہ مجاہر بفسق یا بدعت ہو مثلاً شراب خوار ہو لوگون سے تاوان لیتا ہو آمدنی سائر و دیگر اموال کی ظلماً جمع کرتا ہو امور باطلہ کا متولی ہو تو ذکر اوسکے مجاہرت بالفسق کا کرنا جائز ہی اور عیوب کا ذکر کرنا حرام ہی مگر یہ کہ اوسکے جواز کے لیے کوئی اور سبب ہو جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہی چھٹے تعریف کرنا کسی انسان کی جبکہ وہ کسی لقب سے معروف ہو جیسے اعمش اعرج اعور اصم اعمی احول وغیرہا کہ اس صورت مین اوس لقب کا ذکر کرنا واسطے شناخت کے جائز ہی اور اطلاق کرنا اوس لقب کا بطور تنقیص کے حرام ہے اور اگر بغیر اسکے اور طرح پر تعریف اوسکی ہو سکے تو اولی تر ہی نووی نے اسکے بعد کہا ہے فهذه ستة اسباب ذكرها العلماء واكثرها مجمع عليه ودلائلها من الاحاديث الصحيحة المشهورة انتهی لکن قاضی محمد بن علی شوکانی رح نے ایک رسالہ مستقل مین تعقب

نووی رحمہ کا بابت جواز غیبت کے ان اسباب شش گانہ سے بحوالہ تقریر شرح مسلم للنووی کیا ہی
اور یہ بات ثابت کی ہی کہ غیبت کسی شخص کی کسی حال مین بھی کرنا درست نہین ہے اور جو دلائل
جواز غیبت کے اس جگہہ یا شرح مسلم مین احادیث سی نقل کیے ہین اونکا جواب شافی بدفع کافی
دیا ہی اور معنی احادیث کے صحیح طور پر بیان فرمائے ہین وللہ الحمد عائشہ کہتی ہین ایک مرد نے
حضرت سے اذن چاہا فرمایا اسکو اذن دو بئس اخو العشیرۃ نووی کہتے ہین احتج بہ البخاري في
جواز غيبة اهل الفساد والريب انتہی اس شخص کا نام جسکو حضرت نے برا آدمی قوم مین فرمایا تھا
عیینہ بن حصن تھا اوسوقت یہ سچے دل سے اسلام نہ لائے تھے مگر مظہر اسلام تھے حضرت نے چاہا
کہ لوگ انکو پہچان جائین جو کا نکہا ئین یہ حدیث اعلام نبوت سی ہی اسلیے کہ عیینہ سے حیات حضرت
مین اور بعد وفات حضرت کے ایسے امور صادر ہوسے جو دلیل ہین اونکے ضعف ایمان پر واللہ اعلم
دوسرا لفظ عائشہ کا یہ ہی حضرت نے فرمایا ما اظن فلانا وفلانا يعرفان من ديننا شيئا رواه
البخاري لیث بن سعد راوی حدیث نے کہا ہی کہ یہ دونون مرد منافق تھے فاطمہ بنت قیس
کہتی ہین مینے آکر حضرت سی کہا ابا جہم و معاویہ دونون نے مجھے پیغام نکاح کا بھیجا ہی فرمایا معاویہ
تو صعلوک یعنی محتاج ہی اوسکے پاس مال نہین ہے ابو جہم اپنا عصا دوش سے اوتارکر نہین رکھتا متفق
علیہ دوسری روایت یہ ہی کہ ابو جہم ضراب النسا ہی یہ لفظ گویا تفسیر ہے جملہ سابقہ کی یا مراد عدم
وضع عصا سی کثیر الاسفار رہنا ہی زید بن ارقم کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت کے ایک سفر مین نکلے لوگون کو
تکلیف پہونچی عبداللہ بن ابی نے کہا لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا اور یہ بھی کہا
لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل مینے آکر حضرت کو خبر دی حضرت نے اوسکے پاس
کسی شخص کو بھیجا اوسنے قسم کھائی کہ مینے نہین کہا ہی لوگون نے کہا زید نے حضرت سی جھوٹ بات
کہدی ہے یہانتک کہ اللہ نے میری تصدیق اوتاری اذا جاءك المنافقون پھر حضرت نے اون
منافقون کو بلایا تاکہ اونکے لیے استغفار کرین اونھون نے انکار کیا متفق علیہ عائشہ کہتی ہین
ہند زن ابو سفیان نے آکر حضرت سی کہا کہ ابو سفیان ایک مرد بخیل ہے مجھکو اتنا نہین دیتا کہ مجھے
اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر جو کہ مین اوس سے لیلون اور وہ نجانے فرمایا تو اوتنا لے لے
جو تجھکو اور تیرے بچون کو کافی ہو موافق معروف یعنی دستور و رواج کے متفق علیہ

باب ۱۵ تحریم نمیمہ مین

نمیمہ کہتے ہین بات کے نقل کرتے کو درمیان لوگون کے بطور افساد کے قال تعالی ھماز مشاء بنمیم وقال تعالے مایلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید حدیث حذیفہ مین فرمایا ہی کہ نمام بہشت مین نجائیگا متفق علیہ ابن عباس کہتے ہین حضرت کا گزر دو قبر پر ہوا فرمایا ان دونون کو عذاب ہوتا ہی نہین ہے یہ عذاب کسی بڑے گناہ مین یعنے اونکے زعم مین ہان یہ گناہ بڑا ہی یا ترک کرنا اسکا اونپر بڑا ہے ایک نمین کا نمام تھا اور دوسرا بول سے احتیاط نرکھتا متفق علیہ حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہی کیا خبر دون مین تمکو کہ عضہ کیا ہی یہ نمیمہ ہی جو لوگون کے درمیان کہا جاتا ہے رواہ مسلم عَضَہ بروزن وَجَہ یا عِدَہ بمعنی کذب و بہتان ہے

باب ۱۵۲ نقل کرنا لوگونکی بات حیثیت کا پاس والیان امور کی بدون حاجت مثل خوف بفسدہ و نحوہا کی منہی عنہ ہے

قال تعالی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان احادیث باب سابق کے دلیل ہین اس نہی پر ابن مسعود رفعا کہتے ہین نہ پہونچاوے مجھکو کوئی میرے اصحاب سے کوئی شے مین چاہتا ہون کہ نکلون مین طرف اونکے اور مین سلیم الصدر ہون رواہ ابوداود والترمذی یعنی میرا سینہ اونکی طرف سے صاف و بے کینہ ہو

باب ۱۵۳ ذم ذو وجہین مین

قال تعالی یستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ وھو معھم اذ یبیتون ما لا یرضی من القول الآیتین ابو ہریرہ رفعا کہتے ہین تم پاؤگے لوگون کو معادن یعنی طرح بطرح سو خیار اونکی جاہلیت مین خیار رہین اونکے اسلام مین جبکہ فقیہ ہوجائین اور پاؤگے تم خیار مردم اس شان مین اوسکو جو شدید الکراہۃ ہی اس شان سے اور پاؤگے تم بدترین مردم شخص دورویہ کو جو آتا ہی پاس انکے ایک وجہ سے اور پاس اونکے دوسری وجہ سے متفق علیہ محمد بن زید کہتے ہین کچھ لوگون نے میرے دادا عبداللہ بن عمر سے کہا ہم اپنے بادشاہ پر داخل ہوتے ہین اونسے برخلاف اوسکے جو ہم باہر نکل کر کلام کرتے ہین بات کہتے ہین کہا ہم اسکو عہد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نفاق گنتے تھے رواہ البخاری

باب ۱۵۴ تحریم کذب مین

قال اللہ تعالی ولا تقف ما لیس لک به علم وقال تعالی ما یلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید
حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہی صدق دکھاتا ہی رستہ نیکی کا نیکی دکھاتی ہے رستہ جنت کا آدمی سچ
بولتا ہی یہانتک کہ نزدیک اللہ کے صدیق لکھہ لیا جاتا ہی اور کذب راہ نماہی طرف فجور کے فجور
راہ دکھاتا ہی طرف نار کے آدمی جھوٹ بولتا ہی یہانتک کہ نزدیک اللہ کے کذاب لکھہ لیا جاتا ہے
متفق علیہ ابن عمرو کا لفظ رفعاً یہ ہی چار امر ہین جس کسی مین ہونگے وہ منافق خالص ہوگا
اور جسمین ایک خصلت ہوگی اوسمین ایک خصلت نفاق کی ہے یہانتک کہ اوس خصلت کو ترک
کرے جب امانت رکھو خیانت کرے جب بات کہے جھوٹ بولے جب عہد کرے توڑ ڈالے
جب جھگڑا کرے تو گالی گلوج بکے متفق علیہ ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی جسنے
خواب نادیدہ بنائی اوسکو تکلیف دینگے اس بات کی کہ وہ درمیان دو جو کے گرہ لگاوے اور وہ
کام نکر سکیگا اور جسنے سنی بات ایک قوم کی اور وہ اوس سے ناخوش ہین تو ڈالا جائیگا اوسکے کانون
مین سیسا اور جسنے تصویر کھینچی وہ معذب ہوگا اوسکو تکلیف دینگے نفخ روح کی اندر اوسکے اور
وہ روح نہ پھونک سکیگا رواہ البخاری ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہی افری الفری یعنی بڑا فریہ و بہتان
یہ ہے کہ دکھاوے آدمی اپنی آنکھون کو وہ چیز جو اونھون نے نہین دیکھی ہے رواہ البخاری معناہ
یقول رأیت فیما لم یر حدیث طویل سمرہ بن جندب مین قصہ حضرت کی خواب کا آیا ہی اوسمین ذکر سزای
مرد نائم عن الصلوۃ المکتوبۃ کا اور ذکر شخص دروغگو کا اور ذکر زناۃ و زوانی کا اور سود خوارونکا
آیا ہی وہ شخص جو نماز فرض سے سو گیا ہی اور قرآن لیکر یعنی سیکھکر چھوڑ دیا ہی اوسکی سزا یہ دیکھی کہ
وہ اپنا سر پتھر سے پھوڑتا تھا کاذب کی یہ جزا دیکھی کہ اوسکی باچھہ اور ناک و آنکھہ پشت تک چیری
پھاڑی جاتی تھی زناۃ و زوانی اندر ایک تنور آگ کے تھے سود خوار کو دیکھا کہ اوسکے مونہہ مین لقمہ
پتھر کا دیا جاتا ہے الحدیث رواہ البخاری بطولہ من طرق والفاظ ؎

باب ۱۵۵ بیان مین دروغ جائز کے

نووی کہتے ہین کذب اگرچہ اصل مین حرام ہی لکن بعض احوال مین کئی شروط سے جائز ہی ہمنے ایضاح
اوسکا کتاب الاذکار مین کیا ہی مختصر یہ ہی کہ کلام وسیلہ ہوتا ہی طرف مقصودون کے سو جس مقصود محمود
کی تحصیل بغیر کذب کے ممکن ہو تو پھر اوسمین جھوٹ بولنا حرام ہی اور اگر ناممکن ہے تو کذب جائز ہے
پھر اگر تحصیل اوس مقصود کی مباح ہی تو کذب بھی مباح ہوگا اور اگر واجب ہے تو کذب بھی واجب ہوگا

مثلاً اگر کوئی مسلمان کسی ظالم سے جو ارادہ اوسکے قتل کا رکھتا ہی یا مال چھین لینے کا روپوش
ہوگیا ہی یا اوسنے اپنے مال کو چھپا رکھا ہی اور کسی انسان سے حال اوسکا پوچھا گیا تو اخفا کرنا
اوسکا جھوٹ بولکر واجب ہی اسی طرح اگر پاس اسکے ودیعت ہی اور کوئی اوسکو لیا چاہتا ہی
تو اوسکے مخفی رکھنے کو جھوٹ بولنا واجب ہی معہذا احوط یہ ہی کہ ان سب صورتون مین توریہ کرے
توریہ کے یہ معنی ہین کہ عبارت سے مقصود صحیح مراد ہو بنسبت اوس مقصود کے یہ شخص کاذب نہو
گو ظاہر لفظ مین کاذب ہو بنسبت فہم مخاطب کے اور اگر توریہ نکیا بلکہ عبارت کذب کو کہہ ڈالا
تو بھی اس حال مین یہ کچھہ حرام نہٹہیرا علماء نے جواز کذب پر ایسے حال مین حدیث ام کلثوم سے
استدلال کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا ہی وہ کذاب نہین ہی جو درمیان لوگون کے صلح کراتا ہے
اور بھلی بات پہونچاتا ہی یا اچھی بات کہتا ہی متفق علیہ مسلم کی روایت یہ ہی ام کلثوم نے کہا
مینے حضرت کو نہین سنا کہ کسی شے مین اقوال مردم سے رخصت دروغ دیتے ہون مگر تین امر مین
حرب مین اصلاح بین الناس مین اور گفتگو مرد کی اپنی بی بی سے اور بی بی کی اپنے شوہر سے

باب ۱۵۶ جو بات کہے پہلے سوچ سمجھہ لے پھر کہے

قال تعالیٰ ولا تقف ما لیس لک بہ علم وقال تعالیٰ ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید
حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی کافی ہی آدمی کو اتنا جھوٹ کہ کہہ ڈالے ہر وہ بات جو سنے رواہ مسلم

نہ ہر خبر کہ درآید بگوش باید گفت — نہ ہر سخن کہ زلب آید استوار بود
ترازوی زخرد پیش آر و نیک بسنج — کہ تا بگفت و شنود تو اعتبار بود

سمرہ نے کہا ہی حضرت نے فرمایا جسنے بیان کی مجسے کوئی حدیث اور وہ جانتا ہی کہ وہ بات جھوٹ
ہی تو وہ ایک ہی دو کاذبین سے آسماء کہتے ہین ایک عورت نے کہا ای رسول خدا میری ایک
سوت ہی کیا مجہپر کچھہ گناہ ہی اس بات کا کہ مین اپنی سیری ظاہر کرون اپنے شوہر سے سوا اوسکے
جو وہ مجھی دیتا ہی فرمایا المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور متفق علیہ متشبع وہ شخص ہے
جو اظہار سیر شکمی کا کرتا ہی اور سیر شکم نہین ہے مطلب یہ ہوا کہ جو فضیلت اسکو حاصل نہین ہی اوسکا
اظہار کرتا ہی گویا دو کپڑے مکر کے پہنکر لوگون کو دہوکا دیتا پھرتا ہی نہ زاہد ہے نہ عالم
لیکن جامہ زہد و علم مین آپکو ظاہر کرتا ہی تاکہ لوگ فریب کہائین

باب ۱۵۷ بیان مین غلظ تحریم شہادت زور کے

یعنی جھوٹی گواہی دینا سخت حرام ہی قال تعالی ولا تقف ما لیس لک بہ علم وقال تعالی والذین
لا یشھدون الزور حدیث ابی بکرہ مین فرمایا ہی کیا خبر دون ہین تمکو اکبر کبائر کی ہمنے کہا ہان
ای رسول خدا فرمایا اشراک باللہ عقوق والدین پھر تکیہ لگائے تھے اوٹھ بیٹھے اور فرمایا سن رکھو
اور قول زور وشہادت زور یہانتک اس کلمے کی تکرار کی کہ ہمنے تمنا کی کہ کاش چپ ہو رہین
متفق علیہ

باب ۱۵۸ اس بیان مین کہ لعنت کرنا کسی انسان کو یا دابہ پر یعنے چوپایہ پر حرام ہی

ثابت بن ضحاک رفعا کہتے ہین جسنے قسم کھائی ملت غیر اسلام کی جھوٹی جان بوجھ کر وہ ویسا ہی ہی جیسا کہ
اوسنے کہا اور جسنے قتل کیا اپنی جان کو کسی شے سے وہ معذب ہوگا ساتھ اوسکے دن قیامت کو
اور نہین ہی آدمی پر نذر اوس چیز مین جسکا وہ مالک نہین ہی اور لعن مومن کی مثل اوسکے قتل کرنے
کے ہے متفق علیہ معلوم ہوا کہ جان وآبرو کا ایک حکم ہی ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی لائق
نہین ہے صدیق کو کہ لعان ہو رواہ مسلم ابو الدردا اوسنے مرفوعا کہا ہی لعانین دن قیامت کے
نہ شفعا ہونگے نہ شہدا رواہ مسلم حدیث سمرہ بن جندب مین فرمایا ہی تم اللہ کی لعنت نکرو
اور نہ اللہ کا غضب ڈالو اور نہ آگ کے ساتھ لعنت کرو کسی پر رواہ ابو داود والترمذی و
قال حدیث حسن صحیح ابن مسعود رفعا کہتے ہین نہین ہوتا ہی مومن طعان اور نہ لعان اور نہ فاحش
اور نہ بد زبان رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ابو الدردا اوسنے کہا ہی حضرت نے فرمایا
بندہ جب لعنت کرتا ہی کسی شے کو تو چڑھتی ہے وہ لعنت آسمان پر پس بند ہو جاتی ہین
دروازے آسمان کے پھر وہ اوترتی ہے زمین پر زمین کے دروازے بھی بند ہو جاتی ہین
پھر وہ دائین بائین جاتی ہے کوئی رستہ نہین پاتی طرف ملعون کے پھرتی ہی اگر وہ لائق لعنت
کے ہوتا ہی ورنہ طرف قائل کے پھر آتی ہے رواہ ابو داود عمران بن حصین کہتے ہین حضرت
بعض اسفار مین تھے ایک عورت انصاریہ ناقہ پر سوار تھی اوسنے ناقہ کو ضجر کیا اوسپر لعنت کی
حضرت نے سنکر فرمایا جو کچھ اسکے ناقہ پر ہے وہ اوتار لو اور اوسکو چھوڑ دو یہ ملعون ہی عمران
کہتے ہین گویا مین اوس ناقہ کو دیکھ رہا ہون کہ وہ لوگون مین پھر رہا ہی کوئی اوس سے تعرض نہین
کرتا رواہ مسلم فضلہ بن عبید کہتے ہین ایک جاریہ ناقہ پر سوار تھی اوس ناقہ پر بعض متاع
قوم تھے جاریہ نے حضرت کو دیکھا اور رستہ پہاڑ کا تنگ تھا کہا حل اللہم العنہا حضرت نے

فرمایا یہ ناقہ جسپر لعنت ہی ہمارے ہمراہ نرہے رواہ مسلم حل کلمہ زجر کا ہی واسطے ابل کے
نووی نے کہا اس حدیث مین نہی اوسکے ہمراہ رہنے سے ہی کچھ نہی بیع یا ذبح یا رکوب سے
غیر صحبت نبوی مین نہین ہے بلکہ یہ سارے تصرفات اور اوسکے سوا جائز ہین منع نہین مگر
مصاحبت نبوی

باب ۵۹ لعنت کرنا اصحاب معاصی غیر معینین پر جائز ہی

قال تعالی الا لعنۃ اللہ علی الظالمین وقال تعالی فاذن مؤذن بینہم ان لعنۃ اللہ علی الظالمین
اور صحیح مین ثابت ہوا ہی کہ لعنت کی ہی حضرت نے واصلہ مستوصلہ پر اور کہا لعنت کرے اللہ
سود خوار پر اور تصویر بنانے والون پر اور مغیر منار ارض پر اور سارق پر جو ایک بیضہ چراتا ہے
اور لاعن والدین پر اور ذابح لغیر اللہ پر اور محدث و مؤوی حدث پر بلکہ اوسپر لعنت ہی اللہ
و ملائکہ و سارے لوگون کی اور فرمایا اللہم العن رعلا و ذکوان وعصیۃ عصوا اللہ و رسولہ
یہ تین قبائل عرب تھے اور لعنت کی یہود پر جنھون نے اپنے انبیاء کے قبور کو مساجد ٹھیرایا ہے
اور لعنت فرمائی ہے اون مردون پر جو مشابہ عورتون کے بنتے ہین اور اون عورتون پر جو
مشابہ مردون کے بنتی ہین یہ سارے الفاظ صحیحین مین آچکے ہین مقصود اختصار سے اس جگہہ شمار
کرنا ہی باقی ذکر معظم لعائن کا ابواب اس کتاب مین آئیگا انشاء اللہ تعالی انتہی مین کہتا ہون
ابن حجر مکی نے زواجر مین سارے لعائن ثابتہ کتب سنت کو یکجا کر کر بیان کر دیا ہے

باب ۶۰ مومن یا مسلم کو ناحق گالی دینا حرام ہی

قال تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا و
اثما مبینا حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہی گالی دینا مسلمان کو فسوق ہی اور قتال کرنا اوس سے
کفر ہے متفق علیہ ابو ذر کا لفظ مرفوعا یہ ہی تہمت نہین لگاتا کوئی مرد کسی مرد کو فسق یا کفر کی
مگر پھرتی ہے وہ تہمت اوسپر اگر وہ شخص ایسا نہین ہوتا ہی رواہ البخاری کذا فی المشکوۃ ابو ہریرہ
کا لفظ یہ ہے حضرت نے کہا دو گالی گلوچ کرنے والے جو کچھ کہتے ہین اوسکا وبال بدایت کرنے
والے پر اون دونون مین سے ہوتا ہی یہانتک کہ مظلوم زیادتی کرے رواہ مسلم دوسرا
لفظ انکا یہ ہی حضرت کے پاس ایک شخص کو لائے جسنے شراب پی تھی فرمایا اسکو مارو ہم مین سے

کسی نے اوسکو ہاتھہ سے مارا اور کسی نے جوتے سے اور کسی نے کپڑے سے جب وہ پھرا
بعض قوم نے کہا اخزاک اللہ فرمایا یہ مت کہو مدد ندو شیطان کو اوسپر رواہ البخاری تیسر الفظ
انکا سموعًا یہ ہی جسنے قذف کیا اپنے مملوک کو ساتھہ زنا کے قائم کیجائیگی اوسپر حد دن قیامت کو
مگر یہ کہ وہ ویساہی ہو جیسا کہ کہا ہے متفق علیہ

فصل اموات کو ناحق بغیر مصلحت شرعیہ کی برا کہنا گالی دینا حرام ہی

مصلحت یہ ہی کہ مقصود تحذیر ہو اوسکو اقتدا سی بدعت و فسق ونحو ذلک مین
اسمین آیات و احادیث سابقہ باب ماقبل وارد ہین عائشہ نے کہا ہی حضرت نے فرمایا تم گالی ندو مُردو نکو
وہ پہونچ گئی اپنی آگے بھیجے ہوئی کو رواہ البخاری

باب ١٦١ ایذا دینا منع ہے

قال تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا
ابن عمرو رفعًا کہتی ہین مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان اوسکی زبان و ہاتھہ سی مہاجر وہ ہے
جسنے چھوڑدی وہ چیز جس سے اللہ نے منع کیا ہی متفق علیہ دوسر الفظ انکا رفعًا یہ ہی جو کوئی
دوست رکھے اس بات کو کہ سرکا دیا جاوے دوزخ سے اور داخل کیا جاوے بہشت مین تو چاہیے
کہ آئے موت اوسکی اور وہ ایمان رکھتا ہو اللہ و دن آخرت پر اور برتاو کرے لوگون سے
جیسا برتاو اپنے ساتھہ چاہتا ہی رواہ مسلم

باب ١٦٢ تباغض تقاطع تدابر کرنا منع ہی

قال تعالی انما المؤمنون اخوۃ وقال تعالی اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین وقال تعالی
والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم انس رفعًا کہتی ہین تم آپسمین بغض حسد تدابر تقاطع
نکرو اور بعض کی بیع پر بیع نکرو اللہ کے بندے آپسکے بھائی ہوجاو حلال نہین ہی کسی مسلمان کو
کہ جدا کرے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ متفق علیہ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے
کھولے جاتے ہین دروازے جنت کے ہر دوشنبہ پنجشنبہ کو بخشا جاتا ہی ہر بندہ جو شریک نہین
کرتا ہی ساتھہ اللہ کے کسی شی کو مگر وہ مرد کہ درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے بھائی کے

شحناء یعنی عداوت ہی کہا جاتا ہی مہلت دو انکو یہانتک کہ باہم صلح کرلین رواہ مسلم

باب ۱۶۳ حسد کرنا حرام ہی

حسد کہتے ہین تمناے زوال نعمت کو صاحب نعمت سی خواہ نعمت دین ہو یا دنیا قال تعالے ام یحسدون الناس علی ما آتاهم الله من فضله اس باب مین حدیث انس اس سے پہلے باب مین گزرچکی ہی کہ لاتباغضوا ولا تحاسدوا الحدیث متفق علیه حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی بچو تم حسد سے حسد کہا جاتا ہی حسنات کو جسطرح کہ آگ لکڑی یا گھاس کو کہا جاتی ہی رواہ ابوداود

باب ۱۶۴ تجسس و تسمع کلام کا جبکہ دوسرا اوسکی سننی کو مکروہ جانے منہی عنہ ہے

قال تعالی ولا تجسسوا وقال تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات الآیه ابوہریرہ رفعا کہتے ہین دور رہو تم گمان سے بیشک گمان بڑی جھوٹی بات ہی اور تحسس و تجسس و تنافس و تحاسد و تباغض و تدابر نکرو اور الله کے بندے آپسکے بھائی ہوجاؤ جسطرح کہ الله نے تمکو حکم دیا ہی مسلمان بھائی ہی مسلمان کا نہ اوسکو ظلم کرتا ہی اور نہ اوسکو بی مدد چھوڑتا ہی اور نہ اوسکو حقیر کرتا ہی تقوی اس جگہہ ہی اور اشارہ کیا طرف اپنے سینے کے کافی ہی آدمی کو اسقدر شر کہ حقیر رکھے اپنے بھائی مسلمان کو کل مسلمان کا مسلمان پر حرام ہی خون اوسکا اور آبرو اوسکی اور مال اوسکا الله نہین دیکھتا ہے طرف تمھاری صورتون اور اعمال کے لکن دیکھتا ہی طرف تمھارے دلون کے دوسری روایت یون ہی جدا نہو تم یا تم حسد و بغض و تجسس و تحسس و تناجش نکرو رواہ البخاري ومسلم معاویہ سیموعًا کہتے ہین حضرت نے فرمایا تو اگر پیچھے لگیگا عیوب مسلمین کے تو بگاڑ دیگا اونکو یا قریب بگاڑنی کے کردیگا حدیث صحیح رواہ ابوداود باسناد صحیح ابن مسعود کے پاس ایک شخص کو لائے کسی نے کہا اسکی داڑہی سے شراب ٹپکتی ہی کہا ہم منع کیے گئے ہین تجسس سے ولکن اگر ظاہر ہوگی ہمکو کوئی شے تو ہم مواخذہ کرینگے اوسکا حدیث صحیح رواہ ابوداود باسناد صحیح علی شرط البخاري ومسلم

باب ۱۶۵ بدگمانی کرنا ساتھہ مسلمانون کے بغیر ضرورت کے حرام ہے

قال تعالی یا ایها الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی بچو تم گمان سے گمان اکذب الحدیث ہی متفق علیه

باب ١٦٦ احتقار مسلمین حرام ہی

قال تعالی یا ایھا الذین امنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منھن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ھم الظالمون وقال تعالی ویل لکل ھمزۃ لمزۃ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی کافی ہے آدمی کو شر سے اتنا کہ حقیر کرے اپنے بھائی مسلمان کو رواہ مسلم ابن مسعود کا لفظ رفعا یہ ہی نجائیگا جنت مین وہ شخص جسکے دل مین برابر ذرے کے کبر ہوگا ایک مرد نے کہا آدمی دوست رکھتا ہی کہ اوسکا کپڑا اچھا ہو اور اوسکا جوتا اچھا ہو فرمایا اللہ جمیل ہی دوست رکھتا ہی جمال کو کبر بطر حق وغمط مردم ہی رواہ مسلم مراد بطر سے دفع حق ہی مراد غمط سے احتقار ہی جندب بن عبداللہ رفعا کہتے ہین ایک آدمی نے کہا واللہ فلان شخص کو اللہ نہ بخشیگا اللہ عز وجل نے کہا یہ کون شخص ہے جو مجھپر قسم کھاتا ہی کہ مین فلان کو نہ بخشونگا مینے اوسکو بخشدیا اور تیرا عمل حبط کیا رواہ مسلم

باب ١٦٧ اظہار کرنا شماتت کا ساتھ مسلمان کے منہی عنہ ہے

قال تعالی انما المؤمنون اخوۃ وقال تعالی ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین امنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والاخرۃ واثلہ بن الاسقع رفعا کہتے ہین تو ظاہر نکر شماتت واسطے اپنے بھائی کے پس رحم کرے اللہ اوسکو اور مبتلا کردے تجھکو رواہ الترمذی وقال حدیث حسن حدیث ابوہریرہ کل المسلم علی المسلم حرام پہلے گزر چکی ہے ؎

باب ١٦٨ طعن کرنا نسب مین جو ظاہر شرع مین ثابت ہی حرام ہی

قال تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات الآیہ ابوہریرہ رفعا کہتے ہین دو امر ہین لوگون مین وہ دونون انکو کفر ہین طعن کرنا النسب مین نیاحت کرنا مردے پر رواہ مسلم ؎

باب ١٦٩ غش وخداع کرنا منع ہے

قال تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات الخ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جسنے اوٹھایا ہمپر ہتھیار وہ ہم مین سے نہین ہی اور جسنے دہوکا دیا ہمکو وہ ہم مین سے نہین ہے رواہ مسلم

دوسری روایت یہ ہی کہ گزرے حضرت ایک ڈہیر پر غلہ کے اوسکے اندر اپنا ہاتھہ ڈالا اونگلیون پر کچھہ نمی معلوم ہوئی فرمایا ای صاحب طعام یہ کیا ہی کہا پانی مین بھیگ گیا ہی فرمایا تو نے اسکو اوپر رکھا ہوتا کہ لوگ اوسکو دیکھتے من غشنا فلیس منا دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی تم تناجش نکرو متفق علیہ یہ اسلیے کہ نجش مین خداع ہوتا ہی ابن عمرو کا لفظ رفعا یہ ہی نہی فرمائی ہی نجش سی متفق علیہ نجش کہتے ہین نرخ بڑہا دینے کو تاکہ دوسرا دہوکا کہاسے اور آپ لینا منظور نہین ہی دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ حضرت کے سامنے ایکمرد کا ذکر ہوا کہ وہ بیوع مین فریب کہاتا ہی اوسکو فرمایا تو جس سے کچھہ خرید کرے اوس سے کہدے لاخلابة متفق علیہ خلابہ بمعنی خدیعہ ہی یعنی دہوکا فریب ندینا اس کہدینے سے خیار ثابت ہوجاتا ہی ابوہریرہ رفعًا کہتے ہین جسنے بھڑکا یا کسی عورت یا مملوکہ کو وہ ہم مین سی نہین ہی رواہ ابوداود

باب غدر کرنا حرام ہی

قال تعالی یاایہا الذین امنوا اوفوا بالعقود وقال تعالی اوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہی چار خصال ہین جس کسی مین ہونگے وہ منافق خالص ہے منجملہ اونکے ایک یہ فرمایا اذا عاھد غدر الحدیث متفق علیہ یہ حدیث پہلی گزرچکی ہی ابن مسعود و ابن عمرو انس رفعًا کہتے ہین ہر غادر کے لیے دن قیامت کو ایک نشان ہوگا کہا جائیگا ھذہ غدرة فلان متفق علیہ یعنی یہ عہدشکنی و بدعہدی ہی فلان شخص کی ابوسعید خدری کا لفظ رفعا یہ ہی ہر غادر کا نشان نزدیک اوسکی مقعد کے ہوگا دن قیامت کو بقدر اوسکے غدر کے اونچا کیا جائیگا سن رکھو نہین ہے کوئی غادر اعظم غدر مین امیر عامہ سے رواہ مسلم ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین اللہ تعالی نے کہا ہی تین شخص ہین مین خصم ہون اونکا دن قیامت کو ایک وہ مرد جو میری سبب سے دیا گیا پہر اوسنے غدر کیا دوسرا وہ مرد جسنے آزاد کو بیچکر اوسکی قیمت کہائی تیسرا وہ شخص جسنے مزدور سے پورا کام لیا اور اوسکو اجرت ندی رواہ البخاری

باب احسان رکھنا بعد عطا کے منع ہے

قال تعالی یاایہا الذین امنوا لاتبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی وقال تعالی الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لایتبعون ما انفقوا منا ولا اذی حدیث ابوذر مین فرمایا ہی تین شخص

ہین بات نکریگا اللہ اونسے دن قیامت کو اور نہ نظر کریگا طرف اونکے اور نہ پاک کریگا اونکو اونکے لیے عذاب الیم ہے تین بار اسی طرح فرمایا ابوذر نے کہا خابوا وخسروا من ھم یا رسول اللہ فرمایا مسبل ومنان ومنفق سلعتہ بحلف کاذب رواہ مسلم مسبل وہ ہے جو اپنی ازار اور اپنا کپڑا ٹخنون سے نیچے لٹکاے اترا کر منّان وہ ہے جو احسان کرکے منت رکھے منفق وہ ہے جو جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچے

باب ۲۷۲ افتخار و بغی کرنا منہی عنہ ہے

قال تعالی فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی وقال تعالی انما السبیل علی الذین یظلمون الناس ویبغون فی الارض بغیر الحق اولئک لھم عذاب الیم عیاض بن حمار کہتے ہین حضرت نے فرمایا اللہ نے وحی کی مجھکو کہ تم خاکساری کرو یہانتک کہ بغی نکرے کوئی تم مین کسی پر اور فخر نکرے کوئی تم مین کسی پر رواہ مسلم اہل لغت نے کہا ہے بغی کہتے ہین تعدی و استطالت کو ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے جب آدمی نے کہا لوگ ہلاک ہوگئے تو وہ ہلاک تر ہے رواہ مسلم نووی نے کہا یہ نہی اوس شخص کے لیے ہے جو یہ بات براہ عجب نفس وتصاغر مردم وارتفاع خود کہے یہ حرام ہے اور جو شخص اسلیے کہے کہ لوگونمین نقص مردین دیکھتا ہے اور اونپر تحزن کرتا ہے اور دین کا غم کہاتا ہے تو لاباس بہ ہے ھکذا فسرہ العلماء وفصلوہ وممن قالہ الائمۃ الاعلام مالک بن انس والخطابی والحمیدی وآخرون قد اوضحتہ فی کتاب الاذکار

باب ۲۷۳ ہجران مسلم تین دن سے زیادہ حرام ہے لیکن بسبب کسی بدعت یا تظاہر فسق کی یا مانند اسکے

قال تعالی انما المؤمنون اخوۃ وقال تعالی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان انس نے رفعاً کہا ہے تم تقاطع تدابر تباغض تحاسد نکرو اللہ کے بندے آپسمین بھائی ہوجاؤ مسلمان کو حلال نہین ہے کہ چھوڑے اپنے بھائی کو زیادہ تین دن سے متفق علیہ ابوایوب کا لفظ رفعاً یہ ہے درست نہین ہے کسی مسلمان کو کہ چھوڑے اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ ملاقات ہو دونون کی وہ ادہر موتہہ پھیرے وہ ادہر موتہہ پھیرے بہتر انمین وہ ہے جو ابتدا السلام کرے متفق علیہ ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین عرض کیے جاتے ہین اعمال ہر دوشنبہ پنجشنبہ کو سو بخشتا ہے خدا ہر مرد کو جو شریک نہین کرتا ہے ساتھ اللہ کے کسی شے کو مگر وہ مرد جسکے درمیان اور اوسکے بھائی کے درمیان شحناء یعنی

دشمنی ہوتی ہے فرماتا ہی چھوڑ دو ان دونون کو یہانتک کہ باہم صلح کرلین روا ہ مسلم جابر نے کہا
حضرت نے فرمایا ہی شیطان ناامید ہوگیا ہی اس بات سی کہ عبادت کرین اوسکی نماز پڑہنے والے
جزیرۂ عرب مین ولکن آپسکی تحریش مین رواہ مسلم تحریش کہتے ہین افساد اور تغییر قلوب
وتقاطع کو یعنی آپسمین لڑادینا بھڑکادینا کھبیڑا اڑادینا حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جسنے چھوڑا
اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ پھر مرگیا وہ جائیگا آگ مین رواہ ابوداود باسناد علی شرط البخاری
ومسلم حدادبن ابی حداد مسموعا کہتی ہین جسنے چھوڑا اپنے بھائی کو ایک سال تو یہ برابر اوسکی
خونریزی کے ہے رواہ ابوداود باسناد صحیح حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی حلال نہین ہے
مومن کو کہ چھوڑے مومن کو تین دن سے زیادہ پھر اگر تین دن گزر گئے اور ملاقات ہوئی
تو اوسکو سلام کرے اگر جواب سلام کا دیا تو دونون اجر مین شریک ہوے اور اگر نہ دیا تو یہ
گناہ لیکر پھرا اور وہ مسلمان ہجرت سی خارج ہوگیا رواہ ابوداود باسناد حسن ابوداؤد نے کہا
واذا کانت الهجرة لله تعالی فلیس من هذا فی شیٔ انتہے

باب دو آدمی سرگوشی بغیر اذن سوم کے نکرین مگر حاجت سی کہ پوشیدہ بات کرین جسکو وہ تیسرا نہ سنے اسی معنی مین یہ ہے کہ ایسی زبان مین بات کرین جسکو وہ تیسرا نہ سمجھے

قال تعالی انما النجوی من الشیطان ابن عمر نے رفعا کہا ہی جب تین آدمی ہون تو دو آدمی سرگوشی
نکرین علٰحدہ اوس تیسرے سے متفق علیہ ورواہ ابوداود وزاد ابوصالح نے کہا مینے ابن عمر
سے پوچھا بھلا چار شخص ہون کہا تو کچھ ضرر نہین ہی تجھکو ورواہ مالک فی المؤطا وسر الفظ انکا
رفعا یہ ہی سرگوشی نکرین دو شخص بغیر ایک کے رواہ مالک فی المؤطا ابن مسعود کا لفظ رفعاً
یون ہی جب تم تین ہو تو سرگوشی نکرین دو یہانتک کہ مختلط ہو تم لوگون مین کیونکہ یہ بات اوسکو
غمگین کرتی ہے متفق علیہ

باب عذاب دینا غلام وجورو وجانور واولاد کو بغیر سبب شرعی کے یا زائد قدر ادب پر منہی عنہ ہے

قال تعالی وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب
والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان الله لایحب من کان مختالا فخورا ابن عمر
کا لفظ مرفوع یہ ہی عذاب کی گئی ایک عورت ایک بلی کے پیچھے اوسکو باندہ رکھا تھا یہانتک کہ وہ

مر گئی یہ اوسکے سبب سی دوزخ مین گئی نہ اوسکو کھلایا پلایا کیونکہ اوسے روک رکھا تھا اور نہ اوسکو چھوڑا کہ وہ خشاش ارض یعنے کیڑے مکوڑے وحشرات وہوام زمین کو کھاتی متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ انکا گزر جوانان قریش پر ہوا اونھون نے ایک پرندے کو نشانہ بنا کر تیر لگانا شروع کیا تھا جسکا وہ پرندہ تھا اوس سے یہ ٹھیرایا تھا کہ جو تیر چوک جاے وہ اوسکا ہی جب اونھون نے ابن عمر کو دیکھا متفرق ہوگئے ابن عمر نے کہا من فعل ھذا لعن اللہ من فعل ھذا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعن من اتخذ شیئا فیہ الروح غرضا متفق علیہ یعنی جو کوئی جاندار کو نشانہ بنائے وہ ملعون ہی انس کہتے ہین نہی کی ہے حضرت نے حبس بہائم سے متفق علیہ یعنے واسطے قتل کے کہ بھوکا پیاسا بند رکھا جاے یہانتک کہ مر جائے سوید بن مقرن نے کہا ہم سات شخصون مین بنی مقرن سے ایک لونڈی تھی ایک اصغر ہمارے نے اوسکو طمانچہ مارا حضرت نے حکم دیا کہ ہم اوسکو آزاد کر دین رواہ مسلم دوسری روایت یہ ہی ہم سات بھائی تھے ابو مسعود بدری کہتے ہین مین اپنے ایک غلام کو کوڑے مار رہا تھا کہ پیچھے سے ایک آواز سنی اعلم ابا مسعود مارے غصے کے مینے آواز نہ پہچانی جب وہ شخص مجھسے نزدیک ہوا دیکھا تو حضرت تھے فرمایا تو جان لے کہ اللہ قادر تر ہے تجھسے اس غلام پر مینے کہا آج سے مین پھر کبھی کسی غلام کو نہ مارونگا دوسری روایت یون ہی کہ حضرت کی ہیبت سی کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا تیسری روایت مین ہی مینے کہا ای رسول خدا یہ آزاد ہی واسطے اللہ کے فرمایا اگر تو ایسا نکرتا تو لپٹ مارتی تجھکو آگ یا چھوتی تجھکو آگ رواہ مسلم بھذہ الروایات حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی جسنے ماری اپنی غلام کو حد جو اوسنے نہین کی ہی یا طمانچہ لگایا اوسکے تو کفارہ اوسکا یہ ہی کہ اوسکو آزاد کر دے رواہ مسلم ہشام بن حکیم بن حزام کا شام مین گزر کچھہ لوگون پر اہل انباط سے ہوا اونکو دہوپ مین بٹھایا تھا اور اونکے سر پر تیل ڈالا تھا پوچھا یہ کیا ہی کہا عذاب کیے جاتے ہین بابت خراج کے دوسری روایت مین ہی محبوس ہین جزیہ مین ہشام نے کہا مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے اللہ عذاب کریگا اون لوگون کو جو عذاب کرتے ہین لوگون کو دنیا مین پھر امیر کے پاس گئے اور اونسے کہا امیر نے حکم دیا کہ اونکو چھوڑ دو رواہ مسلم انباط کہتے ہین کشتکاران عجم کو دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ گزرے حضرت ایک گدہے پر اوسکے مونہہ پر داغ دیا تھا فرمایا لعن اللہ من وسمہ رواہ مسلم دوسری روایت مسلم کی یہ ہی منع کیا ہی حضرت نے مونہہ پر مارنے سے اور داغ دینے سے مونہہ پر

باب ۱۷۶ آگ سی کسی حیوان کو جون ہو یا مانند اوسکے عذاب کرنا حرام ہے

ابو ہریرہ رفعلہ کہتے ہین ہمکو حضرت نے ایک لشکر مین بھیجا فرمایا اگر تم فلان و فلان کو قریش مین سے پاؤ اور اونکے نام بتائے تو اونکو آگ مین جلادو پھر جب ہم باہر نکلنے کو ہوے فرمایا مینے تمکو حکم دیا تھا کہ فلان و فلان کو جلادو آگ سی عذاب کرنا اللہ ہی کا کام ہی اگر تم انکو پاؤ تو قتل کرو رواہ البخاری ابن مسعود کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت کے تھے ایک سفر مین حضرت حاجت کو گئے ہمنے ایک حُمّرہ کو دیکھا اوسکے ساتھ دو بچے تھے ہمنے وہ بچے پکڑ لیے حُمّرہ آئی اپنے پر پھیلانے لگی حضرت نے آکر فرمایا اسکو کسنے اسکے بچون کی طرف سے دکھ دیا اسکے بچے پھیر دو اور ایک قریہ نمل کو دیکھا جسکو ہمنے جلادیا تھا فرمایا اسکو کسنے جلایا ہی ہمنے کہا ہمنے فرمایا زیبا نہین ہے عذاب کرنا آگ سے مگر رب النار کو رواہ ابو داود باسناد صحیح نہایہ مین کہا ہی حُمّرہ بضم حا و تشدید میم ایک پرندہ کو چاہیے ہی مانند گنجشک کے انتہے مراد قریۂ نمل سے موضع نمل مع النمل ہے

باب ۷۷ دیر لگانا آسودہ حال کا ادائی حق مین وقت طلب صاحب حق کی حرام ہی

قال تعالیٰ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا وقال تعالیٰ فان امن بعضکم بعضا فلیؤدی الذی اوتمن امانتہ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی مطل الغنی ظلم اور جب حوالہ کیا جاے کوئی تم مین کا کسی مالدار پر تو اوسکے پیچھے لگے متفق علیہ

باب ۷۸ مکروہ ہی عود کرنا ہبہ مین جسکو سپرد موہوب لہ نہین کیا ہی اور جو ہبہ ولد کو دیا ہی خواہ سپرد کیا ہو یا نکیا ہو اوسمین عود کرنا مکروہ نہین ہی اور خرید کرنا کسی شی کا اپنی صدقہ مین متصدق علیہ سے یا زکوۃ و کفارہ و نحوہا کا مکروہ ہی ہان اگر وہ شی کسی اور شخص کے پاس منتقل ہو گئی ہے تو پھر اوسکے خرید مین کچھ ڈر نہین ہے

ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی جو شخص عود کرتا ہی ہبہ مین وہ مثل کتے کے ہی جو اپنی قے کو کھاتا ہی متفق علیہ دوسری روایت یون ہی مثال اوسکی جو رجوع کرتا ہی اپنے صدقہ مین مثال کتے کی ہی کہ قے کرتا ہی پھر اپنی قے مین عود کرتا ہی اور اوسکو کھالیتا ہی ایسے ہی عائد اپنی ہبہ مین مثل عائد کے اپنی قے مین ہی عمر بن خطاب کہتے ہین مینے ایک گھوڑا راہ خدا مین دیا جسکو دیا تھا اوسنے اوسکو ضائع کیا مینے چاہا کہ اوسکو خرید لون مجکو گمان ہوا کہ وہ میرے ہاتھ سستا بیچ دیگا

مینے حضرت سی پوچھا فرمایا تو اوسکو خرید نکر اور اپنے صدقے مین عود نکر اگرچہ وہ تجھکو ایک درہم پر دے عود کرنے والا صدقے مین مثل عائد کے قے مین ہوتا ہے متفق علیہ

باب ۱۷۹ بیان مین تاکید تحریم کے مال یتیم مین

قال اللہ تعالی ان الذین یأکلون اموال الیتامی ظلما انما یأکلون في بطونهم نارا وسیصلون سعیرا وقال تعالی ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتي هي احسن وقال تعالی ویسألونك عن الیتامی قل اصلاح لهم خیر وان تخالطوهم فاخوانكم والله یعلم المفسد من المصلح حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی بچو تم سبع موبقات سی کہا ای رسول خدا وہ کیا ہین فرمایا اشراک باللہ وسحر وقتل نفس جسکو اللہ نے حرام کیا ہی اور اکل ربا واکل مال یتیم وتولی یوم زحف وقذف محصنات مومنات غافلات متفق علیہ موبقات بمعنی مہلکات ہی

باب ۱۸۰ بیان مین تغلیظ تحریم ربا کے

قال اللہ تعالی الذین یأکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذي یتخبطه الشیطان من المس ذلك بانهم قالوا انما البیع مثل الربا واحل اللہ البیع وحرم الربا فمن جاءه موعظة من ربه فانتهی فله ما سلف وامره الی اللہ ومن عاد فاولئك اصحاب النار هم فیها خالدون یمحق اللہ الربا ویربی الصدقات الی قوله یا ایها الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقي من الربا الایة اور احادیث جو صحیح مین بکثرت وشہرت موجود ہین منجملہ اونکے ایک حدیث وہی حدیث ابوہریرہ کی ہے سبع موبقات مین جو اوپر گزر چکی دوسری حدیث ابن مسعود کی ہے کہ لعنت کی حضرت نے آکل وموکل ربا پر رواہ مسلم ترمذی وغیرہ نے شاہدین وکاتب کو بھی زیادہ کیا ہے

باب ۱۸۱ تحریم ریا مین

قال تعالی وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین له الدین حنفاء ویقیموا الصلوة وقال تعالی لا تبطلوا صدقاتكم بالمن والاذی كالذي ینفق ماله رئاء الناس الایة وقال تعالی یراؤن الناس ولا یذكرون اللہ الا قلیلا ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی اللہ تعالی نے کہا مین غنی تر ہون شرکا مین شرک سی جسنے کوئی عمل کیا اور اوسمین ہمراہ میرے غیر کو شریک کیا مین اوسکو اور اوسکے شرک کو

چھوڑ دیتا ہون رواہ مسلم اس حدیث سے استدلال منع تصور شیخ پر وقت مراقبہ کے ہو سکتا ہی یہ تصور مثل ریا کے شرک خفی ہی اسی طرح اس آیت سے فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادة ربه احدا فتامل دوسرا لفظ انکا سمو عًا یہ ہی پہلا شخص جسکا فیصلہ دن قیامت کو ہوگا وہ مرد ہی جو شہید ہوا اوسکو لاکر نعمت خدا کی یاد دلائی جائیگی وہ پہچانیگا اللہ کہیگا تونے اوس نعمت مین کیا کام کیا وہ کہیگا مین تیری راہ مین لڑا یہانتک کہ مارا گیا اللہ فرمائیگا تو جھوٹا ہی ہان تو اسلیے لڑا کہ جری یعنی شجاع حاذق بہادر کہلائے سو کہا گیا پھر اوسکو حکم ہوگا وہ مونہہ کے بل گھسیٹکر آگ مین ڈالدیا جائیگا دوسرا وہ مرد جسنے علم سیکھا سکھایا اور قرآن پڑھا اوسکو لایا جائیگا اوسکو بھی اللہ اپنی نعمت جتائیگا وہ اوسکو پہچانیگا فرمائیگا تونے اس نعمت مین کیا کام کیا وہ کہیگا مینے علم سیکھا سکھایا اور تیری راہ مین قرآن پڑھا اللہ کہیگا تو جھوٹا ہی لکن تونے اسلیے سیکھا کہ عالم کہلاے اور قرآن پڑھا اسلیے کہ قاری ٹھیرے سو کہا گیا پھر اوسکو حکم ہوگا مونہہ کے بل گھسیٹکر آگ مین ڈالدیا جائیگا تیسرا وہ مرد ہی جسپر اللہ نے وسعت کی اور طرح طرح کے مال اوسکو دیے اوسکو لائینگے اور نعمت یاد دلائی جائیگی وہ اوسکو پہچانیگا اوس سے اللہ فرمائیگا تونے اس مال مین کیا کام کیا وہ کہیگا مینے کوئی راہ جو تجھکو محبوب تھی باقی نہین چھوڑی لکن اوسمین مال خرچ کیا فرمائیگا تو جھوٹا ہے لکن تونے یہ کام اسلیے کیا کہ سخی کہلاے سو تجھکو جواد کہا گیا پھر اوسکو حکم ہوگا وہ مونہہ کے بل گھسیٹکر آگ مین ڈالدیا جائیگا رواہ مسلم اس حدیث مین شہید و عالم و قاری و مالدار اہل ریا کا انجام کار ذکر فرمایا ہی معلوم ہوا کہ اعمال صالحہ شرکت ریا سے سیئات ہوجاتے ہین ریا ایک نوع ہی شرک کی کوئی سی نوع کیون نہو مستثنی ہوتی ہے مغفرت سے انواع ریا بیحد بیحساب ہین ہر عمل خیر مظنۂ ریا ہوتا ہے سب سی بہتر علاج ریا کا یہ ہی کہ جسطرح انسان اپنی سیئات کو نظر خلق سے پوشیدہ و مخفی رکھتا ہی اسیطرح اپنے حسنات کو مخفی رکھے کچھہ لوگون نے ابن عمر سے کہا تھا کہ ہم جب پاس اپنے بادشاہ کے جاتے ہین تو اوس سے برخلاف اوسکے گفتگو کرتے ہین جو ہم وہان سے نکلکر کرتے ہین ابن عمر نے کہا کنا نعد هذا نفاقا علی عهد رسول الله صلی الله علیه واله وسلم رواه البخاري یہ حدیث باب نفاق مین گزر چکی ہی اس جگہہ شاید اسواسطے مذکور ہوئی کہ نفاق بھی ایک شعبہ ریا کا ہی جندب مرفوعا کہتے ہین جو کوئی سنائیگا تو اللہ اوسکو سنائیگا اور جو کوئی دکھائیگا تو اللہ اوسکو دکھائیگا متفق علیہ نووی نے کہا معناه من اظهر عمله للناس رياء سمع الله به اي فضحه يوم القيامة ومن رايا رايا الله به اي من اظهر للناس

العمل الصالح ليعظم عندهم اظهر الله سريرته على رؤس الخلائق حديث ابوہریرہ مین فرمایا
جسنے سیکھا کوئی علم جس سے اللہ مقصود ہوتا ہی نہ سیکھا اوسکو مگر اسلیے کہ کچہہ دنیا ہاتھہ آئے تو نہ پاویگا
وہ ہوا جنت کی دن قیامت کو روایت ابوداود باسناد صحیح احادیث اس باب مین کثرت وشہرت سے آئی ہین

باب٢٢ بیان مین اوس امر کے جسکے ریا ہونیکا توہم ہوتا ہے اور وہ ریا نہین ہے

ابوذر رفعاً کہتے ہین حضرت سی کہا بھلا ایک آدمی عمل خیر کرتا ہی لوگ اوسکی تعریف اوس عمل پر کرتے
ہین فرمایا تلک عاجل بشری المؤمن روایت مسلم مین کہتا ہون یہ اوسوقت ہی کہ عامل کی نظر
مین مدح وذم خلائق یکسان ہو نہ مدح سے دل مین سرور پیدا ہو نہ ذم سے دلمین رنج آئے تب
اگر کوئی اوسکے عمل صالح کی مدحت یا مذمت کرے تو کچہہ خوف ریا کا نہین ہوتا ہے واللہ اعلم

باب٢٣ نظر کرنا طرف زن اجنبیہ کے اور طفل بے ریش خوبصورت کے بغیر حاجت شرعی کے حرام ہی

قال تعالى قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم وقال تعالى ان السمع والبصر والفؤاد كل اولئك
كان عنه مسئولا وقال تعالى يعلم خائنة الاعين وقال تعالى ان ربك لبالمرصاد ابوہریرہ
مرفوعاً کہتے ہین لکھا گیا ہی ابن آدم پر نصیب اوسکا زنا سے وہ اوسکو لامحالہ پائیگا آنکھون کا زنا
نظر ہے کانون کا زنا استماع ہے زبان کا زنا کلام ہی ہاتھہ کا زنا پکڑنا ہی پاؤن کا زنا چلنا ہی رہا
دل سو خواہش وتمنا کرتا ہی اب شرمگاہ اوسکو سچا کردے یا جھوٹا متفق علیہ وهذا لفظ مسلم
ابوسعید کا لفظ رفعاً یہ ہی بچو تم بیٹھنے سے راہون مین کہا ای رسول خدا ہمکو بے بیٹھے چارہ نہین ہے
فرمایا جب تم سے بے بیٹھے نہین بنتا تو تم راہ کا حق ادا کرو پوچھا حق طریق کیا ہی فرمایا آنکھہ بند کرنا
یعنی نادیدنی سے روکنا ایذا کا جواب دینا سلام کا حکم کرنا معروف کا منع کرنا منکر سے متفق علیہ
زید بن سہل کہتے ہین ہم صحن خانہ مین بیٹھے باتین کرتے تھے حضرت آئے کھڑے ہوکر فرمایا تمکو مجالس
صعدات سی کیا واسطہ ہی بچو ان مجالس صعدات سی ہمنے کہا ہم تو اس جگہہ بغیر باس کے لیے بیٹھے ہین
یہان بیٹھکر چرچا اور بات کرتے ہین فرمایا اگر یہی ہی تو پہر تم حق اوسکا ادا کرو آنکھہ بند رکھو سلام کا
جواب دو اچھی بات کہو روایت مسلم صعدات یعنی طرقات ہی جریر کہتے ہین مینے حضرت سی پوچھا
نظر ناگہان کا کیا حکم ہے فرمایا پہیر لے اپنی نظر کو روایت مسلم ام سلمہ کہتی ہین مین پاس حضرت کے
تہی وہان میمونہ بھی بیٹھی تھین اتنے مین ابن ام مکتوم آئے یہ آنا انکا بعد امر بالحجاب کے تھا حضرت نے

کہا تم انسے پردہ کرو ہمنے کہا اے رسول خدا کیا یہ نابینا نہین ہین ہمکو نہ دیکھتے ہین نہ پہچانتے فرمایا
کیا تم دونون بھی نابینا ہو تم تو اوسکو دیکھتے ہو رواہ ابو داود والترمذي وقال حدیث حسن صحیح
ابو سعید رفعا کہتے ہین کہ نظر نکرے مرد طرف ستر مرد کے اور نہ عورت طرف ستر عورت کے
اور نہ پہونچے مرد طرف دوسرے مرد کے ایک جامہ مین اور نہ عورت طرف دوسری عورت کے
ایک جامہ مین رواہ مسلم

باب ۱۸۴ خلوت کرنا اجنبیہ سے حرام ہے

قال تعالی واذا سألتموهن متاعا فاسألوهن من وراء حجاب عقبہ بن عامر نے رفعا کہا ہے بچو تم
داخل ہونے سے عورتون پر ایک مرد انصاری نے کہا بھلا دیور سے فرمایا دیور موت ہے
متفق علیہ لفظ حدیث کا حمو ہے نووی نے کہا ہے حمو قریب زوج کو کہتے ہین جیسے بھائی بھتیجا برادر
چچازاد شوہر کا ابن عباس نے رفعا کہا ہے خلوت نکرے کوئی تم مین کا کسی عورت سے مگر ہمراہ ذی محرم
کے متفق علیہ حدیث بریدہ مین فرمایا ہے حرمت زنان مجاہدین کی قاعدین پر مثل حرمت امہات کے
ہے نہین ہے کوئی مرد قاعدین مین سے کہ خلیفہ ہو کسی مرد کا مجاہدین مین سے اوسکے اہل مین پھر
خیانت کرے اوسکے اہل مین الکن کھڑا کیا جائیگا دن قیامت کو پھر لیگا وہ اوسکے حسنات جتنے
چاہے یہانتک کہ راضی ہو پھر ہماری طرف التفات کر کے فرمایا ما ظنکم رواہ مسلم ؎

باب ۱۸۵ تشبہ کرنا مرد کا عورت سے اور عورت کا مرد سے لباس و حرکت وغیر ذالک مین حرام ہے

حضرت نے لعنت کی ہے اون مردون کو جو متشابہ عورتون کے بنتے ہین اور اون عورتون کو جو
متشابہ مردون کے بنتی ہین رواہ البخاري ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے لعنت کی ہے رسول خدا نے
اوس مرد پر جو لباس زنانہ پہنے اور اوس عورت پر جو لباس مردانہ پہنے رواہ ابو داود باسناد صحیح
دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہے دو نوع ہین اہل نار سے جنکو مینے نہین دیکھا ہے ایک وہ قوم ہے کہ اونکے پاس
کوڑے ہین مثل دم گاؤ کے لوگون کو اونسے مارتے یعنی ہٹلتے دور باش کرتے ہین دوسرے
عورتین ہین کپڑے پہنے ننگے بدن جھکاتی اور جھکتی ہین سر اونکے جیسے کوہان اونٹون کی داخل
نہونگی جنت مین اور نہ پائینگی ہوا اوسکی اگرچہ ہوا جنت کی اتنی اتنی دور سے پائی جاتی ہے رواہ مسلم
شرح مسلم مین کہا ہے هذا الحديث من معجزات النبوة فقد وقع هذان الصنفان وهما موجودان

قوم اول کی مصداق اس زمانے مین چوبدار ہین جو دربار امراء و رؤسا مین کھڑی رہتے ہین اور قوم ثانی کی مصداق بگیمات ہین ملوک و امراء کی تو وی سنے کہا کاسیات ہین یعنی نعمت خدا سے عاری ہین یعنی شکر نعمت سے اور بعض نے کہا معنی اسکے یہ ہین کہ بعض بدن مستور ہی اور بعض واسطی اظہار جمال و نخوہ کے مکشوف ہی اور بعض نے کہا لباس باریک پہنتے ہین جس سے رنگ بدن کا ظاہر ہوتا ہی انتہی مین کہتا ہون یہ تینون معنی جمع ہو سکتے ہین اور ہر معنی کا وجود اس عہد مین مشہود ہے مائلات ہین یعنی طاعت خدا سے اور اوس امر سے جسکا حفظ اونکو لازم ہی ممیلات ہین یعنی اپنا فعل مذموم دوسری عورتون کو سکھاتے ہین یا چلنے پھرنے مین مائلات ہین ناز نخرے سے چلتے ہین ممیلات ہین یعنی اکتاف و دوش کو جھکائے چلتے ہین یا مائلات ہین یعنی بغایا کی سی کنگھی چوٹی رکھتے ہین ممیلات ہین یعنی دوسرون کی کنگھی چوٹی مثل بغایا کے درست کرتی ہین کوہان شتر سے مراد بڑا کرنا سر کا ہے مو باف یا نخوہ سے انتہی قول النووی

باب ١٨٦ تشبہ کرنا ساتھہ شیطان و کفار کی منہی عنہ ہی

جابر کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم کھانا نہ کھاؤ بائین ہاتھہ سے شیطان شمال سے کھاتا ہے رواہ مسلم ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہی نہ کھائے کوئی تم مین اپنے دست چپ سے اور نہ پیے اوس سے کیونکہ شیطان شمال سے کھاتا ہی رواہ مسلم ابو ہریرہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہی یہود و نصاری رنگ نہین کرتے تم اونکے خلاف کرو متفق علیہ مراد رنگ سی خضاب ہی سر و ریش سفید کا

زردی سرخی سی رہی سیاہی سو وہ منہی عنہ ہے

باب ١٨٧ مرد و عورت کو سیاہ خضاب کرنا بالون مین منہی عنہ ہی

جابر کہتے ہین ابو قحافہ والد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما دن فتح مکے کے لائے گئے اونکا سر و ریش مثل ثغامہ کے تھا سفیدی سے حضرت نے فرمایا اس سفیدی کو بدل دو اور سیاہی سے بچو رواہ مسلم نہایہ مین کہا ہی ثغامہ ایک گھاس ہے جسکا پھول و پھل سفید ہوتا ہی یا ایک درخت

سفید ہی مثل برف کے

باب ١٨٨ قزع یعنی سر پر پٹے رکھنا منع ہی

نووی نے کہا قزع یہ ہی کہ بعض سر کو منڈاے بعض کو باقی رکھے ہان سارے سر کا مرد کو منڈانا مباح ہے نہ عورت کو ابن عمر کہتے ہین منع کیا ہی حضرت نے قزع سے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ دیکھا حضرت نے ایک طفل کو کہ بعض بال اوسکے منڈے تھے اور بعض رکھے تھے منع فرما کر کہا سارا سر منڈاؤ یا سب بال چھوڑو رواہ ابوداود باسناد صحیح علی شرط البخاری عبداللہ بن جعفر کہتے ہین مہلت دی حضرت نے آل جعفر کو تین دن پھر اونکے پاس آکر فرمایا مت روؤ تم میرے بھائی پر بعد آجکے دن کے پھر کہا بلاؤ میرے بھتیجون کو ہم لائے گئے گویا چڑیا کے بچے تھے فرمایا حلاق کو لاؤ اوسکو حکم دیا اوسنے ہمارے سر مونڈے رواہ ابوداود باسناد صحیح علی شرط البخاری ومسلم علی مرتضی کہتے ہین نہی فرمائی حضرت نے اس بات سے کہ عورت کا سر مونڈا جاے رواہ النسائی

باب ۱۸۹ بال کا جوڑنا سوئی سے کھال کا نیلا کرنا دانتون کا تیز کرنا حرام ہے

قال تعالی ان یدعون من دونہ الا اناثا وان یدعون الا شیطانا مریدا لعنہ اللہ وقال لاتخذن من عبادك نصیبا مفروضا ولاضلنھم ولامنینھم ولامرنھم فلیبتکن اذان الانعام ولامرنھم فلیغیرن خلق اللہ الایۃ اسما کہتی ہین ایک عورت نے حضرت سے کہا میرے بیٹی کو چیچک ہوئی اوسکے بال اوتر گئے اور مین اوسکا بیاہ کرنا چاہتی ہون فرمایا لعنت کرے اللہ واصلہ موصولہ پر متفق علیہ دوسری روایت مین واصلہ مستوصلہ آیا ہی وعن عائشۃ نحوہ متفق علیہ معاویہ نے سال حج مین منبر پر کھڑے ہوکر اور ایک مشت بھر بال لیکر کہا اے اہل مدینہ تمہارے علما کدہر ہین مینے حضرت کو سنا ہی کہ ایسے بالون سے بھی منع کرتے تھے اور فرماتے تھے ہلاک ہوئے بنی اسرائیل جبکہ اونکی عورتون نے یہ کام کیا متفق علیہ حدیث ابن عمر مین آیا ہی کہ لعنت کی حضرت نے واصلہ مستوصلہ واشمہ مستوشمہ پر متفق علیہ ابن مسعود کا لفظ یہ ہی لعنت کرے اللہ واشمات مستوشمات ومتنمصات ومتفلجات للحسن ومغیرات خلق اللہ پر ایک عورت نے ہمین کچھ کہا ابن مسعود نے فرمایا کیا مین لعنت نکرون اوسپر جسپر حضرت نے لعنت کی ہے اور وہ امر اللہ کی کتاب مین ہی وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا متفق علیہ متفلجہ وہ عورت ہی جو اپنے دانتون کو گھسکر بعض کو بعض سے قدرے دور کرتی ہی تا کہ خوبصورت ہوجائین اسکو وشر کہتے ہین نامصہ وہ عورت ہی جو موی ابرو کو باریک بناتی ہے واسطے حسین کرنے کے متنمصہ وہ ہی جو دوسری عورت

اس کام کا حکم دیتی ہے

باب ۱۹۰ چننا سفید بالون کا ڈاڑھی و سر وغیرہ سے منع ہے اسی طرح نتف کرنا امرد کا موی ریش کو اول طلوع مین منہی عنہ ہے

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کا لفظ رفعًا یہ ہی تم مت اوکھاڑو شیب کو کہ وہ نور ہی مسلمان کا دن قیامت کو حدیث حسن رواہ ابو داود والترمذي والنسائي باسانيد حسنة عائشہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہی من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد رواہ مسلم یہ حدیث جوامع کلم ہی صدہا مسائل اس سے مستخرج ہوتے ہین سارے بدعات کی جڑ اس سے کٹ جاتی ہی ساری منکرات اس سے رد ہو جاتے ہین

باب ۱۹۱ دست راست سے استنجا کرنا اور مس شرمگاہ کرنا وقت استنجا کے بغیر عذر مکروہ ہے

ابو قتادہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب پیشاب کرے کوئی تم مین تو نہ پکڑے اپنے ذکر کو دست راست سے اور نہ استنجا کرے دست راست سے متفق علیہ اس بارے مین اور بہی احادیث صحیحہ کثرت سے آئی ہین

باب ۱۹۲ ایک پاپوش یا ایک موزے مین بغیر عذر کے چلنا مکروہ ہی اسی طرح پہننا نعل و خف کا کھڑے ہوکر بغیر عذر کے کراہت رکھتا ہے

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی نہ چلے کوئی تم مین ایک نعل مین دونون پہنے یا دونون اوتار ڈالے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی جب تم مین کسی کی پاپوش کا تسمہ ٹوٹ جائے تو دوسری پاپوش مین نہ چلے جب تک کہ اوسکو درست نکر لے جابر کا لفظ یہ ہی نہی کی حضرت نے جوتا پہننے سے کھڑے ہوکر رواہ ابو داود باسناد حسن

باب ۱۹۳ آگ کا گھر مین وقت خواب و نحوہ چھوڑنا خواہ چراغ مین یا سوا اوسکی منہی عنہ ہی

ابن عمر رفعًا کہتے ہین مت چھوڑو تم آگ اپنے گھرون مین جسوقت کہ سوؤ تم متفق علیہ ابو موسی اشعری نے کہا ہی مدینے مین ایک گھر گھر والون پر رات کو جل گیا جب حضرت سے ذکر اسکا آیا فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سویا کرو تو اوسکو بجھا دیا کرو متفق علیہ جابر کا

لفظ مرفوع یون ہی چھپاؤ برتنون کو اور بند کرو موہنہ مشکیزے کا اور بھیڑو دروازہ گھر کا اور بجھاؤ چراغ شیطان نہین کھولتا مشکیزے کو اور نہ دروازے کو اور نہ برتن کو پھر اگر نپاسے کوئی تم مین مگر اتنا ہی کہ رکھدے برتن پر ایک لکڑی آڑی اور نام لے اوسپر اللہ کا تو یہی کرے کیونکہ فویسقہ یعنی چوہا آگ لگا دیتا ہی گھر والون پر اونکے گھر مین رواہ مسلم

باب ١٩٠ تکلف کرنا منہی عنہ ہی خواہ فعل مین کرے یا قول مین جسمین کچھہ مصلحت نہین ہے اوسکو مشقت کرنا تکلف کہلاتا ہے

قال تعالی وما انا من المتکلفین ابن عمر نے کہا ہم منع کیے گئے ہین تکلف سے رواہ البخاری مسروق نے کہا ہم پاس ابن مسعود کے گئے کہا اے لوگو جو کوئی جانتا ہو کسی شے کو تو اوسکو کہے اور اگر نہ جانتا ہو تو اللہ اعلم کہے منجملہ علم کے ایک یہ بات ہی کہ نامعلوم مین اللہ اعلم کہے اللہ نے اپنی نبی کو فرمایا ہی قل ما اسألکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین

باب ١٩١ نوحہ کرنا میت پر اور طمانچہ مارنا اور گریبان پھاڑنا اور بال اوکھاڑنا اور سر منڈانا اور رونا چلانا شور کرنا یعنی فریاد کرنا حرام ہے

حدیث عمر بن خطاب مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا میت معذب ہوتا ہی اپنی قبر مین بسبب نوحہ کے جو اوسپر کیا جاتا ہی دوسری روایت مین یون ہی دن قیامت کو متفق علیہ ابن مسعود رفعا کہتی ہین وہ ہم مین سے نہین ہے جسنے مارا گالونکو اور پھاڑا گریبان اور چلایا جاہلیت کی طرح متفق علیہ ابو موسی نے کہا حضرت نے فرمایا ہی مین بری ہون صالقہ حالقہ شاقہ سے متفق علیہ صالقہ وہ جو آواز نوحہ بلند کرے حالقہ وہ ہی جو وقت مصیبت کے سر منڈاے شاقہ وہ ہی جو کپڑے پھاڑے مغیرہ بن شعبہ کا لفظ مرفوع یہ ہی جسپر نوحہ کیا جاتا ہی وہ معذب ہوگا بسبب اوس نوحہ کے دن قیامت کو متفق علیہ ام عطیہ نے کہا حضرت نے ہمسے عہد لیا وقت بیعت کے کہ ہم نوحہ نکرین متفق علیہ **حکایت** نعمان بن بشیر کہتے ہین عبداللہ بن رواحہ بیہوش ہوگئے اونکی بہن نے روکر واجبلاہ واکذا واکذا کہنا شروع کیا جب وہ ہوش مین آے کہا تو نے جو کہا مجھسے کہا گیا کہ کیا تو ایسا ہی تھا رواہ البخاری سعد بن عبادہ کا جب انتقال ہوا حضرت روے قوم بھی رونے لگی فرمایا تم نہین سنتے اللہ عذاب نہین کرتا ہی آنسو پر اور نہ دل کے غم پر ولکن عذاب کرتا ہی اسپر اور اشارہ کیا طرف زبان کے یا رحم کرتا ہی متفق علیہ حدیث ابو مالک اشعری مین

فرمایا ہی نائحہ جب توبہ نہین کرتی قبل موت کے تو کھڑی کیجائیگی دن قیامت کو اوپر اوسپر ایک سربال ہوگی قطران کی اور ایک کرتہ جرب کا رواہ مسلم سربال سے مراد قمیص ہی اُسید بن اسید کہتے ہین ایک عورت نے مبایعات مین سے کہا حضرت نے ہمسے عہد لیا تھا کہ ہم نہ مونہہ نوچین اور نہ ویل پکارین اور نہ گریبان پھاڑین اور نہ بال بکھیرین رواہ ابی داود باسناد حسن ابو موسی مرفوعا کہتے ہین نہین مرتا کوئی مردہ پھر رونے والا کہتا ہی واجبلاہ واسیداہ ونحو ذلک لیکن موکل ہوتے ہین اوسپر دو فرشتے وہ گھونسا مارتے ہین اوسکے سینے مین زور سے کہ کیون تو ایسا ہی تھا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ابو ہریرہ نے رفعا کہا ہی دو چیزین ہین لوگون مین وہ اونکے لیے کفر ہین طعن نسب مین اور نیاحت میت پر رواہ مسلم

باب ١٩٦ کاہن منجم عراف مال طارق بالحصی و بالشعر کے پاس جانا منہی عنہ ہے

عائشہ کہتی ہین لوگون نے حضرت سی حال کہان کا پوچھا فرمایا لیس بشئ یعنی وہ کچھ چیز نہین ہے کہا وہ بعض اوقات ہمسے کوئی بات کہتے ہین وہ ٹھیک پڑتی ہی فرمایا اوس ٹھیک بات کو جنی اوچک کر اپنے یار کے کان مین کہدیتا ہی یہ اوسکے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتے ہین متفق علیہ دوسرے لفظ بخاری کا عائشہ سے مسموع یون ہی ملائکہ نازل ہوتے ہین ابر مین اور ذکر امر کا چرچا کرتے ہین جسکا حکم آسمان مین ہوچکتا ہی شیطان اوسکو سنکر چرا لیتا ہی پھر کہان کو وحی کرتا ہی وہ اوسکے ساتھ سو جھوٹ اپنی طرف سی ملا لیتے ہین بعض ازواج حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا ہی جو شخص آیا پاس عراف کے اور کوئی بات پوچھی پھر اوسکی تصدیق کی تو قبول نہین ہوتی نماز اوسکی چالیس دن تک رواہ مسلم قبیصہ بن مخارق نے رفعا سمعا کہا ہی عیافت طیرہ طرق جبت ہی رواہ ابو داود باسناد حسن طرق کہتے ہین زجر طیر کو یعنی بیٹھے پرندے کا اوڑا دینا پھر اگر وہ داہنی طرف اوڑا تو مبارک ہی اور اگر بائین طرف اوڑا تو نحوست ہی عیافت سی مراد خط ہی جوہری نے صحاح مین کہا ہی جبت ایک کلمہ ہے جو صنم و کاہن و ساحر و نحو ذلک پر بولا جاتا ہی ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسنی اقتباس کیا کوئی علم نجوم مین سی اوسنی اقتباس کیا ایک شعبہ سحر کا اب جتنا چاہی زیادہ کری رواہ ابو داود باسناد صحیح معاویہ بن حکم کہتے ہین مینے حضرت سی کہا ای رسول خدا مین تازہ عہد بجاہلیت ہون اللہ اسلام کو لایا ہم مین سے کچھ لوگ پاس کہان کے جاتے ہین فرمایا تو اونکے پاس نہ جا مینے کہا کچھ لوگ ہماری بد فالی لیتے ہین فرمایا یہ ایک شی ہے جسکو وہ اپنے سینون مین پاتے ہین یہ بات اونکو نہ روکے کہا ہم مین

کچھ لوگ خط کشی کرتے ہین فرمایا ایک نبی خط کھینچتے تھے جسکا خط اونکے خط کے موافق پڑا
وہ ٹھیک ہی رواہ مسلم ابو مسعود بدری کا لفظ رفعًا یہ ہی نہی کی ہی حضرت نے حلوان کاہن
سے متفق علیہ

باب ۱۹۴ تطیر یعنی بدفالی لینا منہی عنہ ہی

اس باب مین احادیث سابقہ گزر چکی ہین انس نے رفعًا کہا ہی نہ عدوی ہی نہ طیرہ مجھکو فال خوش
آتی ہے کہا فال کیا ہی فرمایا اچھی بات متفق علیہ جاہلیت مین مرض کو متعدی گمان کرتے
تھے اسلام نے اس اعتقاد کو باطل کردیا طیرہ کہتے ہین فال بد لینے کو یہ ایک قسم ہی شرک کی
ابن عمر کا لفظ یہ ہی نہ عدوی ہی نہ طیرہ اور اگر شوم کسی چیز مین ہوگا تو گھر عورت گھوڑی مین
ہوگا متفق علیہ گھر کی نحوست یہ ہی کہ صحن تنگ ہو ہمسایہ موذی ہون عورت کی نحوست
یہ ہی کہ بدزبان بداخلاق ہو بچہ نہ جنے گھوڑے کی نحوست یہ ہی کہ سرکش ہو قابو مین نہ آئے
بریدہ کہتے ہین حضرت فال بد نہ لیتے تھے رواہ ابی داود باسناد صحیح عروہ بن عامر کہتی ہین
طیرہ کا ذکر سامنے حضرت کے آیا فرمایا احسن طیرہ فال ہی اور رد نکرے طیرہ کسی مسلمان کو اور
جب دیکھے تم مین کوئی شخص کسی امر مکروہ کو تو کہے اللھم لا یاتي بالحسنات الا انت ولا یدفع
السیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا بك حدیث صحیح رواہ ابو داود باسناد صحیح

باب ۱۹۵ بنانا تصویر حیوان کا بساط یا سنگ یا جامہ یا درہم یا دینار یا گل تکیہ یا مسند وغیر ذلک پر حرام ہے

اسی طرح اتخاذ صورت کا دیوار یا سقف یا پردہ و عمامہ و ثوب و نحوہا پر حرام ہی حکم یہ ہی کہ صورت کو
تلف کردے ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی جو لوگ یہ صورتین بناتے ہین وہ عذاب کیے
جائینگے دن قیامت کو اونسے کہا جائیگا تم زندہ کرو جسکو تمنے پیدا کیا ہی متفق علیہ عائشہ کا
لفظ یہ ہی کہ حضرت سفر سے آئے مینے ایک سہوہ پر پردہ لٹکایا تھا اوسمین صورتین تھین حضرت
نے جب اوسکو دیکھا رنگ چہرے کا بدل گیا کہا اے عائشہ سخت تر لوگون مین براہ عذاب دن
قیامت کو وہ لوگ ہونگے جو مشابہت پیدا کرتے ہین ساتھ آفرینش خدا کے مینے اوسکو دو
ٹکڑے کرکے دو وسادہ کرلیے متفق علیہ سہوہ کہتے ہین صحن چبوترے کو یا طاقچی کو جو دیوار

مین ہوتا ہی آبن عباس نے مرفوعًا کہا ہی ہر مصور نار مین ہوگا عوض ہر صورت کے جو اوسنے
بنائی تھی ایک نفس مقرر کیا جائیگا جو اوسکو آگ جہنم مین عذاب دیگا ابن عباس نے کہا پھر اگر تو
بے بنائے نمانے تو درخت بنا اور وہ شی جسمین روح نہو متفق علیہ دوسرا لفظ انکا رفعًا سمعًا
یہ ہی جسنے بنائی دنیا مین کوئی صورت وہ تکلیف دیا جائیگا روح پہونکنے کی اوسمین دن قیامت کو
اور وہ پھونک نہ سکیگا متفق علیہ ابن مسعود کا لفظ مسموعًا مرفوعًا یہ ہی اشد الناس عذابا یوم القیامۃ
عند اللہ المصورون متفق علیہ ابو ہریرہ سمعًا کہتی ہین اللہ تعالی فرماتا ہی کون بڑا ظالم ہے
اوس سے جو لگا بنانے مثل میری خلق کے اب چاہیے کہ بنائے وہ کوئی ذرہ یا پیدا کرے کوئی دانہ
یا جو متفق علیہ حدیث ابو طلحہ مین فرمایا ہے داخل نہین ہوتے فرشتے اوس گھر مین جسمین کتا یا
تصویر ہوتی ہے متفق علیہ ابن عمر کہتے ہین جبریل علیہ السلام نے حضرت سے وعدہ آنے کا
کیا تھا آنے مین دیر ہوئی یہانتک کہ حضرت کو سخت گزرا گھر سے باہر نکلے جبریل سے ملاقات
ہوئی شکوہ کیا کہا ہم اوس گھر مین نہین جاتے ہین جسمین کوئی سگ و صورت ہو رواہ البخاری
عائشہ کا لفظ یہ ہی وعدہ کیا تھا جبریل علیہ السلام نے حضرت سی کہ مین فلان ساعت آؤنگا وہ ساعت
آئی مگر وہ نہ آئے حضرت کے ہاتھ مین عصا تھا اوسکو پھینک کر فرمانے لگے اللہ اور اوسکے رسل
وعدہ خلاف نہین کرتے ہین پھر جو التفات کیا تو چارپائی کے نیچے ایک بچہ کتے کا تھا پوچھا یہ کب
یہان گھس آیا مینے کہا واللہ مجھے نہین معلوم حکم دیا وہ نکالا گیا جبریل علیہ السلام آئے حضرت نے کہا
مین بموجب تمہارے وعدے کے بیٹھا رہا تم نہ آئے کہا منع کیا مجھکو کتے نے جو تمہارے گھر مین
تھا ہم نہین داخل ہوتے ہین اوس گھر مین جسمین کتا ہوتا ہی یا صورت رواہ مسلم ابو الہیاج حیان
بن حصین نے کہا مجھسے علی نے کہا کیا نہ بھیجون مین تجھکو اوس کام پر جسپر مجھے حضرت نے بھیجا تھا
نہ چھوڑ تو کسی صورت کو مگر مٹا دے اوسکو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر برابر کر دے اوسکو رواہ
مسلم حدیث دلیل ہی طمس تصویر و تسویۂ قبر مشرف پر وللہ الحمد ؂

باب ۱۹۹ کتا پالنا حرام ہی مگر شکار یا کھیتی یا مویشی کے لیے

ابن عمر کہتے ہین حضرت کو سنا فرماتے تھے جسنے پالا کتا مگر کتا شکار یا ماشیہ کا کم ہوتے ہین اوسکے
اجر سے ہر دن دو قیراط متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہی جسنے روک رکھا کوئی کتا گھٹتا ہے
اوسکے عمل سے ہر دن ایک قیراط مگر کتا کھیتی یا مویشی کا متفق علیہ مسلم کی روایت یون ہی جسنے

جسنے پالا کتا اور نہ وہ شکار کا ہی اور نہ ماشیہ کا اور نہ زمین کا یعنی کھیتی کا تو کم ہوتا ہی اوسکے
اجر سے ہر دن ایک قیراط

باب گھنٹا لٹکانا گلے مین اونٹ وغیرہ کی مکروہ ہی اور ساتھ رکھنا کلب وجرس کا سفر مین مکروہ ہے

ابوہریرہ مرفوعا کہتی ہین ہمراہ نہین رہتے ملائکہ اوس کاروان کے جسمین کتا یا گھنٹا ہوتا ہے
رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت نے فرمایا جرس مزامیر شیطان ہے رواہ مسلم

باب سوار ہونا جلالہ پر یعنی اوس اونٹ اور اونٹنی پر جو نجاست کھاتا ہی مکروہ ہی ہان اگر پاک چارہ کھا کر گوشت اوسکا طیب ہوجائے تو کراہت جاتی رہیگی

ابن عمر کہتے ہین نہی فرمائی ہے حضرت نے جلالہ سے ابل مین اس بات کی کہ اوسپر سواری کیجائے
رواہ ابوداود باسناد صحیح مین کہتا ہون یہی حکم گاو بکری مرغی جلالہ کا ہے

باب مسجد مین تھوکنا منع ہی اور اگر پڑا ملی تو اوسکو دور کردے مسجد کو گھن کی چیز سے پاک صاف رکھے

انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا تھوکنا مسجد مین خطا ہی یعنی گناہ کفارہ اوسکا دفن کرنا ہی اوسکا متفق
علیہ یہ دفن جب ہے کہ مسجد مٹی یا ریت کی زمین رکھتی ہو تو اوسکو کرود کر چھپا دے آبوالمحاسن
رویانی نے کتاب البحر مین کہتے ہین بعض نے کہا ہی مراد دفن سے اخراج اوسکا ہی مسجد سے اور جبکہ
مسجد مبلط یا مجصص ہو یعنی زمین سنگین یا گچ کردہ تو پھر ملدینا اوسکا کفش سے یا کسی اور چیز سے
جسطرح کہ بہت جاہل کیا کرتے ہین دفن نہین ہے بلکہ زیادت فی الخطیئہ اور تکثیر قذر فی المسجد ہے
جو کوئی ایسی حرکت کرے اوسپر لازم ہی کہ جامہ یا ہاتھ سے یا کسی اور چیز سے اوسکو پونچھ ڈالے
یا دہو ڈالے عائشہ کہتی ہین حضرت نے دیوار قبلہ مین آب بینی یا تھوک یا نخامہ دیکھا اوسکو
چھیل ڈالا متفق علیہ انس کا لفظ مرفوعا یہ ہی کہ یہ مساجد لائق کسی چیز کے اس بول و قذر سے
نہین ہین یہ تو واسطے ذکر خدا اور قراءت قرآن کے ہین او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رواہ مسلم

باب مسجد مین خصومت کرنا آواز بلند کرنا اور گمشدہ شی کا ڈہونڈہنا یا اجارہ و بیع شرا کرنا اور مانند اوسکے ومعاملات کرنا مکروہ ہی

حدیث ابو ہریرہ مین مسموعًا آیا ہی جو کوئی سنے کسی شخص کو کہ ڈہونڈہتا ہی ضالہ اپنا مسجد مین تو یون کہے لاردہا اللہ علیك کیونکہ مسجدین اسلیے نہین بنائی گئی ہین رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہی جب دیکہو تم اوس شخص کو جو خرید فروخت کرتا ہی مسجد مین تو کہو لا اربح اللہ تجارتك رواہ الترمذي وقال حديث حسن بریدہ کہتی ہین ایک آدمی مسجد مین اپنا ضالہ ڈہونڈہتا تھا کہتا تھا من دعا الی الجمل الاحمر حضرت نے فرمایا لا وجدت انما بنیت المساجد لما بنیت رواہ مسلم عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین حضرت نے منع کیا ہی بیع وشرا سے مسجد مین اور نشد ضالہ وانشاد شعر سے اوسمین رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن سائب بن یزید کہتے ہین مین مسجد مین تھا ایک شخص نے ایک کنکری مجہے ماری مینے دیکہا تو عمر بن خطاب تھے کہا جا ان دونون آدمیون کو لے آ مین لے آیا پوچہا تم کہان کے ہو کہا طائف کے کہا اگر تم اس شہر کے ہوتے تو مین تمکو سزا دیتا تم دونون اپنی آواز مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بلند کرتے ہو رواہ البخاری

باب ۲ جو شخص لہسن پیاز گندنا وغیرہ کوئی شی کریہ الرائحہ کہاے اوسکا آنا مسجد مین قبل زوال رائحہ کے مکروہ ہی مگر ضرورت سے

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو شخص کہاے اس درخت سے یعنی ثوم سے وہ نہ آئے ہماری مسجد مین متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہی ہماری مسجدون مین انس نے رفعًا کہا ہی جو کہائی اس درخت کو وہ نزدیک نہو ہماری مسجد سے اور نماز نہ پڑہے ہمارے ساتھ متفق علیہ جابر کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا جسنے کہایا لہسن یا پیاز وہ ہمسے الگ رہے یا ہماری مسجد سے کنارہ گیر ہو متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہی جو کہاے ثوم یا کراث وہ پاس نہ آئے ہماری مسجد کے فرشتے ایذا پاتے ہین اوس چیز سے جس سے بنی آدم متاذی ہوتے ہین عمر بن خطاب نے ایکدن خطبہ پڑہا کہا اے لوگو تم کہاتے ہو ان دو درختون کو مین نہین دیکہتا انکو مگر خبیث بصل و ثوم مینے حضرت کو دیکہا تہا کہ جب بدبو ان دونون کی کسی شخص سے پاتے حکم دیتے وہ طرف بقیع کے نکالدیا جاتا سو جو کوئی انکو کہائے اونکو پکا کر مار ڈالے رواہ مسلم ہر شی کریہ الرائحہ کا یہی حکم ہے بعض حقہ نوشون کے مونہہ مین بدبو لہسن و پیاز کی بدبو سے بہی زیادہ آتی ہے اونکا حکم بہی یہی ہے کہ مسجد سے نکال دیے جاوین

باب ۶۵: جمعہ کی دن مُحْتَبِي ہوکر بیٹھنا اور امام خطبہ پڑھتا ہو مکروہ ہی کیونکہ اِس نشست سے نیند آتی ہے سننا خطبے کا فوت ہو جاتا ہے ڈر وضو ٹوٹ جانیکا رہتا ہے

معاذ بن انس جہنی کہتے ہین حضرت نے نہی فرمائی ہے حبوہ سے دن جمعہ کے اور امام خطبہ پڑھتا ہے

رواہ ابو داود والترمذي وقال حديث حسن

باب ۶۶: جب عشرۂ ذیحجہ آوے اور ارادہ اضحیہ کا رکھتا ہو تو اوسکو بال کترانا ناخن لینا جب تک کہ قربانی نکرلے منع ہے

حدیث ام سلمہ مین فرمایا ہی جسکے پاس کوئی قربانی ہو جسکو ذبح کریگا تو جب ہلال ذیحجہ دیکھے تو بال و ناخن سے کچھ نہ لے یہانتک کہ قربانی کرے

باب ۶۷: حلف کرنا ساتھ مخلوق کے جیسے نبی و کعبہ و ملائکہ و آسمان و آباء و حیات و روح و راس و حیوۃ سلطان و نعمت سلطان و تربت فلان منع ہی اور امانت کی قسم کہانا سخت تر نہی ہی

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا اللہ منع کرتا ہی تمکو اس بات سے کہ حلف کرو تم اپنے باپون کا جسکسیکو حلف کرنا ہو تو وہ حلف نکرے مگر ساتھ اللہ کے یا چپ رہے متفق علیہ حدیث عبد الرحمن بن سمرہ مین فرمایا ہی مت قسم کھاؤ طواغی و آباء کی رواہ مسلم طواغی جمع ہی طاغیہ کی مراد اوس سے اصنام ہین ومنہ الحديث هذه طاغية دوس اي صنمهم ومعبودهم غیر صحیح مسلم مین لفظ طواغیت کا آیا ہی مراد اوس سے شیطان و صنم ہی بریدہ کہتے ہین حضرت نے کہا جسنے قسم کہائی امانت کی وہ ہم مین سے نہین ہے حدیث صحیح رواہ ابوداود باسناد صحیح دوسرے لفظ انکا رفعا یہ ہے جسنے حلف مین کہا مین بری ہون اسلام سے اگر وہ جہوٹا ہی تو ویسا ہی ہی جیسا کہا اور اگر سچا ہی تو پہر طرف اسلام کے سلامت نہین پہرتا رواہ ابی داود مثلا یون کہے کہ کافر باشم اگر چنان نباشد ابن عمر نے ایک شخص کو سنا کہتا تہا لا والکعبۃ کہا تو قسم نکہا غیر اللہ کی مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے جسنے قسم کہائی غیر اللہ کی وہ کافر ہوا یا اوسنے شرک کیا رواہ الترمذي وقال حديث حسن امام نے کہا بعض علما نے تفسیر فقد کفر او اشرک کی تغلیظ پر کی ہی جسطرح کہ حضرت نے ریا کو شرک کہا ہی انتہی مین کہتا ہون یہ تغلیظ نہین ہے بلکہ تصریح بالحکم ہے جس شخص سے حلف بغیر اللہ صادر

ہوا وسکو چاہیے کہ فی الفور مستغفر ہو کر کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کرے اگر ایسا نکریگا تو گرفتار دام کفر و شرک رہیگا ونعوذ باللہ منہ

باب ۲۰ جھوٹی قسم عمدًا کھانا سخت حرام ہی

حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہی جسنے حلف کیا مال پر کسی مرد مسلمان کے ناحق وہ ملیگا اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا پھر حضرت نے ہمپر مصداق اسکا کتاب اللہ عزوجل سے پڑہا اِنَّ الذین یشترون بعہد اللہ و ایمانہم ثمنا قلیلا الآیۃ متفق علیہ ابوامامۂ حارثی کا لفظ مرفوع یہ ہی جسنے قطع کرلیا حق کسی مرد مسلمان کا اپنی سوگند سے تو بیشک واجب کی اللہ نے اوسکے لیے آگ اور حرام کیا اوسپر جنت کو ایک مرد نے کہا بھلا اگر ذراسی چیز ہو فرمایا اگرچہ ایک شاخ ہو اراک کی رواہ مسلم یعنی مسواک یہ حکم قسم کہا کر لینے کا ہی اور اگر بے قسم دوسرے کا مال لیا ہی تو وہ غصب ہوا وہ بھی حرام ہی حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہی کبائر یہ ہین اشراک باللہ عقوق والدین قتل نفس یمین غموس رواہ البخاری دوسری روایت یون ہی ایک اعرابی نے آکر کہا ای رسول خدا کبائر کیا ہین فرمایا اشراک باللہ پھر کہا یمین غموس پوچھا یمین غموس کیا ہے فرمایا وہ شخص جو قطع کرلیتا ہی مال کسی مرد مسلمان کا اللہ کی قسم کہا کر اور وہ جھوٹا ہے

باب ۲۰ قسم کہائی پھر دیکھا کہ غیر قسم بہتر ہی تو وہی کار خیر کری قسم کا کفارہ دیدے یہ مندوب ہے

عبدالرحمن بن سمرہ بن جندب کہتی ہین حضرت نے مجسے فرمایا تو جب کوئی قسم کہائی پھر دیکھے کہ سوا اوسکے بہتر ہی اوس سے تو وہی کام کر جو بہتر ہے اور کفارہ دے اپنی قسم کا متفق علیہ ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہی جس شخص نے کوئی قسم کہائی پھر اوسکے غیر کو بہتر دیکھا تو قسم کا کفارہ دیدے اور وہی کام کرے جو بہتر ہے رواہ مسلم ابوموسی کہتے ہین حضرت نے فرمایا مین واللہ انشاء اللہ کسی قسم پر حلف نہین کرتا ہون پھر اوس سے بہتر دیکھتا ہون لیکن اپنی حلف کا کفارہ دیتا ہون اور وہ کام کرتا ہون جو بہتر ہے متفق علیہ ابوہریرہ مرفوعًا کہتے ہین اگر تمادی کری کوئی تم مین کا اپنی قسم مین اپنی اہل مین وہ زیادہ گناہگار ہے نزدیک اللہ کے اس سے کہ دی وہ کفارہ جو اللہ نے اوسپر فرض کیا ہے متفق علیہ

باب ۲۱ لغو یمین معاف ہی اوسمین کفارہ نہین ہی

مراد اس سے وہ قسم ہے جو بلا قصد زبان پر جاری ہو جاتی ہو جیسی عادۃً لا واللہ بلیٰ واللہ ونحو ذلک کہنا
قال اللہ تعالیٰ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان فکفارتہ
اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون اہلیکم او کسوتہم او تحریر رقبۃ فمن لم یجد
فصیام ثلثۃ ایام ذلک کفارۃ ایمانکم اذا حلفتم واحفظوا ایمانکم عائشہ نے کہا یہ آیت
حق مین قائل لا واللہ بلیٰ واللہ کے اوتری ہی رواہ البخاری ہے

باب ۲۱۱ کثرت قسم کی بیع مین اگرچہ سچا ہو مکروہ ہے

ابو ہریرہ سمو عامر فوعا کہتے ہین حلف منفق سلعہ ممحق کسب ہے متفق علیہ یعنی قسم کھانی سے
مال کی نکاسی ہو جاتی ہے لیکن برکت کمائی کی جاتی رہتی ہی ابو قتادہ کا لفظ سمعاً رفعاً یہ ہے
بچو تم کثرت حلف سے کہ وہ نکاسی کرتا ہی پہر باطل کر دیتا ہی یعنی برکت کو رواہ مسلم

باب ۲۱۲ سوال کرنا انسان کا بوجہ اللہ سوا جنت کی مکروہ ہی اور جس سے اللہ کا نام لیکر مانگا جائے اور وہ نہ دی تو یہ بھی مکروہ ہی

جابر نے رفعاً کہا ہی سوال نہ کیا جائے بوجہ اللہ مگر جنت کا رواہ ابو داود ابن عمر کا لفظ مرفوع
یہ ہی جسنے پناہ مانگی اللہ کی اوسکو پناہ دو اور جسنے سوال کیا اللہ کے نام سے اوسکو کچھ دو اور جو
کوئی بلائے تمکو اوسکو قبول کرو اور جو کوئی نیکی کرے ساتھ تمھارے اوسکا بدلا کرو اگر نپاؤ
وہ شی جس سے کہ عوض کرو تو دعا دو اوسکو یہانتک کہ دیکھو تم کہ بدلا کر دیا تمنے اوسکا حدیث
صحیح رواہ ابو داود والنسائی باسانید الصحیحین

باب ۲۱۳ سلطان کو شاہنشاہ کہنا حرام ہی اسلیے کہ معنی اسکے ملک الملوک ہوتے ہین سوا اللہ کے دوسرے کو یہ صفت نہ زیبا ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی ذلیل تر نام نزدیک اللہ کے وہ مرد ہی جسکا نام ملک الاملاک
ہی متفق علیہ سفیان بن عیینہ نے کہا جیسے شاہنشاہ مین کہتا ہون یہی حکم لفظ مہاراج کا
ہی اسی پر قیاس کراہت وحرمت وبشاعت وقباحت اسماء والقاب مزکاۃ کا کیا گیا ہے
جیسے قاضی القضاۃ واحکم الحاکمین ومحی الدین وتاج العارفین وغوث اعظم وصاحب عالم

وغیرہا کا بلکہ یہ پہلا لفظ اشد التحریم ہے اسمین بالکل دعوی خدائی کا نکلتا ہی تو وی رح اپنے لیے لقب محی الدین ناپسند رکھتی تھے

باب ۲۱۴ فاسق و مبتدع و نحوہما کو بلفظ سید و نحوہ مخاطب کرنا منع ہے

بریدہ مرفوعا کہتے ہین تم منافق کو سید مت کہو کیونکہ اگر وہ سید ہوگا تو تم اپنے رب عزوجل کو خفا کردوگے رواہ ابوداود باسناد صحیح

باب ۲۱۵ تپ کو برا کہنا مکروہ ہے

جابر کہتے ہین حضرت پاس ام السائب کے یا ام المسیب کے گئے کہا اے ام سائب تو کانپتی ہی کہا مجھے تپ ہی کا بارک اللہ فیہا فرمایا برا نہ کہہ تپ کو وہ دور کرتی ہے بنی آدم کی خطاؤن کو جسطرح کہ دور کرتی ہی بھٹی میل لوہے کا رواہ مسلم ہر مرض کفارہ خطا ہوتا ہی یہ تکلیف مسلمان کی ضائع نہین جاتی

باب ۲۱۶ ہوا کو جب تیز چلے برا نہ کہے

حدیث ابی بن کعب مین فرمایا ہی تم برا نہ کہو ہوا کو جب دیکھو تم وہ ہوا جو بری لگے تمکو تو کہو اللہم انا نسألك من خير هذه الريح وخير ما فيها وخير ما امرت به رواه الترمذي وقال حديث حسن صحیح ابوہریرہ کا لفظ مسموع یہ ہی ریح روح ہی اللہ کی رحمت لاتی ہی عذاب لاتی ہی سو جب تم اوسکو دیکھو تو برا نہ کہو اللہ سے اوسکی خیر مانگو اوسکے شر سے پناہ چاہو رواہ ابوداود باسناد حسن روح اللہ ای رحمتہ لعبادہ عائشہ کہتی ہین جب تیز ہوا چلتی حضرت کہتے اللہم انی اسألك خيرها وخير ما فيها وخير ما ارسلت به واعوذ بك من شرها وشر ما فيها وشر ما ارسلت به رواه مسلم

باب ۲۱۷ مرغ کو برا کہنا مکروہ ہی

حدیث زید بن خالد جہنی مین فرمایا ہے تم برا نہ کہو مرغ کو وہ جگاتا ہی واسطے نماز کے رواہ ابوداود باسناد صحیح

باب ۲۱۸ یہ کہنا کہ ہمکو پانی ملا فلان نچھتر سے منع ہے

زید بن خالد جہنی کہتے ہین حضرت نے ہمکو نماز صبح پڑہائی حدیبیہ مین بعد پانی برسنے کے
جو رات کو برسا تھا جب نماز پڑہ چکے پہرے لوگون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا تم جانتے ہو کہ
تمہارے رب نے کیا کہا کہا اللہ و رسول جانین فرمایا یہ کہا کہ بعض بندے میرے مومن اور
بعض کافر ہوے جسنے کہا پانی ملا ہمکو اللہ کی فضل و رحمت سے وہ مومن ہے ساتھہ میرے اور کافر ہی ساتھہ کوکب کے اور جسنے
کہا پانی ملا ہمکو فلانے نوء یعنی نچہتر اور فلان تارے سے وہ کافر ہی ساتھہ میرے اور مومن ہی ساتھہ کوکب کے متفق علیہ

باب ۲۱۹ کسی مسلمان کو اوسکے بہائی کو کافر کہنا حرام ہی

ابن عمر رفعاً کہتے ہین جب کہا مرد نے اپنے بہائی کو اے کافر تو پہرا ساتھہ اوسکے ایک ان دونون
مین کا اگر وہ ویسا ہی جیسا اسنے کہا تو خیر ورنہ پہرتی ہی یہ بات اوسی کہنے والے پر ابوذر کا لفظ
مسموع یہ ہی جسنے پکارا کسی شخص کو ساتھہ کفر کے یا کہا عدو اللہ اور وہ ایسا نہین ہے تو پہرتا ہے
یہ کہنا اوسی پر متفق علیہ

باب ۲۲۰ فحش بکنا بد زبانی کرنا منہی عنہ ہی

ابن مسعود رفعاً کہتے ہین مومن طعان لعان فاحش بذی نہین ہوتا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن
انس کا لفظ رفعاً یہ ہی نہین ہوتا ہی فحش کسی شے مین لیکن عیب دار کر دیتا ہی اوسکو اور نہین ہوتی حیا
کسی شے مین لیکن زینت دیدیتی ہے اوسکو رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

باب ۲۲۱ تقعیر کرنا کلام مین ساتھہ تشدق و تکلف فصاحت کے اور استعمال کرنا لغت وحشی و دقائق اعراب کا مخاطبت عوام و نحوہم مین مکروہ ہے

ابن مسعود نے رفعاً کہا ہی ہلاک ہوے متنطعین تین بار اسیطرح فرمایا رواہ مسلم متنطع کہتے ہین مبالغ
فی الامور کو ابن عمرو کا لفظ رفعاً یہ ہی اللہ دشمن رکھتا ہی مرد بلیغ کو جو تخلل کرتا ہی ساتھہ اپنی زبان کے
مثل تخلل بقرہ کے رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن جابر نے مرفوعاً کہا ہے
بہت دوست تم مین مجہکو اور بہت نزدیک تم مین مجہسے مجلس مین دن قیامت کے وہ لوگ ہین
جو احاسن الاخلاق ہین اور بہت دشمن مجہکو اور بہت دور مجہسے دن قیامت کو تم مین وہ لوگ ہین
جو ثرثار متشدق متفیہق ہین رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ثرثرت کہتے ہین کثرت و تردید کلام

تو ایسے شخص کو ثرثار یعنی بکواسی بولتے ہین یعنی فر فر باتین کرنیوالا متشدق وہ ہی جو موہنہ بھر بھر باتین کرتا ہے مثل گاؤ کے زبان لپیٹتا ہے متفیہق وہ شخص ہے جو کلام مین توسع کرتا ہے یعنی باتونی بکواسی ہی

باب ۲۲ یہ کہنا کہ میرا جی خبیث ہوگیا ہی مکروہ ہی

عائشہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا تم مین کوئی یون نکہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا ہی بلکہ یون کہے کہ میرا نفس لقس ہوگیا ہی یعنی خراب متفق علیہ علما نے کہا معنی خبثت غثت وہو معنی لقست ولکن کرہ لفظ الخبث

باب ۲۳ انگور کا نام کرم رکھنا مکروہ ہی

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی مت نام رکھو انگور کا کرم کیونکہ کرم مسلمان کو کہتے ہین متفق علیہ وھذا لفظ مسلم دوسری روایت یہ ہی کہ کرم دل ہی مؤمن کا صحیحین کا لفظ یہ ہی کہتے ہین کرم کرم نہین ہے مگر دل مومن کا وائل بن حجر کا لفظ رفعًا یہ ہی تم مت کہو کرم بلکہ عنب وحبلہ کہو رواہ مسلم معلوم ہوا کہ شی حرام کا نام بلفظ کرم ونحوہ رکھنا حرام ہے نووی رحمہ اللہ نے ہر باب کے ترجمہ مین لفظ کراہت بجای لفظ تحریم غالبًا موافق محاورہ سلف وعادت اہل علم اختیار کیا ہی کیونکہ صدر اول مین استعمال لفظ کراہت کا موضع تحریم مین کرتے تھے ایک دلیل اسکی یہ ہی کہ الفاظ حدیث مین ان مکروہات سے نہی آئی ہے اور اصل نہی مین تحریم ہوتی ہی ناواقف لوگ لفظ کراہت یا لفظ مکروہ کا سنکر خیال کرتے ہین کہ وہ امر منہی عنہ خفیف شی ہی حالانکہ یہ بات نہین اصطلاح وعرف سلف مین جس شے کو مکروہ بولتے تھے مراد اوس سے تحریم اوس شی کی ہوتی ہی

باب ۲۴ بیان کرنا کسی عورت کی محاسن کا ایسے مرد سے جسکو کوئی حاجت طرف اوسکے بسبب کسی غرض شرعی کے نہین ہی جیسے نکاح ونحوہ مکروہ ہے

ابن مسعود رفعًا کہتے ہین مباشر نہو کوئی عورت کسی عورت سی پہر وصف کرے اوسکا اپنے شوہر سے گویا وہ دیکہتا ہی طرف اوسکے متفق علیہ

باب ۲۲۵ کہنا انسان کا دعا میں اللھم اغفر لي ان شئت اللھم ارحمني ان شئت مکروہ ہی بلکہ جزم کری طلب مین

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا نہ کہے کوئی تم مین اللھم اغفر لي ان شئت اللھم ارحمني ان شئت یعنی ای اللہ اگر تو چاہے تو مجھکو بخش اور رحم کر بلکہ عزم کرلے مسئلت مین اور رغبت عظیم کرے اللہ کے سامنے کوئی شئ عظیم نہین ہے جسکو وہ دیتا ہی انس کا لفظ مرفوع یہ ہی تم مین جب کوئی دعا مانگے عزم مسئلہ کرے یون نکہے اللھم ان شئت فاعطني کیونکہ اللہ کے لیے کوئی مستکرہ نہین ہی یعنی اوسپر زبردستی کرنے والا متفق علیہ ؀

باب ۲۲۶ یہ کہنا کہ ما شاء اللہ وشاء فلان مکروہ ہے

حدیث حذیفہ مین فرمایا ہی مت کہو ما شاء اللہ وشاء فلان ولکن یون کہو ما شاء اللہ ثم شاء فلان رواہ ابو داود باسناد صحیح نووی رح نے موافق اپنی عادت کے اس باب مین کوئی آیت نہین لکھی حالانکہ یہ آیت دیکھو ہا موجود ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العلمین

باب ۲۲۷ بعد عشاء آخرہ کی بات چیت کرنا مکروہ ہی

مراد بات سی اس جگہہ وہ بات ہی جو کہ اور وقت مین سوا اسوقت کی مباح ہی اور فعل و ترک او کا یکسان ہی رہے حرام و مکروہ بات سو وہ ہر وقت مین اشد التحریم واالکراہت ہوتی ہی ہان حدیث خیر جیسے مذاکرۂ علم وحکایات صالحین ومکارم اخلاق اور بات کرنا مہمان سے اور طالب حاجت سی ونحو ذلک مکروہ نہین ہی بلکہ مستحب ہی اور اسیطرح بات کرنا کسی عذر و عارض سے غیر مکروہ ہی ان سب مذکورات پر احادیث صحیحہ متظاہر ہین ابو برزہ کہتی ہین حضرت مکروہ رکھتے تھے سونا قبل عشا کے اور بات کرنا بعد عشا کے متفق علیہ ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہی نماز پڑہی حضرت نے عشا کی آخر حیات اپنی مین جب سلام پہیر اکہا دیکہا مینی تمکو آج کی رات تمھاری ہین کہ بیشک سر پر سو برس کے باقی نرہیگا کوئی شخص اونمین سی جو آج کے دن پشت زمین پر ہے متفق علیہ یہ حدیث اعلام نبوت مین سے ہی کہ جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا اس حدیث سی علماء حدیث نے عدم وجود خضر علیہ السلام پر بہی استدلال کیا ہی اگر فرض کیا جاے

کہ وہ اوس وقت تک زندہ تھے واذ لیس فلیس انس کہتے ہین اونہون نے انتظار کیا حضرت کا پس آئے حضرت قریب نصف شب کے پہر نماز پڑہائی اونکو یعنی عشا کی پہر خطبہ سنایا ہمکو فرمایا سن رکہو لوگ نماز پڑہکر سو رہے اور تم برابر نماز مین تھے جب تک کہ تم انتظار نماز کرتے رہے رواہ البخاری مین کہتا ہون اس انتظار کو حکم نماز کا ہی اور دوسری حدیث مین اسکو رباط فرمایا ہی وللہ الحمد

باب ۲۲۸ عورت کا مرد کے بستر پر وقت بلانیکے بلا عذر شرعی نجانا حرام ہے

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی مرد نے جب بی بی کو اپنے بستر پر بلایا اوسنے آنے سے انکار کیا وہ خفا ہو کر سو رہا تو لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے صبح تک متفق علیہ دوسری روایت مین یون ہی یہانتک کہ وہ بی بی رجوع کرے

باب ۲۲۹ عورت کو روزہ نفل رکھنا اور خاوند حاضر ہو حرام ہی مگر اوسکے اذن سے

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین حلال نہین ہے کسی عورت کو کہ روزہ رکھے اور شوہر اوسکا شاہد یعنی موجود ہو مگر اوسکے اذن سے اور اذن ندے عورت اوسکے گھر مین کسی کو مگر اوسکی اجازت سے متفق علیہ

باب ۲۳۰ ماموم یعنی مقتدی کا سر اوٹھانا رکوع سجدہ سے قبل امام کے حرام ہے

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین کیا نہین ڈرتا ایک تم مین کا جبکہ اوٹھاتا ہی سر اپنا پہلے امام سے یہ کہ کردے اللہ سر اوسکا گدہے کا سر یا صورت اوسکی گدہے کی صورت متفق علیہ

باب ۲۳۱ رکھنا ہاتھہ کا کمر پر نماز مین مکروہ ہی

ابو ہریرہ نے کہا نہی کی گئی ہی خصر سے نماز مین متفق علیہ

باب ۲۳۲ کھانا آنے اور دل کھانیکو چاہے یا ضرورت بول و براز کی ہو تو نماز پڑہنا اوسحالت مین مکروہ ہی

عائشہ نے مرفوعاً کہا ہی نہین ہی نماز حضرت طعام مین اور نہ حالت دفع اخبثین مین رواہ مسلم

باب ۲۳۳ آنکھہ اوٹھانا طرف آسمان کے نماز مین مکروہ ہی

انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا حال ہی لوگون کا آنکھین اوٹھاتے ہین طرف آسمان کے اپنی نماز مین پہر سخت کہا اس بارے مین یہانتک کہ فرمایا اس کام سے باز رہین ورنہ اوچک لیجاینگے آنکھین اونکی رواہ البخاری

باب ۲۳۴ التفات کرنا نماز مین بغیر عذر کے مکروہ ہی

عائشہ کہتی ہین مینے حضرت سے پوچھا التفات کرنا نماز مین کیسا ہی فرمایا اختلاس ہی شیطان بندے کی نماز سے اوچک لیجاتا ہی رواہ البخاری انس کہتے ہین حضرت نے مجھسے کہا بچ تو التفات سے نماز مین بیشک التفات نماز مین ہلاکت ہی پہر اگر ضرور ہی تو نماز تطوع مین نہ فریضہ مین رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح مراد التفات سی نظر دوڑانا ہے ادہر اودہر

باب ۲۳۵ قبرون کے پاس نماز پڑہنا منہی عنہ ہے

عبداللہ بن حارث مرفوعاً کہتے ہین اگر جانے گزرنے والا سامنے سے نمازی کی کہ کیا ہی اوسپر یعنی کتنا گناہ ہی تو اگر چالیس برس کھڑا رہے یہ بہتر ہے اوسکے لیے اس سے کہ گزر کرے اوسکے سامنے سے متفق علیہ کذا فی المشکوۃ

باب ۲۳۶ جب موذن اقامت نماز کہی تو ماموم کو نافلہ شروع کرنا مکروہ ہی خواہ اوس نماز کی سنت ہو یا سوا اوسکے

ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین جب اقامت کہی گئی نماز کی تو نہین ہے نماز مگر فرض رواہ مسلم

باب ۲۳۷ روز جمعہ کو خاص کرنا ساتہہ صوم کے یا شب جمعہ کو ساتہہ نماز کے مکروہ ہی

ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی تم خاص نکرو شب جمعہ کو ساتہہ قیام کے درمیان سب راتون کے اور نہ روز جمعہ کو ساتہہ صیام کے درمیان سب ایام کے مگر یہ کہ ہو وہ دن صوم مین ایک تمہاری کے رواہ مسلم دوسرے لفظ انکا سمو عایہ ہے نہ روزہ رکہے کوئی تم مین دن جمعہ کو مگر ایک دن پہلے یا پیچہے اوسکے روزہ رکہے متفق علیہ محمد بن عباد کہتے ہین مینے جابر سے پوچھا کہ کیا منع کیا ہے حضرت نے صوم جمعہ سے کہا ہان متفق علیہ جویریہ

ام المؤمنین سے کہا حضرت دن جمعہ کو پاس اونکے آئے وہ روزہ دار تھیں فرمایا تو نے کل روزہ رکھا تھا کہا نہیں فرمایا کیا کل روزہ رکھیگی کہا نہیں فرمایا افطار کر رواہ البخاری

باب ۲۲۹ صوم میں وصال کرنا حرام ہی یعنی دو دن یا زیادہ تک لگاتار روزہ رکھنا اور کچھہ کھانا پینا

حدیث ابو ہریرہ و عائشہ میں آیا ہی کہ نہی کی حضرت نے وصال سے متفق علیہ ابن عمر کا لفظ یہ ہے نہی فرمائی وصال سے کہا آپ تو وصال کرتے ہیں فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہون مجھکو کھلایا پلایا جاتا ہے متفق علیہ و هذا لفظ البخاري

باب ۲۳۰ بیٹھنا قبر پر حرام ہے

ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہیں تم میں اگر کوئی چنگاری پر بیٹھے وہ اوسکے کپڑے کو جلا دے پھر کھال تک پہونچے یہ بہتر ہی اوسکے لیے اس سے کہ کسی قبر پر بیٹھے رواہ مسلم

باب ۲۳۱ گچ کرنا قبر پر بنیاد کرنا اوسپر منہی عنہ ہی

حدیث جابر میں آیا ہی کہ نہی فرمائی حضرت نے گچ کرنے سے قبر کے اور بیٹھنے سے اوسپر اور بنانے سے اوسپر رواہ مسلم

باب ۲۳۲ غلام کا پاس سی سید کے بہاگ جانا سخت حرام ہی

جریر رفعاً کہتے ہیں جو غلام بہاگ گیا اوس سے ذمہ بری ہوا رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی جب غلام بہاگ جاتا ہی تو اوسکی نماز قبول نہیں ہوتی رواہ مسلم دوسری روایت میں ہے کہ وہ کافر ہوجاتا ہے

باب ۲۳۳ حدود میں سفارش کرنا حرام ہے

قال تعالى الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة ولا تأخذكم بهما رأفة في دين الله ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر عائشہ کہتی ہیں قریش کو حال زن مخزومیہ نے جسنے چوری کی تہی فکر میں ڈالا کہا کون ایسا ہی جو حضرت سی اسکے بارے میں گفتگو کرے کہا کون آپ سے جرأت

کر سکتا ہی مگر اسامہ بن زید جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسامہ نے گفتگو کی فرمایا کیا تو
سفارش کرنے چلا ہے ایک حد مین حدود خدا سے پہر کھڑے ہوکر خطبہ پڑہا فرمایا ہلاک ہوئے
وہ لوگ جو پہلے تہے تم سے مگر اسی سبب سی کہ جب اونمین کوئی شریف چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے
اور جب کوئی ضعیف چراتا تو اوسپر حد قائم کرتے قسم ہی اللہ کی اگر فاطمہ بنت محمد چوری کرے
تو مین اوسکا بہی ہاتہہ کاٹ ڈالون متفق علیہ دوسری روایت یون ہے کہ بدل گیا رنگ
چہرۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور فرمایا اتشفع في حد من حدود الله اسامہ نے کہا
استغفر لي يا رسول الله پہر حکم دیا اوس عورت کا ہاتہہ کاٹا گیا

باب لوگونکی راہ مین اور زیر سایہ اور پانی ہینی کی جگہہ وغیرہا مین پاخانہ پہرنا منہی عنہ ہے

قال الله تعالى والذين يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا بهتانا
وا ثما مبينا ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا بچو تم دو لاعن سے کہا وہ کیا ہین فرمایا
وہ شخص جو پاخانہ پہرتا ہی راہ مین لوگون کے یا اونکے سایے مین رواہ مسلم

باب آب بستہ مین پیشاب وغیرہ کرنا منہی عنہ ہی

جابر کہتے ہین حضرت نے نہی کی ہی موتنے سے آب استادہ مین رواہ مسلم

باب باپکا بعض اولاد کو بعض پر ہبہ مین فضیلت دینا مکروہ ہے یعنی حرام

نعمان بن بشیر کہتے ہین کہ اونکے باپ اونکو پاس حضرت کے لیکر آئے کہا مینے اپنے اس بیٹے کو
ایک اپنا غلام عطا کیا ہی فرمایا کیا تو نے ساری اپنی اولاد کو مثل اسکے عطا کیا ہی کہا نہین
فرمایا پہیر لے دوسری روایت یون ہی کیا یہ کام تو نے اپنی کل اولاد کے ساتھہ کیا ہے
کہا نہین فرمایا ڈر و اللہ سے اور برابری کرو اپنی اولاد مین پس میرے باپ نے آکر وہ صدقہ پہیر لیا
تیسری روایت یون ہی کہ حضرت نے کہا اے بشیر کیا اسکے سوا تیری اور اولاد بہی ہی کہا ہان
فرمایا کیا تو نے اون سبکو اسی طرح دیا ہی کہا نہین فرمایا تو پہر تو مجھکو گواہ مکر کیونکہ مین جور پر
شاہد نہین بنتا ہون چوتھی روایت یون ہے تو اسپر کسی اور کو گواہ کر سوا میرے پہر فرمایا کیا
تجھکو یہ بات خوش آتی ہے کہ وہ سب تیری طرف نیکی کرنے مین برابر ہون کہا ہان فرمایا

فلا اذن متفق علیہ یعنی تو اب ایک کو بالخصوص نہ دے

باب ۲۴۴ سوگ کرنا عورت کا مُردے پر تین دن سے زیادہ حرام ہی مگر خاوند پر چار ماہ دس دن

زینب بنت ابی سلمہ کہتی ہین مین پاس ام حبیبہ کے گئی جبکہ اونکے باپ ابو سفیان کا انتقال ہوا
ام سلمہ نے خوشبو طلب کی اوسمین زردی خلوق کی تھی یا کسی اور چیز کی اوس سے ایک جاریہ کی
تدہین کی پہر اپنی گالون سے ہاتہہ مل لیے پہر کہا واللہ مجھکو کچھہ حاجت خوشبو کی نتھی لکن مینے حضرت
کو سنا فرماتے تھے منبر پر کہ حلال نہین ہے کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ اور یوم آخر پر یہ
کہ سوگ کرے زیادہ تین شب سی مگر شوہر پر چار ماہ دس دن زینب نے کہا پہر مین پاس زینب
بنت جحش کے گئی اونکے بہائی مر گئے تھے اونہون نے عطر منگا کر ملا پہر کہا واللہ مجھے کچھہ حاجت
عطر کی نتھی لکن مینے حضرت سی بالای منبر سنا کہ فرماتے تھے لایحل لامرأة تؤمن باللہ والیوم
الاخر ان تحد علی میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعة اشھر وعشرا متفق علیہ

باب ۲۴۵ شہری کا بیچنا واسطے دہاتی کے اور آگے بڑہ کر لینا بیوپاریون کا اور بیع کرنا

بیع برادر پر اور منگنی کرنا منگنی پر حرام ہی مگر یہ کہ اذن دے یا پہیر دے

انس کہتے ہین نہی فرمائی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سی کہ بیع کرے حاضر
واسطے بادی کے یعنی شہری واسطے دہاتی کے اگرچہ اوسکا بہائی ہو ایک مان باپ سے یعنے
رہنے والا شہر کا گاؤن کے لوگون کا خرید فروخت مین کارندہ نہ بنے متفق علیہ
ابن عمر کا لفظ رفعًا یہ ہی تم آگے بڑہ کر چیز بست نہ لو یہانتک کہ وہ بازارون مین لاکر اوتاری جاوے
متفق علیہ ابوہریرہ وابن عباس کا لفظ یہ ہی تلقی نکرین لوگ کبان کی اور بیع نکرے کوئی حاضر
واسطے بادی کے طاؤس سے پوچہا اسکا کیا مطلب ہوا کہا شہری دہاتی کا سمسار یعنی دلال
نہ بنی متفق علیہ ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے نہی فرمائی ہی اس بات سی کہ بیع کرے حاضر واسطے
بادی کے اور فرمایا تم تناجش نکرو یعنی دوسرے کے دہوکا دینے کو نرخ نہ بڑہاؤ اور بیع نکرے
مرد بیع پر اپنے بھائی کی اور نہ منگنی کرے منگنی پر اپنے بہائی کے اور نہ سائل ہو عورت
طلاق کے واسطے اپنی بہن کے تاکہ اونڈیل لے وہ جو اوسکے برتن مین ہی دوسری روایت
یون ہی نہی فرمائی ہے حضرت تلقی سے اور اس بات سی کہ لین دین کرے مہاجر واسطے اعرابی کے

اور یہ کہ شرط کرے عورت طلاق اپنی بہن کی اور یہ کہ چکائے مرد نرخ پر اپنے بہائی کے اور منع فرمایا ہی بخشش و تصریہ سے متفق علیہ ابن عمر سے کہا حضرت نے فرمایا بیع نکرے بعض تمہارا البعض پر اور نہ منگنی کرے منگنی پر مگر کہ اذن دے اوسکو یعنی خاطب وھذا لفظ مسلم عقبہ بن عامر مرفوعاً کہتے ہین مومن بھائی ہے مومن کا حلال نہین ہی مومن کو یہ خریداری کرے بیع پر اپنے بھائی کے یا منگنی کرے منگنی پر اپنے بہائی کے یہانتک کہ وہ ترک کردی رواہ مسلم

باب ۲۴۹ ضائع کرنا مال کا غیر اون وجوہ مین جنکا شرع نے اذن دیا ہے منہی عنہ ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی اللہ تعالی پسند کرتا ہی تمہارے لیے تین کام اور ناپسند کرتا ہی تین کام پسند کرتا ہی یہ بات کہ تم عبادت کرو اوسکی اور شریک نکرو ساتھ اوسکے کوئی چیز اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسی کو سب ملکر اور متفرق نہو اور مکروہ رکھتا ہی تمہارے لیے قیل و قال و کثرت سوال و اضاعت مال کو رواہ مسلم وراد کاتب مغیرہ کہتے ہین مغیرہ بن شعبہ نے مجھسے ایک خط بنام معاویہ لکھوایا اوسمین یہ بھی لکھوایا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ہر نماز فرض کے یہہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد پھر یہ لکھا کہ حضرت نہی کرتے تھے قیل و قال و اضاعت مال و کثرت سوال سے اور نہی فرماتے تھے عقوق امہات و وأد بنات و منع وہات سے متفق علیہ نووی رح نے اس باب مین ابتدا آیت نہین کی حالانکہ استنباط اسکا آیت سے ظاہر ہی ولا تؤتوا السفهاء اموالكم الاية مراد سفہا سے نزدیک مفسرین کے بچے اور عورتین ہین انکے ہاتھ مین مال کا دینا مال کا برباد کرنا ہوتا ہی اللہ نے مال کو قیام معیشت ٹھیرایا ہی اسی طرح جس جگہ مین اللہ و رسول نے حکم صرف کرنے مال کا نہین دیا ہی وہان مال کا خرچ کرنا داخل اضاعت مال ہے جیسے عمارت مین جو زائد ہے حاجت سے یا اسراف کرنا طعام و شراب و لباس و مرکب و نحوہا مین

باب ۲۵۰ اشارہ کرنا طرف مسلمان کے ہتھیار و نحوہ سے خواہ بطور جد کرے یا مزاح اور برہنہ کرنا تلوار کا منہی عنہ ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے کہا اشارہ نکرے کوئی تم مین طرف اپنے بہائی کے ہتھیار سے وہ نہین جانتا

شائد شیطان اوسکے ہاتھہ سے چھین لے اور یہ ایک گڑہے ہے مین دوزخ کے جاگرے متفق علیہ مراد چھین لینے سے اس جگہہ زخمی کرنا و فساد کرنا ہی مسلم کی روایت یون ہی ابو القاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے اشارہ کیا طرف اپنے بھائی کے لوہے سے تو لعنت کرتی ہین اوسکو فرشتے اگرچہ وہ بھائی اوسکا اسکے ماں باپ ہی سے کیون نہو جابر کہتے ہین حضرت نے نہی کی ہی ننگی تلوار لینے سے رواہ ابو داود والترمذي وقال حديث حسن

باب ۲۵۰ مسجد سے بعد اذان کے نکلنا مکروہ ہی مگر عذر سے یہانتک کہ نماز فرض پڑہے

ابو الشعثاء کہتے ہین ہم ہمراہ ابو ہریرہ کے مسجد مین بیٹھے تھے ایک موذن نے اذان دی ایک مرد مسجد سے اوٹھکر چلا ابو ہریرہ نے اوسکے پیچھے نظر لگائی یہانتک کہ وہ مسجد سے نکل گیا پھر کہا اسنے نافرمانی کی ابو القاسم کی رواہ مسلم

باب ۲۵۱ پھیرنا ریحان کا بغیر عذر مکروہ ہی

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی جسپر ریحان عرض کیا جائے وہ اوسکو رد نکرے اسلیئے کہ خفیف المحمل طیب الریح ہی رواہ مسلم انس نے کہا حضرت رد طیب نکرتے تھے رواہ البخاری

باب ۲۵۲ مونہہ پر مدح کرنا اوس شخص کی جسپر ڈر مفسدہ اعجاب ونحوہ کا ہو مکروہ ہے اور اگر اوسکے حق مین اس امر کا امن ہے تو پھر جائز ہے

ابو موسی کہتے ہین حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ ایک مرد پر ثنا کرتا ہی اور اوسکی مدح مین مبالغہ کر رہا ہی فرمایا تمنے اسکو ہلاک کیا یا اسکی پشت کو قطع کیا متفق علیہ ابو بکرہ نے کہا حضرت کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا ایک مرد نے اوسپر ثناء خیر کی فرمایا افسوس ہی تجھکو تونے اپنے یار کی گردن ماری کئی بار اسی طرح کہا اگر تم مین کسیکو مادح ہونا ضرور ہی تو یون کہے احسب فلانا واللہ حسیبہ اگر اوسکے اعتقاد مین وہ شخص ویسا ہی ہو اور تزکیہ نکرے اللہ پر کسی کا متفق علیہ مقداد کہتے ہین ایک مرد عثمان رضی اللہ عنہ کی مدح کرنے لگا یہ اپنے دونون زانو پر بیٹھکر اوسکے مونہہ پر کنکریان ڈالنے لگے عثمان نے کہا تم یہ کیا کرتے ہو کہا مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے جب تم مداحین کو دیکھو اونکے مونہہ مین خاک جھونکو رواہ مسلم ف

نووی کہتے ہین یہ احادیث نہی مین آئے ہین اور اباحت مین بھی بہت سی حدیثین صحیح آئی ہین علماء نے کہا ہی طریق جمع کا ان احادیث مین یہ ہے کہ اگر ممدوح کے پاس کمال ایمان و یقین و ریاضت نفس و معرفت تامہ ہی جسکے سبب سے وہ مفتتن و مغتر نہوگا اور اوسکا نفس ساتھہ اوسکے تلاعب نکریگا تو مدح کرنا حرام نہین ہے بلکہ مکروہ بھی نہین اور اگر اوسپر ڈر کسی شی کا ان امور سے ہی تو پھر اوسکے مونہہ پر مدح کرنا سخت مکروہ ہی اسی تفصیل پر احادیث مختلفہ نازل ہین منجملہ ادلۂ اباحت کے قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اور جوان تکون منہم اور عمر کو فرمایا تھا ما رأك الشيطان سالكا فجا الا سلك فجا غير فجك والاحاديث فی الاباحة كثيرة وقد ذكرت جملة من اطرافها في كتاب الاذكار انتهى جتنے انواع خوشامد کے ہین وہ احادیث نہی مین داخل ہین یہ بلا مجالس و دربار امراء و ملوک مین سب جگہہ سے زیادہ ہوتی ہی

باب۲۵۴ جس شہر مین وبا پڑی ہو وہان سے بھاگ کر نکلنا اور وہان آنا دونون مکروہ ہین

قال تعالی اينما تكونوا يدرككم الموت ولو كنتم في بروج مشيدة وقال تعالی ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة حدیث طویل ابن عباس مین بذیل قصۂ عمر بن خطاب بابت سفر شام عبدالرحمن بن عوف سے مرفوعا آیا ہی جب سنو تم وبا کسی زمین مین تو نجاؤ وہان اور جب وبا پڑے کسی زمین مین اور تم وہان ہو تو مت نکلو وہان سے بھاگ کر متفق علیہ اسامہ کا لفظ حضرت سے یون ہی جب سنو تم طاعون کسی زمین مین تو مت داخل ہو اوسمین اور جب پڑے طاعون کسی زمین مین اور تم وہان ہو تو نہ نکلو تم وہان سے متفق علیہ

باب۲۵۵ جادو کرنا سخت حرام ہے

قال تعالی وما كفر سليمان ولكن الشياطين كفروا يعلمون الناس السحر حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے بچو تم سبع موبقات سی منجملہ اونکے ذکر سحر کا کیا ہی الحدیث متفق علیہ

باب۲۵۶ سفر مین مصحف کو بلاد کفار مین ہمراہ لیجانا جبکہ یہ ڈر ہو کہ ہاتھہ مین کسی دشمن کے پڑیگا منہی عنہ ہے

ابن عمر کہتے ہین نہی فرمائی ہی حضرت نے سفر کرنے سے قرآن لیکر طرف زمین عدو کی متفق علیہ

باب ۲۵۷ استعمال کرنا ظروف زر و سیم کا اکل و شرب و طہارت و سائر وجوہ استعمال مین حرام ہے

قالہ النووی مگر حرمت مین سائر وجوہ استعمال کی بحث و خلاف ہی اور نہی اکل و شرب مجمع علیہ ہے واللہ اعلم حدیث ام سلمہ مین فرمایا ہی جو شخص پیتا ہی چاندی سونے کے برتن مین وہ غٹ غٹ اوتارتا ہی اپنے پیٹ مین آگ جہنم کی متفق علیہ دوسری روایت مسلم اس لفظ سے ہی جو شخص کہاتا پیتا ہی برتن مین زر و سیم کے الخ حذیفہ کہتی ہین حضرت نے منع کیا ہی ہمکو حریر دیباج و شرب سی زر و سیم مین اور فرمایا یہ اشیاء اونکے لیے دنیا مین ہین اور ہمارے لیے آخرت مین متفق علیہ صحیحین کا لفظ حذیفہ سے یہ ہی کہ حضرت نے کہا نہ پہنو تم حریر و دیباج اور نہ پیو تم ظرف زر و سیم مین اور مت کہاؤ اونکی رکابیون مین ابن سیرین نے کہا مین ہمراہ انس بن مالک کے تہا نزدیک چند نفر مجوس کے ایک چاندی کے برتن مین فالودہ لائے انس نے نہ کہایا کہا اسکو بدل دو پہر ایک دوسرے برتن خلنج مین اوسکو بدلکر لائے تب کہایا رواہ البیہقی باسناد حسن خلنج معرب خدنگ ہی خدنگ ایک درخت ہی جسکی لکڑی نہایت عمدہ وصاف وسیدہی ہوتی ہے مطلب یہ ہوا کہ عوض آوند سیم کے پیالہ چوبی مین اوس فالوذج رکھکر کہایا

باب ۲۵۸ مرد کو زعفرانی کپڑا پہننا حرام ہی

انس کہتے ہین نہی فرمائی ہی حضرت نے اس بات سی کہ مرد زعفرانی رنگ کا کپڑا پہنے متفق علیہ ابن عمرو نے کہا ہی حضرت نے مجہپر دو جامہ معصفر دیکہے فرمایا تیری مان نے تجہکو اسکا حکم دیا ہوگا مینے کہا مین انکو دہو ڈالون فرمایا بلکہ جلا ڈال دوسری روایت یہ ہی فرمایا کہ یہ دونون ثیاب کفار کے ہین تو انکو نہ پہن رواہ مسلم عصفر ایک گہاس ہے زرد رنگ [illegible] رنگ عصفر و زعفرانی کے سارے الوان پختہ و خام کا مرد کو پہننا درست [illegible] کہ جامہ سفید پہنے کہ یہی مسلمان کا لباس حیات و ممات مین [illegible]

باب ۲۵۹ ساری دن رات تک چپ رہنا منع ہی

علی مرتضی کہتے ہین مینے حضرت سی یہ بات یاد کر لی ہی کہ [illegible] یتیم بعد احتلام کے اور نہ خاموشی

دن بھر کی رات تک رواہ ابوداود باسناد حسن خطابی نے کہا نُسک جاہلیت مین ایک
چپ رہنا تھا اسلام مین اوس سے نہی کی گئی اور حکم ذکر اور اچھی بات کہنے کا دیا گیا انتہے
بعض جاہل فقیر بالکل خاموش رہتے ہین اپنا نام چپ شاہ مشہور کرتے ہین قیس بن ابی حازم
نے کہا ہی ابوبکر پاس ایک عورت کے احمس سے آئے اوسکو زینب کہتے تھے دیکھا تو وہ بات
نہین کرتی ہی پوچھا یہ کیا بات ہی کہ یہ بولتی نہین ہی کہا اسنے حج کیا ہی اسی طرح چپ چاپ اوس سے
کہا تو بول کہ یہ نہ بولنا درست نہین ہی یہ کام جاہلیت کا ہے آخر وہ بولی رواہ البخاری

باب ٢٦ منسوب کرنا انسان کا آپکو طرف غیر باپ کے یا غلام کہنا آپکو غیر مولی کا حرام ہے

سعد بن ابی وقاص رفعاً کہتے ہین جسنے دعوی کیا طرف غیر باپ اپنے کے اور وہ جانتا ہی کہ وہ اسکا باپ
نہین ہی تو جنت اوسپر حرام ہی متفق علیہ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی تم بیزار نہو اپنے باپون سے
جو شخص بیزار ہوا اپنے باپ سے وہ کافر ہوا متفق علیہ حدیث طویل یزید بن شریک مین علی رضی
سے رفعاً آیا ہی جسنے ادعا کیا غیر پدر کا یا منسوب ہوا طرف غیر موالی کے اوسپر لعنت ہی اللہ و
ملائکہ و سارے لوگون کی قبول نہین کرتا ہی اللہ اوس سے دن قیامت کو صرف و نہ عدل متفق
علیہ ابوذر کا لفظ مسموعاً یون ہی نہین ہی کوئی شخص کہ دعوی کرے غیر باپ کا اور وہ جانتا ہی
مگر کافر ہو جاتا ہی اور جسنے دعوی کیا ایسی بات کا جو اوسکو حاصل نہین ہی وہ ہم مین سے نہین ہے
اوسکو چاہیے کہ بنا رکھے جگہہ اپنی آگ سے الحدیث متفق علیہ وهذا اللفظ روایۃ مسلم

باب ٢٦١ جس چیز سے اللہ رسول نے نہی فرمائی ہی اوسکے ارتکاب سے بچنا لازم ہے

قال تعالی فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم
وقال تعالی ویحذرکم اللہ نفسہ وقال تعالی ان بطش ربک لشدید وقال تعالی وکذلک
اخذ ربک الخ اخذ القری وھی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے
فرمایا اللہ غیرت رکھتا ہی اللہ کی غیرت یہ ہی کہ آدمی وہ کام کرے جسکو اللہ نے اوسپر حرام کیا ہے
متفق علیہ

باب ٢٦٢ مرتکب منہی عنہ کا ہو یا کبھی یا کرے

قال تعالی واما ینزغنك من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ وقال تعالی ان الذین اتقوا اذا مسّھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون وقال تعالی والذین اذا فعلوا فاحشۃ اوظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون اولئك جزاؤھم مغفرۃ من ربھم وجنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ونعم اجر العاملین وقال تعالی توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا وقال تعالی توبوا الی اللہ جمیعا ایہ المؤمنون لعلکم تفلحون حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جسنے قسم کھائی پھر کہا اپنے حلف مین باللات والعزی تو وہ کہے لا الہ الا اللہ اورجسنے کہا اپنے صاحب سے آجو اکھیلین وہ صدقہ دے متفق علیہ

باب ۲۶۳ بیان مین منثورات وملح کے

نووی رح نے اس باب مین احادیث کثیرہ لکھے ہین پہلے حدیث طویل نواس بن سمعان کو رفعا ذکر وصفت دجال مین نقل کیاہی رواہ مسلم اوسمین ذکر نزول عیسی وخروج یاجوج وماجوج کابھی آیاہی پھر حدیث ربعی بن حراش وحدیث ابن عمرو بن العاص ودو تا احادیث انس وحدیث ام شریک وحدیث عمران بن حصین وحدیث مغیرہ بن شعبہ وحدیث انس وابی ہریرہ وغیرہم متعلق حالات دجال وصفات کذاب مذکور ایک جماعت کثیرہ صحابہ سے بطور سرد نقل کئے ہین ان احادیث مین ذکر اشراط ساعت کابھی آیاہی اورنفخ صور وبدء خلق وغیرہ امور متفرقہ کا ذکر بھی وارد ہواہی پھر حدیث طویل شفاعت انبیاء علیہم السلام کا ذکر کیاہی اورام اسمعیل علیہ السلام کا جبکہ ابراہیم علیہ السلام اونکو مکے مین لاکر چھوڑ گئے ذکر کیاہی یہ حدیث بہت طویل ہی بخاری نے اسکو روایت کیاہی قریب ایک نیم کراسہ تک یہی احادیث متشابہ الیہا اس باب مین مذکور ہین ہمنے ذکر کرنا ان احادیث کا اس جگہہ ضرورت نہین سمجھا اسی لیے ترجمہ اونکا ترک کردیاہے

کتاب حج الکرامہ واقتراب الساعہ کفیل ان بیانون کے ہی وللہ الحمد

باب ۲۶۴ بیان مین استغفار کے

قال تعالی واستغفر لذنبك وقال تعالی واستغفر اللہ ان اللہ کان غفورا رحیما وقال تعالی فسبح بحمد ربك واستغفرہ انہ کان توابا وقال تعالی للذین اتقوا عند ربھم جنات الی قولہ

والمستغفرين بالاسحار وقال تعالى ومن يعمل سوءًا او يظلم نفسه ثم يستغفر الله يجد الله غفورا
رحيما وقال تعالى وما كان الله معذبهم وانت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون
وقال تعالى والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم ومن
يغفر الذنوب الا الله ولم يصروا على ما فعلوا آيات اس باب مین بہت ہین اغر مزنی کہتے ہین
حضرت نے فرمایا میرے دل پر ایک پردہ سا پڑجاتا ہی مین استغفار کرتا ہون اللہ سے ایکدن مین
سو بار رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع مسموع یون ہی واللہ مین استغفار کرتا ہون اللہ سے
اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکے ہر دن مین ستر بار سے زیادہ رواہ البخاري دوسرا لفظ انکا یہ
ہی فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین ہی جان میری اگر تم سے گناہ نہوتا تو اللہ تمکو لیجاتا اور ایسی
قوم کو لاتا جو گناہ کرتی پہر استغفار کرتے اللہ سے اللہ اونکو بخشتا رواہ مسلم ابن عمر کہتے ہین
ہم گنتے واسطے حضرت کے ایک مجلس مین سو بار رب اغفر لي وتب علي فانك انت التواب الرحيم
رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح ابن عباس کا لفظ رفعاً یہ ہی جسنے لازم پکڑا
استغفار کو کرتا ہی اللہ واسطے اوسکے ہر تنگی سے نکاسی اور ہر فکر سے کشایش اور رزق دیتا ہی
اوسکو جہان سے اوسکو گمان بہی نہین ہوتا ہی رواہ ابوداود ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین جسنے
کہا استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه بخشے گئے گناہ اوسکے اگرچہ بہاگا ہو
زحف سے یعنی لڑائی پر سے رواہ ابوداود والترمذي والحاكم وقال حديث صحيح على شرط البخاري
ومسلم شداد بن اوس کہتے ہین حضرت نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہی اللهم انت ربي لا اله الا انت
خلقتني وانا عبدك وانا على عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت
ابوء لك بنعمتك علي وابوء لك بذنبي فاغفر لي فانه لا يغفر الذنوب الا انت جسنے کہا اسکو
دن مین یقین سے پہر مرگیا اوسدن قبل شام کرنے کے تو وہ اہل جنت سے ہی اور جسنے کہا اوسکو
رات مین اور وہ یقین کرتا ہی اوسپر پہر مرگیا پہلے صبح کرنے سے تو وہ اہل جنت سے ہی رواہ
البخاري ابو ہریرہ مسموعاً کہتے ہین ایک بندے سے گناہ ہوا یا اوسنے گناہ کیا پہر کہا اے رب
مینے گناہ کیا ہی یا مجہسے گناہ ہوگیا ہی تو اوس گناہ کو بخشدے اللہ نے فرمایا کیا میرا بندہ جانتا ہے
کہ اوسکا ایک رب ہی جو گناہ بخشتا ہی اور گناہ پر پکڑتا ہی مینے اپنے بندے کو بخشدیا پہر وہ تہما رہا
جب تک اللہ نے چاہا پہر گناہ کو پہونچا یا گناہ کیا کہا اے رب مینے ایک اور گناہ کیا یا مین گناہ کو
پہونچا تو اوسکو بخشدے اللہ نے کہا کیا میرے بندے کو معلوم ہی کہ اوسکا ایک رب ہی جو گناہ

بخشتا ہی گناہ پر پکڑتا ہی مینے اپنے بندے کو بخشدیا پہر وہ ٹہیرا رہا جب تک اللہ نے چاہا
پہر اوسنے گناہ کیا یا گناہ کو پہونچا کہا ای رب مین گناہ کو پہونچا یا مینے ایک اور گناہ کیا ہی تو اوسکو
بخشدے اللہ نے فرمایا کیا میرے بندے کو علم ہی اس بات کا کہ اوسکا کوئی رب ہی جو گناہ
بخشتا ہی گناہ پر پکڑتا ہی مینے اپنے بندے کو بخشدیا رواہ البخاري في التوحيد ومسلم في
التوبة واللفظ للبخاري حدیث دلیل ہی رجا پر یعنی اگر مکرر سہ کرر ٹہیر ٹہیر کر گناہ ہوگیا ہی اور
اگلے گناہ پر اصرار نہ تھا بلکہ یہ دوسرا تیسرا گناہ تہا جو بیوقوفی سے اتفاقاً ہوگیا ہی تو نا امید
نہو جب توبہ کریگا تب ہی اللہ اوس گناہ کو انشاء اللہ تعالی بخشدیگا گناہ تو اسلیے ہوگیا تھا
کہ ع کرمہائی تو مارا گرد گستاخ * مغفرت ہر بار اسلیے ہوئی کہ ع نا امید از رحمتت شیطان بود *
جو شخص ہر روز وظیفہ استغفار کا اور ورد توبہ کا رکھتا ہی اوسکے گناہ صغیرہ وکبیرہ جو بہول
چوک سے باغوای نفس امارہ وشیطان لعین کے ہوجاتے ہین معاف ہوتے رہتے ہین مگر وہ
گناہ جو حقوق عباد سے متعلق ہین کہ اونکی معافی عفو صاحب حق پر یا رد مظلمہ پر موقوف ہی
پہر یہ مغفرت ذنوب جب ہی کہ عمداً او اصراراً تکرار گناہ واحد کی نہو اور اگر ہی لکن جب ہوش
آیا اور ایسی توبہ کر ڈالے کہ پہر بعد اوسکے ازدگرد اوس گناہ کے نہ پہرا اور نادم ومنفعل ہوا
اور عوض اوسکے تکرار حسنات کو شیوۂ لیل ونہار ٹہیرایا تو وہ گناہ مستمر بہی مغفور ہوجاتا ہی مشکل
اوسکو ہی جو مدیم ہی کسی گناہ پر اور مدمن ہی کسی معصیت پر بغیر توبہ واستغفار کے وہ اللہ پاک
کی مشیت مین ہی چاہے بخشے چاہے نہ بخشے اسکا علم قطعی ہمکو حاصل نہین ہوسکتا حدیث
طویل ابو ذر مین روایۃ عن اللہ تعالی فرمایا ہی کہ ای میرے بندو مینے حرام کیا ہی ظلم اپنی جان پر
اور حرام ٹہیرایا ہی اوسکو درمیان تمہارے سو تم باہم ظلم نکرو الی قولہ ای میرے بندو تم گناہ
کرتے ہو رات دن اور مین بخشتا ہون سارے گناہ سو استغفار کرو تم مجہسے مین بخشونگا تمکو رواہ
مسلم في کتاب البر والصلة والادب انس بن مالک کا لفظ مسموعا یہ ہی اللہ تبارک وتعالی
فرماتا ہی ای ابن آدم تو جب تک مجھکو پکاریگا اور مجہسے امید رکھے گا مین تجھکو بخشتا رہونگا تیرا
عمل کیسا ہی کیون نہو اور کچھہ پروا نکرونگا ای ابن آدم اگر پہونچ گئے ہین گناہ تیرے ابر آسمان
تک پہر تو نے مجہسے مغفرت چاہی تو مین تجھکو بخشدونگا اور کچھہ پروا نکرونگا ای ابن آدم اگر آئیگا
تو پاس میرے زمین بہر خطائین لیکر پہر ملیگا تو مجھکو کہ شریک نکرتا تھا تو کسی شی کو ساتھہ میرے
تو آونگا مین پاس تیرے زمین بہر مغفرت لیکر متفق علیہ رواہ الترمذي وقال ھذا حدیث

حسن غریب حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی بندہ جب کوئی خطا کرتا ہی تو اوسکے دل مین ایک سیاہ نکتہ ہوجاتا ہی پہر جب وہ اوس خطا سے الگ ہوکر استغفار و توبہ کرتا ہی تو دل اوسکا صاف ہوجاتا ہی اور اگر پہر اوس خطا کو کرتا ہی تو وہ نکتہ زیادہ ہوجاتا ہی یہانتک کہ دلپر چہا جاتا ہے یہی ہی وہ رین جسکا ذکر اللہ نے کیا ہے کلا بل ران علی قلوبهم ما کانوا یکسبون رواہ الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح جتنے احادیث ترغیب و تحریض و حث توبہ و استغفار مین آئی ہین سب دلائل رجا ہین یہ مسئلہ کہ غلبہ کسکا چاہیے رجا کا یا خوف کا پیشتر اس کتاب مین مذکور ہوچکا ہی

ف غزالی رح کہتے ہین ابن مسعود نے کہا ہی اللہ کی کتاب مین دو آیتین ہین نہین گناہ ہوا کسی بندے سے پہر اوسنے پڑہا اون دونون آیتون کو اور استغفار کی اللہ عز و جل سے لیکن اللہ اوسکا گناہ بخشدیتا ہی والذین اذا فعلوا فاحشة الایہ وقولہ ومن یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ الخ حضرت نے فرمایا ہی اصرار نہ کیا اوسنے جسنے استغفار کی اگرچہ ایکدن مین ستر بار عود کرے فرمایا ایک مرد تھا جسنے کبہی کوئی نیکی نہین کی تھی اوسنے آسمان کی طرف نظر اوٹھاکر دیکہا اور کہا میرا رب ہی ای رب تو مجھکو بخشدے اللہ نے فرمایا مینے تجھکو بخشدیا معلوم ہوا کہ اوسکے معاصی مین شرک نہوگا نہ عملا و نہ قولا ایک روایت مین یہ بھی آیا ہی کہ جسنے گناہ کیا اور جان لیا کہ اللہ اوسپر مطلع ہی اوسکی مغفرت ہوتی ہی گو اوسنے استغفار نکی ہو **حکایت** قتادہ نے کہا قرآن تمکو دوا بتاتا ہی دوا تمہارے ذنوب ہین دوا تمہاری استغفار ہے علی مرتضی نے کہا تعجب ہی اوس شخص سے جو ہلاک ہوا اور اوسکے پاس نجات تھی پوچھا گیا کہا استغفار یہ بہی کہتے تھے الہام نہین کرتا ہی اللہ کسی بندے کو استغفار کا پہر ارادہ اوسکی عذاب کا رکھتا ہو **حکایت** ربیع بن خثیم کہتے تھے تم مین کوئی استغفر اللہ واتوب الیہ نہ کہے کیونکہ اگر ایسا نکریگا تو گناہ و کذب ہوگا ولکن یون کہے اللھم اغفر لي وتب علي مین کہتا ہون حدیث مین دونون طرح پر کہنا آیا ہی اسلیے جملہ اولی کا حمل اگر اس معنی پر کرین کہ مراد طلب توفیق ہی تو کچھ دور نہین ہی اسی لیے فضیل نے کہا ہی کہ قول بندے کا استغفر اللہ اسکی تفسیر یہ ہی کہ اقلني یعنی مجھے معاف کر مجھسے درگزر فرما بعض علماء نے کہا ہی بندہ درمیان گناہ و نعمت کے ہوتا ہی اسلیے لائق نہین ہے اوسکو مگر حمد و استغفار فضیل کہتے تھے استغفار بلا اقلاع کے توبہ کذابین ہی رابعہ نے کہا ہماری استغفار محتاج ہی استغفار کثیر کی بعض حکماء نے کہا ہی جسنے استغفار کو ندم پر مقدم کیا وہ اللہ پاک سے استہزا کرتا ہی اور نہین جانتا **حکایت**

ایک اعرابی کو سنا کہ وہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے کہتا تھا اللهم ان استغفاري مع اصراري
للوم وان تركي استغفارك مع علمي بسعة عفوك لعجز فكم تتحبب الي بالنعم مع غناك عني
وكم اتبغض اليك بالمعاصي مع فقري اليك يامن اذا وعد وفى واذا وعد عفا ادخل
عظيم جرمي في عظيم عفوك يا ارحم الراحمين ابو عبد الله وراق کہتے ہین اگر تجھپر برابر قطرہ
باران اور زبد دریا کے گناہ ہونگے اور تو یہ دعا کریگا ساتھ اخلاص کے تو وہ گناہ تیرے محو
ہو جائینگے اللهم اني استغفرك من كل ذنب تبت اليك منه ثم عدت فيه واستغفرك
من كل ما وعدتك به من نفسي ولم اوف لك به واستغفرك من كل عمل اردت به وجهك
فخالطه غيرك واستغفرك من كل نعمة انعمت بها علي فاستعنت بها على معصيتك واستغفرك
يا عالم الغيب والشهادة من كل ذنب اتيته في ضياء النهار وسواد الليل في ملأ او خلاء وسر
وعلانية يا حليم یہ بھی کہتے تھے کہ یہ استغفار آدم علیہ السلام یا خضر علیہ السلام کی تھی والله اعلم
بالصواب ف آج روز جمعہ وقت یازدہ نیم ساعت روز ۲۲ جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۰۳ ہجری
کو ترجمہ جملہ ابواب کتاب مستطاب ریاض الصالحین کا تمام ہوا والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات
یہ ترجمہ مع اضافات ملحقہ تخمیناً اندر ۴۴ روز کے ۲۲ کراسہ مین قلم مترجم عفا اللہ عنہ سے
لکھا گیا ہے غالباً ہشتم جمادی الاولی سنہ صدر کو لکھنا اوسکا شروع کیا تھا

باب ۲۶۵ یہ باب اس کتاب کا نووی رحمہ سے نہین ہے بعض علماء حدیث نے طرز اصل
کتاب پر بوجہ نقصان اصل نسخہ وعدم تیسر نسخۂ کاملہ اوسکو بڑہا دیا ہے مجھکو بھی اس کتاب کا کوئی
نسخہ قلمی میسر نہین آیا یہی نسخہ مطبوعہ لاہور مطبع مصطفائی مطبوعہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری ہاتھ آیا اوسی پر
اعتماد کر کے ترجمہ لکھا گیا اصل نسخہ مین شاذ و فاذ مواضع مین تخریج بعض احادیث کی بھی رہگئی
ہے تکمیل اصل و ترجمہ کی وجود نسخۂ صحیحہ پر موقوف ومحول ہے اللہ تعالی سے امید ہے کہ اصل نسخہ
کاملہ میسر فرمائے اب باب اخیر مضاف ملحق کو اس ترجمہ کا خاتمہ کیا جاتا ہے جسطرح کہ باب اول
کتاب کو مقدمہ ترجمہ کا قرار دیا گیا تھا وبالله التوفيق وهو المستعان

خاتمہ بیان مین ساز و برگ جنت کے جو اللہ نے واسطے مؤمنین و مؤمنات کے طیار کر رکھا ہے

قال الله تعالى فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون وقال تعالى
جنات عدن مفتحة لهم الابواب يدعون فيها بفاكهة كثيرة وشراب وعندهم قاصرات

الطرف اتراب وقال تعالیٰ ان المتقین في مقام امین في جنات وعیون یلبسون من
سندس واستبرق متقابلین کذلك وزوجناهم بحور عین یدعون فیها بکل فاکهة
امنین لا یذوقون فیها الموت الا الموتة الاولی ووقاهم عذاب الجحیم وقال تعالیٰ اولئك لهم
جنات عدن تجري من تحتهم الانهار یحلون فیها من اساور من ذهب ویلبسون ثیابا خضرا
من سندس واستبرق متکئین فیها علی الارائك وقال تعالیٰ متکئین علی سرر مصفوفة و
زوجناهم بحور عین الی قوله یتنازعون فیها کاسا لا لغو فیها ولا تاثیم وقال تعالیٰ وعندهم
قاصرات الطرف عین کانهن بیض مکنون وقال تعالیٰ وحور عین کامثال اللؤلوء المکنون
وقال تعالیٰ حور مقصورات فی الخیام وقال تعالیٰ لم یطمثهن انس قبلهم ولا جان وقال تعالیٰ
وفیها ما تشتهیه الانفس وتلذ الاعین وانتم فیها خالدون وقال تعالیٰ لهم ما یشاؤن فیها
ولدینا مزید وقال تعالیٰ اکلها دائم وظلها وقال تعالیٰ مثل الجنة التي وعد المتقون فیها انهار
من ماء غیر اسن وانهار من لبن لم یتغیر طعمه وانهار من خمر لذة للشاربین وانهار من عسل
مصفی وقال تعالیٰ ویسقون من رحیق مختوم ختامه مسك وفي ذلك فلیتنافس المتنافسون
وقال تعالیٰ یطوف علیهم ولدان مخلدون باکواب واباریق وکاس من معین لا یصدعون
عنها ولا ینزفون وقال تعالیٰ واصحاب الیمین ما اصحاب الیمین في سدر مخضود وطلح منضود و
ظل ممدود وماء مسکوب وفاکهة کثیرة لا مقطوعة ولا ممنوعة وفرش مرفوعة انا انشانٰهن
انشاء فجعلناهن ابکارا عربا اترابا لاصحاب الیمین وقال تعالیٰ وسیق الذین اتقوا ربهم الی الجنة
زمرا حتی اذا جاؤها وفتحت ابوابها وقال لهم خزنتها سلام علیکم طبتم فادخلوها خالدین
وقال تعالیٰ لکن الذین اتقوا ربهم لهم غرف من فوقها غرف مبنیة وقال تعالیٰ اولئك الذین
یجزون الغرفة بما صبروا ویلقون فیها تحیة وسلاما خالدین فیها حسنت مستقرا ومقاما
ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی اللہ تعالیٰ کہتا ہی طیار کی ہی مینے واسطے اپنے بندون
نیکبخت کے وہ چیز جو نہ کسی آنکہہ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی نہ دلپر گزری تم چاہو تو یہ آیت پڑہو
فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین رواه الشیخان انس نے مرفوعا کہا ہی جگہہ ایک کمان
یا ایک تازیانہ کی جنت مین سے بہتر ہے دنیا و فیہا سے اگر ایک عورت نساء اہل جنت سے
طرف زمین کے جہانکے تو مابین اوسکا چمک اوٹھے اور خوشبو سے بہر جائی اوڑہنی اوسکی
بہتر ہی دنیا وما فیہا سے رواه البخاري ابوہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی جنت مین ایک درخت ہے

جسکے سائے مین سوار سو برس چلے رواه الشیخان دوسری روایت بخاری یون ہے
اقرؤا ان شئتم وظل ممدود ترمذی کا لفظ یہ ہی وذلك الظل الممدود ابو موسی اشعری رفعاً
کہتے ہین مومن کے لیے جنت مین ایک خیمہ ہوگا ایک خالی موتی کا جسکا طول یا عرض ستر
میل کا ہی اوسکے ہر زاویہ مین اہل ہونگے جنکو دوسرے نہ دیکھین گے دو بہشتین چاندی کی
ہونگی برتن اونکے اور جو کچہہ اونکے اندر ہی اور دو بہشتین سونیکی ہونگی برتن اونکے اور جو
کچہہ اونمین ہی الحدیث رواه الشیخان ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین پہلا گروہ جو جنت مین
گھسیگا اونکی صورتین جیسے چودہوین رات کا چاند نہ تہوکین نہ ناک سنکین نہ ہگین برتن اونکے
زر وسیم کے ہونگے کنگھیان اونکی سونے چاندی کی ہین انگیٹھیان اونکی عود کی پسینا اون کا
مشک ہی ہر ایک کے لیے اونمین سے دو بیبیان ہونگی جنکا گودا اندر سے گوشت کے نظر
آئیگا بسبب حسن کے اختلاف نہوگا درمیان اونکے اور نہ دشمنی اونکی دل ایک طرح کے
ہونگے تسبیح کرینگے اللہ کی صبح وشام رواه الشیخان دوسری روایت بخاری کی یون ہے
کہ وہ لوگ جو انکے پیچھے ہونگے وہ چمک مین مانند بہترین کوکب درخشندہ کے آسمان پر ہونگے
تیسری روایت یہ ہی کہ کبھی بیمار نہونگے مسلم کا لفظ یہ ہی کہ جنت مین کوئی عزب نہوگا یعنی مرد
بی زن دوسرا لفظ مسلم کا یہ ہی کہ جنت والے کھائین پیئین گے بول وغائط نکرینگے نہ آب دہن
وبینی ڈالین گے پوچھا حال طعام کا کیا ہوگا کہا ڈکار وپسینا ہوگا مثل خوشبوی مشک کے ملہم تسبیح
وتکبیر ہونگے جسطرح کہ الہام سانس کا ہوتا ہی روایت ترمذی یہ ہی کہ ہر مرد کے لیے ونمین سے
دو بیبیان ہونگی ہر زوجہ پر ستر حلہ ہونگے جس سے گودا اونکی پنڈلیون کا نظر آئیگا ترمذی نے
کہا هذا حدیث حسن صحیح ابو سعید خدری کہتے ہین اہل جنت اہل غرف کو اوپر سے یون دیکھین گے
جسطرح کہ لوگ کوکب درخشندہ غابر یعنی باقی کو افق غرب یا شرق مین دیکھتے ہین بسبب تفاضل
مابین کے کہا ای رسول اللہ یہ منازل انبیاء کے ہونگے غیر اس درجے کو کا ہیکو پہونچیگا فرمایا بلی
والذي نفسي بيده رجال امنوا بالله وصدقوا المرسلين رواه الشیخان دوسرا لفظ انکا رفعاً
یہ ہی اللہ تعالی اہل جنت سے کہیگا ای اہل جنت وہ کہین گے لبیك ربنا وسعديك والخير
في يديك فرمائیگا کیا تم راضی ہوئے وہ کہین گے ہمکو کیا ہوا ہی کہ ہم راضی نہون حالانکہ تو نے
ہمکو وہ کچہہ دیا ہی جو کسی اپنی خلق کو نہین دیا فرمائیگا کیا مین تمکو اس سے بھی بہتر چیز دون وہ
کہین گے ای رب اس سے بہتر اب کیا ہوگا فرمائیگا احل عليكم رضواني فلا اسخط عليكم بعدہ

ابدا رواہ الشیخان بزار نے جابر سے اتنا اور زیادہ روایت کیا ہی ورضوانی اکبر
فتح الباری مین کہا ہی وھو تلمیح الی قولہ تعالیٰ ورضوان من اللہ اکبر صہیب مرفوعا کہتے مین
جب جنت والے جنت مین جا چکینگے اللہ تعالیٰ فرمائیگا تم کچہہ چاہتے ہو جو مین تمکو اور دون
وہ کہینگے کیا تو نے ہمارے سونہہ سفید نہین کیے یا ہمکو جنت مین داخل نہین کیا آگ سے نجات
نہین دی اوسپر اللہ تعالیٰ پردہ اوٹھا دیگا تو پہر کوئی شی محبوب تر نظر الی الرب سے نہین دیگئی
رواہ مسلم ع پردہ بردار کہ صاحب نظران منتظر اند٭ دوسری روایت مین ہی کہ پھر
حضرت نے یہ آیت پڑہی للذین احسنوا الحسنی وزیادہ مراد حسنی سے جنت اور زیادہ
سے دیدار خدا ہی حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی ایک منادی آسمان سے پکاریگا تمہارے
لیے یہ بات ہی کہ تم تندرست رہو کبھی بیمار نہو اور زندہ رہو کبھی نہ مرو اور جوان بنے رہو کبھی
بوڑہے نہو اور آرام پاؤ کبھی دکھہ نہ دیکھو فذلک قولہ عزوجل ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا
بما کنتم تعملون رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی جو گیا بہشت مین وہ آرام مین رہیگا
بؤس یعنی شدت حال نپائیگا نہ اوسکے کپڑے پرانے ہون نہ اوسکی جوانی فنا ہو رواہ مسلم
انس بن مالک رفعا کہتے ہین جنت مین ایک بازار ہوگا ہر جمعہ کو وہان جائینگے باد شمال چلیگی
وہ اونکے سونہہ اور کپڑے مین لگیگی وہ حسن وجمال مین بڑہ جائینگے اپنے گھر والونکے پاس پھر آئینگے گھر والے کہینگے واللہ تم تو بعد ہمارے
حسن وجمال مین زیادہ ہوگئے وہ کہینگے واللہ تم بھی بعد ہمارے حسن وجمال مین بڑہ گئے ہو رواہ مسلم
ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی نہین ہی جنت مین کوئی درخت لیکن ساق اوسکی سونے کی ہی رواہ
الترمذی وقال غریب حسن انس کہتے ہین حضرت سے پوچھا کوثر کیا ہی فرمایا ایک نہر ہی جو اللہ نے
مجھے دی ہی دودہ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیرین اوسمین پرندے ہونگے جنکی گردنین
مثل اونٹ کے ہونگی عمران نے کہا یہ طیر تو بہت عمدہ ٹہیرے فرمایا اونکے کھانے والے اونسے
بھی زیادہ عمدہ ہونگے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غزالی رح نے کہا ہی ان الحوض
مکرمۃ عظیمۃ خص اللہ بھا نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد اشتملت الاخبار علی وصفہ
ونحن نرجوان یرزقنا اللہ فی الدنیا علمہ وفی الاخرۃ ذوقہ فان من صفاتہ ان من شرب منہ
لم یظمأ ابدا وعن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لکل نبی حوضا
وانھم یتباھون ایھم اکثر واردۃ وانی لارجو ان اکون اکثرھم واردۃ فھذا رجاء رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلیرج کل عبد ان یکون فی جملۃ الواردین ولیحذر ان یکون

متمنیا ومغترا ویظن انه راج فان الراجي للحصاد من بث البذر ونقی الارض وسقاها الماء ثم جلس یرجو فضل الله بالانبات ودفع الصواعق الی اوان الحصاد فاما من ترك الحراثة والزراعة وتنقية الارض وسقيها واخذ يرجو من فضل الله ان ينبت له الحب والفاكهة فهذا مغتر ومتمن وليس من الراجين في شيء وهكذا رجاء اكثر الخلق وهو غرور الحمقى نعوذ بالله من الغرور والغفلة فان الاغترار بالله اعظم من الاغترار بالدنيا قال تعالى فلا تغرنكم الحيوة الدنيا ولا يغرنكم بالله الغرور انتهی علی مرتضی رفعاً کہتے ہین جنت مین ایک بازار ہوگا جسمین نہ خرید ہی نہ فروخت مگر صورتین مردون عورتون کی مرد جب کسی صورت کو پسند کریگا تو اوس شکل مین داخل ہوگا رواه الترمذي وقال حسن غريب ابن عمر نے رفعاً کہا ہی ادنی درجہ اہل جنت مین وہ شخص ہوگا جو طرف اپنے باغات وزوجات ونعم وخدم وسُرر کے ہزار برس تک کی راہ کو دیکھے گا اور بڑا کریم اللہ پر اونمین وہ ہوگا جو صبح وشام نظر طرف وجہ اللہ کے کریگا پہر حضرت نے یہ آیت پڑہی وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة رواه الترمذي انتهی آخر کتاب الریاض

ف بیان جنت وما فی الجنة مین کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح تالیف حافظ واحد متکلم ابن القیم رح کتاب مستقل غیر مسبوق ہی ہر شی جنت کا ذکر باب جداگانہ مین آیات کتاب عزیز وسنت مطہرہ سے کیا ہی تفصیل جمیل ہر حال خیر اشتمال کی لکہی ہی احادیث کو اپنی سند سے ایراد کیا ہی ہمنے خلاصہ وسکا بحذف اسانید وابقاء تخریج ونام راوی حدیث کیا تہا جسکا نام مثیر ساکن الغرام الی روضات دار السلام ہی غزالی رح نے آخر کتاب احیاء العلوم مین کچہہ اقوال متعلق جنت وغیرہا لکہے ہین اور کہا ہی ومهما اردت ان تعرف صفة الجنة فاقرء القرآن فليس وراء بيان الله بيان واقرء من قوله ولمن خاف مقام ربه جنتان الى آخر سورة الرحمن واقرء سورة الواقعة وغيرها من سور القرآن پہر ذکر عدد جنان وابواب جنت وغرف جنت وصفت حائط وارض واشجار وانہار جنت ولباس اہل جنت وفرش وسرر وارائک وخیام وطعام اصحاب جنت وصفت حور عین وولدان وغلمان وغیر ذلک کا کیا ہی پہر کتاب کو باب سعت رحمت الٰہی پر ختم کیا ہی بطریق تفاؤل کے اسلیے ہم بہی اس ترجمے کو بیان سعت رحمت پر بالتقاط چند جملات تمام کرتے ہین والله المستعان **ف** غزالی رح کہتے ہین حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم فال کو دوست رکہتے تہے ہمارے اعمال ایسے نہین ہین کہ ہم بسبب اونکے رجاء مغفرت کی کرین لہذا ہم تفاؤل مین پیروی حضرت کی کرتے ہین اور امید رکہتے ہین کہ خاتمہ ہماری عاقبت کا

دنیا و آخرت مین خیر پر ہو قال تعالیٰ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک
لمن یشاء وقال تعالیٰ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ
یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم وقال تعالیٰ ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر
اللہ یجد اللہ غفورا رحیما ہم اللہ سے استغفار کرتے ہین بابت ہر زلت قدم وطغیان قلم کے
جو اس کتاب مین یا سارے کتب ہمارے مین ہوئی ہو اور اون اقوال سے مستغفر ہین جو
موافق ہمارے اعمال کے نہین ہین کیونکہ اللہ کا کرم عمیم ہی اور اوسکی رحمت واسع ہی اور اوسکا
جود اصناف خلائق پر فائض ہی اور ہم ایک خلق ہین منجملہ اوسکی مخلوق کے ہمارا کوئی وسیلہ
نہین ہی مگر اوسیکا فضل وکرم حضرت نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی ان رحمتي سبقت
غضبي اور اپنی ذات پاک کو ارحم الراحمین کہا ہی دوسری حدیث مین آیا ہی کہ اللہ دن قیامت کے
مؤمنین سے کہیگا تم مجھسے ملنا چاہتے تھے وہ کہینگے ہان ای رب فرمائیگا کسلیے وہ کہینگے
رجونا عفوک ومغفرتک اللہ فرمائیگا قد اوجبت لکم مغفرتي تیسیر الفطر رفعایہ ہی اللہ تعالیٰ
دن قیامت کو ارشاد کریگا نکالو آگ سے اوس شخص کو جسنے یاد کیا ہی مجھکو کسی دن پھر ڈرا وہ
مجھسے کسی جگہہ مین جابر بن عبد اللہ کہتے ہین جسکے حسنات سیئات پر زیادہ ہونگے وہ جنت مین
بغیر حساب جائیگا اور جسکے حسنات وسیئات برابر ہونگے اوس سے حساب یسیر لیا جائیگا پھر
داخل جنت ہوگا شفاعت حضرت کی اوسکے لیے ہی جسنے اپنی جان کو ہلاک کیا اپنی پشت بہاری
کی حکایت ابن عباس یہ آیت پڑھتے تھے وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا
ایک اعرابی نے سنکر کہا واللہ ما انقذکم منہا وہو یرید ان یوقعکم فیہا ابن عباس نے کہا خذوہا
من غیر فقیہ حدیث عبادہ بن صامت مین فرمایا ہی من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا
رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار عبادہ نے مرتے دم یہ حدیث پہونچادی اس سے زیادہ ارجی
حدیث بطاقہ ہی جسمین کلمۂ طیبہ لکھا ہوگا وہ بطاقہ سارے سجلات سیئات پر بھاری ہوجائیگا
فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللہ شئ اس سے بڑھکر حدیث شفاعت
ہی اوسمین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ فرمائیگا ملائکہ ونبیین ومؤمنین سب کے سب شفاعت کرچکے اب کوئی
باقی نرہا مگر ارحم الراحمین پھر ایک قبضہ بھر کر اونکو نکالیگا جنہون نے کبھی کوئی عمل خیر نہین کیا
ہو وہ عتقاء الرحمن کہلائین گے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے وقت انتقال کہا تھا
خلوا بیني وبین ارحم الراحمین فہذہ الاخبار والآثار تبشرنا بسعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ

فنرجو من الله تعالیٰ ان یعاملنا بما لا نستحقه ویتفضل علینا بما هو اهله بمنه وسعة جوده
ورحمته والحمد لله وحده لا نحصی ثناء علیه هو کما اثنی علی نفسه والصلوٰة والسلام
علی رسوله محمد وآله وصحبه

فہرست ابواب و فصول جزء ثانی کتاب مکارم الاخلاق

تمت

اصلاح ما وقع من الغلط فی الجزء الثانی

من کتاب مکارم الاخلاق

صفحه	سطر	خطا	صواب
٦	٨	القفق	الفقر
٩	″	سروارات	نرّوّارات
١٣	٢	پنیلے	پسینے
٢٠	١٥	لانڈی	لاتڑی
٢٢	١٩	اونہون	انہون
٢٤	١٤	الی	×
″	٢٢	المسلمین	المسلمین مین
٢٥	١٢	داء	×
٢٨	٥	زیاده	زیاده تر
″	١٦	ترقی	ترن
″	٢٢	کثر	کثرت
٣١	١	یغبتر	یفتر
٣٢	٢٥	سق	سبق
٣٨	٤	بہی	یہی
٣٩	٢١	کرو	کر
٤٥	٢٥	سوا	سور
٤٨	١٠	انہین	نہین
٤٩	٤	نہ پڑہے	پڑہے
″	٢٥	زمانے	امانی

صفحه	سطر	خطا	صواب
٥٠	٥	بوجبه	یوجبه
٥١	١٣	قرع	فزع
″	١٨	انقواو	انقوا
٥٢	٥	لب	لپ
٥٦	١٦	جاء	جاءه
٥٨	١٥	خطنی	خطمی
٦٢	١٩	پنداز	پندار
٦٥	٤	السنة	السمنة
″	٢٢	زعفات	زعقات
٧١	١٠	المتشہین	المتشبہین
٨٣	٨	علیه	علیه وآله وسلم
٨٦	١٦	خزیم	خزایم
٨٨	١٢	امری	امری الیك
″	١٤	الادب	الدعوات
٩٥	٢٤	سونہه	اپنی مونہه
٩٨	٢	ہان	ہان کہا
١٠١	١٢	یتبعها اخری	اتبعها باخری
١٠٦	٢٥	قال حدیث	حدیث
١١٥	١٢	واسطی حسن الصوت کے	واسطی نبی کے

١

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۲۱	۱۷	عزا	عزا
۱۲۹	۲۵	فجر	ظہر
۱۴۰	۱۹	پامال	وہ پامال
۱۴۱	۲	نحب	صخب
۱۴۵	۱۷	افصل	افضل
۱۴۶	۱۲	انضاریہ	انصاریہ
۱۵۳	۱۰	اگر	آگیا
"	۲۴	اوفی	ابی الہانی
۱۵۸	۱۰	بیاہ دیا	نکاح کیا
"	۲۳	یخسرون	یخسرون الایطن
۱۶۰	۸	الذي	قال الذي
۱۷۳	۲	جزا	جزی
۱۸۶	۲۵	نجانیگی	نجانین گے
۱۹۶	۱	کرتے	کرنے
۲۰۳	۳	تلزموا	تلمزوا
"	"	تنابروا	تنابزوا
"	۸	ومراد	اور مراد
۲۰۴	۱۶	عدر	عذر
۲۱۶	۱۱	باب ۱۱۹	باب ۱۹۵
۲۱۸	۵	طیر	طیرہ
۲۱۹	۲۵	جسنے	+
۲۳۰	۱۴	باب ۲۳۷	باب ۲۳۶
۲۳۳	۴	ام سلمہ	ام حبیبہ
۲۳۵	۲۱	فلانا	فلانا کذا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۳۷	۱۲	فالوذج	فالوذج کو
۲۳۸	۲۲	اذ	اذا
"	۲۵	کبھی یا کرے	کیا کبھی یا کیا کرے
۲۳۹	۶	ایہ	ایھا
۲۴۱	۸	گرد	کرد
"	۲۵	رواہ	ورواہ
۲۴۶	۲۴	وازدة	واردة
۲۴۷	۲	وقع	دفع

تمت